تفسیر قمی

مؤلف

حجۃ الاسلام والمسلمین ابوالحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم قمی

مترجم

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید منیر حسین رضوی

الناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ
لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علیؑ

پی ڈی ایف سازی

منجانب

Shia Books PDF منظر ایلیاء

MANZAR AELIYA HYDERABAD INDIA

تفسیر القمی (جلد چہارم)

مؤلف

حجۃ الاسلام والمسلمین ابوالحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم القمی

مترجم

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سیّد منیر حسین رضوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور، پاکستان

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب	تفسیر القمی
جلد	چہارم
مصنف	حجۃ الاسلام والمسلمین ابوالحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم القمی
مترجم	مولانا محمد کاظم شہیدی
ڈیزائننگ وسیٹنگ	قلب علی سیال
کمپوزنگ	فضل عباس سیال (الحمد گرافکس لاہور)
سال اشاعت	2020ء
ناشر	مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

سرٹیفکیٹ

میں نے تفسیر القمی جلد چہارم میں قرآن مجید کے عربی متن پر مشتمل تمام مکمل آیات اور جزوی آیات کی کتابت کو حرف بہ حرف بغور اور امعانِ نظر سے پڑھا ہے۔ الحمدللہ اس کو اغلاط سے مبرا اور صحت متن کے لحاظ سے مکمل پایا ہے۔ لہٰذا پورے وثوق سے تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ کتاب ہر قسم (لفظی۔ اعرابی۔ رسم الخط) کی اغلاط سے مبرا اور پاک ہے۔

حافظ قاری عطاء اللہ
رجسٹرڈ پروف ریڈر پنجاب قرآن بورڈ محکمہ اوقاف
حکومت پنجاب لاہور۔ پاکستان۔ رجسٹریشن نمبر 013

ملنے کا پتہ

معراج کمپنی

LG-3 بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور

فون: 0321-4971214/0423-3761214

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ ناشر

قارئین کرام!۔۔۔

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ نمبر
آیت ۳۱ تا ۵۲	22
ترجمہ	25
تفسیر	27
سُوْرَةُ فَاطِرٍ	33
تلاوت کا ثواب:	33
آیت ۱ تا ۲۶	33
ترجمہ	36
تفسیر	38
آیت نمبر ۲۷ تا ۴۵	43
ترجمہ	45
تفسیر	48
سُوْرَةُ یٰسٓ	52
تلاوت کا ثواب	52
آیت ۱ تا ۲۱	52
ترجمہ	53
تفسیر	55
آیت ۲۲ تا ۸۳	59
ترجمہ	62
تفسیر	66
سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ	74
تلاوت کا ثواب	74
آیت ۱ تا ۱۰۰	74
ترجمہ	77
تفسیر	81
قلب سلیم	86
آیت ۱۰۱ تا ۱۰۸۲	86
ترجمہ	89

تفسیر	92
حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی۔۔۔	92
متقین سے مراد	93
ایمان کی تعریف	93
سُوْرَةُ صٓ	98
تلاوت کا ثواب:	98
آیت ۱ تا ۲۹	98
ترجمہ	100
تفسیر	102
آیت ۳۰ تا ۴۴	111
ترجمہ	111
تفسیر	112
حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ	114
آیت ۴۵ تا ۸۸	121
ترجمہ	123
تفسیر	125
سُوْرَةُ الزُّمَرِ	131
تلاوت کا ثواب واجر:	131
آیت ۱ تا ۳۱	131
ترجمہ	134
تفسیر	137
آیت ۳۲ تا ۶۳	143
ترجمہ	146
تفسیر	149
آیت ۶۴ تا ۷۵	152
ترجمہ	154
تفسیر	155
سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ	160
تلاوت کا ثواب:	160
آیت ۱ تا ۱۰	160
ترجمہ	161
تفسیر	162
آیت ۱۱ تا ۵۰	165
ترجمہ	169
تفسیر	173
آیت ۵۱ تا ۸۵	177
ترجمہ	180
تفسیر	183

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ 187
تلاوت کا ثواب: 187
آیت ۱ تا ۲۵ 187
ترجمہ 189
تفسیر 192
آیت ۲۶ تا ۵۴ 198
ترجمہ 201
تفسیر 204
پارہ نمبر 25 207
سُوْرَةُ الشُّوْرٰی 208
تلاوت کا ثواب: 208
آیت ۱ تا ۲۱ 208
ترجمہ 211
تفسیر 213
آیت ۲۲ تا ۵۳ 223
ترجمہ 226
تفسیر 229
سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ 238
تلاوت کا ثواب: 238
آیت ۱ تا ۴۵ 238
ترجمہ 241
تفسیر 244
آیت ۴۶ تا ۸۹ 251
ترجمہ 254
تفسیر 256
سُوْرَةُ الدُّخَانِ 265
تلاوت کا ثواب 265
آیت ۱ تا ۲۹ 265
ترجمہ 266
تفسیر 268
امام حسین علیہ السلام پر زمین و آسمان ۔۔ 270
آیت ۳۰ تا ۵۹ 271
ترجمہ 272
تفسیر 273
سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ 276
تلاوت کا ثواب 276
آیت ۱ تا ۲۱ 276
ترجمہ 278

تفسیر 279
آیت ۲۲ تا ۳۷ 282
ترجمہ 283
تفسیر 285
پارہ نمبر 26 288
سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ 288
تلاوت کا ثواب: 288
آیت ۱ تا ۲۰ 288
ترجمہ 291
تفسیر 293
آیت ۲۱ تا ۳۵ 297
ترجمہ 299
تفسیر 301
شان نزول: 303
سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ 305
تلاوت کا ثواب 305
آیت ۱ تا ۱۹ 305
ترجمہ 307
تفسیر 309
قیامت کی علامات 315
آیت ۲۰ تا ۳۸ 318
ترجمہ 319
تفسیر 321
سُوْرَةُ الْفَتْحِ 326
تلاوت کا ثواب 326
آیت ۱ تا ۲۹ 326
ترجمہ 330
تفسیر 333
شان نزول 334
سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ 345
تلاوت کا ثواب: 345
آیت ۱ تا ۱۰ 345
ترجمہ 346
تفسیر 347
آیت ۱۱ تا ۱۸ 353
ترجمہ 354
تفسیر 355
سُوْرَةُ قٓ 358

تلاوت کا ثواب 358
آیت ۱ تا ۲۲ 358
ترجمہ 359
تفسیر 361
آیت ۲۲ تا ۴۵ 363
ترجمہ 365
تفسیر 366
سُوْرَةُ الذّٰارِيَاتِ 372
تلاوت کا ثواب 372
آیت ۱ تا ۳۰ 372
ترجمہ 373
تفسیر 374
پارہ نمبر 27 379
آیت ۳۱ تا ۶۰ 379
ترجمہ 380
تفسیر 381
سُوْرَةُ الطُّوْرِ 384
تلاوت کا ثواب 384
آیت ۱ تا ۲۸ 384
ترجمہ 385
تفسیر 386
آیت ۲۹ تا ۴۹ 388
ترجمہ 390
تفسیر 391
سُوْرَةُ النَّجْمِ 393
تلاوت کا ثواب 393
آیت ۱ تا ۲۵ 393
ترجمہ 394
تفسیر 395
علی علیہ السلام سات مقامات پر: 398
پہلا مقام: 398
دوسرا مقام: 398
تیسرا مقام: 398
چوتھا مقام: 399
پانچواں مقام: 399
چھٹا مقام: 399
ساتواں مقام: 399
رسول خدا کا فاطمہ کے سامنے علیؑ کے فضائل

بیان کرنا 399
آیت ۲۶ تا ۶۲ 403
ترجمہ 404
تفسیر 406
سُوْرَةُ الْقَمَرِ 409
تلاوت کا ثواب: 409
آیت ۱ تا ۲۲ 409
ترجمہ 410
تفسیر 411
آیت ۲۳ تا ۵۵ 414
ترجمہ 415
تفسیر 417
سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ 419
تلاوت کا ثواب: 419
آیت نمبر ۱ تا ۲۵ 419
ترجمہ 420
تفسیر 421
آیت نمبر ۲۶ تا ۴۵ 424
ترجمہ 425
تفسیر 426
آیت نمبر ۴۶ تا ۷۸ 428
ترجمہ 429
تفسیر 430
سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ 432
تلاوت کا ثواب:۔ 432
آیت نمبر ۱ تا ۴۰ 432
ترجمہ 433
تفسیر 434
آیت نمبر ۴۱ تا ۹۶ 438
ترجمہ 440
تفسیر 442
سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ 445
تلاوت کا ثواب:۔ 445
آیت نمبر ۱ تا ۱۶ 445
ترجمہ 447
تفسیر 449
آیت نمبر ۱۷ تا ۲۹ 451
ترجمہ 453

تفسیر 455

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ 458

تلاوت کا ثواب:۔ 458

آیت نمبر ۱ تا ۱۱ 458

ترجمہ 460

تفسیر 462

شان نزول:۔ 462

شان نزول:۔ 465

آیت نمبر ۱۲ تا ۲۲ 467

ترجمہ 468

تفسیر 469

سُوْرَةُ الْحَشْرِ 473

تلاوت کا ثواب:۔ 473

آیت نمبر ۱ تا ۲۰ 473

ترجمہ 476

تفسیر 478

شان نزول:۔ 478

آیت نمبر ۲۱ تا ۲۴ 481

ترجمہ 481

تفسیر 482

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ 484

تلاوت کا ثواب: 484

آیت نمبر ۱ تا ۶ 484

ترجمہ 485

تفسیر 486

شان نزول: 487

آیت نمبر ۷ تا ۱۳ 488

ترجمہ 490

تفسیر 491

سُوْرَةُ الصَّفِّ 495

تلاوت کا ثواب: 495

آیت نمبر ۱ تا ۷ 495

ترجمہ 496

تفسیر 497

آیت نمبر ۸ تا ۱۴ 498

ترجمہ 499

تفسیر 500

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ 501

تلاوت کا ثواب:۔ 501

آیت نمبر ۱ تا ۶ 501

ترجمہ 502

تفسیر 503

آیت نمبر ۷ تا ۱۱ 504

ترجمہ 504

تفسیر 505

سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ 508

تلاوت کا ثواب:۔ 508

آیت نمبر ۱ تا ۶ 508

ترجمہ 509

تفسیر 510

آیت نمبر ۷ تا ۱۱ 512

ترجمہ 513

تفسیر 513

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ 515

تلاوت کا ثواب:۔ 515

آیت نمبر ۱ تا ۱۰ 515

ترجمہ 516

تفسیر 517

آیت نمبر ۱۱ تا ۱۸ 519

ترجمہ 519

تفسیر 520

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ 522

تلاوت کا ثواب:۔ 522

آیت نمبر ۱ تا ۷ 522

ترجمہ 523

تفسیر 525

آیت نمبر ۸ تا ۱۲ 528

ترجمہ 528

تفسیر 529

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ 530

تلاوت کا ثواب:۔ 530

آیت نمبر ۱ تا ۷ 530

ترجمہ 531

تفسیر 532

شان نزول:۔ 532

آیت نمبر ۸ تا ۱۲ 534

ترجمہ 535
تفسیر 536
سُوْرَةُ الْمُلْكِ 539
تلاوت کا ثواب:۔ 539
آیت نمبر ۱ تا ۱۴ 539
ترجمہ 540
تفسیر 541
آیت نمبر ۱۵ تا ۳۰ 543
ترجمہ 544
تفسیر 545
سُوْرَةُ الْقَلَمِ 547
تلاوت کا ثواب:۔ 547
آیت نمبر ۱ تا ۱۷ 547
ترجمہ 548
تفسیر 548
آیت نمبر ۱۸ تا ۳۴ 551
ترجمہ 552
تفسیر 552
آیت نمبر ۳۵ تا ۵۲ 555
ترجمہ 556
تفسیر 557
سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ 560
تلاوت کا اجر و ثواب: 560
آیت نمبر ۱ تا ۱۷ 560
ترجمہ 561
تفسیر 562
آیت نمبر ۱۸ تا ۳۷ 563
ترجمہ 564
تفسیر 564
آیت نمبر ۳۸ تا ۵۲ 566
ترجمہ 566
تفسیر 567
سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ 568
تلاوت کا ثواب: 568
سُوْرَةُ نُوْحٍ 576
تلاوت کا ثواب: 576
سُوْرَةُ الْجِنِّ 583
تلاوت کا ثواب: 583

آیت نمبر ۲۰ تا ۲۸ 588
ترجمہ 588
تفسیر 589
سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ 594
تلاوت کا ثواب:۔ 594
آیت نمبر ۱ تا ۱۰ 594
ترجمہ 595
تفسیر 595
آیت نمبر ۱۱ تا ۲۰ 596
ترجمہ 597
تفسیر 598
سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ 600
تلاوت کا ثواب:۔ 600
آیت نمبر ۱ تا ۳۰ 600
ترجمہ 601
تفسیر 602
آیت نمبر ۳۱ تا ۵۶ 604
ترجمہ 605
تفسیر 606
سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ 610
تلاوت کا ثواب: 610
آیت نمبر ۱ تا ۱۹ 610
ترجمہ 611
تفسیر 612
آیت نمبر ۲۰ تا ۴۰ 613
ترجمہ 614
تفسیر 614
سُوْرَةُ الدَّهْرِ 617
تلاوت کا ثواب:۔ 617
آیت نمبر ۱ تا ۱۵ 617
ترجمہ 618
تفسیر 619
آیت نمبر ۱۶ تا ۳۱ 621
ترجمہ 622
تفسیر 623
سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ 625
تلاوت کا ثواب: 625
آیت نمبر ۱ تا ۲۶ 625

ترجمہ 626
تفسیر 627
آیت نمبر ۲۷ ، ۵۰ 628
ترجمہ 629
تفسیر 630
سُوْرَةُ النَّبَا 631
تلاوت کا ثواب: 631
آیت نمبر ۱ تا ۳۰ 631
ترجمہ 632
تفسیر 633
آیت نمبر ۳۱ تا ۴۰ 635
ترجمہ 635
تفسیر 636
سُوْرَةُ النَّازِعَاتِ 637
تلاوت کا ثواب: 637
آیت نمبر ۱ تا ۲۶ 637
ترجمہ 638
تفسیر 639
آیت نمبر ۲۷ تا ۴۶ 641
ترجمہ 641
تفسیر 642
سُوْرَةُ عَبَسَ 644
تلاوت کا ثواب: 644
آیت نمبر ۱ تا ۲۰ 644
ترجمہ 645
تفسیر 645
آیت نمبر ۲۱ تا ۴۲ 648
ترجمہ 648
تفسیر 649
سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ 652
تلاوت کا ثواب: 652
آیت نمبر ۱ تا ۱۴ 652
ترجمہ 653
تفسیر 653
آیت نمبر ۱۵ تا ۲۹ 655
ترجمہ 655
تفسیر 656
سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ 659

تلاوت کا ثواب: 659
آیت نمبر ۱ تا ۱۹ 659
ترجمہ 660
تفسیر 660
سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ 663
تلاوت کا ثواب: 663
آیت نمبر ۱ تا ۱۷ 663
ترجمہ 664
تفسیر 664
آیت نمبر ۱۸ تا ۳۶ 666
ترجمہ 667
تفسیر 668
سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ 670
تلاوت کا ثواب: 670
آیت نمبر ۱ تا ۱۵ 670
ترجمہ 671
تفسیر 671
آیت نمبر ۱۶ تا ۲۵ 672
ترجمہ 672
تفسیر 673
سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ 675
تلاوت کا ثواب: 675
آیت نمبر ۱ تا ۱۱ 675
ترجمہ 676
تفسیر 676
آیت نمبر ۱۲ تا ۲۲ 678
ترجمہ 678
تفسیر 679
سُوْرَةُ الطَّارِقِ 680
تلاوت کا ثواب: 680
آیت نمبر ۱ تا ۱۷ 680
ترجمہ 681
تفسیر 681
سُوْرَةُ الْاَعْلٰى 683
تلاوت کا ثواب 683
آیت ۱ تا ۱۹ 683
ترجمہ 684
تفسیر 684

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ 687
تلاوت کا ثواب 687
آیت ۱ تا ۱۶ 687
ترجمہ 688
تفسیر 688
آیت ۱۷ تا ۲۶ 689
ترجمہ 690
تفسیر 690
سُوْرَةُ الْفَجْرِ 692
تلاوت کا ثواب: 692
آیت ۱ تا ۱۵ 692
ترجمہ 693
تفسیر 693
آیت ۱۶ تا ۳۰ 694
ترجمہ 695
تفسیر 695
سُوْرَةُ الْبَلَدِ 698
تلاوت کا ثواب: 698
آیت ۱ تا ۱۰ 698
ترجمہ 698
تفسیر 699
آیت ۱۱ تا ۲۰ 700
ترجمہ 700
تفسیر 700
سُوْرَةُ الشَّمْسِ 703
تلاوت کا ثواب: 703
آیت ۱ تا ۱۵ 703
ترجمہ 704
تفسیر 704
سُوْرَةُ الَّيْلِ 706
تلاوت کا ثواب: 706
آیت ۱ تا ۲۱ 706
ترجمہ 707
تفسیر 707
سُوْرَةُ الضُّحٰى 710
تلاوت کا ثوب: 710
آیت ۱ تا ۱۱ 710
ترجمہ 710

تفسیر 711
سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ 713
تلاوت کا ثواب: 713
آیت ۱ تا ۸ 713
ترجمہ 713
تفسیر 714
سُوْرَةُ التِّيْنِ 715
آیت ۱ تا ۸ 715
ترجمہ 715
تفسیر 716
سُوْرَةُ الْعَلَقِ 717
تلاوت کا ثواب: 717
آیت ۱ تا ۱۹ 717
ترجمہ 718
تفسیر 718
سُوْرَةُ الْقَدْرِ 721
تلاوت کا ثواب: 721
آیت ۱ تا ۵ 721
ترجمہ 721
تفسیر 722
سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ 723
تلاوت کا ثواب: 723
آیت ۱ تا ۸ 723
ترجمہ 724
تفسیر 724
سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ 726
تلاوت کا ثواب: 726
آیت ۱ تا ۸ 726
ترجمہ 726
تفسیر 727
سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ 728
تلاوت کا ثواب: 728
آیت ۱ تا ۱۱ 728
ترجمہ 729
تفسیر 729
شان نزول 729
غزوہ ذات اسلاسل: 729
سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ 735

تلاوت کا ثواب: 735
آیت ۱ تا ۱۱ 735
ترجمہ 736
تفسیر 736

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ 738

تلاوت کا ثواب: 738
آیت ۱ تا ۸ 738
ترجمہ 738
تفسیر 739

سُوْرَةُ الْعَصْرِ 740

تلاوت کا ثواب: 740
آیت ۱ تا ۳ 740
ترجمہ 740
تفسیر 741

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ 742

تلاوت کا ثواب: 742
آیت ۱ تا ۹ 742
ترجمہ 742
تفسیر 743

سُوْرَةُ الْفِيْلِ 744

تلاوت کا ثواب: 744
آیت ۱ تا ۵ 744
ترجمہ 744
تفسیر 745

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ 746

تلاوت کا ثواب: 746
آیت ۱ تا ۴ 746
ترجمہ 746
تفسیر 747

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ 748

تلاوت کا ثواب: 748
آیت ۱ تا ۷ 748
ترجمہ 748
تفسیر 749

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ 750

تلاوت کا ثواب: 750
آیت ۱ تا ۳ 750
ترجمہ 750

تفسیر 750

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ 752

تلاوت کا ثواب: 752
آیت ۱ تا ۶ 752
ترجمہ 752
تفسیر 753

سُوْرَةُ النَّصْرِ 755

تلاوت کا ثواب: 755
آیت ۱ تا ۳ 755
ترجمہ 755
تفسیر 756

سُوْرَةُ اللَّهَبِ 757

تلاوت کا ثواب: 757
آیت ۱ تا ۵ 757
ترجمہ 757
تفسیر 758

سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ 759

تلاوت کا ثواب: 759
آیت ۱ تا ۴ 759
ترجمہ 759
شان نزول 759

سُوْرَةُ الْفَلَقِ 761

تلاوت کا ثواب: 761
آیت ۱ تا ۵ 761
ترجمہ 761
تفسیر 762

سُوْرَةُ النَّاسِ 763

تلاوت کا ثواب: 763
آیت ۱ تا ۶ 763
ترجمہ 763
تفسیر 764

PDF DONE BY SYED NASER AMJED JAFERY.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

گزشتہ سے پیوستہ:

صدوقؒ، علامہ علی بن ابراہیم فرمائے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے حماد بن عمار سے اور ابوالعباس البکبر سے نقل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی بن حسین زین العابدینؑ کی ایک بوڑھا غلام امام ابوجعفر محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کا نام ابوایمن تھا اس نے عرض کیا اے ابوجعفر تم لوگوں نے [illegible] محمد کی کیا رٹ لگا رکھی ہے اور اس کے ذریعے کب تک لوگوں کو دھوکا دیتے رہو گے؟

امام ابوجعفر اس کے اس قول کی وجہ سے غضبناک ہو گئے یہاں تک کہ آپ کے چہرے کی رنگت تبدیل ہو گئی۔ اور آپ نے فرمایا اے ابوایمن کیا ہو گیا ہے اگر اپنی شرم گاہ اور شکم کی حرام سے حفاظت تو نے کر لی ہے تب بھی خدا کی قسم قیامت کے دن کی اتنی زیادہ سختیاں ہونگی کہ آپ کو رسول خدا کی شفاعت کی ضرورت ہوگی۔ جان لو اولین و آخرین میں سے ہر ایک [illegible] کے دن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا محتاج ہوگا۔

اس کے بعد آپؑ نے فرمایا کہ قیامت کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کی شفاعت کریں گے اور ہم اپنے [illegible] کی شفاعت کریں گے اور ہمارے شیعہ اپنے خاندان والوں کی شفاعت کریں گے۔ اس کے بعد فرمایا۔ ایک مومن قبیلہ [illegible] کے افراد کے برابر وفراد کی شفاعت کر سکے گا۔ یہاں تک کہ ایک مومن دنیا میں اپنی خدمت کرنے والوں کی بھی [illegible] کرے گا۔ اور خدا کی بارگاہ میں عرض کرے گا۔ اے خدا یہ وہ بندہ ہے جس نے دنیا میں مجھے پانی پلایا ہے سردی و گرمی [illegible] میں اس کی شفاعت کرتا ہوں تو خدا اس کے حق مومن کی شفاعت کو قبول کرے گا۔

حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ عَنۡ قُلُوۡبِہِمۡ قَالُوۡا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّکُمۡ ؕ قَالُوا الۡحَقَّ ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡکَبِیۡرُ ﴿۲۳﴾ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے ہیبت دور کر دی جائے گی تو پوچھیں گے کہ تمھارے خدا نے کیا کہا ہے تو جواب دیں گے کہ جو کچھ کہا [illegible] اور وہ بلند و بالا اور بزرگ و برتر ہے۔

علامہ فرماتے ہیں آسمان والوں نے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے بعد بعثت رسول خدا تک وحی کو نہیں سنا تھا۔ اور [illegible] وحی کا نزول بھی نہیں ہوا تھا۔ تو جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور حضرت جبرائیلؑ آپ کی طرف وحی لے [illegible] ایک طویل عرصہ کے بعد زمین کی طرف وحی نازل ہوئی۔ تو وحی کی آواز اہل آسمان کو یوں محسوس ہوئی جیسے کہ ایک پتھر [illegible] گیا ہو۔ تو جب یہ آواز آسمان والوں کو سنائی دی تو سب پریشان ہو گئے اور سب کے دلوں میں خوف طاری ہو گیا [illegible] جبرائیلؑ وحی لینے کے بعد زمین کی طرف آنے لگے تو جہاں سے بھی گزرتے تو فرشتے آپ سے کہتے کہ آپ [illegible] پروردگار نے کیا فرمایا ہے۔ اور ایک دوسرے سے بھی کہتے کہ ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے تو جبرائیلؑ نے فرمایا تمھارے [illegible] جو کچھ فرمایا ہے وہ حق ہے اور وہ بزوگ و برتر ہے۔ قُلۡ یَجۡمَعُ بَیۡنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفۡتَحُ بَیۡنَنَا بِالۡحَقِّ ۔

وَهُوَالْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ آپ کہہ دیں کہ ایک دن خدا ہم سب کو جمع کرے گا اور پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور بہترین فیصلہ کرنے والا اور جاننے والا ہے۔

يَجْمَعُ بَيْنَنَا سے مراد ہے کہ وہ ہمارے درمیان (قضاوت) فیصلہ کرے گا اور فتاح علیم سے مراد ہے کہ وہ ایسا قاضی وحاکم ہے جو جاننے والا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ .

اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے معبوث فرمایا۔ عبداللہ بن بکیر احانی سے منقول ہے کہ ایک دن امام جعفر صادقؑ نے مجھے سے فرمایا؛ یہ بتاؤ کیا خدا کی نبوت ورسالت تمام انسانوں کے لیے نہیں تھی؟ اور سچ یہ ہی کہ آپ ﷺ کی نبوت تمام انسانوں کے لیے تھی جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ اس آیت مجیدہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت تمام اہل مشرق اور اہل مغرب کے لیے تھی۔ آپ ﷺ تمام انسانوں اور جنات کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے۔ لیکن یہ بھی بظاہر ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ساری زندگی مکہ ومدینہ میں بسر ہوئی۔ آپ ﷺ ان شہروں سے باہر گئے نہیں تھے۔ پھر اس کے باوجود آپ ﷺ پوری روئے زمین کے لیے معبوث ہوئے تھے تو کیسے تھے؟

عبداللہ بن بکر نے جب یہ سنا تو عرض کیا۔ مولاؑ میرے پاس اس اعتراض کا کوئی جواب نہیں ہے آپ علیہ السلام ہی اسکا جواب دیں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا؛ عبداللہ سنو اللہ نے جرائیل کو حکم دیا تھا کہ وہ ساری زمین اکھیڑ کر روئے زمین کے سامنے پیش کرے۔ چنانچہ جبرائیل نے ساری زمین کو اکھیڑ کر آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا تھا۔ آپؐ نے اہل مشرق ومغرب کو خدا کی توحید اور اپنی نبوت کی دعوت دی تھی اور لطف یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے تمام اقوام کو ان کی زبان میں دعوت دی تھی۔ دنیا کے تمام اقوام سے آپ ﷺ نے براہ راست خطاب کیا تھا۔

آیت ۳۱ تا ۵۲

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ

اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ

اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا
وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا
تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ
يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ
مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ
مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ
قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَاۤ
اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ
بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا
بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ
ضَلَلْتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْۤ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ
سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ
قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾

وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾
وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾

ترجمہ

اور کفار یہ کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس سے پہلے والی کتابوں پر تو کاش آپ دیکھتے جب ان ظالموں کو پروردگار کے حضور کھڑا کیا جائے گا اور ہر ایک بات کو دوسرے کی طرف پلٹائے گا اور جن لوگوں کو کمزور سمجھ لیا گیا ہے وہ اونچے بن جانے والوں سے کہیں گے کہ اگر تم درمیان میں نہ آ گئے ہوتے تو ہم صاحب ایمان ہو گئے ہوتے (۳۱) تو بڑے لوگ کمزور لوگوں سے کہیں گے کہ کیا ہم نے تمہیں ہدایت کے آنے کے بعد اس کے قبول کرنے سے روکا تھا ہرگز نہیں تم خود مجرم تھے (۳۲) اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ یہ تمہاری دن رات کی مکاری کا اثر ہے جب تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ خدا کا انکار کریں اور اس کے لئے مثل قرار دیں اور عذاب دیکھنے کے بعد لوگ اپنے دل ہی دل میں شرمندہ بھی ہوں گے اور ہم کفر اختیار کرنے والوں کی گردن میں طوق بھی ڈال دیں گے کیا ان کو اس کے علاوہ کوئی بدلہ دیا جائے گا جو اعمال یہ کرتے رہے ہیں (۳۳) اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے بڑے لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم تمہارے پیغام کا انکار کرنے والے ہیں (۳۴) اور یہ بھی کہہ دیا کہ ہم اموال اور اولاد کے اعتبار سے تم سے بہتر ہیں اور ہم پر عذاب ہونے والا نہیں ہے (۳۵) آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار جس کے رزق میں چاہتا ہے کمی یا زیادتی کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں (۳۶) اور تمہارے اموال اور اولاد میں کوئی ایسا نہیں ہے جو تمہیں ہماری بارگاہ میں قریب بنا سکے علاوہ ان کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے تو ان کے لئے ان کے اعمال کا

دہرا بدلہ دیا جائے اور وہ جھروکوں میں امن وامان کے ساتھ بیٹھے ہوں گے (۳۷) اور جو لوگ ہماری نشانیوں کے مقابلہ میں دوڑ دھوپ کر رہے ہیں وہ جہنّم کے عذاب میں جھونک دیئے جائیں گے (۳۸) بیشک ہمارا پروردگار اپنے بندوں میں جس کے رزق میں چاہتا ہے وسعت پیدا کرتا ہے اور جس کے رزق میں چاہتا ہے تنگی پیدا کرتا ہے اور جو کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو گے وہ اس کا بدلہ بہر حال عطا کرے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے (۳۹) اور جس دن خدا سب کو جمع کرے گا اور پھر ملائکہ سے کہے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کرتے تھے (۴۰) تو وہ عرض کریں گے کہ تو پاک و بے نیاز اور ہمارا ولی ہے یہ ہمارے کچھ نہیں ہیں اور یہ جنات کی عبادت کرتے تھے اور ان کی اکثریت ان ہی پر ایمان رکھتی تھی (۴۱) پھر آج کوئی کسی کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوگا اور ہم ظلم کرنے والوں سے کہیں گے کہ اس جہنّم کے عذاب کا مزہ چکھو جس کی تکذیب کیا کرتے تھے (۴۲) اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ شخص صرف یہ چاہتا ہے کہ تمہیں ان سب سے روک دے جن کی تمہارے آباء واجداد پرستش کیا کرتے تھے اور یہ صرف ایک گھڑی ہوئی داستان ہے اور کفار تو جب بھی ان کے سامنے حق آتا ہے یہی کہتے ہیں کہ یہ ایک کھلا ہوا جادو ہے (۴۳) اور ہم نے انہیں ایسی کتابیں نہیں عطا کی ہیں جنہیں یہ پڑھتے ہوں اور نہ ان کی طرف آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا بھیجا ہے (۴۴) اور ان کے پہلے والوں نے بھی انبیاء کی تکذیب کی ہے حالانکہ ان کے پاس اس کا دسواں حصّہ بھی نہیں ہے جتنا ہم نے ان لوگوں کو عطا کیا تھا مگر انہوں نے بھی رسولوں کی تکذیب کی تو تم نے دیکھا کہ ہمارا عذاب کتنا بھیانک تھا (۴۵) پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں صرف اس بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے لئے ایک ایک دو دو کر کے اٹھو اور پھر یہ غور کرو کہ تمہارے ساتھی میں کسی طرح کا جنون نہیں ہے۔ وہ صرف آنے والے شدید عذاب کے پیش آنے سے پہلے تمہارا ڈرانے والا ہے (۴۶) کہہ دیجئے کہ میں جو اجر مانگ رہا ہوں وہ بھی تمہارے ہی لئے ہے میرا حقیقی اجر پروردگار کے ذمہ ہے اور وہ ہر شے کا گواہ ہے (۴۷) کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار حق کو برابر دل میں ڈالتا رہتا ہے اور وہ برابر غیب

کا جاننے والا ہے (۴۸) آپ کہہ دیجئے کہ حق آ گیا ہے اور باطل نہ کچھ ایجاد کر سکتا ہے اور نہ دوبارہ پلٹا سکتا ہے (۴۹) کہہ دیجئے کہ میں گمراہ ہوں گا تو اس کا اثر میرے ہی اوپر ہوگا اور اگر ہدایت حاصل کر لوں گا تو یہ میرے رب کی وحی کا نتیجہ ہوگا وہ سب کی سننے والا اور سب سے قریب تر ہے (۵۰) اور کاش آپ دیکھتے کہ یہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور بچ نہ سکیں گے اور بہت قریب سے پکڑ لئے جائیں گے (۵۱) اور وہ کہیں گے کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ اتنی دور دراز جگہ سے ایمان تک دسترس کہاں ممکن ہے (۵۲) اور یہ پہلے انکار کر چکے ہیں اور غیب کی باتیں بہت دور تک جاتے رہے ہیں (۵۳) اور اب تو ان کے اور ان چیزوں کے درمیان جن کی یہ خواہش رکھتے ہیں پردے حائل کر دیئے گئے ہیں جس طرح ان کے پہلے والوں کے ساتھ کیا گیا تھا کہ وہ لوگ بھی بڑے بے چین کرنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے (۵۴)

تفسیر

یہاں پر خدا قریش اور دوسری قوموں کے کفار کے قول کو نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ اور جو کفار یہ کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ ہی اس پر ایمان لائیں گے جو تمہارے سامنے ہے۔

وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ سے مراد قرآن سے پہلے نازل ہونے والی کتابیں ہیں گویا کفار یہ کہہ رہے تھے نہ قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ ان کتابوں پر ایمان لائیں گے جو اس سے قبل گزشتہ انبیاء پر نازل ہوئی ہیں۔ اور جب ان ظالموں کو قیامت کے روز کھڑا کیا جائے گا۔ تو اس وقت یہ ہر بات کو دوسروں کی طرف پلٹا دیں گے اور جو کمزور ہونگے دوسرے سرداروں سے کہیں گے۔ لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ اگر تم نہ آئے ہوتے ہم ضرور ایمان لا چکے ہوتے تو اس وقت سردار دوسرے سرداروں سے کہیں گے کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا لکھا تھا بلکہ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ بلکہ تم خود مجرم ہو۔ اس کے بعد وہ کمزور سرداروں سے کہیں گے یہ تمہارے ہی مکر وسازش کا اثر ہے جو تم لوگ دن رات مکر وسازش کیا کرتے تھے اور اب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو دل میں شرمندہ ہونگے۔

کسی نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا سے سوال کیا یا رسول اللہ عذاب خدا کو دیکھنے کے بعد اور اس میں مبتلا ہونے کے

بعد پھر دل ہی دل میں شرمندہ ہونے سے کیا فائدہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اس طرح سے دشمنوں کی شماتت و سرزنش سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس کو برا جانیں گے اس کے بعد وہ خدا کے سامنے افتخار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾

اور ان لوگوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم اموال اور اولاد کے اعتبار سے تم سے بہتر ہیں لہٰذا ہمیں عذاب نہیں ہوگا۔

تو خدا ان کو رد کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

آپ ان سے کہہ دیں میرا خدا جس کے رزق میں چاہے زیادتی کرے اور جس کے رزق میں چاہے کمی کر دے لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے اور تمھارے مال اور تمھاری اولاد میں سے کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمھیں ہماری بارگاہ میں قریب بنائے۔ مگر یہ کہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیے تو ان کے لیے ان کے اعمال کا دوہرا بدلہ دیا جائے گا۔

ابوبصیر نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ کے پاس ایک شخص تھا جس نے دولت مندوں کا شکوہ کیا تو آپؑ نے اس سے فرمایا، خاموش ہو جاؤ، جب کوئی دولت مند اپنے رشتہ دار اور مومن بھائی سے نیکی کرے اور ان پر خرچ کرے تو خدا ان کو دوہرا اجر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا نے خود فرمایا ہے۔

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

تمھاری اولاد اور اموال میں سے کوئی چیز نہیں ہے جو تمھیں ہمارے قریب کرے سوائے اس کے جو ایمان قبول کرے اور نیک اعمال انجام دے وہ ہی ہیں جن کے لیے ان کے عمل کا دوگنا اجر ہے۔

اور اپنے حجروں میں امن و امان سے ہونگے۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ اور جو کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو گے وہ اس کا بدلہ بہر حال دے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

حدثنی: علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے حماد سے اور انہوں نے

حریز سے اور انہوں نے حضرت ابوعبداللہ امام صادقؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے امر کو ہر شب جمعہ رات کے ابتدائی حصہ میں نازل کرتا ہے اور پھر رات کے آخری حصے میں بھی اپنے امر کو نازل کرتا ہے امر خدا کے آگے ہر فرشتہ یہ ندا دیتا ہے۔

''کوئی ہے جو توبہ کرے تا کہ اس کی توبہ قبول کی جا سکے کوئی ہے جو گناہوں کی مغفرت طلب کرے تا کہ اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں؟ کوئی ہے جو سوال کرے تا کہ اسے عطا کیا جائے؟ خدایا ہر خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا کر اور پر بخیل کا مال تلف کر دے''

صبح ہونے تک فرشتہ یہ آواز دیتا رہتا ہے۔ پھر بندوں میں رزق تقسیم کرتا ہے اس کے بعد امامؑ نے فضیل بن یسا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: فضیل جو جو کچھ راہ خدا میں خرچ کر رہے ہو اسکا معاوضہ تمہیں خدا کی طرف سے ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

''تم جو کچھ اس کی راہ میں خرچ کر رہے ہو وہ اسکا عوض دے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔''

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

جس دن خدا ان سب کو محشور کرے گا پھر ملائکہ سے کہے گا کہ کیا یہ لوگ تھے جو تمھاری عبادت کیا کرتے تھے۔

پس ملائکہ خدا کی بارگاہ میں عرض کریں گے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

آپ کی ذات پاک و منزہ ہے، ہمارا تعلق تو آپ کے ساتھ آپ ہمارے ولی ہیں، یہ ہمارے بجائے جنات کی عبادت کرتے تھے اور ان کی اکثریت جنات پر ایمان رکھتے تھے۔

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾

اور ان کے پہلے والوں نے بھی انبیاء کی تکذیب کی ہے، حالانکہ ان کے پاس اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے جتنا ہم نے ان کو عطا کیا تھا مگر انھوں نے بھی رسولوں کی تکذیب کی تو تم نے دیکھا کہ ہمارا

عذاب کتنا بھیانک تھا۔

ہاشم ابن عمار نے مرفوعاً اس آیت کے ذیل میں نقل کیا ہے وہ لوگ جنھوں نے ان سے قبل رسولوں کی تکذیب کی ہے اور جو کچھ ان سے پہلے والے رسولوں کو عطا کیا گیا تھا وہ اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے جو اللہ نے محمد وآل محمدؐ کو عطاء کیا ہے (یعنی گزشتہ انبیاء ومرسلین کو جو فضائل عطا کیے وہ آل محمدؐ کے فضائل کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے اور جب لوگوں نے دوسرے انبیاء کی تکذیب کی وہ بھی ان لوگوں کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے جنھوں نے محمد وآل محمدؐ کی تکذیب کی جانب مترجم)

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ صرف تم لوگوں کو فقط ایک بات کی وعظ کی جاتی ہے۔ ابوحمزۃ الثمالی نے حضرت امام محمد باقرؑ کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا، اس سے مراد یہ ہے کہ تمھیں ایک بات (ولایت علیؑ کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں، اور بِوَاحِدَةٍ سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے خدا کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۚ کہہ دیں کہ میں جو اجر مانگ رہا ہوں، وہ بھی تمھارے ہی لیے ہے۔ میرا حقیقی اجر تو خدا کے ذمہ ہے اور وہ ہر شئی کا گواہ ہے۔''

آپؑ نے فرمایا اس سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے جس نے قوم سے سوال کیا کہ میرے قرابت داروں سے محبت کریں اور ان کو اذیت نہ دینا، اور یہ تمھارے ہی فائدہ کے لیے اور اس کا ثواب بھی تمھارے لیے ہے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ۝ اور کاش آپ دیکھتے کہ یہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور بچ نہ سکیں گے اور بہت قریب سے پکڑ لیے جائیں گے؟

ابوخالد الکابلی: نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا خدا کی قسم گویا میں یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ قائم آل محمدؐ نے حجر اسود سے اپنی پشت لگائی ہے پھر وہ خدا سے اپنا حق مانگ رہے ہیں۔ اور دعا کر رہے ہیں اور دعا کے بعد یوں فرماتے ہیں اے لوگو جو خدا کے بارے میں مجھ سے بحث کرے تو میں اس کے لیے زیادہ سزاوار ہوں، اے لوگو جو آدم کے بارے میں حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے زیادہ سزاوار ہوں، اے لوگوں جو نوح کے بارے میں حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے سزاوار تر ہوں اے لوگوں جو ابراہیم کے بارے میں مجھ سے حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے سزاوار تر ہوں۔ اے لوگو جو موسیٰؑ کے بارے میں مجھ سے حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے بھی سزاوار تر ہوں۔ اور جو عیسیٰ کے بارے میں مجھ سے حاجت رکھتا ہے تو میں اس کے لیے بھی سزاوار تر ہوں جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مجھ سے حاجت رکھتا ہے تو وہ اس کے لیے بھی سزاوار تر ہوں۔ اور جو کتاب خدا کے بارے میں کوئی حاجت مجھ سے رکھتا ہے تو میں اس کے لیے بھی زیادہ سزاوار ہوں۔ (گویا امام فرماتے ہیں کہ میں خدا کا منتخب کردہ ہوں میں آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰؑ وعیسیٰؑ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وارث ہوں، میں کتاب خدا کا

وارث ہوں)

پھر وہ مقام ابراہیم پر آئیں گے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کریں گے اور پھر خدا سے دعا کریں گے اور خدا سے اذن ظہور طلب کریں گے اور آپ ہی وہ مضطر ہیں جن کے بارے میں خدا نے قرآن میں فرمایا: اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۭ (سورہ نمل آیت نمبر 62) کون ہے جو مضطر کی فریاد کو قبول کرتا ہے۔ جب اسے پکارتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے اور تمھیں زمین پر خلیفہ مقرر کرتا ہے اس وقت آپ کو اذن ظہور ملے گا اور سب سے پہلے جو آپؑ کی بیعت کرے گا وہ جبرائیلؑ ہونگے ان کے بعد تین سو تیرہ مومن جو آپ کے خاص اصحاب ہونگے وہ آپ کی بیعت کریں گے۔ پھر جو چل کر آسکے گا وہ چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا اور جو چل کر نہیں آسکے گا وہ رات کو بستر سے غائب ہو جائے گا اور امام کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا اور ان کے متعلق حضرت علیؑ نے فرمایا تھا یہ وہ ہوں گے جو بستر سے غائب پائے جائیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا: فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ (سورہ البقرہ 148) ''تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لو، تم جہاں پر بھی ہو گے خدا تم سب کو لے آئے گا''

آیت مجیدہ میں خیرات سے مراد عقیدہ ولایت ہے، اور خدا تعالیٰ نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ (سورہ ہود۔ ۸) اور اگر ہم ان کے عذاب کو ایک معدود امت تک حاضر کر دیں اس معدود امت سے مراد قائم آل محمدؐ کے اصحاب ہیں۔ جن کو خدا ایک ہی وقت میں سب کو جمع کر دے گا پھر آپ اپنے لشکر کو ایک صحراء میں لے آئیں گے اور اس صحراء سے سفیانی کا لشکر نکلے گا تو خدا اس صحراء کی زمین کو حکم دے گا جو اس لشکر سفیانی کے قدموں تک اپنے اندر دھنس لے گی۔ اسکے متعلق خدا نے فرمایا۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ۝

اور جب وہ دھنس رہے ہونگے تو کہیں گے کہ ہم ان پر یعنی حضرت قائم پر ایمان لاتے ہیں۔

یعنی قائم آل محمد پر ایمان لاتے ہیں:

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ حالانکہ اتنی دور دراز جگہ سے ان کے لیے ایمان تک دسترس کہاں ممکن ہے اور یہ پہلے انکار کر چکے ہیں۔

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ : اور۔۔ اور ان چیزوں کے درمیان کہ جن کی یہ خواہش رکھتے ہیں پردے حائل کر دیے گئے ہیں یعنی ان کو اس طرح کا عذاب نہیں دیا جائے گا جیسے ان سے قبل والوں کو دیا گیا تھا۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝ وہ لوگ بھی بڑے بے چین کرنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے۔ آپ نے خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا: وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ

فَزِعُوْا پریشانی کی وجہ سے جو آسمان سے آئیں گی۔ اور انھیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

ابوحمزہ نے حضرت ابوجعفر محمد باقرؑ سے خدا کے اس قول کے بارے میں سوال کیا گیا۔ اَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ تو آپ نے فرمایا ان کے سرگردنی کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ہدایت کو اس مقام سے تلاش کرنا چاہا جو ہدایت کا مقام نہیں تھا اور جو ہدایت کا مقام تھا وہاں تک ان کی رسائی ممکن بھی تھی۔ پھر بھی انہوں نے وہاں سے ہدایت تلاش نہ کی تھی۔

سورہ ختم شدہ

PDF DONE BY SYED NASER AMJED JAFERY

سُوْرَةُ فَاطِرٍ

سورہ فاطر مکی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 45 ہے اور اس کے رکوع پانچ ہیں۔ قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس [illegible] ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 43 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔

جو شخص سورہ سبا اور سورہ فاطر کی رات کو تلاوت کرے گا تو وہ ساری رات خدا کے حفظ و امان میں رہے گا۔ اور جو دن [illegible] کی تلاوت کرے گا خدا ہر ناپسندیدہ بات سے اس کو محفوظ رکھے گا اور دنیا اور آخرت کی بھلائی اس کو عطا کرے گا۔

آیت ۱ تا ۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱﴾ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
الْغَرُوْرُ ۝۵ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ
لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۶ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ اَفَمَنْ زُيِّنَ
لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ
يَّشَآءُ ۪ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا
يَصْنَعُوْنَ ۝۸ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ
مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۹ مَنْ كَانَ
يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ
الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ
وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝۱۰ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ
جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ
مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
يَسِيْرٌ ۝۱۱ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۪ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا
مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً
تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ

تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۪ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ
الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝۱۳ اِنْ
تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝۱۴ يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۱۵ اِنْ يَّشَاْ
يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۶ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝۱۷ وَلَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ
كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝۱۸ وَمَا
يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝۱۹ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝۲۰ وَلَا الظِّلُّ وَلَا
الْحَرُوْرُ ۝۲۱ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ
يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝۲۲ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝۲۳ اِنَّآ
اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝۲۴
وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝۲۵ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا اور ملائکہ کو اپنا پیغامبر بنانے والا ہے وہ ملائکہ جن کے پر دو دو تین تین اور چار چار ہیں اور وہ خلقت میں جس قدر چاہتا ہے اضافہ کر دیتا ہے کہ بیشک وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۱) اللہ انسانوں کے لئے جو رحمت کا دروازہ کھول دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس کو روک دے اس کا کوئی بھیجنے والا نہیں ہے وہ ہر شے پر غالب اور صاحب حکمت ہے (۲) انسانو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کیا اس کے علاوہ بھی کوئی خالق ہے وہی تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو تم کس طرف بہکے چلے جا رہے ہو (۳) اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو جھٹلایا جا چکا ہے اور تمام امور کی بازگشت خدا ہی کی طرف ہے (۴) انسانو! اللہ کا وعدہ سچا ہے لہٰذا زندگانی دنیا تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے اور دھوکہ دینے والا تمہیں دھوکہ نہ دے دے (۵) بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو اسے دشمن سمجھو وہ اپنے گروہ کو صرف اس بات کی طرف دعوت دیتا ہے کہ سب جہنمیوں میں شامل ہو جائیں (۶) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے (۷) تو کیا وہ شخص جس کے برے اعمال کو اس طرح آراستہ کر دیا گیا کہ وہ اسے اچھا سمجھنے لگا کسی مومن کے برابر ہو سکتا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے تو آپ افسوس کی بنا پر ان کے پیچھے اپنی جان نہ دے دیں اللہ ان کے کاروبار سے خوب باخبر ہے (۸) اللہ ہی وہ ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا تو وہ بادلوں کو منتشر کرتی ہیں اور پھر ہم

انہیں مردہ شہر تک لے جاتے ہیں اور زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد اسے زندہ کر دیتے ہیں اور اسی طرح مردے دوبارہ اٹھائے جائیں گے (۹) جو شخص بھی عزّت کا طلبگار ہے وہ سمجھ لے کہ عزّت سب پروردگار کے لئے ہے۔ پاکیزہ کلمات اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور عمل صالح انہیں بلند کرتا ہے اور جو لوگ برائیوں کی تدبیریں کرتے ہیں ان کے لئے شدید عذاب ہے اور ان کا مکر بہر حال ہلاک اور تباہ ہونے والا ہے (۱۰) اور اللہ ہی نے تم کو خاک سے پیدا کیا پھر نطفہ سے بنایا پھر تمہیں جوڑا قرار دیا اور جو کچھ عورت اپنے شکم میں اٹھاتی ہے یا پیدا کرتی ہے سب اس کے علم سے ہوتا ہے اور کسی بھی طویل العمر کو جو عمر دی جاتی ہے یا عمر میں کمی کی جاتی ہے یہ سب کتابِ الٰہی میں مذکور ہے اور اللہ کے لئے یہ سب کام بہت آسان ہے (۱۱) اور دو سمندر ایک جیسے نہیں ہو سکتے ایک کا پانی میٹھا اور خوشگوار ہے اور ایک کا کھارا اور کڑوا ہے اور تم دونوں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور ایسے زیورات برآمد کرتے ہو جو تمہارے پہننے کے کام آتے ہیں اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ سمندر کا سینہ چیرتی چلی جاتی ہیں تاکہ تم فضلِ خدا تلاش کر سکو اور شاید اسی طرح شکر گزار بھی بن سکو (۱۲) وہ خدا رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اس نے سورج اور چاند کو تابع بنا دیا ہے اور سب اپنے مقررہ وقت کے مطابق سیر کر رہے ہیں وہی تمہارا پروردگار ہے اسی کے اختیار میں سارا ملک ہے اور اس کے علاوہ تم جنہیں آواز دیتے ہو وہ خرمہ کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار کے مالک نہیں ہیں (۱۳) تم انہیں پکارو گے تو تمہاری آواز کو نہ سن سکیں گے اور سن لیں گے تو تمہیں جواب نہ دے سکیں گے اور قیامت کے دن تو تمہاری شرکت ہی کا انکار کر دیں گے اور ان کی باتوں کی اطلاع ایک باخبر ہستی کی طرح کوئی دوسرا نہیں کر سکتا (۱۴) انسانو تم سب اللہ کی بارگاہ کے فقیر ہو اور اللہ صاحبِ دولت اور قابلِ حمد و ثنا ہے (۱۵) وہ چاہے تو تم سب کو اٹھا لے جائے اور تمہارے بدلے دوسری مخلوقات لے آئے (۱۶) اور اللہ کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے (۱۷) اور کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کسی کو اٹھانے کے لئے بلایا بھی جائے گا تو اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھایا جا سکے گا چاہے وہ قرابتدار ہی کیوں نہ ہو آپ صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتے

ہیں جو از غیب خدا سے ڈرنے والے ہیں اور نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو بھی پاکیزگی اختیار کرے گا وہ اپنے فائدہ کے لئے کرے گا اور سب کی بازگشت خدا ہی کی طرف ہے (۱۸) اور اندھے اور بینا برابر نہیں ہو سکتے (۱۹) اور تاریکیاں اور نور دونوں برابر نہیں ہو سکتے (۲۰) اور سایہ اور دھوپ دونوں برابر نہیں ہو سکتے (۲۱) اور زندہ اور مردے برابر نہیں ہو سکتے اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بات سنا دیتا ہے اور آپ انہیں نہیں سنا سکتے جو قبروں کے اندر رہنے والے ہیں (۲۲) آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں (۲۳) ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو (۲۴) اور اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو ان کے پہلے والوں نے بھی یہی کیا ہے جب ان کے پاس مرسلین معجزات، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے (۲۵) تو ہم نے کافروں کو اپنی گرفت میں لے لیا پھر ہمارا عذاب کیسا بھیانک ہوا ہے (۲۶)

تفسیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۔ تمام حمد اس خدا کے لیے ہے جو آسمان و زمین کو پیدا کرنے والا ہے اور ملائکہ کو اپنا پیغامبر بنانے والا ہے وہ ملائکہ تو جنکے دو دو تین تین اور چار چار پر ہیں بنانے والا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف انداز کے تحت پیدا کیا۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبرائیل آئے تو ان کے چھ سو پر تھے اور پروں کے درمیان ایک درایوں چمک رہا تھا جیسا کہ سبزی کے پتوں پر شبنم کے قطرات چمکتے ہیں۔ اس کے وجود نے زمین و آسمان کو بھر رکھا تھا۔

جب اللہ میکائیل کو دنیا کی طرف اترنے کا حکم دیتا ہے تو اس کا ایک پاؤں ساتویں آسمان پر ہوتا ہے اور دوسرا پاؤں ساتویں زمین پر ہوتا ہے۔ خدا نے کچھ ایسے ملائکہ بھی پیدا کیے ہیں جن کا ادھا دھڑ آگ کا ہے اور آدھا برف کا ہے۔ اور وہ یہ دعا کرتے ہیں۔

یا مولانا ہبین ابرودوالنا ثبت قلوبنا علی عن طاعتك

اے برف اور آگ کو جمع کرنے والے ہمارے دل کو اپنی اطاعت پر ثابت رکھ۔

آپؑ نے فرمایا: خدا نے ایک ایسا فرشتہ بھی پیدا کیا ہے جس کی کان کی لو سے لے کر اس کی آنکھ تک پرندے کی پرواز کے پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ملائکہ نہ تو کھاتے ہیں نہ ہی پیتے ہیں اور نہ ہی انہیں نکاح کی احتیاط محسوس ہوتی ہے۔ ان کی زندگی کا دارومدار رب عرش پر ہے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو رکوع میں ہیں اور قیامت تک رکوع میں رہیں گے اور کچھ فرشتے سجدہ میں ہیں اور قیامت تک سجدہ میں رہیں گے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ نے مخلوقات سے فرشتوں کو بڑی تعداد میں پیدا کیا ہے ہر دن ہر رات ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ بیت الحرام جا کر اس کا طواف کرتے ہیں۔ پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے ہیں۔ پھر وہ میر المومنینؑ کے پاس جاتے ہیں اور انہیں سلام کرتے ہیں۔ پھر وہ حضرت امام حسینؑ کے پاس جاتے ہیں ان کے پاس قیام کرتے ہیں جیسے ہی وقت سحر ہوتا ہے تو وہ آسمان کی طرف پرواز کر کے چلے جاتے ہیں اور پھر ان کی کبھی باری نہیں آتی۔

حضرت امام باقر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اللہ نے اسرافیلؑ، جبریلؑ اور میکائیلؑ کو ایک تسبیح سے پیدا کیا ہے پھر انہیں کان اور آنکھیں عطا کی ہے اور عقل و فہم کی تیزی عطا کی۔

ملائکہ کی تخلیق کو امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی ایک دعا میں یوں بیان کیا:

خدایا! تو نے ملائکہ پیدا کیا اور تو نے انہیں اپنے آسمانوں میں رہائش عطا کی۔ ان سے نہ تو کوئی سستی، نہ ہی غفلت اور نہ ہی ان سے معصیت صادر ہوتی ہے۔ وہ تیری مخلوقات میں سے سب سے زیادہ تیری معرفت رکھتے ہیں اور تیری تمام مخلوقات میں سے وہ سب سے زیادہ تیرا خوف رکھتے ہیں اور تیری باقی مخلوق سے زیادہ انہیں مقام قرب حاصل ہے۔ اور وہ تیری اطاعت پر سب سے زیادہ عمل پیرا ہونے والے ہیں۔ ان کو آنکھوں پر نیند مسلط نہیں ہوتی اور ان کی عقول پر سہو طاری نہیں رہتا ہے ان کے ابدان پر سستی طاری نہیں ہوتی۔

وہ اصلاب آباء میں نہیں رہے اور ارحام امہات میں سے نہیں گزرے۔ تو نے انہیں نجس پانی سے پیدا نہیں کیا۔ تو نے انہیں خلق فرمایا اور آسمانوں میں انہیںؑ رہائشیں دی اور اپنے جوار میں جگہ دے کر محترم بنایا اور تو نے انہیں اپنی وحی کا امین بنایا اور انہیں آفات سے محفوظ رکھا اور انہیں بلیات سے بچائے رکھا۔ تو نے انہیں گناہوں سے پاک بنایا اور اگر تو انہیں قوت فراہم نہ کرتا تو انہیں قوت نصیب نہ ہوتی اور اگر تو انہیں ثابت قدم نہ رکھتا تو وہ کبھی ثابت قدم نہ رہتے۔ اور اگر تیری رحمت نہ

ہوتی تو وہ اطاعت نہ کرتے اور اگر تو نہ ہوتا تو وہ بھی نہ ہوتے۔ لیکن پھر بھی اس منزلت و مقام کے باوجود اور قلت غفلت کے باوجود اگر وہ اس چیز کو دیکھ لیں جو ان سے پوشیدہ ہے تو وہ اپنے اعمال کو حقیر سمجھنے لگیں گے اور اپنے نفوس کو قصوروار قرار دیں گے اور انہیں علم ہو جائے گا کہ انہوں نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ تو بلحاظ خالق و معبود پاک ہے۔ تیری مخلوق کے ہاں تیری آزمائشیں کتنی ہی اچھی ہیں۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ اللہ انسانوں کیلئے جب رحمت کا دروازہ کھول دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں۔

حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اس آیت میں مِنْ رَّحْمَةٍ سے مراد منعہ ہے۔

یعنی جب خدا نے اس کو حلال کر دیا ہے تو کسی کو حرام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ .....تو کیا وہ شخص جس کے برے اعمال کو اس طرح مزین کر دیا گیا کہ وہ اسے اچھا سمجھنے لگا کسی مومن کے برابر ہو سکتا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے تو آپ افسوس کی بنا پر ان کے پیچھے اپنی جان نہ دے دیں اللہ ان کے کاموں سے خوب باخبر ہے۔

جناب ہاشم بن عمار نے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ اس آیت کے بارے میں آپؑ سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت زندیق اور جبریہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

اس کے بعد خدا نے زنادقہ اور دھریوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرمایا:

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ

اور اللہ وہ ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا یا تو وہ بادلوں کو منتشر کرتی ہیں اور پھر ہم انہیں مردہ شہر تک لے جاتے ہیں۔

مردہ شہر سے مراد وہ شہر ہے کہ جس کی زمین سرسبز نہ ہو اور اس میں نباتات موجود نہ ہوں۔

فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ

اور زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد پھر اسے زندہ کر دیتے ہیں۔

یعنی بارش کی وجہ سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے اور وہ زمین جس پر کوئی سبزہ نہیں ہوتا وہ بارش کے بعد دوبارہ سرسبز ہو جاتی ہے۔

كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝

اور ایسے ہی مردہ انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

یعنی جیسے مردہ زمین سے دوبارہ سبزہ نکل آتا ہے ایسے ہی مردے انسان بھی دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ

پاکیزہ کلمے اس کی طرف بلند ہوتے ہیں اور عمل صالح ان کو بلند کرتا ہے۔

کلم طیب کلمہ الاخلاص اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا ہے اس کا اقرار مراد ہے۔ ولایت آل محمدؐ ہی ان کلمات کو خدا کی بارگاہ میں بلند کرتی ہے (یعنی ولایت کے بغیر نہ کلمہ اخلاص کا فائدہ ہے اور نہ ہی دوسرے فرائض کے اقرار کا کوئی فائدہ ہے۔ مترجم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کلمات طیبہ سے مومن کا یہ قول لاالہ الااللہ محمدرسول اللہ علی ولی اللہ وخلیفۃ رسول اللہ مراد اور عمل صالح سے مومن کا اس کے بارے میں دل سے عقیدہ رکھنا مراد ہے اور یقیناً یہ خدا کی طرف سے حق ہے کہ جس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ عالمین کے رب کی طرف سے ہے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انہوں نے آباء و اجداد کے ذریعے حضرت رسول خداؐ سے نقل کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہر قول عمل کا ایک مصداق ہے۔ جو اس کی تصدیق کرتا ہے یا اس کی تکذیب کرتا ہے۔ پس فرزند آدم جب کوئی بات کرے اور اس کا عمل اس کی تصدیق کرے تو اس کا وہ قول اس کے عمل کی وجہ سے خدا کی بارگاہ میں بلند ہوتا ہے جو قبول ہوتا ہے اور اگر اس کی بات کی اس کا عمل کی تکذیب کرے اور اس کا عمل خبیث اس قول و بات کو رد کر دے تو وہ اس کو جہنم میں لے کر داخل ہو جاتا ہے۔

مَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ

اور کسی کو طویل العمر بھی عمر دی جاتی ہے یا کسی کی عمر کو کم کیا جاتا ہے یہ سب خدا کی کتاب میں مذکور ہے اور اللہ کیلئے بہت کام آسان ہے یعنی یہ سب کچھ خدا کی کتاب میں لکھا ہوا ہے علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان لوگوں کے خلاف ہے جو خدا کی بداء کے منکر ہیں۔

وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ

یہ ایک سمندر کا پانی ہے جو نمکین اور کھارا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں اس مِلْحٌ اُجَاجٌ سے مراد ہے کہ اس کا پانی کڑوا ہے۔

وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ وہ سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی جاتی ہیں۔

یعنی وہ کشتیاں ایک ہوا ہی کے ذریعے آگے اور پیچھے چلتی ہیں۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿١٣﴾

اور تم جنہیں اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ قِطْمِیْر سے کھجور کی گٹھلی کے اوپر جو باریک سا چھلکا ہے وہ مراد ہے۔

اس کے بعد خداؤں کی عبادت کرنے والوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرمارہا ہے۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۔ تم اگر (بتوں) کو پکارو گے تو وہ تمہاری آواز نہ سن سکیں گے اور اگر سن بھی لیں گے تو تمہیں جواب نہ دیں گے۔ اور قیامت کے دن کو تمہاری شرکت کا ہی انکار کردیں گے اور ان باتوں کو ایک باخبر ذات کے علاوہ کوئی نہیں کرسکتا۔

یعنی وہ بت جن کی تم پوجا کرتے ہو اور ان کو تم خدا کا شریک قرار دے رہے ہو وہ ہی بت قیامت کے دن خدا کی بارگاہ میں اس شرکت سے انکار کردیں گے کہیں گے اے خدایا ہم نے تو نہیں کہا تھا کہ ہم خدا کے شریک ہیں۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۔

اور کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

یعنی قیامت کے دن کوئی گناہ گار کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ اپنے ذمہ نہیں لے گا۔

وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۔

اور اگر کسی کو اٹھانے کیلئے بلایا بھی جائے گا تو وہ کسی چیز کو اٹھا نہیں سکے گا خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

فرماتے ہیں قیامت کے دن کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا سوائے اس کے جس نے اس کو اس برے کام یا گناہ کا حکم دیا ہوگا تو وہ حکم دینے والا اس مامور کے بوجھ کو بھی اٹھائے گا۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿١٩﴾

اور اندھے اور بینا برابر نہیں ہوسکتے۔

فرماتے ہیں کہ خدا نے یہ مومن و کافر کی مثال دی ہے۔ اَعْمٰی سے مراد کافر ہے اور بینا سے مراد مومن ہے۔

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۔

اور تاریکیاں اور نور برابر نہیں ہوسکتے۔ اور سایہ اور دھوپ برابر نہیں ہوسکتے۔

علامہ فرماتے ہیں ظِلّ سے مراد انسان ہیں اور حَرُوْر سے مراد جانور ہیں یعنی انسان اور جانور برابر نہیں ہوسکتے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۔

اور زندہ اور مردہ برابر نہیں ہوسکتے۔

اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی سنا دیتا ہے اور آپ انہیں نہیں سنا سکتے جو قبروں کے اندر رہنے والے ہیں۔

یعنی جیسے قبروں کے اندر تمہاری بات نہیں سنتے ایسے ہی یہ کفار بھی آپ کی باتوں کو نہیں سنتے گویا کفار مردے ہیں۔

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾

اور ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر مبعوث کیا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں ہے جس میں کوئی ڈرانے والا نہ ہو۔

فرماتے ہیں ہر امت کیلئے نذیر سے مراد ہے کہ ہر زمانے میں ایک امام ہوگا۔

آیت نمبر ۲۷ تا ۴۵

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ

اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٣٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ
مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ
اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ
الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا
يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ
يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا
نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ
فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٣٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي
الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰي

بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ
يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ
اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
لَىِٕنْ جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ
نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ
وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ
الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ
تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ
شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ
اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿٤٥﴾

ترجمہ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر ہم نے اس سے مختلف رنگ کے پھل پیدا کئے اور پہاڑوں میں بھی مختلف رنگوں کے سفید اور سرخ راستے بنائے اور بعض بالکل سیاہ رنگ تھے (۲۷) اور انسانوں اور چوپایوں اور جانوروں میں بھی مختلف رنگ کی مخلوقات پائی جاتی ہیں لیکن اللہ سے ڈرنے والے اس کے بندوں میں صرف صاحبانِ معرفت ہیں بیشک اللہ صاحب

عزت اور بہت بخشنے والا ہے (۲۸) یقیناً جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم کی ہے اور جو کچھ ہم نے بطور رزق دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خفیہ اور اعلانیہ خرچ کیا ہے یہ لوگ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کسی طرح کی تباہی نہیں ہے (۲۹) تاکہ خدا ان کا پورا پورا اجر دے اور اپنے فضل و کرم سے اضافہ بھی کر دے یقیناً وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور قدر کرنے والا ہے (۳۰) اور جس کتاب کی وحی ہم نے آپ کی طرف کی ہے وہ برحق ہے اور اپنے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور بیشک اللہ اپنے بندوں کے حالات سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے (۳۱) پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان افراد کو قرار دیا جنہیں اپنے بندوں میں سے چن لیا کہ ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض اعتدال پسند ہیں بعض خدا کی اجازت سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور درحقیقت یہی بہت بڑا فضل و شرف ہے (۳۲) یہ لوگ ہمیشہ رہنے والی جنّت میں داخل ہوں گے انہیں سونے کے کنگن اور موتی کے زیورات پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس جنّت میں ریشم کا ہوگا (۳۳) اور یہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم سے رنج و غم کو دور کر دیا اور بیشک ہمارا پروردگار بہت زیادہ بخشنے والا اور قدردان ہے (۳۴) اس نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے ایسی رہنے کی جگہ پر وارد کیا ہے جہاں نہ کوئی تھکن ہمیں چھو سکتی ہے اور نہ کوئی تکلیف ہم تک پہنچ سکتی ہے (۳۵) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے آتش جہنّم ہے اور نہ ان کی قضا ہی آئے گی کہ مر جائیں اور نہ عذاب ہی میں کوئی تخفیف کی جائے گی ہم اسی طرح ہر کفر کرنے والے کو سزا دیا کرتے ہیں (۳۶) اور یہ وہاں فریاد کریں گے کہ پروردگار ہمیں نکال لے ہم اب نیک عمل کریں گے اس کے برخلاف جو پہلے کیا کرتے تھے تو کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں عبرت حاصل کرنے والے عبرت حاصل کر سکتے تھے اور تمہارے پاس تو ڈرانے والا بھی آیا تھا لہٰذا اب عذاب کا مزہ چکھو کہ ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہے (۳۷) بیشک اللہ آسمان و زمین کے غیب کا جاننے والا ہے اور وہ دلوں کے چھپے ہوئے اسرار کو بھی جانتا ہے (۳۸) وہی وہ خدا ہے جس نے تم کو زمین میں اگلوں کا جانشین بنایا ہے

اب جو کفر کرے گا وہ اپنے کفر کا ذمہ دار ہوگا اور کفر پروردگار کی نظر میں کافروں کے لئے سوائے غضب الٰہی اور خسارہ کے کسی شے میں اضافہ نہیں کر سکتا ہے (۳۹) آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم لوگوں نے ان شرکاء کو دیکھا ہے جنہیں خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو ذرا مجھے بھی دکھلاؤ کہ انہوں نے زمین میں کس چیز کو پیدا کیا ہے یا ان کی کوئی شرکت آسمان میں ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ اس کی طرف سے وہ کسی دلیل کے حامل ہیں۔ یہ کچھ نہیں ہے اصل یہ ہے کہ ظالمین آپس میں ایک دوسرے سے بھی پرفریب وعدہ ہی کرتے ہیں (۴۰) بیشک اللہ زمین و آسمان کو زائل ہونے سے روکے ہوئے ہے اور اس کے علاوہ دوسرا کوئی سنبھالنے والا ہوتا تو اب تک دونوں زائل ہو چکے ہوتے وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے (۴۱) اور ان لوگوں نے باقاعدہ قسمیں کھائیں کہ اگر ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا آ گیا تو ہم تمام اُمتوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوں گے لیکن جب وہ ڈرانے والا آ گیا تو سوائے نفرت کے کسی شے میں اضافہ نہیں ہوا (۴۲) یہ زمین میں استکبار اور بڑی چالوں کا نتیجہ ہے حالانکہ بڑی چالیں چالباز ہی کو اپنے گھیرے میں لے لیتی ہیں تو اب یہ گزشتہ لوگوں کے بارے خدا کے طریقہ کار کے علاوہ کسی چیز کا انتظار نہیں کر رہے ہیں اور خدا کا طریقہ کار بھی نہ بدلنے والا ہے اور نہ اس میں کسی طرح کا تغیر ہو سکتا ہے (۴۳) تو کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھیں ان سے پہلے والوں کا انجام کیا ہوا ہے جب کہ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور خدا ایسا نہیں ہے کہ زمین و آسمان کی کوئی شے اسے عاجز بنا سکے وہ یقیناً ہر شے کا جاننے والا اور اس پر قدرت رکھنے والا ہے (۴۴) اور اگر اللہ تمام انسانوں سے ان کے اعمال کا مواخذہ کر لیتا تو روئے زمین پر ایک رینگنے والے کو بھی نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مخصوص اور معین مدت تک ڈھیل دیتا ہے اس کے بعد جب وہ وقت آ جائے گا تو پروردگار اپنے بندوں کے بارے میں خوب بصیرت رکھنے والا ہے (۴۵)

تفسیر

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر ہم نے اس سے مختلف رنگ کے پھل پیدا کئے اور پہاڑوں میں بھی مختلف رنگوں کے سفید اور سرخ راستے بنائے اور بعض سیاہ رنگ تھے۔

مراد یہ ہے کہ وہ راستے مختلف رنگوں کے ہیں۔

اور پھر ہم لوگ جانور اور چوپائے یہ بھی مختلف اقسام کے ہیں۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۔ فقط اللہ کے بندوں میں سے فقط علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

یعنی جو صاحبان علم ہیں وہی فقط خدا سے ڈرتے ہیں۔ اس کے بعد خدا ان لوگوں کا تذکرہ کر رہا ہے جو اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾

یقیناً وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم کی ہے اور جو کچھ خدا نے ان کو رزق دیا ہے اس سے راہ خدا میں خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جن میں کسی طرح کی تباہی نہیں ہے۔

یعنی ان کو کبھی خسارے نہیں ہوگا اس کے بعد پھر خدا اپنے نبی کو مخاطب کر رہا ہے۔ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ اور جس کتاب کی وحی ہم نے آپ کی طرف کی ہے وہ برحق ہے اور اپنی پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور بے شک اللہ اپنے بندوں کے حالات سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔

اس کے بعد آل محمد علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۔

پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو قرار دیا جن کو ہم نے اپنے بندوں سے چن لیا ہے۔

یہ بندے جن کو ہم نے چن لیا ہے وہ آل محمدؐ کے آئمہ ھدیٰ ہیں۔

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۔ یہ وہ افراد ہیں جو آل محمد میں سے آئمہ نہیں ہیں اور انہوں نے امام کا انکار کیا۔

وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۔ یعنی آل محمدؐ کے افراد ہیں جو ائمہ کا اقرار کرتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ اور بعض خدا کی اجازت سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔

اس سے مراد خود ائمہ علیہم السلام ہیں۔ اور اس کے بعد خدا ان چیزوں کو بیان کر رہا ہے جو اس نے ان کیلئے خلق کی ہیں۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ ..... یہ لوگ ہمیشہ رہنے والی جنت میں داخل ہوں گے انہیں سونے کے کنگن اور موتیوں کے زیورات پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس جنت میں ریشم کا ہوگا۔

لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ جہاں نہ کوئی تھکن ہمیں چھو سکتی ہے اور نہ کوئی تکلیف ہم تک پہنچ سکتی ہے۔

نَصَبٌ سے مراد مشقت اور تکلیف ہے۔

لغوب سے مراد سستی اور تنگدلی ہے یعنی جنت میں کوئی مشقت اور تکلیف نہیں ہوگی اور نہ ہی وہاں کوئی سستی لاحق ہوگی۔ اس کے بعد خدا آل محمدؐ کے دشمنوں کے حالات کے بارے میں ذکر کر رہا ہے۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا ..... اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کیلئے جہنم کی آگ ہے اور نہ ان کی قضا ہی آئے گی اور نہ ہی وہ مریں گے اور نہ عذاب میں کوئی کمی ہوگی اور ہم اس طرح کفر کرنے والوں کو سزا کرتے ہیں۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ اور وہ اس جہنم میں فریاد کریں گے۔

یعنی وہ جہنمی فریاد کریں گے اور چیخیں ماریں گے اور پکاریں گے کہ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۔ اے ہمارے رب ہمیں اس آگ سے نکال لے اب ہم نیک عمل کریں اور جو کچھ پہلے کرتے تھے اس کے خلاف نیک عمل کریں گے۔

خدا ان کو رد کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس سے عبرت حاصل کرنے والے عبرت حاصل کرتے۔

یعنی ہم نے تم لوگوں کو لمبی عمریں بھی دیں اور تمام امور کی معرفت بھی دی پھر بھی تم نے ان سے انکار کیا۔

وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ۔ اور پھر تمہارے پاس ہمارا ڈرانے والا رسول بھی آیا۔ اور تم نے اس کا بھی انکار کیا۔

فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾ لہٰذا اب عذاب کا مزہ چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

اس کے بعد اللہ قریش والوں کے قول کی حکایت کر رہا ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ اور ان لوگوں نے قسمیں کھائیں کہ اگر ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا آگیا تو ہم تمام امتوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

یعنی وہ لوگ جواب ہلاک ہو چکے ہیں ان لوگوں نے قسمیں اٹھائیں۔ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ پس جب ان کے پاس ڈرانے والا آیا۔ نذیر سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝ اسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۚ توسوائے نفرت کے اور کسی چیز کا اضافہ نہیں ہوا یہ زمین پر اسکتبار اور بری چالوں کا نتیجہ ہے حالانکہ بری چالیں چالباز ہی کو اپنے گھیرے میں لے لیتی ہیں۔

امیر المومنینؑ نے ایک خط کہ جو آپ نے اپنے شیعوں کو لکھا تھا جس میں آپ نے ام المومنین عائشہ کا بصرہ سے خروج اور طلحہ اور زبیر کی بہت بڑی خطاء کے بارے میں تحریر کیا۔ اس میں آپ نے فرمایا:

اس سے بڑی خطا اور کیا ہو سکتی ہے جو تم دونوں نے زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے گھر سے باہر نکالا ہے جس گھر میں رہنے کا حکم اسے رسول خدا نے دیا تھا اور اس پردے کو پھاڑ دیا ہے جس پردے میں اللہ نے اس کو پوشیدہ رہنے کا حکم دیا تھا۔ جب کہ تم نے اپنی بیویوں کو پردے میں رکھا ہوا ہے۔

خدا کی قسم تم دونوں نے نہ خدا کے ساتھ اور نہ اس کے رسول کے ساتھ انصاف کیا ہے۔ تین خصلتیں کہ جن کا نقصان خود انسان ہی کو ہوتا ہے جن کو خدا نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

بغاوت، مکر اور اپنے کیے ہوئے عہد و پیمان کو توڑنا، یعنی بیعت کو توڑنا کرنا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اے لوگو! یہ بغاوت خود تمہارے ہی نقصان میں ہے، اور جن لوگوں نے بیعت (عہد و پیمان) کو توڑا وہ بھی اس نے اپنے خلاف کیا اور چالیں و مکر فقط چالباز اور مکر کرنے والے کا ہی احاطہ کرتی ہیں۔

اور تم دونوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے اور میری بیعت کو توڑا اور میرے ساتھ مکر کیا ہے۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ کیا تم نے زمین میں سیر نہیں۔

یعنی تم لوگ زمین میں سیر کرو اور قرآن میں غور و فکر کرو اور وہ واقعات جو گزشتہ ہلاک ہونے والی امتوں کے ہیں ان میں فکر کرو۔

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ پس تم دیکھو کہ ان سے پہلے والوں کا انجام کار کیا ہوا تھا۔

اور پھر خدا نے فرمایا:

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝

اس کے بعد جب وہ وقت آجائے گا تو پروردگار اپنے بندوں کے بارے میں خود بصیر رکھنے والا ہے۔

سورہ ختم

سُوْرَۃُ یٰسٓ

سورہ یٰس مکہ میں نازل ہوئی تھی۔

اس کی آیات کی تعداد 83 ہے اور اس کے رکوع کی تعداد پانچ ہے اور اس کی قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 36 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 41 ہے۔

تلاوت کا ثواب

انس بن مالک نے حضرت رسول خداؐ سے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے قرآن کا دل سورہ یٰس ہے جو شخص قبرستان میں جا کر سورہ یٰس کی تلاوت کرے گا۔ اس دن اہل قبور کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور قبرستان میں جتنے بھی مردے دفن ہونگے ان کے برابر اسے نیکیاں عطا کرے گا۔

ایک شخص نے امیر المومنین سے گم شدہ چیز کی واپسی کے بارے میں پوچھا کہ کیا پڑھنا چاہیے تو آپ نے فرمایا دو رکعت نماز پڑھو جس کی دونوں رکعتوں میں الحمد کے بعد سورہ یٰس پڑھو اور نماز کے بعد یہ دعا کے، یاھادی الضالتہ ردعلی ضالتی، اس نے عمل کیا تو اس کی وہ چیز مل گی۔

آیت ۱ تا ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ۝١ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝٢ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝٤ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝٥ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ
فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧ اِنَّا
جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝٨
وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ

لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٩ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ
فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا
وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا
اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَاۗءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٣ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝١٤ قَالُوْا مَآ
اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَكْذِبُوْنَ ۝١٥ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝١٦ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝١٧ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ
وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٨ قَالُوْا طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ
ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝١٩ وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ
يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢٠ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا
وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝٢١

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

یٰس (۱) قرآن حکیم کی قسم (۲) آپ مرسلین میں سے ہیں (۳) بالکل سیدھے راستے پر ہیں (۴)

یہ قرآن خدائے عزیز ومہربان کا نازل کیا ہوا ہے (۵) تا کہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جس کے باپ دادا کو کسی پیغمبر کے ذریعہ نہیں ڈرایا گیا تو سب غافل ہی رہ گئے (۶) یقیناً ان کی اکثریت پر ہمارا عذاب ثابت ہوگیا تو وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں (۷) ہم نے ان کی گردن میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ان کی ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اور وہ سر اٹھائے ہوئے ہیں (۸) اور ہم نے ایک دیوار ان کے سامنے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنادی ہے اور پھر انہیں عذاب سے ڈھانک دیا ہے کہ وہ کچھ دیکھنے کے قابل نہیں رہ گئے ہیں (۹) اور ان کے لئے سب برابر ہے آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں (۱۰) آپ صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کا اتباع کریں اور بغیر دیکھے از غیب خدا سے ڈرتے رہیں ان ہی لوگوں کو آپ مغفرت اور باعزت اجر کی بشارت دے دیں (۱۱) بیشک ہم ہی مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ان کے گزشتہ اعمال اور ان کے آثار کو لکھتے جاتے ہیں اور ہم نے ہر شے کو ایک روشن امام میں جمع کر دیا ہے (۱۲) اور پیغمبر آپ ان سے بطور مثال اس قریہ والوں کا تذکرہ کریں جن کے پاس ہمارے رسول آئے (۱۳) اس طرح کہ ہم نے دو رسولوں کو بھیجا تو ان لوگوں نے جھٹلا دیا تو ہم نے ان کی مدد کو تیسرا رسول بھی بھیجا اور سب نے مل کر اعلان کیا کہ ہم سب تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں (۱۴) ان لوگوں نے کہا تم سب ہمارے ہی جیسے بشر ہو اور رحمٰن نے کسی شے کو نازل نہیں کیا ہے تم صرف جھوٹ بولتے ہو (۱۵) انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں (۱۶) اور ہماری ذمہ داری صرف واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے (۱۷) ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں تم منحوس معلوم ہوتے ہو اگر اپنی باتوں سے باز نہ آؤ گے تو ہم سنگسار کر دیں گے اور ہماری طرف سے تمہیں سخت سزا دی جائے گی (۱۸) ان لوگوں نے جواب دیا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا یہ یاد دہانی کوئی نحوست ہے حقیقت یہ ہے کہ تم زیادتی کرنے والے لوگ ہو (۱۹) اور شہر کے ایک سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ قوم والو مرسلین کا اتباع کرو (۲۰) ان کا اتباع کرو جو تم سے کسی طرح کی اجرت کا سوال نہیں کرتے ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں (۲۱)

تفسیر

یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ : پس قرآن حکیم کی قسم

حضرت صادقؑ فرماتے ہیں کہ یٰسٓ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ خدا خود فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہے قرآن حکیم کی۔ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ۔ آپ رسولوں سے ہیں صراط مستقیم پر ہیں۔ صراط مستقیم سے مراد واضح اور روشن راہ جس میں کوئی کجی نہ ہو۔ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ ۔ یہ خدائے عزیز ومہربان کا نازل کردہ ہے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝

تا کہ آپ اس قوم کو ڈرائیں کہ جنکے باپ دادا کو کسی کے ذریعے نہیں ڈرایا گیا وہ سب غافل رہ گئے۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۔ اور یقیناً ان کی اکثریت پر ہمارا عذاب ثابت ہوگیا تو یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

حَقَّ الْقَوْلُ: یعنی عذاب ثابت ہوگیا۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝

ہم نے ان کی گردن میں طوق ڈال دیے ہیں جو ان کی ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اور وہ سر اٹھائے ہوئے ہیں۔

یعنی وہ طوق کی وجہ سے اپنے سر نیچے نہیں کر سکیں گے بلکہ ان کے سر اٹھے ہی رہیں گے۔ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ ۔ اور ہم نے ایک دیوار ان کے سامنے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنادی اور پھر ہم نے انہیں عذاب سے ڈھانک دیا۔

یعنی ہم نے ان کو اس انداز میں اندھا بنا دیا کہ وہ دیکھ نہیں سکتے تھے۔ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۔ پس وہ دیکھنے کے قابل نہیں رہ گئے ہیں، یعنی وہ آنکھیں ہونے کے باوجود ہدایت کو نہیں دیکھ سکے۔ یعنی خدا نے ان کے کانوں سے قوت گویائی۔ آنکھوں سے قوت بصارت اور دلوں سے معرفت چھین لی گویا وہ ہدایت کے لیے اندھے گونگے بہرے ہو گئے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوجہل بن ہشام اور اس کے خاندان کے چند افراد کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اور اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ ابوجہل ملعون نے قسم اٹھائی کہ اگر میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھ لیا تو میں ان کے سر پر

کاری ضرب لگاؤں گا تا کہ وہ زخمی ہو جائیں۔ چنانچہ وہ ملعون اپنی قسم کو پورا کرنے کے لیے اٹھا اور اس نے ایک بھاری پتھر اٹھاء کر آنحضرت کو مارنا چاہا مگر خدا کی قدرت سے اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ چپک گیا وہ پتھر کو اپنے ہاتھ سے نہ مار سکا وہ مایوس ہو کر اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ گیا جیسے ہی وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آ گیا تو اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا اور پتھر سے اس نے کہا کہ میں محمد کو قتل کرتا ہوں جب وہ ملعون آپ کے پاس گیا تو اس نے محمد ﷺ کی نماز کی قرائت تو سنی لیکن آپ ﷺ اس کو نظر نہ آئے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ خوف زدہ ہو گیا اور واپس اپنے افراد کے پاس آ گیا اور کہنے لگا کہ میرے اور محمد کے درمیان ایک جنگلی بیل حائل ہو گیا کہ جس نے دم کو اٹھایا ہوا تھا اور مجھے ٹکر مارنے کے لیے میری طرف بڑھ رہا تھا۔ لہٰذا میں ڈر کر واپس آ گیا۔ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾

ان کے لیے برابر ہے خواہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں یہ ایمان لانے والے نہیں میں علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت بنی مخزوم کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ مغیرہ کی اولاد تھے۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ اور ہم نے ہر چیز کو امام مبین میں جمع کر دیا ہے۔

اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ ؛ سے مراد کتاب مبین ہے، اور یہ محکم آیت ہے۔

ابن عباس ؛ نے حضرت امیر المومنین علیؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا خدا کی قسم وہ امام مبین میں ہوں میں حق کو باطل سے جدا کرنے والا ہوں اور میں نے اس چیز کو رسول خدا کی وراثت سے پایا ہے۔ یہ محکم ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾

اور اسے رسول آپ ان کے لیے بطور مثال اس قریہ والوں کا تذکرہ کریں جن کے پاس رسول آئے اس طرح کہ ہم نے دو رسولوں کو بھیجا تو ان لوگوں نے جھٹلا دیا تو ہم نے ان کی مدد کے لیے تیسرا رسول بھیجا اور سب نے مل کر اعلان کیا کہ ہم سب تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

ابوحمزہ الثمالی۔ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد باقرؑ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے دو افراد کو رسول بنا کر اہل انطاکیہ بھیجا۔ انہوں نے لوگوں کے سامنے خدا کا دین پیش کیا۔ لوگوں نے انھیں پکڑ کر ان پر تشدد کیا۔ اور انھیں بت کدہ میں بند کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے تیرا رسول بھیجا، وہ شہر میں آیا تو اس نے کہا، مجھے بادشاہ کے محل کا راستہ بتاؤ۔ لوگوں نے اسے راستہ بتایا۔ جب وہ بادشاہ کے پاس پہنچا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں صحرا میں ایک عرصہ عبادت کرتا رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں بادشاہ

کے معبود کی عبادت کروں۔ بادشاہ نے کہا: اسے بت کدہ لے جاؤ۔ چنانچہ وہ رسول ایک سال تک اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ بت خانہ میں رہا اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا؛ پرانے عقیدہ کو چھوڑ کر نیا عقیدہ اپنانا بہت مشکل ہوتا ہے۔

تم کو چاہیے تھا کہ نرمی اور ملائمت سے کام لیتے۔ اب میں اپنے طریق سے تبلیغ کرونگا۔ تم لوگ میری واقفیت کا اقرار نہ کرنا۔ پھر اسے بادشاہ کے سامنے لایا گیا۔ تو بادشاہ نے اسے کہا کہ تم نے میرے معبود کی عبادت کی ہے لہٰذا تم میرے بھائی ہو۔ اب تمھاری کوئی حاجت ہو تو بیان کرو۔ میں تمھاری حاجت پوری کرونگا اس نے کہا؛ میری اور تو کوئی حاجت نہیں ہے۔ البتہ میں نے بت خانہ میں دو افراد کو قید میں دیکھا تو مجھے تو ان پر بڑا رحم آیا۔ آپ نے جو انھیں قید کر رکھا ہے ان کا قصور کیا ہے؟

بادشاہ نے کہا؛ یہ دو اشخاص میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ میرا دین باطل ہے اور یہ بھی کہا تھا کہ میں اپنے معبودوں کو چھوڑ دوں۔ اور اس کی جگہ ایک آسمانی معبود کی عبادت کروں۔

رسول نے کہا؛ انھیں قید میں رکھنے کی ضرورت ہے؟ آپ انھیں منظر عام لائیں۔ تا کہ ہم ان سے گفتگو کر کے انھیں لوگوں کے سامنے جھوٹا کریں۔ اگر وہ جھوٹے ثابت ہو گئے تو ہماری ملت میں شامل ہو جائیں گے۔ اور اگر بالغرض وہ سچے ثابت ہو گئے تو ہم ان کے دین کی پیروی کریں گے۔

بادشاہ کو اس کا مشورہ پسند آیا۔ اس نے انہیں قید خانہ سے آزاد کرا دیا۔ اور اپنے دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ چنانچہ جب وہ دونوں رسول آئے تو اس تیسرے نے ان سے کہا تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگوں کو آسمان و زمین کے خالق کی عبادت کی دعوت دینے کے لیے آئے ہیں۔ ہمارا خدا وہ ہے جو شکم مادر میں مخلوقات کو پیدا کرتا ہے اور جیسا مناسب سمجھتا ہے شکل وصورت عطا کرتا ہے اسی نے درختوں اور پھل پھولوں کو پیدا کیا ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے۔

تیسرے رسول نے ان سے کہا؛ اچھا یہ بتاؤ؟ تمھارا خدا اندھے کو بینا کر سکتا ہے انہوں نے کہا؛ جی ہاں، اگر ہم خدا سے درخواست کریں تو وہ نابینا کو بینا کر سکتا ہے۔ بادشاہ نے کہا؛ مادر زاد اندھے کو یہاں لایا جائے۔ چنانچہ ایک اندھے کو لایا گیا اور ان سے کہا گیا کہ اب تم اس کو بینا بناؤ رسولوں نے سجدہ کیا جیسے ہی سر اٹھایا۔ تو نابینا ٹھیک ہو چکا تھا۔ تیسرے رسول نے کہا کہ صرف ایک تجربہ کافی نہیں ہے ایک اور اندھے کو لایا گیا۔ دونوں رسولوں نے سجدہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے اس کی شفایابی کی درخواست کی۔ رسولوں نے جیسے ہی سر بلند کیا تو اندھا بینا ہو چکا تھا۔ تیسرے رسول نے کہا؛ کیا تمھارا خدا کسی اپاہج کو چلنے پھرنے کی قدرت دے سکتا ہے؟

دونوں رسولوں نے کہا؛ جی ہاں ہمارا خدا اس پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ چنانچہ ایک اپاہج کو میدان میں لایا گیا۔ جو کہ بدن سے زمین گیر ہو چکا تھا۔ رسولوں نے دعا کی تو وہ چلنے پھرنے لگ گیا۔

تیسرے رسول نے کہا؛ تمھارا خدا مردوں کو زندہ کرسکتا ہے؟ دونوں رسولوں نے کہا؛ جی ہاں اگر ہم اس سے درخواست کریں تو وہ ہماری دعا ضرور قبول کرتا ہے

تیسرے رسول نے کہا؛ بادشاہ سلامت میں نے سنا ہے کہ آپ کا جوان سال بیٹا فوت ہوگیا تھا۔ اب ہم ان سے کہتے ہیں کہ یہ آپ کے بیٹے کو زندگی دلائیں۔ اگر یہ ایسا کرنے میں کامیاب تو ہم ان کا دین قبول کرلیں گے۔

تیرے رسول نے کہا؛ اب ہماری ایک شرط باقی ہے۔ اگر تم نے ہمارے بادشاہ کے بیٹے کو زندہ کردیا تو بادشاہ اور ہم سب مل کر تمھارا دین قبول کرلیں گے۔

یہ سنا تو دونوں رسول سجدہ میں گر پڑے۔ اور کافی دیر تک سجدے میں پڑے رہے۔ پھر انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا۔ اور بادشاہ سے کہا کہ آپ کا بیٹا زندہ ہو چکا ہے۔

آپ قبرستان جائیں وہاں آپ کا بیٹا آپ کو دکھائی دے گا۔ بادشاہ لوگوں کو ساتھ لے کر چلا۔ اور جب وہ قبرستان پہنچا تو دیکھا قبر پھٹ چکی تھی۔ اور شاہزادہ قبر سے باہر آچکا تھا۔ بادشاہ نے بیٹے کو گلے لگایا اور کہا؛ بیٹا تمھارا کیا حال ہے؟

بیٹے نے کہا ابا جان میں مر چکا تھا۔ اچانک میں نے دو افراد کو دیکھا جو سجدہ کر کے خدا سے میری زندگی کی دعا کر رہے تھے۔ خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا اور مجھے دوبارہ زندگی عطا کی۔

بادشاہ نے کہا بیٹے کیا تم ان دونوں افراد کو پہچان لو گے؟ بیٹے نے کہا؛ جی ہاں میں انھیں پہچان لوں گا۔ بادشاہ نے لوگوں کو صحرا میں جمع کیا اور انھیں حکم دیا کہ وہ ایک ایک کر کے شاہزادے کے سامنے سے گزریں۔

لوگ گزرتے رہے جب وہ دو رسولوں میں سے ایک رسول گزرا تو شاہزادے نے کہا؛ ابا جان ان دو میں سے ایک یہ تھا؛ پھر وہ دوسرا رسول گزرا تو شہزادے نے اسے بھی پہچان لیا۔ اور کہا؛ ابا جان دوسرا شخص یہ ہے جب شہزادے کی زبان سے یہ اقرار سنا تو تیسرے رسول نے کہا؛ میں تم دونوں کے دین کو قبول کرتا ہوں۔

بادشاہ نے کہا؛ میں بھی تمھارے ساتھ ان کے دین کو قبول کرتا ہوں اور یوں انطاکیہ کے باشندے سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ۝۴۰ سورج کی بساط نہیں ہے کہ وہ چاند کو جا کر پکڑے اور نہ ہی رات دن پر سبقت کرسکتی ہے سب اپنے فلک اور مدار میں تیر رہے ہیں۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے ضمن میں نقل کیا ہے سورج دن کا سلطان اور چاند رات کا سلطان ہے سورج چاند کی روشنی کے ساتھ رات کو نہیں ہوسکتا اور رات دن سے پہلے نہیں آسکتی اور نا ہی رات دن کی آمد سے قبل ختم ہوسکتی ہے اور یہ تمام آسمان پر اپنے مدار پر گھومتے ہیں اور یہ ہی ان کی تسبیح ہے۔ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ ۔ ان لوگوں نے

کہا ہم تمھیں نحوس محسوس کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ان کفار کا گمان تھا کہ یہ افراد اور ان کے نام ہی منحوس ہیں۔

وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ۝۲۰ اور شہر کے ایک سرے سے ایک شخص دوڑتا آیا اس نے کہا اے میری قوم والو رسولوں کی اتباع کرو۔

علامہ فرماتے ہیں کہ کہتے یہ آیات مومن آل یٰسٓ حبیب النجار کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں۔

آیت ۲۲ تا ۸۳

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۝۲۲ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً
اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـــًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ۝۲۳
اِنِّىْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝۲۴ اِنِّىْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ۝۲۵ قِيْلَ ادْخُلِ
الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ۝۲۶ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ
الْمُكْرَمِيْنَ۝۲۷ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ
وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ۝۲۸ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ۝۲۹
يٰحَسْرَةً عَلَي الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۝۳۰
اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۝۳۱
وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ۝۳۲ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ
اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ۝۳۳ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ
نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ۝۳۴ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا

عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۖ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا
مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ
الَّيْلُ ۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ
لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۖ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ
حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ
الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۖ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ
اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا
يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِلَّا
رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ
وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ
اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ
اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾
فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ
فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا

مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ
نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ
مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ
رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّاَنِ
اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا
كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى
اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾
وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى
يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا
مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾
وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾
لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا

خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا
لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ
قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا
خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ
خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ
اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ
الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۙ وَهُوَ الْخَلّٰقُ
الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾
فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

ترجمہ

اور مجھے کیا ہوگیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم سب اسی کی بارگاہ میں پلٹائے جاؤ گے (۲۲) کیا میں اس کے علاوہ دوسرے خدا اختیار کرلوں جب کہ وہ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کسی کی سفارش کام آنے والی نہیں ہے اور نہ کوئی بچا سکتا ہے (۲۳) میں تو اس وقت کھلی ہوئی گمراہی میں ہوجاؤں گا (۲۴) میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں لہٰذا تم میری

بات سنو (۲۵) نتیجہ میں اس بندہ سے کہا گیا کہ جنّت میں داخل ہوجا تو اس نے کہا کہ اے کاش میری قوم کو بھی معلوم ہوتا (۲۶) کہ میرے پروردگار نے کس طرح بخش دیا ہے اور مجھے باعزّت لوگوں میں قرار دیا ہے (۲۷) اور ہم نے اس کی قوم پر اس کے بعد نہ آسمان سے کوئی لشکر بھیجا ہے اور نہ ہم لشکر بھیجنے والے تھے (۲۸) وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی جس کے بعد سب کا شعلہ حیات سرد پڑ گیا (۲۹) کس قدر حسرتناک ہے ان بندوں کا حال کہ جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس کا مذاق اُڑانے لگتے ہیں (۳۰) کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کردیا ہے جو اب ان کی طرف پلٹ کر آنے والی نہیں ہیں (۳۱) اور پھر سب ایک دن اکٹھا ہمارے پاس حاضر کئے جائیں گے (۳۲) اور ان کے لئے ہماری ایک نشانی یہ مردہ زمین بھی ہے جسے ہم نے زندہ کیا ہے اور اس میں دانے نکالے ہیں جن میں سے یہ لوگ کھا رہے ہیں (۳۳) اور اسی زمین میں خرمے اور انگور کے باغات پیدا کئے ہیں اور چشمے جاری کئے ہیں (۳۴) تاکہ یہ اس کے پھل کھائیں حالانکہ یہ سب ان کے ہاتھوں کا عمل نہیں ہے پھر آخر یہ ہمارا شکر یہ کیوں نہیں ادا کرتے ہیں (۳۵) پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جس نے تمام جوڑوں کو پیدا کیا ہے ان چیزوں میں سے جنہیں زمین اگاتی ہے اور ان کے نفوس میں سے اور ان چیزوں میں سے جن کا انہیں علم بھی نہیں ہے (۳۶) اور ان کے لئے ایک نشانی رات ہے جس میں سے ہم کھینچ کر دن کو نکال لیتے ہیں تو یہ سب اندھیرے میں چلے جاتے ہیں (۳۷) اور آفتاب اپنے ایک مرکز پر دوڑ رہا ہے کہ یہ خدائے عزیز و علیم کی معین کی ہوئی حرکت ہے (۳۸) اور چاند کے لئے بھی ہم نے منزلیں معین کردی ہیں یہاں تک کہ وہ آخر میں پلٹ کر کھجور کی سوکھی ٹہنی جیسا ہوجاتا ہے (۳۹) نہ آفتاب کے بس میں ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات کے لئے ممکن ہے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے۔۔۔۔ اور یہ سب کے سب اپنے اپنے فلک اور مدار میں تیرتے رہتے ہیں (۴۰) اور ان کے لئے ہماری ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے ان کے بزرگوں کو ایک بھری ہوئی کشتی میں اٹھایا ہے (۴۱) اور اس کشتی جیسی اور بہت سی چیزیں پیدا کی ہیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں (۴۲) اور اگر ہم چاہیں تو سب کو غرق کردیں

پھر نہ کوئی ان کا فریادرس پیدا ہوگا اور نہ یہ بچائے جاسکیں گے (۴۳) مگر یہ کہ خود ہماری رحمت شامل حال ہوجائے اور ہم ایک مدت تک آرام کرنے دیں (۴۴) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس عذاب سے ڈرو جو سامنے یا پیچھے سے آسکتا ہے شاید کہ تم پر رحم کیا جائے (۴۵) تو ان کے پاس خدا کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی نہیں آتی ہے مگر یہ کہ یہ کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں (۴۶) اور جب کہا جاتا ہے کہ جو رزق خدا نے دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو تو یہ کفار صاحبانِ ایمان سے طنزیہ طور پر کہتے ہیں کہ ہم انہیں کیوں کھلائیں جنہیں خدا چاہتا تو خود ہی کھلا دیتا تم لوگ تو کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہو (۴۷) اور پھر کہتے ہیں کہ آخر یہ وعدۂ قیامت کب پورا ہوگا اگر تم لوگ اپنے وعدہ میں سچے ہو (۴۸) درحقیقت یہ صرف ایک چنگھاڑ کا انتظار کر رہے ہیں جو انہیں اپنی گرفت میں لے لے گی اور یہ جھگڑا ہی کرتے رہ جائیں گے (۴۹) پھر نہ کوئی وصیّت کر پائیں گے اور نہ اپنے اہل کی طرف پلٹ کر ہی جاسکیں گے (۵۰) اور پھر جب صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب اپنی قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چل کھڑے ہوں گے (۵۱) کہیں گے کہ آخر یہ ہمیں ہماری خواب گاہ سے کس نے اٹھا دیا ہے۔۔۔۔ بیشک یہی وہ چیز ہے جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا اور اس کے رسولوں نے سچ کہا تھا (۵۲) قیامت تو صرف ایک چنگھاڑ ہے اس کے بعد سب ہماری بارگاہ میں حاضر کر دیئے جائیں گے (۵۳) پھر آج کے دن کسی نفس پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم کو صرف ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے اعمال تم کر رہے تھے (۵۴) بیشک اہل جنّت آج کے دن طرح طرح کے مشاغل میں مزے کر رہے ہوں گے (۵۵) وہ اور ان کی بیویاں سب جنّت کی چھاؤں میں تخت پر تکیے لگائے آرام کر رہے ہوں گے (۵۶) ان کے لئے تازہ تازہ میوے ہوں گے اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی وہ چاہیں گے (۵۷) ان کے حق میں ان کے مہربان پروردگار کا قول صرف سلامتی ہوگا (۵۸) اور اے مجرمو تم ذرا ان سے الگ تو ہو جاؤ (۵۹) اولاد آدم کیا ہم نے تم سے اس بات کا عہد نہیں لیا تھا کہ خبردار شیطان کی عبادت نہ کرنا کہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے (۶۰) اور میری عبادت کرنا کہ یہی صراطِ مستقیم اور سیدھا راستہ ہے (۶۱) اس شیطان نے

تم میں سے بہت سی نسلوں کو گمراہ کر دیا ہے تو کیا تم بھی عقل استعمال نہیں کرو گے (۶۲) یہی وہ جہنّم ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جا رہا تھا (۶۳) آج اسی میں چلے جاؤ کہ تم ہمیشہ کفر اختیار کیا کرتے تھے (۶۴) آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ کیسے اعمال انجام دیا کرتے تھے (۶۵) اور ہم اگر چاہیں تو ان آنکھوں کو مٹا دیں پھر یہ راستہ کی طرف قدم بڑھاتے رہیں لیکن کہاں دیکھ سکتے ہیں (۶۶) اور ہم چاہیں تو خود ان ہی کو بالکل مسخ کر دیں جس کے بعد نہ آگے قدم بڑھا سکیں اور نہ پیچھے ہی پلٹ کر واپس آسکیں (۶۷) اور ہم جسے طویل عمر دیتے ہیں اسے خلقت میں پیچھے کی طرف واپس کر دیتے ہیں کیا یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں (۶۸) اور ہم نے اپنے پیغمبر کو شعر کی تعلیم نہیں دی ہے اور نہ شاعری اس کے شایانِ شان ہے یہ تو ایک نصیحت اور کھلا ہوا روشن قرآن ہے (۶۹) تاکہ اس کے ذریعہ زندہ افراد کو عذابِ الٰہی سے ڈرائیں اور کفار پر حجت تمام ہوجائے (۷۰) کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے فائدے کے لئے اپنے دست قدرت سے چوپائے پیدا کر دیئے ہیں تو اب یہ ان کے مالک کہے جاتے ہیں (۷۱) اور پھر ہم نے ان جانوروں کو رام کر دیا ہے تو بعض سے سواری کا کام لیتے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں (۷۲) اور ان کے لئے ان جانوروں میں بہت سے فوائد ہیں اور پینے کی چیزیں بھی ہیں تو یہ شکر خدا کیوں نہیں کرتے ہیں (۷۳) اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے خدا بنا لئے ہیں کہ شائد ان کی مدد کی جائے گی (۷۴) حالانکہ یہ ان کی مدد کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اور یہ ان کے ایسے لشکر ہیں جنہیں خود بھی خدا کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا (۷۵) لہٰذا پیغمبر آپ ان کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہوں ہم وہ بھی جانتے ہیں جو یہ چھپا رہے ہیں اور وہ بھی جانتے ہیں جس کا یہ اظہار کر رہے ہیں (۷۶) تو کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے اور وہ یکبارگی ہمارا کھلا ہوا دشمن ہوگیا ہے (۷۷) اور ہمارے لئے مثل بیان کرتا ہے اور اپنی خلقت کو بھول گیا ہے کہتا ہے کہ ان بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے (۷۸) آپ کہہ دیجئے کہ جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے وہی زندہ بھی کرے گا اور وہ ہر مخلوق کا بہتر جاننے والا ہے (۷۹)

اس نے تمہارے لئے ہرے درخت سے آگ پیدا کردی ہے تو تم اس سے ساری آگ روشن کرتے رہے ہو(۸۰) تو کیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ ان کا مثل دوبارہ پیدا کردے یقیناً ہے اور وہ بہترین پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے(۸۱) اس کا امر صرف یہ ہے کہ کسی شے کے بارے میں یہ کہنے کا ارادہ کرلے کہ ہوجا اور وہ شے ہوجاتی ہے (۸۲) پس پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جس کے ہاتھوں میں ہر شے کا اقتدار ہے اور تم سب اسی کی بارگاہ میں پلٹا کرلے جائے جاؤ گے(۸۳)

تفسیر

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ۝ . اور وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی جس کے بعد سب کا شعلہ حیات سرد پڑ گیا۔

خٰمِدُوْنَ ؛ سے مراد ہے کہ پھر وہ سارے مرگئے۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ۝ ۔ پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جس نے تمام جوڑوں کو پیدا کیا ہے۔ ان چیزوں میں سے جنھیں زمین اگاتی ہے اور ان کے نفوس میں سے اور ان چیزوں میں سے جن کا انھیں علم بھی نہیں ہے۔

حلبی نے حضرت امام ابوعبداللہ صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا نطفہ آسمان سے زمین کی طرف آتا ہے اور وہ درختوں پھلوں اور نباتات پر گرتا ہے اور پھر اس کو انسان اور جانور کھاتے ہیں اور وہ ان میں جاری ہوتا ہے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ۝ . اور ان کے لیے ایک نشانی رات ہے جس میں ہے ہم دن کو کھینچ کر نکال لیتے ہیں تو یہ سب اندھیرے میں چلے جاتے ہیں۔ یعنی ہم دن کو رات سے خارج کر لیتے ہیں۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ۝

اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کی ہیں یہاں تک کہ وہ آخر میں پلٹ کر کھجور کی سوکھی ہوئی شاخ کی مانند ہوجاتا ہے۔

مرجون کھجور کی وہ شاخ جو خشک ہوکر گر جاتی ہے اس کی مثل اس چاند کی ہوجاتی ہے جو اول رات کا ہوتا ہے۔

داور بن محمد الفہدی ؛ نے بیان کیا ہے کہ ایک دن حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا کی خدمت میں ابوسعید المکاری حاضر ہوا اور اس نے گستاخی کرتے ہوئے بولا کہ اے رضا اب تمہارا مقام اتنا بلند ہوگیا ہے کہ تو نے بھی اپنے باپ کی مانند امامت کا دعویٰ کردیا ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا تجھے کیا اعتراض ہے اللہ تجھ موت دے اور خدا تیرے گھر میں فقر و فاقہ داخل کرے کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمران کو وحی کی تھی کہ میں تجھے فرزند عطا کروں گا لیکن خدا نے انہیں مریم عطاء کردی مریم کو عیسیٰ عطا کیا تھا عیسیٰ مریم سے ہے۔ اور مریم عیسیٰ سے ہے۔ مریم اور عیسیٰ ایک ہیں۔ میں اپنے والد سے ہوں اور میرے والد مجھ سے ہیں لہٰذا میں اور میرا والد ایک ہی ہیں۔

ابوسعید نے کہا میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا پوچھ اگرچہ تو میرے گروہ کا فرد نہیں ہے لیکن پھر بھی تجھے مسئلہ پوچھنے کی اجازت ہے۔

اس نے کہا ایک شخص نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرے جتنے بھی قدیم مملوک ہیں میرے مرنے کے بعد رضائے خداوندی کیلئے سب آزاد ہیں اب قدیم مملوک کا تعین کیسے کیا جائے گا؟

آپ نے فرمایا جس غلام یا کنیز کو چھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے تو وہ آزاد ہوجائے گا کیونکہ اس قدیم پر کا نام صادق آئے گا، کیونکہ اللہ فرماتا ہے۔

حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ۝ یہاں تک کہ وہ پرانی کھجور کی طرح سے ہوجاتا ہے اور شاخ کو قدیم کہلانے کیلئے چھ ماہ کے عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے ابوسعید مسئلہ پوچھ کر چلا گیا راوی بیان کرتا ہے حضرت امام رضاؑ کی بددعا نے اس پر برا اثر دکھایا اس پر غربت چھا گئی اور اس کی نگاہ ختم ہوگئی اور نان نفقہ کا محتاج ہوگیا اور پھر مرگیا۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ۝ اور ان کیلئے ہماری ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے ان کے بزرگوں کو ایک بھری ہوئی کشتی پر اٹھایا تھا۔

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ سے مراد بھری ہوئی کشی۔

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ۝ اور اس کشتی جیسی اور بہت سی کشتیاں ہم نے ان کیلئے بنائیں جن پر سوار ہوتے ہیں۔

یعنی اس سے مراد جانور و چوپائے وغیرہ ہیں۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ۝ اور پھر کہنے لگے کہ آخر یہ وعدہ قیامت کب پورا ہوگا اگر تم لوگ اپنے وعدہ میں سچے ہو۔ درحقیقت یہ صرف ایک

چنگھاڑ کا انتظار کر رہے ہیں جو انہیں اپنی گرفت میں لے لے گی اور یہ جھگڑا ہی کرتے رہ جائیں گے۔

فرماتے ہیں کہ جب آخری وقت ہوگا تو اچانک ایک زوردار دھماکے کی آواز بلند ہوگی جس سے سب بجھ کر رہ جائیں گے اس وقت لوگ بازاروں میں خرید و فروخت کر رہے ہوں گے دوکاندار اور گاہک کے درمیان قیمت پر جھگڑا ہو رہا ہوگا کہ اچانک ایک زوردار دھماکہ ہو جائے گا جس سے سب کچھ تباہ ہو جائے گا کوئی بھی اپنے گھروں کو نہیں جا سکے گا اور نہ ہی کوئی کسی کو وصیت کر سکے گا۔

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور پھر جب صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف چل کھڑے ہوں گے۔

اجداث سے مراد قبور ہیں۔

يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ ہائے کاش ہمیں ہماری آرام گاہوں سے کس نے اٹھایا ہے۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا لوگ اپنی قبروں میں ہوں گے اور جب ان کو اٹھایا جائے گا تو یہ گمان کریں گے وہ سو رہے تھے تو اس وقت وہ کہیں گے آخر یہ ہمیں ہماری خواب گاہ سے کس نے اٹھایا ہے تو اس وقت ملائکہ ان جواب دیں گے۔

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

یہ وہ ہی چیز ہے جس کا خدائے رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور اس کے رسولوں نے سچ کہا تھا۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

اور پھر قیامت کے دن ایک چنگھاڑ کہ اس کے بعد سب ہماری بارگاہ میں حاضر کر دیے جائیں گے۔

علامہ فرماتے ہیں یہ وہ دوسری صور ہوگی، پہلی صور وہ ہوگی کہ جس سے قیامت برپا ہوگی اور دوسری وہ جس سے محشر برپا ہو جائے گا۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ بے شک اہل جنت آج کے دن طرح طرح کے مشاغل میں مزے کر رہے ہوں گے۔ یعنی ان کیلئے آہستہ آہستہ پھل گریں گے، وہ اس سے مزے لیں گے۔

علامہ فرماتے ہیں اہل جنت حوروں سے شادیاں کریں گے اور اس سے وہ مزہ کریں گے فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ وہ ان کی بیویاں جنت میں سائے میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔

علامہ فرماتے ہیں اَرَآئِكِ ان تختوں کو کہا جاتا ہے جن پر چادریں پڑی ہوئی ہوں۔ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ ان کے حق میں ان کے مہربان رب کا قول فقط سلامتی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام سے مراد اس کی امان ہے۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اے مجرمو! تم ان سے آج الگ ہو جاؤ۔

فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو محشر میں جمع کرے گا۔ اور لوگ اپنے قدموں پر کھڑے کھڑے تھک جائیں گے اور ان کا پسینہ اس قدر آئے گا کہ وہ ان کے منہ کی لگام بن جائے گا، تو اس وقت سارے لوگ اللہ کی بارگاہ میں فریاد کریں گے اے خدایا ہمارا حساب کر اور ہمارے لئے حکم صادر فرما خواہ جہنم کا ہی کیوں نہ ہو۔ تو اس وقت خدا ایک ہوا کو چلائے گا اور اس وقت ان کے درمیان ایک ندا دینے والا ندا دے گا اے مجرمو الگ ہو جاؤ تو جو مجرم ہوں گے وہ الگ ہو جائیں گے تو اس وقت مجرم جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے اور جن کے دلوں میں ایمان کی ایک رمق بھی ہوگی ان کیلئے جنت کا حکم ہوگا وہ جنت میں جائیں گے۔

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اور اس شیطان نے تم میں سے بہت سی نسلوں کو گمراہ کر دیا ہے۔

یعنی انسان کی ایک کثیر تعداد اپنی گمراہی کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے۔

جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تمام مخلوق (انسانوں اور جنوں) کو جمع کرے گا اور پھر انسان کو اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا تو جب لوگ اپنا اپنا نامہ اعمال دیکھیں گے تو وہ اپنے نامہ اعمال میں لکھے ہوئے بعض اعمال کا انکار کر دیں گے اور بارگاہ خدا میں عرض کریں گے اے خدایا یہ اعمال تو ہم نے کبھی انجام ہی نہیں دیے تھے جو اس میں لکھے ہوئے ہیں۔ تو پھر ملائکہ انکے خلاف گواہی دیں گے۔ تو اس وقت وہ خدا کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے خدایا یہ فرشتے تیرے ہیں یہ تو لازماً ہمارے خلاف گواہی دیں گے جب کہ ہم قسم اٹھاتے ہیں کہ یہ افعال ہم نے انجام نہیں دیے جیسا کہ قرآن نے اس کو بیان کیا ہے۔ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ "جب قیامت کے دن خدا ان سب کو محشور کرے گا تو یہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے جیسے آج یہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں" تو جب یہ لوگ قسمیں کھائیں گے تو اس وقت خدا ان کے منہ کو مہر لگا کر بند کر دے گا۔ تو پھر ان کی زبانیں بند ہو جائیں گی پھر ان کے اعضاء جوارح بولنا شروع ہو جائیں گے جو جو کچھ انہوں نے انجام دیا ہوگا وہ سب بول کر اس کی گواہی دیں گے۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں بول پڑیں گے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾

اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو مٹا دیں گے پھر یہ راستہ کی طرف قدم بڑھاتے رہیں گے لیکن یہ

کہاں دیکھ سکیں گے۔

فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ﴿۶۶﴾ یعنی وہ کیسے دیکھ سکیں گے یعنی جب آنکھیں ہی نہ ہوں گی تو وہ کیسے دیکھ سکیں گے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰی مَكَانَتِهِمْ۔ اور اگر ہم چاہیں تو خود انھیں مسخ کر دیں۔ جس کے بعد وہ نہ آگے قدم اٹھا سکیں اور نہ پیچھے ہٹ سکیں گے۔

یعنی اگر ہم چاہیں تو ہم دنیا میں ہی ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے مسخ کر دیں۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ﴿۶۸﴾

اور ہم، جسے طویل عمر دیتے ہیں اسے خلقت میں بچپنے کی طرف واپس کر دیتے ہیں کیا یہ لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت زنادقہ (دھریوں) کے رد کے لیے ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے خدا وتوحید نام کی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ یہ زمانے کی گردش سے سب کچھ ہوتا ہے کیونکہ جب انسان شادی کرتا ہے اور عورت سے دخول کرتا ہے تو اس کا نطفہ عورت کے رحم میں داخل ہوتا ہے تو مختلف غذاؤں اور زمانے کی گردش کی وجہ سے اس کی مشکل صورت بنتی ہے۔ اور دن رات کی گردش اس کے لیے موثر ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کے اعضاء و جوارح بنتے ہیں اور ان میں قوت وطاقت پیدا ہوتی ہے۔

تو خدا نے اس آیت میں ایک کلمہ سے ان کو رد کر دیا ہے (وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؕ) کہ اگر ایسے ہی جیسے یہ زنادقہ کا نظریہ ہے کہ جس شخص کی عمر لمبی ہوتی ہے بڑھاپے میں اس کی طاقت میں کمی نہیں آنا چاہیے کیونکہ زمانے کی گردش اور غذاؤں کا اثر کو باقی رکھتا ہے لیکن اس کے باوجود طویل عمر والا شخص بڑھاپے میں کمزور ہو جاتا ہے اور بچپن کے حالات وعادات اس پر طاری ہو جاتے ہیں حالانکہ گردش زمانہ باقی ہے اس کی قوت گویائی۔ سننے اور دیکھنے اور چلنے والی قوت کمزور ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کبھی بالکل ختم ہو جاتی ہے، تو اس سے معلوم ہوا کہ گردش زمانہ کا تعلق اس سے نہیں ہے بلکہ ایک غالب قادر ذات کی تخلیق ہے اور وہ اس میں کارفرما ہے۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ۔ اور ہم نے اپنے رسول کو شاعری کی تعلیم نہیں دی اور نہ ہی اس کے شایان شان ہے کہ وہ شاعری کرے۔

قریش کے رد میں یہ آیت ہے۔ قریش والوں کا عقیدہ تھا کہ محمد ﷺ جو کہتے ہیں وہ شعر وشاعری ہے۔ تو خدا نے ان کو رد کرتے ہوئے فرمایا۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ۔ رسول کو ہم نے شاعری کی تعلیم نہیں دی اور نہ ہی اس کے لیے

سزاوار ہے کہ وہ شاعری کرے۔ بلکہ جو کچھ وہ بیان کرتا ہے۔ وہ فقط ذکر اور قرآن مبین ہے۔ رسول خدا نے اپنی زندگی میں کبھی شعر نہیں کہا تھا۔

لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا۔ تاکہ وہ زندہ لوگوں کو ڈرائیں۔

یعنی یہ قرآن ہم نے آپ پر اس لیے نازل کیا ہے کہ آپ زندہ لوگوں کو ڈرائیں۔ اس مراد ہے کہ مومن ہی وہ ہیں جو دل کے زندہ ہیں۔ جو ہدایت کو قبول کرتے ہیں۔ اور جو کافر ہیں وہ مردہ ہیں ان کے لیے خدا فرماتا ہے۔ وَیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ﴿۷۰﴾۔ اور کفار پر حجت تمام ہو جاتی۔

یعنی کفار کے لیے عذاب ثابت ہے۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا۔ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا ہم نے ان کے فائدہ کے لیے اپنے دست قدرت سے جانور پیدا کیے۔

یعنی ہم نے ان جانوروں کو اپنی قدرت سے خلق کیا تاکہ یہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ۔ اور ہم نے ان جانوروں کو انسانوں کے لیے مسخر کر دیا اس اونٹ کو دیکھیں کہ جو اتنا بڑا ہے اور طاقت ور ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایک بچہ اس کو چلا رہا ہوتا ہے۔ وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ﴿۷۳﴾۔ اور ان کے لیے ان جانوروں میں اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔ اور یہ پینے کی چیزیں بھی ہیں یہ انسان شکر کیوں نہیں کرتا۔

یعنی بعض جانور ایسے ہیں جن سے کسب معاش کیا جاتا ہے بعض وہ ہیں جن پر سواری کی جاتی ہے۔ بعض کا دودھ پیا جاتا ہے اور بعض کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ اور ان سے اور بھی فوائد ہیں لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی انسان خدا کا شکر ادا نہیں کرتا۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ﴿۷۴﴾ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ﴿۷۵﴾۔ اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے (جھوٹے) خدا بنا رکھے ہیں۔ شاید ان کی مدد کی جائے۔ حالانکہ یہ خدا ان کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور یہ تو خود ایسے ہیں کہ جن کو خود بھی اللہ کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا''

یعنی جن جھوٹے خداؤں کو یہ مان رہے ہیں تاکہ ان کی مدد کر سکیں تو یہ ہرگز مدد نہیں کر سکیں گے بلکہ یہ خود سارے اللہ کی بارگاہ میں لشکر کی صورت میں حاضر ہونگے اور خود ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ اس کے بعد خدا پھر اپنے نبی سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ﴿۷۶﴾۔ لہٰذا اے ہمارے نبی آپ ان کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہوں ہم وہ بھی جانتے جو یہ ظاہر کرتے ہیں اور وہ بھی جانتے ہیں جن کو یہ پوشیدہ رکھتے ہیں اس کے بعد خدا فرماتا

ہے کہ انسان یہ نہیں دیکھتا کہ اس کو ہم نے ایک نطفہ سے خلق کیا ہے اور اب یہ ہمارے مقابل میں اگر خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ کھلا ہوا دشمن بن گیا ہے اور ہمارے سامنے بولتا ہے عالم بنا ہوا ہے اور بڑا بلیغ بنا ہوا ہے۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۔ اور اب اس انسان کی حالت یہ ہوگی ہے کہ وہ ہمارے سامنے مثالیں پیش کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ بوسیدہ ہڈیوں کو دوبارہ کون خلق کرے گا۔ اے محمد آپ ان سے کہہ دیں۔ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۔ ان بوسیدہ ہڈیوں کو وہی ذات دوبارہ محشور کرے گی جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اور وہ اپنی تمام مخلوق کو جاننے والا ہے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ اگر انسان اپنی خلقت کے بارے میں غور و فکر کرے تو اسی کی اپنی خلقت ہی اس کو اس کے خالق کی طرف رہنمائی کرے گی کہ کوئی ہے جس نے اسے بنایا ہے۔ کیونکہ انسان جانتا ہے کہ وہ ہمیشہ سے نہیں ہے (قدیم نہیں ہے) کیونکہ وہ اپنے آپ کو اور غیر کو مخلوق اور حادث دیکھتا ہے۔ تو اس کو معلوم ہو جائے گا کہ کسی نے ان کو خلق کیا ہے اس نے خود اپنے آپ کو خلق نہیں کیا کیونکہ خالق کے لیے ضروری ہے کہ مخلوق سے پہلے ہو۔ اور اگر انسان نے خود اپنے آپ کو خلق کیا ہوتا تو یہ اپنے آپ سے آفات و مصائب اور موت کو روک سکتا ہوتا حالانکہ ایسا نہیں کر سکتا تو پھر اس کے نزدیک ثابت ہو جائے گا کہ کوئی اس کا خالق ہے جو مدبر اور قادر و عالم ہے اور وہ اللہ واحد و قہار ہے۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ .

اس نے تمہارے لیے ہرے درخت سے آگ کو پیدا کر دیا اور تم اس سے ساری آگ روشن کرتے ہو۔

علامہ فرماتے ہیں کہ وہ سبز درخت جس سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ وہ دو میں ا۔ مرخ اور دوسرا عفار ہے۔ اور یہ دونوں درخت مغرب کے شہروں میں ہوئے تھے لوگ جب آگ جلانا چاہتے تھے تو اس کی دو لکڑیاں لیتے اور اس کو آپس میں رگڑتے اس سے آگ پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰى ۙ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

تو کیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے اس پر قادر نہیں کہ اس کی مثل اور بھی بنائے؟ کیوں نہیں وہ قادر ہے۔ وہ بہت بڑا خالق اور علم والا ہے۔

اس سے مراد صرف یہ ہے کہ کسی چیز کے بارے میں ارادہ کرتا ہے تو ہو جانے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ چیز ہو جاتی ہے۔

علامہ فرماتے ہیں یہ ک اور ن (کن) اس کے خزانے ہیں۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ پاک ہے وہ جس کے ہاتھوں میں ہر چیز کا اقتدار ہے اور تم سب اسی کی بارگاہ میں پلٹ کر لے جائے جاؤ گے۔

سورہ یٰسٓ ختم شدہ

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ

یہ سورہ صافات مکی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 182 ہے اور اس کے رکوع پانچ (5) ہیں۔ اور قرآن میں موجودہ ترتیب کے اعتبار سے اس کا نمبر 37 ہے۔ لیکن ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 56 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جو شخص ہر جمعہ کے دن سورہ صافات کی تلاوت کرے گا تو وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس پر سے دنیاوی مصیبت کو دور رکھے گا۔ اسے دنیا میں بہترین رزق دے گا اور شیطان رجیم اس کے مال و بدن اور اولاد میں اسے کوئی اذیت نہ پہنچا سکے گا۔ وہ ہر جبار و سرکش سے محفوظ رہے گا اور اگر وہ اس دن یا اس رات میں مر گیا تو خدا تعالیٰ اسے شہید معبوث فرمائے گا یا اسے شہادت کی موت عطا کرے گا اور اسے جنت میں شہداء کے درجہ میں جگہ عطاء کرے گا۔

آیت ۱ تا ۱۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝١ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝٢ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝٣ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ ۝٤ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝٥ اِنَّا
زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ۝٦ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
مَّارِدٍ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝٨
دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝٩ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا

خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝١١ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝١٢ وَاِذَا ذُكِّرُوْا
لَا يَذْكُرُوْنَ ۝١٣ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝١٤ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
مُّبِيْنٌ ۝١٥ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝١٦ اَوَاٰبَآؤُنَا
الْاَوَّلُوْنَ ۝١٧ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ۝١٨ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا
هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝١٩ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝٢٠ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ
الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝٢١ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا
كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝٢٢ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝٢٣
وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝٢٤ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝٢٥ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ
مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝٢٦ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝٢٧ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ
كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝٢٨ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝٢٩ وَمَا
كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ۝٣٠ فَحَقَّ عَلَيْنَا
قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝٣١ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۝٣٢ فَاِنَّهُمْ
يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝٣٣ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝٣٤
اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٣٥ وَيَقُوْلُوْنَ
اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝٣٦ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ
الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣٧ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۝٣٨ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ
مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى سُرُرٍ
مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ
لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ
الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ
الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ
هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ
كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَمَا نَحْنُ
بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ
الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْ اَصْلِ
الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا
فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ
اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ
عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ

اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا
عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾
وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا
الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ
تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾
فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ
اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾
فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ
كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٩٩﴾
رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠٠﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

باقاعدہ طور پر صفیں باندھنے والوں کی قسم (۱) پھر مکمل طریقہ سے تنبیہ کرنے والوں کی قسم (۲) پھر ذکر خدا کی تلاوت کرنے والوں کی قسم (۳) بیشک تمہارا خدا ایک ہے (۴) وہ آسمان وزمین اور ان کے مابین کی تمام چیزوں کا پروردگار اور ہر مشرق کا مالک ہے (۵) بیشک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین بنادیا ہے (۶) اور انہیں ہر سرکش شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بنادیا ہے (۷) کہ اب شیاطین عالم بالا کی باتیں سننے کی کوشش نہیں کرسکتے اور وہ ہر طرف سے مارے جائیں گے (۸) ہنکانے کے لئے اور ان کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب ہے (۹) علاوہ اس کے جو کوئی بات اچک لے تو اس کے پیچھے آگ کا شعلہ لگ جاتا ہے (۱۰) اب ذرا ان سے دریافت کرو کہ یہ زیادہ دشوار گزار مخلوق ہیں یا جن کو ہم پیدا کرچکے ہیں ہم نے ان سب کو ایک لسدار مٹی سے پیدا کیا ہے (۱۱) بلکہ تم تعجب کرتے ہو اور یہ مذاق اڑاتے ہیں (۱۲) اور جب نصیحت کی جاتی ہے تو قبول نہیں کرتے ہیں (۱۳) اور جب کوئی نشانی دیکھ لیتے ہیں تو مسخراپن کرتے ہیں (۱۴) اور کہتے ہیں کہ یہ تو ایک کھلا ہوا جادو ہے (۱۵) کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہوجائیں گے تو کیا دوبارہ اٹھائیں جائیں گے (۱۶) اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی زندہ کئے جائیں گے (۱۷) کہہ دیجئے کہ بیشک اور تم ذلیل بھی ہوگے (۱۸) یہ قیامت تو صرف ایک للکار ہوگی جس کے بعد سب دیکھنے لگیں گے (۱۹) اور کہیں گے کہ ہائے افسوس یہ تو قیامت کا دن ہے (۲۰) بیشک یہی وہ فیصلہ کا دن ہے جسے تم لوگ جھٹلایا کرتے تھے (۲۱) فرشتو ذرا ان ظلم کرنے والوں کو اور ان کے ساتھیوں کو اور خدا کے علاوہ جن کی یہ عبادت کیا کرتے تھے سب کو اکٹھا تو کرو (۲۲) اور ان کے تمام معبودوں کو اور ان کو جہنّم کا راستہ تو بتادو (۲۳) اور ذرا ان کو ٹھہراؤ کہ ابھی ان سے کچھ سوال کیا جائے گا (۲۴) اب تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ہو (۲۵) بلکہ آج تو سب کے سب سر جھکائے ہوئے ہیں (۲۶) اور ایک دوسرے کی طرف رخ کرکے سوال کررہے ہیں (۲۷) کہتے ہیں کہ تم ہی تو ہو جو ہماری داہنی طرف سے آیا کرتے تھے (۲۸) وہ کہیں گے کہ نہیں تم خود ہی ایمان لانے والے نہیں تھے (۲۹) اور ہماری تمہارے اوپر کوئی حکومت نہیں تھی بلکہ تم خود ہی سرکش

قوم تھے (۳۰) اب ہم سب پر خدا کا عذاب ثابت ہوگیا ہے اور سب کو اس کا مزہ چکھنا ہوگا (۳۱) ہم نے تم کو گمراہ کیا کہ ہم خود ہی گمراہ تھے (۳۲) تو آج کے دن سب ہی عذاب میں برابر کے شریک ہوں گے (۳۳) اور ہم اسی طرح مجرمین کے ساتھ برتاؤ کیا کرتے ہیں (۳۴) ان سے جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو اکڑ جاتے تھے (۳۵) اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک مجنون شاعر کی خاطر اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں گے (۳۶) حالانکہ وہ حق لے کر آیا تھا اور تمام رسولوں کی تصدیق کرنے والا تھا (۳۷) بیشک تم سب دردناک عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو (۳۸) اور تمہیں تمہارے اعمال کے مطابق ہی بدلہ دیا جائے گا (۳۹) علاوہ اللہ کے مخلص بندوں کے (۴۰) کہ ان کے لئے معین رزق ہے (۴۱) میوے ہیں اور وہ باعزت طریقہ سے رہیں گے (۴۲) نعمتوں سے بھری ہوئی جنّت میں (۴۳) آمنے سامنے تخت پر بیٹھے ہوئے (۴۴) ان کے گرد صاف شفاف شراب کا دور چل رہا ہوگا (۴۵) سفید رنگ کی شراب جس میں پینے والے کو لطف آئے (۴۶) اس میں نہ کوئی دردسر ہو اور نہ ہوش وحواس گم ہونے پائیں (۴۷) اور ان کے پاس محدود نظر رکھنے والی کشادہ چشم حوریں ہوں گی (۴۸) جن کا رنگ وروغن ایسا ہوگا جیسے چھپائے ہوئے انڈے رکھے ہوئے ہوں (۴۹) پھر ایک دوسرے کی طرف رخ کرکے سوال کریں گے (۵۰) تو ان میں کا ایک کہے گا کہ دارِ دنیا میں ہمارا ایک ساتھی بھی تھا (۵۱) وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی قیامت کی تصدیق کرنے والوں میں ہو (۵۲) کیا جب مرکر مٹی اور ہڈی ہوجائیں گے تو ہمیں ہمارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا (۵۳) کیا تم لوگ بھی اسے دیکھو گے (۵۴) یہ کہہ کہ نگاہ ڈالی تو اسے بیچ جہنّم میں دیکھا (۵۵) کہا کہ خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے بھی ہلاک کردیتا (۵۶) اور میرے پروردگار کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی یہیں حاضر کردیا جاتا (۵۷) کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ ہم اب مرنے والے نہیں ہیں (۵۸) سوائے پہلی موت کے اور ہم پر عذاب ہونے والا بھی نہیں ہے (۵۹) یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی ہے (۶۰) اسی دن کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے (۶۱) ذرا بتاؤ کہ یہ نعمتیں مہمانی کے واسطے بہتر ہیں یا تھوہڑ کا درخت (۶۲) جسے ہم نے ظالمین کی

آزمائش کے لئے قرار دیا ہے (۶۳) یہ ایک درخت ہے جو جہنّم کی تہہ سے نکلتا ہے (۶۴) اس کے پھل ایسے بدنما ہیں جیسے شیطانوں کے سر (۶۵) مگر یہ جہنّمی اسی کو کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے (۶۶) پھر ان کے پینے کے لئے گرما گرم پانی ہوگا جس میں پیپ وغیرہ کی آمیزش ہوگی (۶۷) پھر ان سب کا آخری انجام جہنّم ہوگا (۶۸) انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا تھا (۶۹) تو ان ہی کے نقش قدم پر بھاگتے چلے گئے (۷۰) اور یقیناً ان سے پہلے بزرگوں کی ایک بڑی جماعت گمراہ ہو چکی ہے (۷۱) اور ہم نے ان کے درمیان ڈرانے والے پیغمبر بھیجے (۷۲) تو اب دیکھو کہ جنہیں ڈرایا جاتا ہے ان کے نہ ماننے کا انجام کیا ہوتا ہے (۷۳) علاوہ ان لوگوں کے جو اللہ کے مخلص بندے ہوتے ہیں (۷۴) اور یقیناً نوح نے ہم کو آواز دی تو ہم بہترین قبول کرنے والے ہیں (۷۵) اور ہم نے انہیں اور ان کے اہل کو بہت بڑے کرب سے نجات دے دی ہے (۷۶) اور ہم نے ان کی اولاد ہی کو باقی رہنے والوں میں قرار دیا (۷۷) اور ان کے تذکرہ کو آنے والی نسلوں میں برقرار رکھا (۷۸) ساری خدائی میں نوح پر ہمارا سلام (۷۹) ہم اسی طرح نیک عمل کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں (۸۰) وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے (۸۱) پھر ہم نے باقی سب کو غرق کر دیا (۸۲) یقیناً نوح ہی کے پیروکاروں میں سے ابراہیم بھی تھے (۸۳) جب اللہ کی بارگاہ میں قلب سلیم کے ساتھ حاضر ہوئے (۸۴) جب اپنے مربی باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ کس کی عبادت کر رہے ہو (۸۵) کیا خدا کو چھوڑ کر ان خود ساختہ خداؤں کے طلب گار بن گئے ہو (۸۶) تو پھر رب العالمین کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے (۸۷) پھر ابراہیم نے ستاروں میں دقت نظر سے کام لیا (۸۸) اور کہا کہ میں بیمار ہوں (۸۹) تو وہ لوگ منہ پھیر کر چلے گئے (۹۰) اور ابراہیم نے ان کے خداؤں کی طرف رخ کر کے کہا کہ تم لوگ کچھ کھاتے کیوں نہیں ہو (۹۱) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ بولتے بھی نہیں ہو (۹۲) پھر ان کی مرمت کی طرف متوجہ ہو گئے (۹۳) تو وہ لوگ دوڑتے ہوئے ابراہیم کے پاس آئے (۹۴) تو ابراہیم نے کہا کہ کیا تم لوگ اپنے ہاتھوں کے تراشیدہ بتوں کی پرستش کرتے ہو (۹۵) جب کہ خدا نے تمہیں اور ان کو بھی کو پیدا

کیا ہے (۹۶) ان لوگوں نے کہا کہ ایک عمارت بنا کر آگ جلا کر انہیں آگ میں ڈال دو (۹۷) ان لوگوں نے ایک چال چلنا چاہی لیکن ہم نے انہیں پست اور ذلیل کر دیا (۹۸) اور ابراہیم نے کہا کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جا رہا ہوں کہ وہ میری ہدایت کر دے گا (۹۹) پروردگار مجھے ایک صالح فرزند عطا فرما (۱۰۰)

تفسیر

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝۱ ۔ صفیں باندھنے والوں کی قسم۔

علامہ فرماتے ہیں ملائکہ اور انبیاء اور وہ جو صفیں بنا کر یعنی باجماعت کھڑے ہوتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کی قسم!

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝۲ ۔ اور پھر مکمل طور پر متنبہ کرنے والوں کی قسم۔

یعنی وہ لوگ جو قرآن کی تلاوت کرنے والے ہیں۔ ان کی قسم۔ ان قسموں کے بعد اس کا جواب خدا نے ذکر کر دیا ہے۔

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝۴ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝۵ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ۝۶ ۔

بے شک تمہارا خدا ایک ہے۔ وہ آسمان و زمین اور ان کے مابین کی تمام چیزوں کا پروردگار اور ہر مشرق کا مالک ہے بے شک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین بنا دیا ہے۔

حضرت ابو عبداللہ نے نقل کیا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ یہ آسمان میں جو ستارے ہیں یہ ایسے ہی ہیں جیسے زمین میں شہر ہیں اور یہ شہروں نما ستارے ایک دوسرے سے ایک نور کے ستون کے ذریعے مربوط ہیں۔ کہ جس ستون کی چوڑائی دو سو پچاس سال کی مسافت کے برابر ہے۔

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝۷ ۔ اور ان ستاروں کو ہر سرکش شیطان سے حفظ کا ذریعہ بنایا ہے۔

مارد سے مراد خبیث شیطان ہے۔

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝۸ دُحُوْرًا

اب شیاطین عالم کی باتیں سننے کی کوشش نہیں کر سکتے اور وہ ہر طرف سے مارے جائیں گے۔

یعنی شیاطین جب آسمانوں کی طرف بلند ہوتے ہیں تو ستارے ٹوٹ کر ان پر برستے ہیں جس سے وہ جل کر واپس آجاتے ہیں۔

وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۹ ۔ اور ان کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب ہے۔

یعنی ان کے لیے عذاب واجب ہو چکا ہے۔

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰ علاوہ اس کے جو کوئی بات اچکے تو اس کے پیچھے آگ کا شعلہ لگ جاتا ہے۔

یعنی شیطان آسمان کی طرف جاتے ہیں تاکہ وہاں سے کوئی بات حاصل کریں تاکہ اس کو محفوظ کر لیں تو ان پر شہاب ثاقب آگ کا شعلہ بن کر گرتا ہے تاکہ ان کو جلا دے۔

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰ ۔ پس وہ چیز جس کے ذریعے شیطانوں کو مارا جاتا ہے وہ جل جاتے ہیں۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۹ ۔ یہ وہ عذاب ہے جو ہمیشہ رہتا ہے ان کی طرف توجہ ہوتا ہے اور ان کے دلوں تک پہنچ جاتا ہے شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰ ۔ یعنی جب وہ ان شیطانوں کو لگتا ہے تو ان کو جلا کر راکھ دیتا ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝۱۱ ۔ اب ذرا ان سے دریافت کرو کہ یہ زیادہ دشوار گزار مخلوق ہیں یا جن کو ہم پیدا کر چکے ہیں ہم نے ان سب کو ایک لیسدار مٹی سے بنایا ہے طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝۱۱ ۔ اس مٹی کو کیا جاتا ہے جس کو ہاتھوں سے گوندھا گیا ہو۔

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝۱۲ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝۱۳ ۔

بلکہ تم تعجب کرتے ہو اور یہ مذاق اڑاتے ہیں اور جب نصیحت کی جاتی ہے تو یہ قبول نہیں کرتے اور جب ہماری آیات کو دیکھتے ہیں تو ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں کہ لوگ جن کے بارے میں بیان کیا جا رہا ہے وہ قریش کے کفار ہیں۔ اس کے بعد خدا قریش کے دھریوں کی بات کو نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۱۴

کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے باپ دادا بھی زندہ کئے جائیں گے اے نبی آپ کہہ دیں کہ ہاں اور تم ذلیل بھی ہو گے۔

داخرون سے مراد ہے کہ تم کو ذلیل و رسواء کر کے جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ ۔ یعنی وہ جو ظلم کرنے والے اور جو ان کے ساتھی ہیں ان سب کو محشور کیا جائے گا۔

علامہ فرماتے ہیں وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہے اور اَزْوَاجَهُمْ ، سے مراد وہ لوگ ہیں جو ان کے ظلم میں شریک تھے۔

فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝۲۳ ۔ اور ان کو جہنم کا راستہ بتا دو۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان کو جہنم کے راستہ کی طرف لایا جائے گا۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝۲۴ ۔ اور ان کو روکو کہ ابھی ان سے کچھ پوچھا جائے گا

علامہ فرماتے ہیں کہ محشر کے روز لوگوں کو روک کر جس چیز کے بارے میں سوال کیا جائے گا وہ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے بارے میں ہوگا۔

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝۲۶ ۔ بلکہ آج تو سب کے سب سر مرجھائے ہوں گے۔

یعنی سب عذاب کی وجہ سے پریشان ہو کر سر نیچے کیے ہوئے ہوں گے۔ اس کے بعد خدا ان کے قول کی حکایت کر رہا ہے۔

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۲۷ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝۲۸ ۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے سوالات کر رہے ہیں اور کہیں گے کہ تم ہی تو ہو جو ہماری داہنی طرف سے آیا کرتے تھے۔

علامہ فرماتے ہیں وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں دو دوست ہو گے جو ایمان لانے والے نہیں تھے۔

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۚ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝۳۱ ۔ اب ہم سب پر خدا کا قول ثابت ہو گیا اس کا ہم مزہ چکھیں گے۔

قول یعنی ہمارے لیے عذاب ثابت ہو چکا ہے۔ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۝۳۲ پس ہم نے تم کو گمراہ کیا اور ہم خود بھی گمراہ تھے۔ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝۳۳ ۔ آج تو ہم سب عذاب میں برابر کے شریک ہیں اور ہم اسی طرح مجرموں کے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں ان سے جب کہا جاتا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۳۵ ۔ تکبر کرتے اور اکڑ جاتے ہیں۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت محکم ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝۳۶ ۔ اور یہ کہتے تھے کہ کیا ہم ایک شاعر اور مجنون کی خاطر اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں۔

علامہ فرماتے ہیں وہ ذات جس کو یہ شاعر و مجنون کہہ رہے تھے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ تو خدا ان کو رد کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ حالانکہ وہ حق لے کر آیا اور انبیاء کی تصدیق کرنے والا ہے۔

یعنی آپ گذشتہ تمام انبیاء کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد خدا ان چیزوں کو بیان کر رہا ہے جو اس نے مومنین کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ کہ ان کے لیے معین رزق ہے۔

یعنی جنت میں ان کے لیے رزق معین و معلوم ہے۔ لَا فِيْهَا غَوْلٌ۔ جنت ہی کوئی فساد نہیں ہوگا۔ غول سے مراد فساد ہے۔ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ اور نہ ہوش و حواس گم ہونے پائیں گے۔ یعنی جنت میں ان کے لیے کوئی فساد ہوگا اور نہ ان کے ہوش و حواش چھین لیے جائیں گے۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ اور ان کے لیے محدود نظر رکھنے والی کشادہ چشم حوریں ہونگی۔

یعنی ان کے لیے ایسی حور عین ہونگی کہ جنھوں نے کبھی کسی دوسرے کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا ہوگا یعنی پاک دامن اور ان کی صفات یوں ہونگی۔ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ جیسے چھپائے ہوتے موتی۔ انڈے ہوتے ہیں۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ اور پھر ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے سوال کریں گے تو ان میں سے ایک کہے گا کہ دنیا میں ہمارا ایک ساتھی بھی تھا وہ کہا کرتا تھا کہ تم بھی قیامت کے دن کی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو۔

یعنی وہ کہے گا کہ تم یہ عقیدہ رکھتے ہو اور کہتے ہو کہ جب تم مر جاؤ گے تو تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اور دوسرا ساتھی کہے گا ہاں میں اس کی خبر لیتا ہوں تو کہا تم اس کے بارے میں جانتے ہو تو وہ کہے گا ہاں فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ یہ کہہ کر جب اس نے نگاہ ڈالی تو اس کو جہنم کے درمیان میں پایا۔ اور کہا کہ خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے بھی ہلاک کر دیتا۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا۔

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ اس سے مراد ہے کہ جہنم کے درمیان میں تھا اس کے بعد جنت والے کہیں گے۔ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ کیا یہ درست نہیں ہے کہ ہم مرنے والے نہیں ہیں سوائے پہلی موت کے اور آج ہم پر عذاب بھی ہونے والا نہیں ہے۔ یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

ابوبصیر نے حضرت امام باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ۔

آپ نے فرمایا: جب جنت والے جنت میں چلے جائیں گے اور جہنم والے جہنم میں تو اس وقت موت کو ایک دنبہ کی

صورت میں لایا جائے گا اور اس کو جنت اور جہنم کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا اس کے بعد ان سے کہا جائے گا کہ اب ہمیشہ زندہ رہو اب موت نہیں ہے تو اس وقت جنت والے یہ گفتگو کریں گے کہ ہم وہ بارہ مریں گے بھی نہیں اور نہ اب ہمارے اوپر عذاب آئے گا۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ ۔ بتاؤ یہ نعمتیں مہمان نوازی کے لیے بہترین ہیں یا تھوہر کا درخت جسے ہم نے ظالموں کے لیے آزمائش قرار دیا ہے۔

فتنہ: فتنہ سے اس آیت میں عذاب مراد ہے جو ظالموں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ۔ پھر ان کے لیے پینے کے لیے گرم پانی کہ جس میں پیپ ملی ہوگی۔

یعنی اس عذاب کے اوپر دوسرا عذاب ہوگا یعنی جہنم کی آگ پانی گرم وہ بھی پیپ ملا ہو۔

فَهُمْ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ ۔ پس وہ ان کے نقش قدم پر بھاگتے ہوئے چلے آئیں گے۔ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ ۔ سے مراد بھاگتے ہوئے جانا۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ ۔ اور ہم نے ان کے درمیان ڈرانے والے معبوث کیے۔

یعنی انبیاء معبوث فرماتے جو ان کو ڈرانے والے تھے۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ تو اب دیکھو جنہیں ڈرایا جاتا ہے اور وہ نہ مانیں تو ان کا انجام کیا ہوگا۔ یعنی جو قومیں خدا کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں ہیں ان کا انجام دیکھو کہ خوف ناک ہے۔

اس کے بعد خدا انبیاء کو دی جانے والی آوازوں کا تذکرہ کر رہا ہے۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ ۔ اور یقیناً نوح نے ہمیں آواز دی تو ہم بہترین جواب دینے والے تھے۔ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ ۔ اور ہم نے ان کی اولاد ہی کو باقی رہنے والوں میں قرار دیا۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا تو آپ نے فرمایا حق و نبوت کتاب اور ایمان ان کی نسل میں قرار دیا اور جتنے افراد زمین پر ہیں وہ سب نوح کی اولاد میں سے نہیں ہیں۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾ (ہود) یا خدا نے فرمایا۔

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ ۔ اور ان کی ذریت جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا۔

بلکہ روئے زمین پر نوح کے علاوہ باقی جو کشتی پر سوار تھے ان کی اولاد بھی ہے لیکن اولاد نوح بہر حال زیادہ ہے کہ اس کا اعتبار ہے۔ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ ۔ یقیناً ان کے شیعوں میں سے ابراہیم ہیں۔

ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا۔ ہمارے چاہنے والو تمہیں یہ نام مبارک ہو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا اے فرزند رسول: میں آپ قربان ہو جاؤں وہ کون سا نام ہے؟ آپ نے فرمایا وہ نام شیعہ ہے

عرض کیا گیا کہ اے مولا لوگ تو اس نام کے ذریعے ہمیں طعنے دیتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا کہ جس میں ابراہیم کے لیے کیا گیا ہے۔ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ ۔ یہ یقیناً ابراہیم اس کے شیعہ ہیں۔ اور دوسری آیت میں آیا ہے۔

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۔ اور جو موسیٰ کا شیعہ تھا اس نے موسیٰ سے مدد مانگی اس کے مقابلے میں جو موسیٰ کا دشمن تھا۔

پس تم کو شیعہ کا نام مبارک ہو۔

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ ۔ جب اللہ کی بارگاہ میں وہ قلب سلیم کے ساتھ حاضر ہوئے۔

قلب سلیم

یعنی وہ دل جو شک سے سالم ہو جیسا کہ ہم نے اس کو سورہ انبیاء کی تفسیر میں لکھا ہے۔

آیت ۱۰۱ تا ۱۰۸۲

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝١٠١ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي
الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا
تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝١٠٢ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ
لِلْجَبِيْنِ ۝١٠٣ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝١٠٤ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٠٥ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝١٠٦ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ
عَظِيْمٍ ۝١٠٧ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝١٠٨ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝١٠٩ كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝١١٠ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١١١ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ
نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١١٢ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا

مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۝١١٣ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝١١٤
وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝١١٥ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ
الْغٰلِبِيْنَ ۝١١٦ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝١١٧ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۝١١٨ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝١١٩ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى
وَهٰرُوْنَ ۝١٢٠ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢١ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٢٢ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٢٣ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ
اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝١٢٤ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝١٢٥ اللّٰهَ رَبَّكُمْ
وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٢٦ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝١٢٧ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ
الْمُخْلَصِيْنَ ۝١٢٨ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝١٢٩ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝١٣٠ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٣١ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٣٢ وَاِنَّ لُوْطًا
لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٣٣ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝١٣٤ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝١٣٥
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝١٣٦ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝١٣٧ وَبِالَّيْلِ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٣٨ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٣٩ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ
الْمَشْحُوْنِ ۝١٤٠ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝١٤١ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ
وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝١٤٢ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝١٤٣ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى
يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝١٤٤ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝١٤٥ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً

دیا کرتے ہیں (۱۲۱) بیشک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے (۱۲۲) اور یقیناً الیاس بھی مرسلین میں سے تھے (۱۲۳) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ خدا سے کیوں نہیں ڈرتے ہو (۱۲۴) کیا تم لوگ بعل کو آواز دیتے ہو اور بہترین خلق کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو (۱۲۵) جب کہ وہ اللہ تمہارے اور تمہارے باپ دادا کا پالنے والا ہے (۱۲۶) پھر ان لوگوں نے رسول کی تکذیب کی تو سب کے سب جہنم میں گرفتار کئے جائیں گے (۱۲۷) علاوہ اللہ کے مخلص بندوں کے (۱۲۸) اور ہم نے ان کا تذکرہ بھی بعد کی نسلوں میں باقی رکھ دیا ہے (۱۲۹) سلام ہو آل یاسین پر (۱۳۰) ہم اسی طرح حسن عمل والوں کو جزا دیا کرتے ہیں (۱۳۱) بیشک وہ ہمارے باایمان بندوں میں سے تھے (۱۳۲) اور لوط بھی یقیناً مرسلین میں سے تھے (۱۳۳) تو ہم نے انہیں اور ان کے تمام گھر والوں کو نجات دے دی (۱۳۴) علاوہ ان کی زوجہ کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں شامل ہوگئی تھی (۱۳۵) پھر ہم نے سب کو تباہ و برباد بھی کر دیا (۱۳۶) تم ان کی طرف سے برابر صبح کو گزرتے رہتے ہو (۱۳۷) اور رات کے وقت بھی تو کیا تمہیں عقل نہیں آرہی ہے (۱۳۸) اور بیشک یونس بھی مرسلین میں سے تھے (۱۳۹) جب وہ بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی کی طرف گئے (۱۴۰) اور اہل کشتی نے قرعہ نکالا تو انہیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا (۱۴۱) پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا جب کہ وہ خود اپنے نفس کی ملامت کر رہے تھے (۱۴۲) پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے (۱۴۳) تو روزِ قیامت تک اسی کے شکم میں رہ جاتے (۱۴۴) پھر ہم نے ان کو ایک میدان میں ڈال دیا جب کہ وہ مریض بھی ہو گئے تھے (۱۴۵) اور ان پر ایک کدو کا درخت اُگا دیا (۱۴۶) اور انہیں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کی قوم کی طرف نمائندہ بنا کر بھیجا (۱۴۷) تو وہ لوگ ایمان لے آئے اور ہم نے بھی ایک مدت تک انہیں آرام بھی دیا (۱۴۸) پھر اے پیغمبر ان کفار سے پوچھئے کہ کیا تمہارے پروردگار کے پاس لڑکیاں ہیں اور تمہارے پاس لڑکے ہیں (۱۴۹) یا ہم نے ملائکہ کو لڑکیوں کی شکل میں پیدا کیا ہے اور یہ اس کے گواہ ہیں (۱۵۰) آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ اپنی من گھڑت کے طور پر یہ باتیں بناتے ہیں (۱۵۱) کہ اللہ کے یہاں فرزند پیدا ہوا ہے اور یہ

لوگ بالکل جھوٹے ہیں (۱۵۲) کیا اس نے اپنے لئے بیٹوں کے بجائے بیٹیوں کا انتخاب کیا ہے (۱۵۳) آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا فیصلہ کر رہے ہو (۱۵۴) کیا تم غور و فکر نہیں کر رہے ہو (۱۵۵) یا تمہارے پاس اس کی کوئی واضح دلیل ہے (۱۵۶) تو اپنی کتاب کو لے آؤ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو (۱۵۷) اور انہوں نے خدا اور جنّات کے درمیان بھی رشتہ قرار دے دیا حالانکہ جنّات کو معلوم ہے کہ انہیں بھی خدا کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا (۱۵۸) خدا ان سب کے بیانات سے بلند و برتر اور پاک و پاکیزہ ہے (۱۵۹) علاوہ خدا کے نیک اور مخلص بندوں کے (۱۶۰) پھر تم اور جس کی تم پرستش کر رہے ہو (۱۶۱) سب مل کر بھی اس کے خلاف کسی کو بہکا نہیں سکتے ہو (۱۶۲) علاوہ اس کے جس کو جہنّم میں جانا ہی ہے (۱۶۳) اور ہم میں سے ہر ایک کے لئے ایک مقام معین ہے (۱۶۴) اور ہم اس کی بارگاہ میں صف بستہ کھڑے ہونے والے ہیں (۱۶۵) اور ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں (۱۶۶) اگرچہ یہ لوگ یہی کہا کرتے تھے (۱۶۷) کہ اگر ہمارے پاس بھی پہلے والوں کا تذکرہ ہوتا (۱۶۸) تو ہم بھی اللہ کے نیک اور مخلص بندے ہوتے (۱۶۹) تو پھر ان لوگوں نے کفر اختیار کر لیا تو عنقریب انہیں اس کا انجام معلوم ہو جائے گا (۱۷۰) اور ہمارے پیغمبر بندوں سے ہماری بات پہلے ہی طے ہو چکی ہے (۱۷۱) کہ ان کی مدد بہر حال کی جائے گی (۱۷۲) اور ہمارا لشکر بہر حال غالب آنے والا ہے (۱۷۳) لہٰذا آپ تھوڑے دنوں کے لئے ان سے منہ پھیر لیں (۱۷۴) اور ان کو دیکھتے رہیں عنقریب یہ خود اپنے انجام کو دیکھ لیں گے (۱۷۵) کیا یہ ہمارے عذاب کے بارے میں جلدی کر رہے ہیں (۱۷۶) تو جب وہ عذاب ان کے آنگن میں نازل ہو جائے گا تو وہ ڈرائی جانے والی قوم کی بدترین صبح ہوگی (۱۷۷) اور آپ تھوڑے دنوں کیلئے ان سے منہ پھیر لیں (۱۷۸) اور دیکھتے رہیں عنقریب یہ خود دیکھ لیں گے (۱۷۹) آپ کا پروردگار جو مالک عزت بھی ہے ان کے بیانات سے پاک و پاکیزہ ہے (۱۸۰) اور ہمارا سلام تمام مرسلین پر ہے (۱۸۱) اور ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا پروردگار ہے (۱۸۲)

تفسیر

يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

ابراہیم نے کہا، اے میرے بیٹے میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں اب تم بتاؤ کہ تمھارا کیا خیال ہے فرزند نے جواب دیا بابا جو آپ کو حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کریں انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ:

علامہ علی بن فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے فضالہ بن ایوب سے نقل کیا ہے اور انہوں ہے معاویہ بن عمار سے اور انہوں نے حضرت ابوعبداللہ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا۔

حضرت ابراہیمؑ کے پاس تروید کے دن زوال آفتاب کے وقت حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور کہا اے ابراہیم اپنے لیے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پانی تلاش کرو مکہ اور عرفات کے درمیان کہیں بھی پانی موجود نہیں تھا اس وجہ سے اس دن کا نام تروید رکھا گیا ہے پس ابراہیم پانی کو تلاش کرتے منیٰ تک پہنچ گئے پس آپ نے منیٰ میں ظہر اور مغرب اور عشاء اور نماز فجر کو ادا کیا جب سورج طلوع ہوا تو آپ وہاں سے عرفات کی طرف چلے گئے اور عرفات کے وسط میں قیام کیا اور جب زوال آفتاب ہوگیا تو آپ نے وہاں غسل کیا اور وہاں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ عرفات کی مسجد جو سفید پتھروں سے بنی ہوئی تھی۔ اس میں نماز ظہر اور عصر کو ادا کیا پس آپ اس میں داخل ہوئے اور اس موقف تک وہاں قیام کیا اس کے بعد حکم ہوا۔ اے ابراہیم اپنے گناہوں کا اعتراف کرو اور ان کی توبہ کرو اور مناسک حج پہنچانو۔ اسی وجہ سے اس مقام کا نام عرفات رکھا گیا ہے پس آپ وہاں پر غروب آفتاب تک رکے اور پھر حکم ہوا ہے آپ شہر جائیں اس وجہ سے اس کو مزدلفہ کا نام دیا گیا ہے اس کے بعد غروب کے وقت آپ شہر میں داخل ہوئے اور وہاں بھی آپ نے نماز مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کیا پھر آپ نے وہاں رات بسر کی اور نماز فجر کو ادا کیا اور پھر آپ نے موقف کا انتظار کیا۔ پھر آپ منیٰ کی طرف گئے وہاں حکم ہوا کہ عقبہ (ابلیس) کو پتھر مارو یہ عقبہ وہ مقام تھا جہاں پر آپ کے سامنے شیطان ظاہر ہوا تھا۔

اس کے بعد خدا نے آپ کو قربانی کا حکم دیا۔ یقیناً جب ابراہیم عرفات سے گزر کر مشعر میں گئے تو وہاں سوئے

اور وہاں خواب میں آپ نے دیکھا تو میں اپنے بیٹے اسحاق کو ذبح کر رہا ہوں۔ اسحاق اپنی والدہ سارہ کے ساتھ ملکر ابراہیمؑ کے ساتھ حج کر رہے تھے۔ تو جب آپ منیٰ میں رمی جمرہ کر چکے تو آپ نے اپنی بیوی سارہ کو اپنے خیمہ میں رہنے کا حکم دیا اور اسحاق کو اپنے ساتھ لیا اور جب آپ جمرہ وسطی کے قریب آئے تو آپ نے اپنے بیٹے سے مشورہ کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں آپ کو خدا کے حکم کے تحت ذبح کر رہا ہوں تو اسحاق نے عرض کیا اے بابا جان جو آپ کو خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے آپ اس پر عمل کریں آپ مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والا پائیں گے۔

تو دونوں خدا کے حکم پر عمل کرنے پر تیار ہو گئے تو وہاں ایک بوڑھا ظاہر ہوا اور اس نے آپ سے کہا! اے ابراہیم آپ کیا کرنا چاہتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا میں اس بچے کو ذبح کرنا چاہتا ہوں۔

اس بوڑھے نے کہا؛ سبحان اللہ آپ ایک ایسے بچے کو ذبح کرنا چاہتے ہیں جس نے ایک لمحہ کے لیے بھی خدا کی نافرمانی نہیں کی ہے۔

جناب ابراہیمؑ نے فرمایا مجھے اس کا میرے خدا نے حکم دیا ہے۔ تو اس بوڑھے نے کہا نہیں خدا نے تو آپ کو اس عمل سے روکا ہے وہ حکم آپ کو شیطان نے دیا ہے۔ جناب ابراہیم نے اس سے فرمایا۔ ہائے افسوس ہے تیرے اوپر یہ حکم جس نے دیا ہے جس نے مجھے اس مقام تک پہنچایا ہے۔ اور جو میرے کانوں نے کلام سنا ہے وہ میرے رب کا ہے۔

اس بوڑھے نے پھر کہا نہیں وہ کلام شیطان کا ہے اس کے بعد جناب ابراہیم نے فرمایا؛ نہیں اب میں تیرے سے بات نہیں کروں گا۔

پھر آپ نے بچے کے ذبح کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ پھر اس نے کہا اے ابراہیم آپ امام ہیں جن کی لوگ اقتداء کرتے ہیں اگر آپ نے اپنے بچے کو ذبح کر دیا تو لوگ بھی اپنے بچوں کو ذبح کریں گے لیکن آپ نے اس کی کوئی بات نہ سنی اور اس سے کوئی بات نہ کی۔

پھر آپ نے اپنے بچے سے مشورہ کیا تا کہ حکم خدا پر عمل کیا جائے۔ تو بچے نے جواب میں کہا اے بابا جان آپ میرے چہرے کو ڈھانپ دیں اور مجھے رسیوں سے باندھ دیں۔

جناب ابراہیم نے فرمایا اے میرے فرزند میں آپ کو ذبح بھی کروں اور پھر رسیوں سے مضبوط باندھ بھی دوں یہ نہیں کر سکتا ہیں تجھے دو اذیتیں نہیں دے سکتا یہ دونوں اذیتیں آج میں جمع نہیں کر سکتا اور اس کے بعد آپ نے اس کو زمین پر پہلو کے بل لٹایا اور چھری کو پکڑا اور اس کی گردن پر رکھ دی اور پھر آسمان کی طرف نظر کی اور گردن پر چھری چلا دی جبرائیل نے جلدی سے چھری الٹی کر دی اور اس کے بدلے ایک دنبہ نازل کیا اور بچے کو چھری کے نیچے سے نکال دیا اور اس کی جگہ دنبہ رکھ دیا اور اس پر چھری چل گئی اور مسجد الخیف سے آواز آئی اے ابراہیم قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۔ آپ نے خواب کو سچ ثابت کر دیا اور ہم

احسان کرنے والوں کو ایسے ہی جزاء دیتے ہیں اور یہ بہت بڑا امتحان تھا۔

اس دوران ابلیس اسی بوڑھے کی صورت میں بچے کی ماں کے پاس آیا۔ جو اس وقت اپنے گھر میں بیٹھ کر کعبہ کی طرف دیکھ رہی تھی اور اس نے بی بی سے فرمایا؛ آپ نے اس بوڑھے مرد کو دیکھا وہ کون ہے؟ بی بی نے فرمایا وہ میرا شوہر ہے پھر کہا۔

آپ اس بچے کو جانتی ہیں جو اس کے ساتھ ہے تو بی بی فرمایا ہاں وہ میرا فرزند ہے۔ تو ابلیس نے کہا میں دیکھ کر آیا ہوں کہ وہ بوڑھا مرد اس بچے کو ذبح کرنا چاہتا ہے۔ اس نے بچے کو زمین پر لٹایا ہوا ہے اور اس کی گردن پر چھری چلا رہا ہے۔

بی بی نے فرمایا تو جھوٹ بول رہا ہے ابراہیم تو تمام لوگوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ بھلا وہ اپنے فرزند کو کیسے ذبح سکتے ہیں۔ تو اس وقت شیطان نے کہا؛ مجھے قسم ہے زمین و آسمان اور اس گھر کے رب کی میں نے خود دیکھا ہے اس نے بچے کو زمین پر لٹایا ہوا تھا اور اسکی گردن پر چھری چلا رہا تھا۔

بی بی کہا آخر کیوں؟ تو اس نے کہا وہ کہتا ہے کہ اس کے رب نے اسے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو بی بی نے فرمایا پھر ان کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے رب کے حکم کی اطاعت کریں۔

پھر بی بی کے دل میں آیا کہ یہ حکم رب کو خود اس کے اپنے فرزند کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ پھر جب بی بی نے حج کے مناسک کو ادا کر لیا تو جلدی اس راستے پر دوڑی جو منیٰ کی طرف جاتا تھا۔ اور اپنا ہاتھ سر پہ رکھا ہوا تھا یہ کہتے جاری تھی اے خدایا جو میں نے اسماعیل کی ماں کے ساتھ ظلم و زیادتی کی ہے اس کا مجھ سے مواخذہ نہ کرنا راوی کہتا ہے اس سے میں نے کہا ابراہیم کہاں ذبح کرنے کا ارادہ کر رہے تھے تو عرض کیا کہ جمرہ وسطیٰ کے پاس میں نے عرض کیا پھر وہ پہاڑ جو مسجد کے داہنی جانب ہے اس سے دنبہ اترا اور وہ آسمان سے اترا وہ سیاں کھاتا اور سیاہی پر چلتا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اس دنبہ کا رنگ کیسا تھا؟ تو آپ نے فرمایا اس رنگ دھبہ دار خاکی تھا۔

(''یہ ضعیف روایت ہے اور اس کو مجمع البیان والے نے بھی ذکر کیا ہے جبکہ ہمارے پاس متواتر روایات موجودہ ہیں جو بیان کرتیں ہیں وہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیلؑ ہیں مترجم'')

ابن سنان نے حضرت ابوعبداللہؑ سے نقل کیا ہے

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے سوال کیا کہ اے فرزند رسول ذبیح اللہ کون ہیں؟ آپؑ نے فرمایا حضرت اسماعیلؑ ہیں۔

نیز حضرت رسول خداؐ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ''انا ابن الذبیحین'' کہ میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں ایک اسماعیل اور دوسرے عبداللہؑ یہ دونوں روایت علما خاصہ (شیعہ) نے بیان کی ہیں۔

لیکن اسحاق و اسماعیلؑ کے بارے میں اختلاف ہے خاصہ علماء نے بیان کیا ہے وہ دو ذبیحین۔ اسماعیل اور عبداللہ ہیں عبدالمطلب ہیں لیکن عامہ کے علماء نے دو مختلف روایات ذکر کی ہیں ایک میں اسماعیل کا تذکرہ ہے اور دوسری میں اسحاق کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ اس روایت میں بھی اس کا ذکر ہے۔

جب حضرت ابراہیم نے اپنے بچے کو ذبح کرنے والا خواب سچ کر دکھایا تو اللہ کی طرف سے انعام ملا ''اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا''۔ اور میں نے آپ کو لوگوں کا امام بنا دیا۔ تو جناب ابراہیم نے عرض کی ''وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ'' کیا میری ذریت سے بھی امام ہونگے؟ خدا نے جواب میں فرمایا۔ ''قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝'' (سورہ بقرہ) میرا عہدہ ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔

یعنی میرا عہد امامت کے ذریعے کوئی ظالم امام نہیں ہوگا۔ اس کے بعد خدا موسیٰ و ہارون پر کیے گئے احسانات کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ وَنَجَّیْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ۝

اور ہم نے موسیٰؑ اور ہارون پر احسان کیا اور ہم نے ان دونوں اور ان کی قوم کو عظیم کرب و دکھ سے نجات دی۔

اس کے بعد ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہم نے ان کی مدد کی جس کی وجہ سے وہ غالب آئے۔ اور پھر ہم نے ان کو واضح روشن کتاب دی۔ اور ان کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی۔ لیکن ان کی قوم نے بعل کو پکارا علامہ فرماتے ہیں کہ ''بعل'' ان کا ایک بت تھا جس کا نام انہوں نے بعل رکھا ہوا تھا۔

ایک مرد نے ایک اعرابی سے ایک اونٹنی کے بارے میں سوال کیا جو کھڑی تھی کہ یہ کس کی ہے تو اس نے کہا انا بعلها میں اس کا مالک ہوں تو اس سے انہوں رب کو بعل کہنا شروع کر دیا۔

اس کے بعد خداوند متعال آل محمد سلام اللہ علیہا کا ذکر کر رہا ہے۔

وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ۝

''اور ہم نے ان کا تذکر بھی بعد والی نسلوں میں باقی رکھا سلام ہو آل یاسین پر''

علامہ فرماتے ہیں کہ یاسین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آل محمد سے مراد آئمہ ہدیٰ سلام اللہ علیہا ہیں۔ اس کے بعد خدا حضرت لوط کا تذکرہ کر رہا ہے۔ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اور لوط یقیناً مرسلین میں تھے۔

اس کو الگ ذکر کریں۔

اور اس کے بعد خدا حضرت یونس کا تذکرہ کر رہا ہے۔

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ. بے شک یونس بھی رسولوں میں سے تھے جب وہ بھاگ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ . یعنی وہ بھاگ کر کشتی کی طرف گئے فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ . پس کشتی میں ان کے نام کا قرعہ نکلا دریا میں ڈالنے کے لیے تو آپ اس وقت بہت مشرمندہ ہوئے۔

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾ . پھر جب ان کو دریا میں ڈالا گیا تو ان کو مچھلی نے نگل لیا جب کہ وہ خود اپنے نفس کی ملامت کر رہے تھے۔

حضرت یونسؑ کا تذکرہ سورہ یونس میں تفصیلاً نقل کیا گیا ہے وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿۱۴۶﴾ . اور ہم نے ان پر سایہ کرنے کے لیے کدو کا ایک پودہ اگایا۔ اس کے بعد پھر خدا نے اپنے نبی سے خطاب کر دیا ہے۔

پھر اے نبی آپ ان کفار سے پوچھیں کیا تمہارے رب کے لیے لڑکیاں اور تمہارے ہے لڑکے ہیں قریش مکہ کا یہ وہم وگمان تھا کہ یہ ملائکہ اللہ کی لڑکیاں ہیں تو ان کو رد کرتے ہوتے اللہ نے فرمایا ہے؛ تم لوگ یہ کہتے ہو کہ ملائکہ کو خدا نے لڑکیاں خلق کیا ہے تو کیا تم ملائکہ کی خلقت پر گواہ وشاہد ہو آگاہ ہو جاؤ یہ ان کی من گھڑت کہانیاں ہیں۔

پھر خدا فرماتا ہے اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵۶﴾ . یا تمہارے پاس اس پر کوئی واضح دلیل ہے۔ سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵۶﴾ . یعنی کوئی مضبوط وقوی دلیل ان کے پاس ہے جو ان کے گمان فاسدہ کی تائید کرے اور اگر کوئی ہے تو اس کو پیش کرو اس کے بعد خدا فرمایا ہے۔ وَجَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا . اور ان کفار نے تو خدا اور جنات کے درمیان بھی رشتہ داری قرار دی ہے یعنی کفار یہ بھی گمان رکھتے تھے کہ جنات بھی خدا کی بیٹیاں ولڑکیاں ہیں۔ خدا ان کے رد میں فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ . حالانکہ جنات کو بھی معلوم ہے کہ ان کو بھی خدا کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا۔ یعنی ان کو بھی نافرمانیوں کی وجہ سے جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔

وَاِنْ كَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۹﴾ . اگرچہ یہ لوگ یہ ہی کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس بھی پہلے والوں کا تذکرہ ہوتا تو ہم بھی اللہ کے نیک اور مخلص بندے ہوتے ۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے مراد قریش کے کفار تھے وہ کہا کرتے تھے خدا یہود ونصاریٰ کو برباد کرے وہ انبیاء مرسلین ہمارے پاس آتے تو ہم یقیناً اللہ کے مخلص بندے بن جاتے لیکن جب ان کے پاس بھی حضرت محمد ﷺ آئے تو انھوں نے بھی آپ ﷺ کا انکار کیا بلکہ آپ کو اذیتیں دیں۔ اور ان کا کفر کیا۔ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ . اور عنقریب ان کا بھی انجام معلوم ہو جائے گا۔

حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا؛ اے محمد رسول اللہ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ . اور ہم اس

کی بارگاہ میں صف بستہ کھڑے ہونے والے ہیں۔ اور ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۷﴾ . اور جب وہ عذاب ان کے آنگن میں نازل ہو جائے گا تو وہ ڈرائی جانے والی قوم کی بدترین صبح ہوگی۔

ساحت عذاب آپ نے فرمایا جب بنوامیہ اور ان کے ماننے والوں اور ان کی اتباع کرنے والی قوم پر آخری زمانہ (رجعت) میں عذاب نازل ہوگا وہ دن ان کے لیے بدترین ہوگا۔

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰی حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾

اور آپ کچھ دنوں کے لیے ان سے منہ پھیر لیں اور وقت ان کی طرف نہ دیکھیں تو یہ عنقریب خود دیکھیں گے۔

یعنی جب ان (بنوامیہ) والوں کے لیے عذاب آئے گا تو یہ اس وقت دیکھیں گے لیکن اب ان کا دیکھنا کوئی فائدہ مند نہیں رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان سے مراد مسلمان ہیں جو کہ شبہات گمراہوں میں مبتلاء ہو گئے ہونگے۔

جناب یحییٰ بن مسلم نے حضرت ابوعبداللہ امام صادقؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے لیے ایک خاص معلوم مقام ہے۔ (وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾) آپ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم آئمہ آل محمد کے بارے میں نازل ہوئی ہے ''شہاب بن عبد ربہ'' نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام صادقؑ سے سنا آپ نے فرمایا۔ اے شہاب ہم نبوت کا شجرہ ہیں رسالت کی کان ہیں ہمارے پاس ملائکہ کا آنا جانا رہتا ہے۔ ہم اللہ کا وہ عہد ہیں جو اس نے اپنی مخلوق سے لیا اور اس کا ذمہ ہیں ہم اس کی امانتیں ہیں۔ ہم اس کی مخلوق پر حجت ہیں۔ ہم وہ نور ہیں جو اس کے عرش کے اردگرد صف میں کھڑے ہوئے اس کی تسبیح کرتے رہے اور ہماری تسبیح سے آسمان والوں نے تسبیح کرنا شروع اور جب ہم زمین پر نازل ہوئے تو ہماری تسبیح سے اہل زمین نے تسبیح کرتا سیکھی۔ اور ہم ہی صف بستہ کھڑے رہنے والے اور ہم ہی تسبیح کرنے والے میں جس نے ہمارے ساتھ وفا کی اس نے خدا کے عہد سے وفا کی اور جس نے ہمارے ساتھ خیانت کی اس نے خدا کے عہد سے خیانت کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾

سورہ ختم

سُوْرَةُ صٓ

سورہ ''ص'' یہ مکی سور ہے اور اس کی آیات کی تعداد 88 ہے اور اس کے رکوع پانچ ہیں قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 38 ہے اور قرآن کی ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 30 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

ثواب اعمال میں حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت نقل ہوئی ہے آپؑ نے فرمایا جو شخص شب جمعہ سورہ ص کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا ثواب دے گا کہ انسانو اور جنوں میں سے کسی کو اتنا ثواب نہیں ملا ہوگا۔ لیکن نبی و مرسلین اور ملک مقرب فرشتے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اور وہ جس کو چاہے گا۔ اسے جنت میں داخل کرے گا حدیہ ہے اللہ تعالیٰ اس کے خادم کو بھی جنت میں داخل کرے گا جو اس کے عیال میں سے نہ ہوگا اور اس حدود شفاعت میں شامل نہ ہوگا۔

آیت ۱ تا ۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ ۝١ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝٢ كَمْ
اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝٣ وَعَجِبُوْٓا
اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝٤ اَجَعَلَ
الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عُجَابٌ ۝٥ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ
امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ يُّرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا
فِى الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝٧ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ
بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِىْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ اَمْ

عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝٩ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوْا فِى الْاَسْبَابِ ۝١٠ جُنْدٌ مَّا
هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ
وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝١٢ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ۭ اُولٰٓئِكَ
الْاَحْزَابُ ۝١٣ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝١٥ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ
يَوْمِ الْحِسَابِ ۝١٦ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ
اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝١٧ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِىِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝١٨
وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝١٩ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ
وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝٢٠ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝٢١
اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا
عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ
الصِّرَاطِ ۝٢٢ اِنَّ هٰذَآ اَخِىْ ۭ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِىَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۭ
فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِىْ فِى الْخِطَابِ ۝٢٣ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ
نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِىْ بَعْضُهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ

اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ
لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ
فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ بِمَا نَسُوْا
يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ
ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ اَمْ نَجْعَلُ
الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ
وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

ص نصیحت والے قرآن کی قسم (۱) حقیقت یہ ہے کہ یہ کفار غرور اور اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں (۲) ہم نے ان سے پہلے کتنی نسلوں کو تباہ کر دیا ہے پھر انہوں نے فریاد کی لیکن کوئی چھٹکارا ممکن نہیں تھا (۳) اور انہیں تعجب ہے کہ ان ہی میں سے کوئی ڈرانے والا کیسے آ گیا اور کافروں نے صاف کہہ دیا کہ یہ تو جادوگر اور جھوٹا ہے (۴) کیا اس نے سارے خداؤں کو چھوڑ کر ایک خدا بنا دیا ہے یہ تو انتہائی تعجب خیز بات ہے (۵) اور ان میں سے ایک گروہ یہ کہہ کر چل دیا چلو اپنے خداؤں پر قائم رہو کہ اس میں ان کی کوئی غرض پائی جاتی ہے (۶) ہم نے تو اگلے دور کی امتوں میں یہ باتیں نہیں سنی

ہیں اور یہ کوئی خود ساختہ بات معلوم ہوتی ہے (۷) کیا ہم سب کے درمیان تنہا ان ہی پر کتاب نازل ہو گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ انہیں ہماری کتاب میں شک ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ ابھی انہوں نے عذاب کا مزہ ہی نہیں چکھا ہے (۸) کیا ان کے پاس آپ کے صاحب عزت و عطا پروردگار کی رحمت کا کوئی خزانہ ہے (۹) یا ان کے پاس زمین و آسمان اور اس کے مابین کا اختیار ہے تو یہ سیڑھی لگا کر آسمان پر چڑھ جائیں (۱۰) تمام گروہوں میں سے ایک گروہ یہاں بھی شکست کھانے والا ہے (۱۱) اس سے پہلے قوم نوح قوم عاد اور میخوں والا فرعون سب گزر چکے ہیں (۱۲) اور ثمود، قوم لوط، جنگل والے لوگ یہ سب گروہ گزر چکے ہیں (۱۳) ان میں سے ہر ایک نے رسول کی تکذیب کی تو ان پر ہمارا عذاب ثابت ہو گیا (۱۴) یہ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ایک ایسی چنگھاڑ بلند ہو جائے جس سے ادنیٰ مہلت بھی نہ مل سکے (۱۵) اور یہ کہتے ہیں کہ پروردگار ہمارا قسمت کا لکھا ہوا روزِ حساب سے پہلے ہی ہمیں دیدے (۱۶) آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کریں جو صاحب طاقت بھی تھے اور بیحد رجوع کرنے والے بھی تھے (۱۷) ہم نے ان کے لئے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ صبح و شام تسبیح پروردگار کریں (۱۸) اور پرندوں کو ان کے گرد جمع کر دیا تھا سب ان کے فرمانبردار تھے (۱۹) اور ہم نے ان کے ملک کو مضبوط بنا دیا تھا اور انہیں حکمت اور صحیح فیصلہ کی قوت عطا کر دی تھی (۲۰) اور کیا آپ کے پاس ان جھگڑا کرنے والوں کی خبر آئی ہے جو محراب کی دیوار پھاند کر آ گئے تھے (۲۱) کہ جب وہ داؤد کے سامنے حاضر ہوئے تو انہوں نے خوف محسوس کیا اور ان لوگوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں ہم دو فریق ہیں جس میں ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے آپ حق کے ساتھ فیصلہ کر دیں اور ناانصافی نہ کریں اور ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت کر دیں (۲۲) یہ ہمارا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہے یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کر دے اور اس بات میں سختی سے کام لیتا ہے (۲۳) داؤد نے کہا کہ اس نے تمہاری دنبی کا سوال کر کے تم پر ظلم کیا ہے اور بہت سے شرکا، ایسے ہی ہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے پر ظلم کرتا ہے علاوہ ان لوگوں کے جو صاحبانِ ایمان و عملِ

صالح ہیں اور وہ بہت کم ہیں۔۔۔۔ اور داؤد نے یہ خیال کیا کہ ہم نے ان کا امتحان لیا ہے لہٰذا انہوں نے اپنے رب سے استغفار کیا اور سجدہ میں گر پڑے اور ہماری طرف سراپا توجہ بن گئے (۲۴) تو ہم نے اس بات کو معاف کر دیا اور ہمارے نزدیک ان کے لئے تقرب اور بہترین بازگشت ہے (۲۵) اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں اپنا جانشین بنایا ہے لہٰذا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو اور خواہشات کا اتباع نہ کرو کہ وہ راہِ خدا سے منحرف کر دیں بیشک جو لوگ راہِ خدا سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے شدید عذاب ہے کہ انہوں نے روزِ حساب کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے (۲۶) اور ہم نے آسمان اور زمین اور اس کے درمیان کی مخلوقات کو بیکار نہیں پیدا کیا ہے یہ تو صرف کافروں کا خیال ہے اور کافروں کے لئے جہنّم میں ویل کی منزل ہے (۲۷) کیا ہم ایمان لانے والے اور نیک عمل کرنے والوں کو زمین میں فساد برپا کرنے والوں جیسا قرار دیدیں یا صاحبانِ تقویٰ کو فاسق و فاجر افراد جیسا قرار دیدیں (۲۸) یہ ایک مبارک کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں اور صاحبانِ عقل نصیحت حاصل کریں (۲۹)

تفسیر

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ① ۔ ص، نصیحت والے قرآن کی قسم۔

علامہ فرماتے ہیں کہ خدا نے قسم اٹھائی ہے اور جواب قسم (یعنی وہ جس پر قسم اٹھائی جائے اس کو جواب قسم کہا جاتا ہے) بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ② ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کفار غرور اور اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں شقاق سے مراد ان کا کفر ہے۔

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ③ ۔

ہم نے اس سے قبل کئی قوموں کو برباد کر دیا ہے پھر انھوں نے فریاد کی اور لیکن کوئی چھٹکارا ممکن نہیں تھا۔

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۔ اور انھیں تعجب ہے کہ خود ان میں سے کوئی ڈرانے والا کیسے آ گیا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں دعوت اسلام عام کر دی تو قریش کے کچھ افراد حضرت ابو طالب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے سردار مکہ آپ کا بھتیجا ہمیں پاگل کہتا ہے اور ہمارے معبودوں کو برا کہتا ہے اور ہمارے جوانوں کو برباد کر رہا ہے اور اس نے ہماری جماعت میں تفرقہ ڈال دیا ہے اگر وہ غربت و افلاس کی وجہ سے سب کچھ کر رہا ہے تو ہم اس کے لیے بہت زیادہ دولت جمع کر دیتے ہیں اور اسے قریش کا سب سے بڑا مال دار اور دولت مند بنانے کو تیار ہیں۔ اور اگر وہ حکومت اقتدار کے لیے کر رہا ہے۔ تو ہم اسے اپنا بادشاہ بنانے کو آمادہ ہیں۔ اور وہ کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو ہم اس کا نکاح اس سے کرنے کو تیار ہیں۔

حضرت ابو طالبؑ نے رسول خدا کے سامنے قریش والوں کی پیش کش دہرائی تو رسول خداؐ نے فرمایا اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج رکھ دیں اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں دین کی تبلیغ نہیں چھوڑوں گا۔ میں تو صرف ان سے ایک چیز کا مطالبہ کرتا ہوں اگر وہ میرے کہنے پر اس کا اقرار کر لیں تو وہ عرب و عجم کے حاکم بن جائیں گے اور جنت میں بھی بادشاہ ہوں گے۔ حضرت ابو طالبؑ نے قریش کو بلایا اور رسول خدا کی بات ان کے سامنے پیش کی انھوں نے کہا ایک کیا ہم ان کی دس باتیں ماننے کو تیار ہیں۔

رسول خدا نے فرمایا وہ بات صرف اتنی ہے کہ تم لوگ یہ کہہ دو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ کفار قریش نے کہا یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم تین سو ساٹھ خداؤں کو چھوڑ دیں اور اور صرف ایک خدا کو مان لیں یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چلے گئے اس وقت خدا نے سورہ ص کی اول سے لیکر دس آیات نازل فرمائیں۔

اس کے بعد خدا ہلاک ہونے والی اقوام کا ذکر کر رہا ہے جن کے واقعہ کو ہم نے سورہ ہود میں ذکر کر دیا ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ⑫ ۔

اس سے قوم نوح قوم عاد اور میخوں والا فرعون سب گذر چکے ہیں۔

وَمَا یَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ⑮ ۔ یہ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ایک ایسی چنگھاڑ بلند ہو جائے جس سے ادنیٰ مہلت بھی نہ مل سکے۔

یعنی ان کو عذاب سے کوئی مہلت نہ ملے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ⑯ ۔ اور یہ کہتے ہیں کہ پروردگار ہمارا قسمت کا لکھا ہوا روز حساب سے پہلے ہی ہمیں دیدے۔

یعنی قیامت کے آنے سے قبل ہی ہمارے حصہ کا عذاب ہمیں دیدے اس کے بعد خدا اپنے نبی سے خطاب فرما رہا

ہے۔اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ ۔ آپ ان باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کریں جو صاحب طاقت بھی تھے اور بہت زیادہ ہماری بارگاہ میں رجوع کرنے والے تھے۔

یعنی وہ ہماری بارگاہ میں بہت زیادہ دعا کرتے تھے۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾

ہم نے ان کے لیے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا جو ان کے ساتھ صبح وشام تسبیح کرتے تھے۔

یعنی جب سورج طلوع ہوتو اس وقت اور جب شام ہو جائے تو اس وقت تسبیح خدا کریں۔وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ کُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ ۔ اور پرندوں کو اس کے گرد جمع کر دیا سب ان کے فرمانبردار تھے۔

اور ہم نے ان کو ایک مضبوط ملک عطاء کیا اور حکمت اور صحیح فیصلہ کرنے کی قوت عطا کی۔اور ان کے پاس جھگڑا کرنے والوں کی خبر آئی ہے جو محراب کی دیوار پھاند کر آ گئے تھے۔

یعنی وہ آپ کی عبادت کے محراب میں آئے اور انہوں نے اپنا جھگڑا پیش کیا اِذْ دَخَلُوْا عَلٰی دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۔ جب وہ جناب داؤد کے سامنے آئے کو آپ نے ان سے خوف محسوس کیا۔تو ان لوگوں نے کہا آپ ڈریں نہ ہم دو فریق ہیں جس میں ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کریں اور ناانصافی نہ کریں اور ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت کریں۔

یہ ہمارا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے (99) دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہے یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کر دے اور اس کے لیے وہ سختی کر رہا ہے۔

داؤد نے کہا کہ اس نے تمہاری دنبی کا سوال کر کے تم پر ظلم کیا ہے اور بہت سے ہی شرکاء ایسے ہی ہیں کہ ان میں سے اک دوسرے پر ظلم کرتا ہے۔علاوہ ان لوگوں کے جو صاحبان ایمان اور عمل صالح کرتے ہیں۔اور وہ بہت کم ہیں۔داؤد نے یہ خیال کیا کہ ہم نے ان کا امتحان لیا ہے۔لہٰذا انہوں نے اپنے رب سے استغفار کیا اور سجدہ میں گر پڑے ہماری طرف سراپا توجہ بن گئے۔

حدیثی: ہشام نے حضرت امام صادقؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ خدا نے حضرت داؤدؑ کو خلافت عطاء کر دی۔ اور ان پر زبور کو نازل کیا تو خدا نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کے ساتھ ملکر تسبیح کریں۔اور اس کا سبب یہ تھا کہ جب آپ بنی اسرائیل والوں کے ساتھ ملکر نماز باجماعت ادا کرتے اور آپ کے وزیر بھی آپ کے ساتھ ہوتے جب آپ نماز سے فارغ ہو جاتے تو خدا کی حمد وثناء کرتے اور تسبیح کرتے۔اور تکبیر وتحلیل کرتے اور پھر اپنے سے پہلے والے انبیاء کا ایک ایک کر کے تذکرہ کرتے اور اس ان کے فضائل بیان کرتے اور پھر ان عبادت اور ان کے افعال کو بیان اور ان کے ادا کردہ شکر کا تذکرہ

کرتے اور ان کی عبادت کا ذکر کرتے اور جو مصائب پر وہ صبر کرتے رہے ان کا تذکرہ کرتے لیکن وہ لوگ داؤد کا تذکرہ نہ کر پاتے تو اس وقت حضرت داؤد علیہ السلام نے خدا کی بارگاہ میں عرض کیا اے خدا یا تو نے انبیاء پر اپنے انعام نازل فرمائے جن پر ان کی ثنا وتعریف ہوتی ہے۔لیکن میری کوئی ثناء تعریف نہیں کرتا۔

خدا نے جناب داؤد پر وحی نازل کی۔ ہمارے بندے ہیں کہ جن کو میں نے آزمایا اور انہوں نے اس پر صبر کیا اور کامیاب ہوئے۔اور میں نے ان پر انعام نازل کیے اور اس پر ان کی ثنا وتعریف ہوتی ہے۔جناب داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے خدا مجھے بھی آزما اور تاکہ میں بھی صبر کروں تو آواز قدرت آئی اے داؤد آپ نے نور عافیت پر بلاء کو اختیار کیا ہے میں نے گزشتہ انبیاء کا امتحان لیا لیکن میں نے ان کو بتایا نہیں تھا۔لیکن میں تیرا امتحان لوں گا اور تجھے بتا رہا ہوں کہ فلاں سال۔ماہ اور فلاں دن میں تجھے آزمایا جائے گا اس کے لیے اپنے آپ کو آمادہ رکھنا۔

ایک دن اپنے محراب میں عبادت کرتے تھے اور ایک دن بنی اسرائیل کے ساتھ بیٹھ کر ان کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے پس وہ دن جس کا خدا نے بتایا ہوا تھا اس دن آپ انہی عبادت کے محراب میں بڑی شدت کے ساتھ عبادت میں مصروف تھے۔آپ لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر عبادت کر رہے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت پرندہ کہ جسکے پر زبرجد کے اور اس کے پاؤں سرخ یاقوت کے۔اور اس کا سر اور چونچ زبرجد کے تھے کہ بہت ہی خوبصورت اور حسین تھا وہ آپ کے سامنے محراب کی دیوار پہ آ کر بیٹھ گیا جیسے ہی آپ نے اس پرندے کو دیکھا تو آپ عبادت کو بھول گئے اور اس کو پکڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے پرندہ پرواز کر گیا اور اس دیوار پر جا کر بیٹھ گیا جو داؤد اور یا بن حنان کے گھروں کے درمیان تھی جناب داؤد نے اور یا کو جنگ پر روانہ کیا ہوا تھا۔جناب داؤد علیہ السلام اس پرندے کو پکڑنے کے لئے دیوار پر چڑھے اس وقت اور یا کی بیوی غسل کر رہی تھی جو کہ ایک حسین وجمیل عورت تھی۔

تو جب داؤد علیہ السلام کی اس پر نظر پڑی اس کے بال کھلے ہوئے تھے اور اس کا بدن ظاہر تھا۔تو جیسے ہی آپ کی اس پر نظر پڑی۔تو اس کے عشق میں ڈوب گئے اور اس کے بعد آپ اپنی محراب عبادت میں آ گئے اور آپ عبادت کو فراموش کر چکے تھے تو اسی وقت آپ نے اپنے لشکر کے کمانڈر کو لکھا جو اس غزوہ میں فلاں مقام پر تھا۔اور انہوں تابوت اپنے اور اپنے دشمن کے درمیان رکھا ہوا تھا۔یہ وہی تابوت تھا جو بنی اسرائیل کے پاس تھا جیسا کہ خدا نے خود فرمایا: فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۔ (اس میں تیرے رب کی طرف سے سکینہ تھی اور آل موسیٰ وآل ہارون کا ترکہ تھا جس کو ملائکہ اٹھاتے تھے۔

اور یہ موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کی وجہ سے اٹھا لیا گیا تھا۔تو جب جالوت نے ان پر غلبہ حاصل کیا تو بنی اسرائیل والوں نے اپنے وقت کے نبی سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ بنائیں تاکہ وہ اس کی قیادت

میں وہ جالوت کے مقابلے میں کامیاب کریں تو خدا نے طالوت کو ان کے لئے بادشاہ قرار دیا اور ان کی بادشاہت کی نشانی کے طور پر دوبارہ اس تابوت کو لانا کیا اور بنی اسرائیل والے اپنے اور دشمن کے درمیان تابوت کو رکھا کرتے اور جنگ کرتے تھے جو تابوت سے منہ موڑتا وہ انسان کافر ہو جاتا اور قتل ہو جاتا اور جناب داؤد علیہ السلام نے اپنے لشکر کے کمانڈر کو لکھا کہ وہ اوریا کو تابوت کی حفاظت کرنے والے دستہ کے فرنٹ پر رکھے تاکہ وہ قتل ہو جائے کمانڈر نے اس کو فرنٹ پر رکھا اور اس نے جنگ کی اور قتل ہو گیا۔

اس کی بیوی عدت میں تھی آپ نے ابھی اس سے شادی نہیں کی تھی اور آپ عدت کے اختتام کے انتظار میں تھے اس دوران آپ عبادت کے محراب میں تشریف فرما تھے اور عبادت کر رہے تھے تو گھر کی چھت کی طرف سے دو فرشتے آپ کے محراب میں داخل ہوئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے آپ نے دیکھا کہ جناب داؤد خائف ہو گئے تو ان دونوں نے عرض کیا کہ آپ خائف نہ ہوں۔

لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ آپ گھبرائیں مت دو فریق ہیں جن کے درمیان جھگڑا ہے ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کریں ناانصافی نہ کریں اور ہمیں راہ ہدایت کی طرف رہنمائی فرمائیں۔

اس وقت حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس ننانوے (99) بیویاں تھیں اور کنیزیں اس کے علاوہ تھیں۔

ان دونوں میں سے ایک نے عرض کیا اے داؤد میرے اس بھائی کے پاس 99 دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہے اور یہ وہ ایک بھی مجھ سے طلب کر رہا ہے اس پر مجھ سے سختی بھی کر رہا ہے اور زبردستی بھی کر رہا ہے تو جناب داؤد علیہ السلام نے فرمایا جیسا کہ قرآن بیان کر رہا ہے۔

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ

آپ نے فرمایا کہ اس نے آپ سے ایک دنبی کا مطالبہ کر کے آپ پر ظلم کیا ہے۔

پس ملائکہ میں سے جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا وہ مسکرایا اور کہا کہ اس بندے نے اپنے ہی خلاف فیصلہ دے دیا ہے۔

جناب داؤد نے فرمایا کہ اس لیے مسکرایا ہے کہ میں نے فیصلہ کرنے میں غلطی کی ہے۔ میں تیرا منہ توڑ دینا چاہتا ہوں اس کے بعد وہ اوپر پرواز کر گئے اور فرشتہ جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا اس نے کہا کہ اے کاش داؤد کو معلوم ہو جائے کہ وہ زیادہ سروار ہے کہ اس فیصلہ پر اس کا منہ توڑا جائے۔

جناب داؤد علیہ السلام معاملہ سمجھ گئے اور آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تو آپ سجدے میں گر گئے اور چالیس دن تک متواتر دن و رات روتے رہے سوائے نماز کے وہ سجدے سے سر نہیں اُٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی پیشانی زخمی ہو گئی اور

آنکھوں کے درمیان پیشانی کے حصے سے خون جاری ہو گیا۔ جب چالیس دن پورے ہو گئے تو آواز آئی۔ اے داؤد آپ کو کیا ہو گیا۔ اگر تو بھوکا ہے تو میں آپ سیر کرتا ہوں اگر آپ پیاسے ہیں تو میں آپ کو سیراب کرتا ہوں اور آپ کو لباس کی ضرورت ہے تو میں آپ کو لباس عطا کرتا ہوں۔ اور اگر تو خائف زدہ ہے تو میں تجھے امن عطاء کرتا ہوں۔

جناب داؤدؑ نے عرض کی اے میرے پروردگار کیسے میں خوف زدہ نہ ہوں جب کہ تو جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔ اور تو عادل حاکم ہے آپ سے ظلم کا خوف نہیں ہے۔ تیرے عدل سے ڈر رہا ہوں۔ تو خدا نے وحی کی اے داؤد توبہ کرو۔ تو جناب داؤد نے عرض کی اے خدایا میں توبہ کیسے کروں خدا نے فرمایا: اے داؤد اوریا کی قبر پر جاؤ اور میں تیرے لیے اس کو زندہ کروں گا اور تو اس سے التجا کر کہ وہ تجھے معاف کر دے اگر اس نے تجھے معاف کر دیا تو میں بھی تجھے معاف کر دوں گا۔ داؤد نے عرض کی۔ اے خدایا اگر اس نے معاف نہ کیا تو آواز قدرت آئی کہ میں تیری طرف سے اس کے پاس شفارش کروں گا۔ جناب داؤد عبادت کے محراب سے نکلے اور چلتے جا رہے تھے۔ اور زبور کی تلاوت کرتے جا رہے تھے اور پہاڑ درخت پتھر پرندے سب آپ کے ساتھ تسبیح کر رہے تھے۔ جب آپ اس پہاڑ تک پہنچے جس پر اوریا کی قبر تھی۔ اس پر خدا کا ایک نبی عبادت کر رہا تھا اس کا نام حزقیل تھا۔ جب آپ نے پہاڑوں وجانوروں اور پرندوں کی تسبیح کی آواز سنی تو آپ کو پتہ چل گیا کہ جناب داؤد آ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ خطا کار نبی ہے۔ جناب داؤد نے عرض کی اے حزقیل کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس پہاڑ پر آ جاؤں۔ تو جناب حزقیل نے فرمایا نہیں۔ تو خدا نے جناب حزقیل پر وحی کی آپ داؤد کی خطا پر ان کی ملاحت نہ کریں اس نے مجھ سے عافیت طلب کر لی ہے جناب حزقیل نیچے تشریف لائے اور جناب داؤد کا ہاتھ پکڑا اور ان کو ساتھ لیکر پہاڑ پہ چلے گئے۔ جناب داؤد نے حزقیل سے فرمایا اے حزقیل کیا آپ نے کبھی خطاء نہیں کی؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر عرض کیا یہ جو آپ کی عبادت کرتے ہیں اس پر آپ کو کبھی تعجب نہیں ہوا؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر عرض کیا کیا آپ نے کبھی اس دنیا پر اعتماد نہیں کیا تا کہ اس کی لذت اور شہوت سے محبت کرے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں میرے دل کو بھی کئی دفعہ عارض ہوئیں ہیں۔

پھر عرض کیا آپ اس وقت کیا کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں اس وقت اس غار میں داخل ہو جاتا ہوں اور اس سے عبرت حاصل کرتا ہوں۔ تو جناب داؤد بھی اس میں داخل ہوئے اس میں ایک لوہے کا تخت تھا۔ اور اس پر ایک کھوپڑی تھی اور ہڈیاں تھیں جو بکھری ہوئی تھیں اور اس پر ایک لوہے کا کتبہ تھا جس پر یہ لکھا ہوا تھا۔ تو جناب داؤد نے اس کو پڑھا اس پر لکھا ہوا تھا۔ میں اوری بن مسلم ہوں میں نے ہزار سال زندگی پائی ہزار شہر آباد کیے اور ہزار عورتوں سے شادی کی۔ اور میرا آخری انجام یہ ہے کہ مٹی میرا بستر ہے اور پتھر سانپ کیڑے مکوڑے میرے ہمسائے ہیں۔ جو مجھے دیکھے وہ دنیا سے دھوکا نہ کھائے۔

جناب داؤد وہاں سے گزرے اور جناب اوریا کی قبر پر تشریف لائے۔ اور آپ نے اس کو آواز دی۔ تو اس نے کوئی جواب نہ دیا پھر دوسری مرتبہ آواز کی پھر بھی جواب نہ آیا۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے آواز دی تو جناب اوریا نے جواب دیا۔ کہ اے

نبی خدا آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ نے مجھے سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے دور کر دیا ہے۔ تو جناب داؤد نے عرض کیا اے اور یا آپ مجھے معاف کر دیں اور میری خطاء مجھے معاف کر دیں پھر خدا نے جناب داؤد کو وحی کی کہ اے داؤد جو کچھ آپ نے کیا ہے وہ بیان کرو تو جناب داؤد نے اور یا کو آواز دی اور اس نے جواب دیا تو آپ نے فرمایا اے اور یا میں نے ایسے ایسے کیا ہے؟ تو جناب اور یا نے فرمایا اے نبی خدا کیا انبیاء ایسے کرتے ہیں؟ پس آپ نے پھر آواز دی اور اور یا نے جواب نہ دیا تو جناب داؤد زمین پر سجدے میں گر گئے اور روتے رہے۔ تو خدا نے جنت فردوس کے خازن سے کہا کہ اس کے اور اور یا کے درمیان سے پردہ ہٹا دے تو اس نے ہٹا دیا اور اور یا کو ایک مقام نظر آیا۔ جس کے بارے میں جناب اور یا نے سوال کیا اے خدا یا یہ محل کس کا ہے؟ تو آواز آئی اس کا ہے جو داؤد کو معاف کر دے گا۔ تو جناب اور یا نے عرض کی اے خدا میں نے ان کی خطا کو معاف کر دیا ہے داؤد کو معافی مل گئی۔

جناب داؤد واپس بنی اسرائیل میں آئے تو اس وقت آپ کا وزیر نماز پڑھنے کے بعد خدا کی حمد و ثنا کر رہا تھا اور گذشتہ انبیاء کی ثناء بیان کر رہا تھا اس دوران اس نے کہا کہ اللہ کے نبی داؤد بھی اس خطاء سے قبل ایسے ایسے تھے تو اس کو سن کر جناب داؤد غم زدہ ہو گئے۔ تو خدا نے جناب داؤد پر وحی کی۔ اے داؤد میں نے تیری خطا معاف کر دی ہے۔ اور بنی اسرائیل سے آپ کے گناہ کی ملامت کو ختم کر دیا ہے۔ عرض کی خدایا وہ کیسے؟ تو وہ عادل حاکم ہے جو تجاوز و ظلم نہیں کرتا۔ خدا نے فرمایا۔ کیونکہ انہوں نے تیرے بارے میں مشکل کام میں جلدی نہیں کی۔ اس کے بعد آپ نے اور یا کی بیوی سے شادی کی اس سے خدا نے آپ کو سلیمان بیٹا عطاء کیا۔ پھر خدا نے فرمایا۔

فَغَفَرْنَا لَهُ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾

اس بات کو معاف کر دیا اور ہمارے نزدیک ان کے لیے تقرب اور بہترین بازگشت ہے [1]

---

[1] ہماری کتابوں میں بعض ایسی روایات ذکر ہوئیں ہیں جو ہمارے شیعہ عقائد اصول اور قرآن کے منافی ہیں جن میں سے ایک روایت یہ ہے جس کو ابھی ذکر کیا گیا ہے اگر ان روایات کی تاویل ہو سکے تو ضروری ہے کہ ان کی تاویل کی جائے اور اگر ایسا ممکن ہو بلکہ تمام اطراف سے وہ عامہ کے اصول و قواعد عقائد کے مطابق ہی ہو تو پھر ضروری ہے کہ اس کو تقیہ پر حمل کیا جائے کہ صاحب کتاب نے ایسی روایات تقیہ کی وجہ سے نقل کی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شیعت کے لیے حالات سازگار نہیں رہے تھے ایک ایسا بھی دور آیا تھا کہ جو کتاب کا ملا شیعہ عقیدے اور شیعہ اصول و قواعد کے مطابق ہوتی تھی اس کو ضائع کر دیا جاتا تھا جلا دیا جاتا تھا۔ اور صاحب کتاب کے ہاتھ کاٹ دیے جاتے یا ان کو گرفتار کر لیا جاتا تھا۔ لہٰذا اس وجہ ہزاروں کتابیں فقط اس وجہ سے کہ وہ شیعہ کتب ہیں ان کو جلا دیا گیا۔ تو اس وجہ سے علماء تقیہ کرتے ہوتے اپنی کتابوں میں عامہ کے مطابق روایات کو بھی ذکر کرتے تھے تا کہ ان کی تحریریں محفوظ رہیں۔ ایسی وجہ سے بحار الانوار میں سیکڑوں روایات ذکر ہوئی ہیں جو شیعہ عقائد کے خلاف ہیں اسی وجہ سے علم رجال کو بنایا گیا تا کہ روایات میں چھان بین ہو سکے۔

یہ روایات بھی ایسے ہی ہیں اس میں کافی چیزیں ایسی ذکر ہوئیں ہیں جو شیعہ عقائد سے سازگار نہیں ہیں۔

نبی خدا عبادت چھوڑ کر اس پرندے پکڑنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ یہ ایک [illegible] عابد کے لیے سزاوار نہیں ہے تو نبی کے لیے کیسے ممکن ہے نبی خدا کا غیر کے گھر نظر کرنا اور پھر اور یا کی بیوی کو ننگے دیکھنا یہ بھی نبی کے لیے سزاوار نہیں ہے۔

پھر نبی خدا کا ایک غیر محرم کے عشق ہیں اور وہ بھی ایسی عورت کہ جو کسی دوسرے کی بیوی ہو اس کے عشق میں مبتلا ہونا۔ پھر ایک ناحق شخص کے قتل کے اسباب فراہم کرنا۔ یہ سب وہ کام ہیں جو نبی اور معصوم کی عصمت کے منافی ہے۔ لہٰذا یہ ہمارے عقیدہ کے خلاف ہے لہٰذا اس کو تقیہ پر حمل کرنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ عامہ کے عقیدہ کے موافق ہے۔

اور اس روایت کا عامہ کے عقیدہ کے مطابق ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے حضرت امام رضاؑ سے مامون رشید نے دربار میں جب علی بن محمد بن جہم نے حضرت داؤد کے بارے میں سوال کیا اور اس روایت کو ابو الصلت نے ذکر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اس نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ جناب داؤد محراب عبادت تشریف فرما تھے تو شیطان ایک پرندے کی شکل میں آیا اور پھر اور یا کی بیوی کا واقعہ ذکر کرتے ہیں۔

آپ نے اس واقعہ کو سنا اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ، کہ تم لوگوں نے انبیاء کی طرف کیسی کیسی جھوٹی نسبت دے رکھی ہیں۔ کہ جناب داؤد کے عبادت میں سستی اور پرندے کا تعاقب کیا اور پھر ایک غلطی کی پھر قتل کا حکم دیا۔ یہ سب بڑے بڑے بہتان ہیں جو نبی خدا پر لگائے گئے۔

علی بن محمد بن جہم نے عرض کیا فرزند رسول اصل معاملہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ افسوس ہے اصل یہ ہے کہ جناب داؤد نے یہ گمان کیا تھا کہ مخلوق خدا میں سے سب سے زیادہ اعلم میں ہوں تو خدا نے فرشتے روانہ فرمائے جو محراب میں انسانی شکل میں آپ کے سامنے آئے اور کہا اے نبی خدا ہمارے درمیان نزاع ہے اور ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے۔ آپ ہمارے درمیان فیصلہ صادر فرمائیں اور وہ یوں ہے کہ میرے اس بھائی کے پاس ننانو (99) دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہے اور یہ میری دنبی پر میرے ساتھ سختی کر رہا ہے اور مجھ سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ بھی مجھے دے دے تا کہ میری سو پوری ہو جائیں۔

جناب داؤد نے جلدی کی اور فیصلہ سنا دیا ہے کہ اس نے ظلم کیا ہے۔ حالانکہ آپ کا حق تھا کہ آپ اس سے گواہ طلب کرتے اور پھر دوسرے کا حد عا بھی سنتے جبکہ آپ نے اس کے بغیر فیصلہ دے دیا۔

یہ وہ خطاء تھی جو جناب داؤدؑ سے ہوئی تھی۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ۔ اے داؤد ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ قرار دیا ہے پس آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کریں۔

تو اس میں بھی داؤدؑ کا فیصلہ نہیں بلکہ اپنی رائے جلدی سے دے دی۔

نبی خدا آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ نے مجھے سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے دور کر دیا ہے۔ تو جناب داؤد نے عرض کیا اے اور یا آپ مجھے معاف کر دیں اور میری خطاء مجھے معاف کر دیں پھر خدا نے جناب داؤد کو وحی کی کہ اے داؤد جو کچھ آپ نے کیا ہے وہ بیان کرو تو جناب داؤد نے اور یا کو آواز دی اور اس نے جواب دیا تو آپ نے فرمایا اے اور یا میں نے ایسے ایسے کیا ہے؟ تو جناب اور یا نے فرمایا اے نبی خدا کیا انبیاء ایسے کرتے ہیں؟ پس آپ نے پھر آواز دی اور اور یا نے جواب نہ دیا تو جناب داؤد زمین پر سجدے میں گر گئے اور روتے رہے۔ تو خدا نے جنت فردوس کے خازن سے کہا کہ اس کے اور اور یا کے درمیان سے پردہ ہٹا دے تو اس نے ہٹا دیا اور اور یا کو ایک مقام نظر آیا۔ جس کے بارے میں جناب اور یا نے سوال کیا اے خدا یا یہ محل کس کا ہے؟ تو آواز آئی اس کا ہے جو داؤد کو معاف کر دے گا۔ تو جناب اور یا نے عرض کی اے خدا یا میں نے ان کی خطا کو معاف کر دیا ہے داؤد کو معافی مل گئی۔

جناب داؤد واپس بنی اسرائیل میں آئے تو اس وقت آپ کا وزیر نماز پڑھنے کے بعد خدا کی حمد و ثنا کر رہا تھا اور گذشتہ انبیاء کی ثناء بیان کر رہا تھا اس دوران اس نے کہا کہ اللہ کے نبی داؤد بھی اس خطاء سے قبل ایسے ایسے تھے تو اس کو سن کر جناب داؤد غم زدہ ہو گئے۔ تو خدا نے جناب داؤد پر وحی کی۔ اے داؤد میں نے تیری خطا معاف کر دی ہے۔ اور بنی اسرائیل سے آپ کے گناہ کی ملامت کو ختم کر دیا ہے۔ عرض کی خدا یا وہ کیسے؟ تو وہ عادل حاکم ہے جو تجاوز و ظلم نہیں کرتا۔ خدا نے فرمایا۔ کیونکہ انہوں نے تیرے بارے میں مشکل کام میں جلدی نہیں کی۔ اس کے بعد آپ نے اور یا کی بیوی سے شادی کی اس سے خدا نے آپ کو سلیمان بیٹا عطاء کیا۔ پھر خدا نے فرمایا۔

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝۲۵

اس بات کو معاف کر دیا اور ہمارے نزدیک ان کے لیے تقرب اور بہترین بازگشت ہے [1]

---

[1] ہماری کتابوں میں بعض ایسی روایات ذکر ہوئیں ہیں جو ہمارے شیعہ عقائد اصول اور قرآن کے منافی میں جن میں سے ایک روایت یہ ہے جس کو ابھی ذکر کیا گیا ہے اگر ان روایات کی تاویل ہو سکے تو ضروری ہے کہ ان کی تاویل کی جائے اور اگر ایسا ممکن ہو بلکہ تمام اطراف سے وہ عامہ کے اصول و قواعد عقائد کے مطابق ہی ہو تو پھر ضروری ہے کہ اس کو تقیہ پر حمل کیا جائے کہ صاحب کتاب نے ایسی روایات تقیہ کی وجہ سے نقل کی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شیعت کے لیے حالات سازگار نہیں رہے تھے ایک ایسا بھی دور آیا تھا کہ جو کتاب کا ملا شیعہ عقیدے اور شیعہ اصول و قواعد کے مطابق ہوتی تھی اس کو ضائع کر دیا جاتا تھا جلا دیا جاتا تھا۔ اور صاحب کتاب کے ہاتھ کاٹ دیے جاتے یا ان کو گرفتار کر لیا جاتا تھا۔ لہٰذا اس وجہ ہزاروں کتابیں فقط اس وجہ سے کہ وہ شیعہ کتب ہیں ان کو جلا دیا گیا۔ تو اس وجہ سے علماء تقیہ کرتے ہوتے اپنی کتابوں میں عامہ کے مطابق روایات کو بھی ذکر کرتے تھے تا کہ ان کی تحریریں محفوظ رہیں۔ ایسی وجہ سے بحار الانوار میں سیکڑوں روایات ذکر ہوئی میں جو شیعہ عقائد کے خلاف ہیں اسی وجہ سے علم رجال کو بتایا گیا تا کہ روایات میں چھان بین ہو سکے۔

یہ روایات بھی ایسے ہی ہیں اس میں کافی چیزیں ایسی ذکر ہوئیں میں جو شیعہ عقائد سے سازگار نہیں ہیں۔

نبی خدا عبادت چھوڑ کر اس پرندے پکڑنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ یہ ایک [illegible] عابد کے لیے سزاوار نہیں ہے تو نبی کے لیے کیسے ممکن ہے نبی خدا کا غیر کے گھر نظر کرنا اور پھر اور یا کی بیوی کو ننگے دیکھنا یہ بھی نبی کے لیے سزاوار نہیں ہے۔

پھر نبی خدا کا ایک غیر محرم کے عشق ہیں اور وہ بھی ایسی عورت کہ جو کسی دوسرے کی بیوی ہو اس کے عشق میں مبتلا ہونا۔ پھر ایک ناحق شخص کے قتل کے اسباب فراہم کرنا۔ یہ سب وہ کام ہیں جو نبی اور معصوم کی عصمت کے منافی ہے۔ لہٰذا یہ ہمارے عقیدہ کے خلاف ہے لہٰذا اس کو تقیہ پر حمل کرنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ عامہ کے عقیدہ کے موافق ہے۔

اور اس روایت کا عامہ کے عقیدہ کے مطابق ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے حضرت امام رضاؑ سے مامون رشید نے دربار میں جب علی بن محمد بن جہم نے حضرت داؤد کے بارے میں سوال کیا اور اس روایت کو ابو الصلت نے ذکر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اس نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ جناب داؤد محراب عبادت تشریف فرما تھے تو شیطان ایک پرندے کی شکل میں آیا اور پھر اور یا کی بیوی کا واقعہ ذکر کرتے ہیں۔

آپ نے اس واقعہ کو سنا اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ، کہ تم لوگوں نے انبیاء کی طرف کیسی کیسی جھوٹی نسبت دے رکھی ہیں۔ کہ جناب داؤد کے عبادت میں سستی اور پرندے کا تعاقب کیا اور پھر ایک غلطی کی پھر قتل کا حکم دیا۔ یہ سب بڑے بڑے بہتان ہیں جو نبی خدا پر لگائے گئے۔

علی بن محمد بن جہم نے عرض کیا فرزند رسول اصل معاملہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ افسوس ہے اصل یہ ہے کہ جناب داؤد نے یہ گمان کیا تھا کہ مخلوق خدا میں سے سب سے زیادہ اعلم میں ہوں تو خدا نے فرشتے روانہ فرمائے جو محراب میں انسانی شکل میں آپ کے سامنے آئے اور کہا اے نبی خدا ہمارے درمیان نزاع ہے اور ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے۔ آپ ہمارے درمیان فیصلہ صادر فرمائیں اور وہ یوں ہے کہ میرے اس بھائی کے پاس ننانو (99) دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہے اور یہ میری دنبی پر میرے ساتھ سختی کر رہا ہے اور مجھ سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ بھی مجھے دے دے تا کہ میری سو پوری ہو جائیں۔

جناب داؤد نے جلدی کی اور فیصلہ سنا دیا ہے کہ اس نے ظلم کیا ہے۔ حالانکہ آپ کا حق تھا کہ آپ اس سے گواہ طلب کرتے اور پھر دوسرے کا حد عا بھی سنتے جبکہ آپ نے اس کے بغیر فیصلہ دے دیا۔

یہ وہ خطاء تھی جو جناب داؤدؑ سے ہوئی تھی۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ۔ اے داؤد ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ قرار دیا ہے پس آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کریں۔

تو اس میں بھی داؤدؑ کا فیصلہ نہیں بلکہ اپنی رائے جلدی سے دے دی۔

ایسے ہی امیر المومنین سے ایک روایت میں لبیان کیا ہے کہ جس کو مجمع البیان والے اور نور الثقلین والے نے بھی ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا جو شخص حضرت داؤد اور یا کی بیوی والا واقعہ ذکر کرے گا میں اس پر دو حدیں قذف کی لگاؤں گا۔ ایک اس نے جھوٹی نسبت مسلمان کی طرف دی ہے اور دوسری نبی کے خلاف نسبت دی ہے۔

پھر علی بن محمد بن جہم نے امام رضا سے سوال کیا کہ اور یا کا اصل واقعہ کیا ہے آپ نے فرمایا۔ کہ اس دور میں کسی کی بیوہ سے شادی کرنا عیب شمار کیا جاتا تھا۔

اور کوئی بیوہ دوسری شادی نہیں کر سکتی تھی لہٰذا خدا نے اس رواج کو ختم کرنے کے لیے داؤد کو اور یا کی بیوہ سے شادی کا حکم دیا جو لوگوں کو ناگوار تھا۔ احتجاج طبری میں حضرت علیؑ سے نقل ہوا ہے کہ ایک زندیق نے آپ سے سوال کیا کہ انبیاء سے ایسے افعال کیوں صادر ہوئے آپ نے فرمایا خدا جانتا تھا کہ انبیاء کا کردار اتنا عظیم ہوتا تھا۔ لوگ ان کی محبت میں گمراہ ہو جائیں گے اور ان کو معبود بنا لیں گے لہٰذا خدا نے ان کی لغزشوں کو بیان کیا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ معبود نہیں ہیں بلکہ عابد ہیں۔ (من جانب مترجم)

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ ''ظن داود'' سے مراد ہے کہ داؤد جانتا تھا اَنَابَ یعنی توبہ کی۔

آپ نے ذکر کیا کہ داؤدؑ نے اپنے کمانڈر کو لکھا کہ اس کو فرنٹ پر نہ رکھنا اس کو واپس کر دے وہ آیا اور اپنی بیوی کے پاس آٹھ دن رہا اور پھر قضا الٰہی سے مر گیا تھا۔

عبد الرحمان بن کثیر نے حضرت امام صادقؑ سے خدا کے اس قول کے بارے میں سوال کیا۔ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ . سے مراد کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ان سے مراد امیر المومنین اور آپ کے اصحاب ہیں۔ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ. سے مراد کیا ہے؟ تو آپ فرمایا ان سے مراد جبتر اور زریق اور ان دونوں کے ساتھی ہیں۔

اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ . سے مراد امیر المومنین اور آپ کے اصحاب مراد ہیں كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ . سے مراد جبتر اور زریق اور اس کے ساتھی مراد ہیں۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ . یہ مبارک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تا کہ یہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں'' آپ نے فرمایا آیات سے امیر المومنین اور آپ کی اولاد میں سے دوسرے آئمہ مراد ہیں۔

وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ . اور صاحبان عقل اس سے نصیحت حاصل کریں گے فرمایا یہ ہی افراد وہ ہیں جو مضبوط عقل کے مالک ہیں آپ نے فرمایا امیر المومنین فخر کیا کرتے تھے کہ جو کچھ خدا نے مجھے عطاء کیا ہے اس کی مثل مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی کو نہیں دیا گیا اور نہ دیا جائے گا۔

آیت ۳۰ تا ۴۴

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ
بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ
رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ
وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ
اَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ
اَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي
الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَاِنَّ لَهٗ
عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ
مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿٤١﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ
بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى
لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا
وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾

ترجمہ

اور ہم نے داؤد کو سلیمان جیسا فرزند عطا کیا جو بہترین بندہ اور ہماری طرف رجوع کرنے والا تھا

(۳۰) جب ان کے سامنے شام کے وقت بہترین اصیل گھوڑے پیش کئے گئے (۳۱) تو انہوں نے کہا کہ میں ذکرِ خدا کی بنا پر خیر کو دوست رکھتا ہوں یہاں تک کہ وہ گھوڑے دوڑتے دوڑتے نگاہوں سے اوجھل ہو گئے (۳۲) تو انہوں نے کہا کہ اب انہیں واپس پلٹاؤ اس کے بعد ان کی پنڈلیوں اور گردنوں کو ملنا شروع کر دیا (۳۳) اور ہم نے سلیمان کا امتحان لیا جب ان کی کرسی پر ایک بے جان جسم کو ڈال دیا تو پھر انہوں نے خدا کی طرف توجہ کی (۳۴) اور کہا کہ پروردگار مجھے معاف فرما اور ایک ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو کہ تو بہترین عطا کرنے والا ہے (۳۵) تو ہم نے ہواؤں کو مسخر کر دیا کہ ان ہی کے حکم سے جہاں جانا چاہتے تھے نرم رفتار سے چلتی تھیں (۳۶) اور شیاطین میں سے تمام معماروں اور غوطہ خوروں کو تابع بنا دیا (۳۷) اور ان شیاطین کو بھی جو سرکشی کی بنا پر زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے (۳۸) یہ سب میری عطا ہے اب چاہے لوگوں کو دیدو یا اپنے پاس رکھو تم سے حساب نہ ہوگا (۳۹) اور ان کے لئے ہمارے یہاں تقرب کا درجہ ہے اور بہترین بازگشت ہے (۴۰) اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ شیطان نے مجھے بڑی تکلیف اور اذیت پہنچائی ہے (۴۱) تو ہم نے کہا کہ زمین پر پیروں کو رگڑو دیکھو یہ نہانے اور پینے کے لئے بہترین ٹھنڈا پانی ہے (۴۲) اور ہم نے انہیں ان کے اہل و عیال عطا کر دیئے اور اتنے ہی اور بھی دیدئے یہ ہماری رحمت اور صاحبانِ عقل کے لئے عبرت و نصیحت ہے (۴۳) اور ایوب تم اپنے ہاتھوں میں سینکوں کا مٹھا لے کر اس سے مار دو اور قسم کی خلاف ورزی نہ کرو۔ ہم نے ایوب کو صابر پایا ہے۔ وہ بہترین بندہ اور ہماری طرف رجوع کرنے والا ہے (۴۴)

تفسیر

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝

اور ہم نے داؤد کو سلیمان جیسا فرزند عطا کیا جو بہترین بندہ اور ہماری طرف رجوع کرنے والا تھا۔

اور جب ان کے سامنے شام کے وقت بہترین اصیل گھوڑے پیش کیے گئے تو انہوں نے کہا کہ خدا کی خطر ان خیر کو دوست رکھتا ہوں یہاں تک کہ سارے گھوڑے دوڑتے دوڑتے نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان گھوڑوں سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ اور ان کا اکثر معائنہ کیا کرتے تھے ایک دن آپ کے سامنے اصیل گھوڑے پیش کیے گئے تو آپ ان میں یوں محو ہو گئے کہ آپ کی نماز عصر فوت ہو گئی تو آپ کو اس کا بہت زیادہ صدمہ ہوا آپ نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی کہ وہ ان کے لیے سورج کو نماز عصر کے وقت تک واپس پلٹا دے تا کہ وہ نماز عصر ادا کر سکیں تو خدا نے سورج کو واپس پلٹا دیا اور پھر آپ نے نماز عصر کو ادا فرمایا۔ اور پھر آپ نے گھوڑوں کو اپنے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا اور جب وہ پیش کیے گئے تو آپ نے ان ٹانگوں اور گردنوں کو تلوار سے کاٹ سے دیا جس وہ سارے مر گئے۔[1]

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ تو انہوں نے کہا کہ ان انہیں واپس پلٹاؤ اس کے بعد ان پنڈلیوں اور گردنوں کو ملنا شروع کر دیا اور ہم نے سلیمان کا امتحان لیا جب کہ ان کی کرسی پر ایک بے جان جسم کو ڈال دیا تو پھر انہوں نے خدا کی طرف توجہ فرمائی۔

---

[1] وہ روایات جو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کے بارے میں وارد ہوئیں میں ان سب کو تقیہ پر حمل کیا جائے گا کیونکہ وہ عامہ کے نظر کے موافق ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے ان گھوڑوں والے واقعہ میں جو سند اور متن کے اعتبار سے صحیح روایات وارد ہوئیں ہیں وہ ان کے خلاف ہیں اور خدا نے ان آیات میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور ان میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو مجمع البیان اور ان کے حوالے سے تفسیر نور الثقلین نے بھی نقل کی ہے۔ اور اس کا راوی حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے ابن عباس لوگوں سے آپ نے اس کے بارے میں کیا سنا ہے؟ میں نے عرض کیا علی میں نے کعب الاحبار سے سنا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ ایک دن گھوڑوں کو دیکھنے میں اس قدر محو ہوئے کہ ان کی نماز قضا ہو گئی تو پھر آپ نے سورج پر موکل فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو واپس پلٹائیں پھر سورج پلٹا اور آپ نے وقت پر نماز ادا کی اور اس کے بعد آپ نے گھوڑوں کو اپنے پاس حاضر کرنے کا حکم دیا اور پھر ان گھوڑوں کے پاؤں اور گردنیں کاٹ دیں تو آپؑ نے فرمایا کعب نے جھوٹ بولا ہے۔ اصل واقعہ یوں ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے دشمنوں سے جہاد کرنا تھا اور وہ اس کے لیے اپنے گھوڑوں کو ملاحظہ کر رہے تھے تو اس میں محو ہو گئے اور نماز اول وقت سے قضا ہو گئی آپ نے سورج پر موکل فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ سورج کو وقت عصر کے مقام تک واپس لوٹا دو چنانچہ سورج مقام عصر تک لوٹایا گیا اور آپ نے نماز ادا کی۔ انبیاء کسی پر ظلم نہیں کرتے اور نہ ہی لوگوں کو ظلم کا حکم دیتے ہیں کیونکہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ

حضرت سلیمانؑ نے جب یمانیہ عوت سے شادی کی تو اس سے خدا نے ایک فرزند عطاء کیا جس سے آپ بہت زیادہ محبت کرتے تھے ایک دن ملک الموت آپ کے پاس آیا اور اکثر آپ کے پاس آتا تھا تو اس دن ملک الموت نے سخت نظر کے ساتھ اس بچے کو دیکھا تو جناب سلیمان اس منظر کو دیکھ کر پریشان ہو گئے تو آپ نے اس کی ماں سے فرمایا کہ ملک الموت نے جس انداز میں آج اس بچے کو دیکھا ہے مجھے گمان ہے کہ وہ اس کی روح قبض کرنا چاہتا ہے۔ تو پھر آپ نے جنوں اور شیاطین سے کہا کہ تمہارے پاس اس کا کوئی حیلہ ہے؟ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم اس کو سورج کی شعاعوں کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ تو جناب سلیمان نے فرمایا ملک الموت مشرق و مغرب ہر طرف اور ہر جگہ جا سکتا ہے۔ ایک اور بولا کہ ہم اس کو نیچے ساتویں زمین پر رکھ دیتے ہیں۔ جناب سلیمان نے فرمایا ملک موت وہاں بھی چلا جائے گا۔ پھر ایک نے کہا کہ ہم اس کو بادلوں پر رکھتے ہیں اور ہوا اس کو اٹھائے پھرے گی پس اس بچے تو بادل پر رکھا گیا اور ملک موت آیا اور اس نے اس کی روح کو قبض کر لیا اور پھر بادلوں سے اس کو سلمان کے تخت پر ڈال دیا۔ تو پھر آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ خطاء پر تھے۔ یہ روایت بھی مثل گذشتہ کے تقیہ پر حمل کی جائے گی۔ اس کو قرآن نے بیان کیا ہے۔

وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾

اور ہم نے ان کے تخت (کرسی) پر ایک مردہ جسم ڈال دیا پھر انہوں نے خدا کی طرف توجہ کی۔ اور کہا اے خدا یا مجھے معاف کر دے اور ایک ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لیے سزاوار نہ ہو کہ تو بہترین عطاء کرنے والا ہے تو ہم نے ہواؤں کو مسخر کر دیا کہ انہیں کے حکم سے جہاں جانا چاہتے تھے نرم رفتار سے چلتی تھیں۔

رخاء اسے مراد نرم اور آرام دہ انداز میں چلتی تھیں۔

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ ۔ اور شیاطین میں سے تمام معماروں اور غوطہ خوروں کو آپ کا تابع بنا دیا۔ یعنی دریاؤں اور سمندوں میں غوطہ لگانے والے جنات آپ کے تابع تھے۔

وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ ۔ اور ان شیاطین کو بھی کہ جو نافرمانی اور سرکشی کی بناء پر زنجیروں میں جکڑے

ہوئے تھے۔

یعنی شیاطین میں سے بعض وہ تھے جو زنجیروں سے جکڑے ہوتے تھے اور یہ وہ شیاطین تھے جنہوں نے حضرت سلیمان کی اس ایام میں نافرمانی کی تھی جن میں ان سے حکومت کو سلب کر لیا گیا تھا۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان کی تمام شاہی ایک انگوٹھی میں رکھی تھی۔ جب آپؑ یہ انگوٹھی پہنتے تھے تو تمام جن و انس شیاطین اور پرندے آپ کے گرد جمع ہو جاتے تھے آپؑ کا بہت بڑا تخت تھا اس کے چاروں طرف کرسیاں تھیں۔ جن و انس کرسیوں پر بیٹھتے تھے اور پرندے آپؑ کے سر پر سایہ کرتے تھے ہوا آپؑ کے لیے مسخر تھی۔ چنانچہ ہوا آپؑ کے تخت کو تمام کرسیوں سمیت اٹھا لیتی تھی۔ اور آپؑ کا تخت پرواز کرتا تھا اور جہاں آپؑ جانا چاہتے تھے ہوا آپ کو لے جاتی تھی۔

چنانچہ آپؑ فجر کی نماز شام میں پڑھتے تھے اور ظہر کی نماز فارس میں پڑھتے تھے۔ آپؑ شیاطین کو حکم دیتے تھے کہ وہ فارس سے پتھر اٹھائیں۔ اور انہیں شام کے بازار میں فروخت کریں۔ پھر جس دن آپ نے گھوڑوں کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے آپؑ کی سلطنت چھین لی۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن آپؑ بیت الخلاء جانے لگے اور بیت الخلاء میں قدم رکھنے سے قبل آپؑ نے اپنی انگشتری ایک خادم کے سپرد کی اور اندر چلے گئے۔ شیطان آیا اور اس نے آپؑ کے غلام کو دھوکہ دیا اور اس سے انگشتری لے لی اور خود پہن لی۔ جیسے ہی انگشتری اس کے ہاتھ میں آئی تو تمام انسان و جنات، پرندے اور جانور اس کے سامنے جمع ہو گئے۔ سلیمان نے انگشتری کو بہتیرا تلاش کیا لیکن انگشتری نہ مل سکی۔ آپؑ وہاں سے بھاگ کر سمندر کے ساحل پر چلے گئے۔ بنی اسرائیل کو سلیمان کی شکل میں موجود شیطان سے سخت تبدیلی محسوس ہوئی اور آپس میں کہتے تھے یہ پہلے والا سلیمان معلوم نہیں ہوتا۔ چنانچہ حالات کی تصدیق کے لیے وہ سلیمان کی والدہ کے پاس گئے۔ اور اس سے کہا کہ کیا تمہیں سلیمانؑ کے رویے میں کوئی تبدیلی محسوس ہوتی ہے۔

اس نے کہا جی ہاں! سلیمان پہلے تو میرا بہت ادب و احترام کرتا تھا لیکن اب وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ پھر بنی اسرائیل کے چیدہ افراد ان کی بیویوں اور کنیزوں کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ کیا تمہیں سلیمانؑ کے رویے میں کوئی تبدیلی دکھائی دیتی ہے۔

انہوں نے کہا! جی ہاں! سلیمان ناپاکی ایام میں ہم سے مقاربت نہیں کرتا تھا لیکن چند دن ہوئے وہ ناپاکی کے ایام میں ہم سے مقاربت کرنے لگا ہے۔

شیطان نے اپنے خلاف ہونے والی تحقیقات کا سنا تو اسے یقین ہو گیا کہ اس کی ملمع کاری اب زیادہ دیر نہیں چلے گی۔ وہ وہاں سے نکلا اور سلیمانؑ کی انگشتری سمندر میں جا کر ڈال دی اور خود بھاگ کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی بھیجی

جس نے انگشتری کو نگل لیا۔

بنی اسرائیل چالیس دن سلیمان کو ڈھونڈتے رہے سلیمان ساحل پر رہ کر خدا سے توبہ کرتے رہے۔ ادھر چالیس دن پورے ہوئے کہ آپؑ کا گزر ایک مچھیرے سے ہوا جو کہ سمندر سے مچھلیاں پکڑ رہا تھا۔

آپؑ نے اس سے فرمایا میں اس کام میں تیرا ہاتھ بٹاتا ہوں۔

اس کے عوض مجھے ایک مچھلی دے دینا،

مچھیرے نے کہا مجھے یہ قبول ہے حضرت سلیمان نے اس کا ہاتھ بٹایا اس نے اجرت کے طور پر آپ کو ایک مچھلی دی۔ آپ نے اس مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو اس میں ایک انگشتری تھی۔ جیسے ہی آپ نے اس انگشتری کو پہنا تو جن وانس حیوانات وطیور آپ کے گرد جمع ہو گئے یوں آپ کو آپ کی گم شدہ حکومت دوبارہ مل گئی پھر آپ نے اس مکار شیطان کو اور اس کے چیلوں کو گرفتار کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ کو پانی میں قید کیا اور کچھ کو چٹانوں میں قید کیا اور وہ قیامت تک قید میں رہیں گے اور عذاب جھیلتے رہیں گے۔

حضرت سلیمانؑ دوبارہ حکومت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے تو آپ نے اپنے کاتب آصف بن برخیا سے کہا لوگ تو جاہل تھے لیکن تمہارے پاس کتاب کا کچھ علم تو موجود تھا اس کے باوجود تم اس کے ساتھ کیوں رہے۔

آصف بن برخیا نے کہا آپ مجھے معذور جانیں میں اس شیطان کو بھی جانتا ہوں جس نے آپ کی انگشتری پر قبضہ کیا میں نہ صرف اسے بلکہ اس کے خاندان کو بھی جانتا ہوں اس نے مجھے کہا تھا تم میرے احکام کی کتابت کرو میں نے اسے کہا تھا کہ قلم ظلم پر مبنی احکام نہیں لکھتا اس نے مجھے کہا اچھا کوئی بات نہیں تم کچھ نہ لکھو صرف دربار میں آکر بیٹھ جایا کرو چنانچہ میں صرف دربار میں آکر بیٹھتا تھا لکھتا نہیں تھا پھر آصف نے کہا اچھا آپ مجھے یہ بتائیں کہ پرندوں کی دنیا میں ہدہد کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اس کے باوجود آپ کو اس کی غرض کیوں پڑی تھی؟ حضرت سلیمان نے فرمایا اس کی نگاہ اتنی تیز ہے کہ اسے زیر زمین پانی تک دکھائی دیتا ہے

آصف نے کہا عجیب بات ہے کہ میں نے اسے کئی بار شکاریوں کے جال میں پھنسا ہوا دیکھا ہے جسے مٹھی بھر خاک کے نیچے جال دکھائی نہیں دیتا وہ مضبوط چٹانوں میں موجود پانی کو کیسے دیکھ لیتا ہے؟ حضرت سلیمان نے فرمایا رک جاؤ جب تقدیر آتی ہے تو آنکھوں پر پردہ آجاتا ہے۔

حدثنی: علامہ علی بن ابراہیم قمیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے حضرت ابوبصیر سے سنا ہے اور انہوں نے ابوحمزہ سے اور انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے اور انہوں نے حضرت امیر المومنینؑ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جب حضرت سلیمان بن داؤدؑ بیت المقدس سے روانہ ہوئے اس وقت ان کے تخت پر آپ کی دائیں جانب تین لاکھ

کرسیاں جن پر انسان بیٹھے ہوئے تھے اور بائیں جانب تین لاکھ کرسیاں تھیں جن پر جنات موجود تھے آپ نے پرندوں کو حکم دیا کہ وہ ان پر سایہ کریں اور اس کے بعد آپ نے ہوا کو حکم دیا اور اس نے آپ کے عظیم الشان تخت کو اٹھایا یہاں تک آپ دان میں کسریٰ کے ایوانوں میں وارد ہوئے پھر وہاں سے روانہ ہوئے اور اصطخر میں رات بسر کی صبح ہوئی تو آپ فارس کی طرف روانہ ہوئے اور آپ فارس کے علاقے برکاوان میں پہنچے پھر آپ نے ہوا کو حکم دیا اور اس نے آپ کو اٹھایا یہاں تک کہ ان کے پاؤں پانی کو لگنے کے قریب تھے یعنی سمندر پر سفر کیا اور جناب سلیمان اپنے تخت کے ایک ستون پر کھڑے تھے۔ اس وقت تخت پر موجود لوگوں نے ایک دوسرے سے کہنا شروع کر دیا کہ تم لوگوں نے اس سے بڑی حکومت کبھی دیکھی ہے؟ لوگوں نے اس سے کہا ہم نے آج تک ایسی حکومت نہیں دیکھی ہے اور نہ اس کے بارے میں کبھی سنا اس وقت آسمان سے آواز آئی کہ ایک تسبیح کا ثواب اس پوری حکومت سے کہیں زیادہ ہے

حدثنی: علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اس نے احمد بن یحییٰ سے اور اس نے ابی نصر سے اور اس نے عبداللہ بن القاسم سے اور انہوں نے ابوالخالد القماط سے اور انہیں نے حضرت صادقؑ نے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل نے حضرت سلیمان سے عرض کیا کہ آپ اپنی جانشینی کے لئے اپنے بیٹے کو معین کر دیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ وہ اس کی صلاحیت نہیں رکھتا لیکن انہوں نے اس پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا میں اس سے چند سوالات کرتا ہوں اگر اس نے جواب دے دیا تو اس کو معین کر دوں گا ورنہ نہیں پھر آپ نے اس سے سوالات کئے فرمایا اے میرے فرزند پانی اور روٹی کا ذائقہ کیا ہے کس وجہ سے آواز شدت اور کمزوری ایجاد ہوتی ہے بدن کے کس حصہ میں عقل پائی جاتی ہے قساوت قلب اور رقت کیسے پائی جاتی ہے۔

بدن میں راحت اور تھکاوٹ کیسے پیدا ہوتی ہے؟

بدن کسب کیسے کرتا ہے اور محروم کیسے ہوتا ہے؟ لیکن اس نے ان سوالات میں سے کسی کا بھی جواب نہ دیا۔

حضرت امام ابوعبداللہ صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

پانی کا ذائقہ حیات ہے۔ کھانے کا ذائقہ قوت بدن ہے۔ آواز میں شدت اور کمزوری یہ گردوں کی چربی سے ہوتی ہے۔ عقل کا محل دماغ ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جو کم عقل ہو اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا دماغ کمزور ہے۔ قوت وکمزوری یہ دل سے پیدا ہوتی ہے اسے ہی کہا جاتا ہے کہ ویل ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل ذکر خدا سے سخت ہو جاتے ہیں اور ذکر خدا نہیں کرتے۔

اور بدن کی سستی اور چستی قدموں سے ہوتی ہے۔ جب قدم تھک جائیں تو بدن تھک جاتا ہے۔ اور قدم چشت ہوں تو بدن چست رہتا ہے بدن کا کسب ومحرومیت ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ جب وہ کوئی کام کرتے ہیں تو وہ بدن کے حوالے کرتے ہیں

اور جب وہ کچھ نہیں کرتے تو بدن کو بھی نہیں دیتے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝

اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے بڑی تکلیف اور اذیت دی ہے!

حدیث: علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے او انہوں نے ابن مسکان سے اور انہوں ابوبصیر سے اور انہوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ سے ابوالبصیر نے حضرت ایوب کی آزمائش کے متعلق پوچھا کہ اس کی وجہ کیا تھی؟

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایوبؑ پر مسلسل دنیاوی نعمات نازل کیں اور آپ ہر نعمت پر خدا کا شکر ادا کرتے تھے اس دور میں ابلیس کے لیے آسمانوں پر جانے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی (حضرت عیسیٰ کی ولادت کے بعد چوتھے آسمان تک اجازت رہ گئی اور جب رسول خدا کی ولادت ہوئی تو پھر مکمل پابندی لگ گئی تھی) مترجم) حضرت ایوبؑ کے شکر کو دیکھ کر ابلیس کے دل میں آپ کے بارے حسد پیدا ہوا اس نے بارگاہ خدا میں عرض کیا خدایا یہ تیرا بندہ ایوب اس لیے تیرا اس قدر شکر ادا کر رہا ہے کہ تو نے اسے دنیا کی سب نعمتوں سے نواز اہوا ہے اگر تو اس پر دنیاوی نعمات نازل کرنا چھوڑ دے تو وہ تیرا کبھی شکر ادا نہیں کرے گا۔ مجھے اس کی دنیا پر مسلط کر دے اگر تو نے مجھے اس کی دنیا پر مسلط کر دیا تو تو خود دیکھ لے گا کہ وہ تیرا کتنا شکر ادا کرنے والا ہے۔

چنانچہ خدا کی طرف سے ابلیس کو اجازت مل گی کہ میں نے تجھے اس کے مال اور اولاد پر مسلط کر دیا ہے ابلیس عالم بالا سے زمین پر آیا۔ اور اس نے آتے ہی ایوب کی تمام اولاد کو ہلاک کر دیا اور مال کو نابود کر دیا جیسے ہی جناب ایوبؑ کو اپنے مال اور اولاد کی بربادی کی خبر دی گئی تو آپ نے خدا کا شکر ادا کیا اور بہت زیادہ شکر ادا کیا۔

پھر ابلیس نے بارگاہ خدا میں عرض کی اے خدایا مجھے ایوب کی زراعت پر مسلط کر دے تو خدا کی طرف سے اس کی بھی اجازت مل گی۔ تو ابلیس نے اپنے حواریوں کو ساتھ لیکر آپ کی زراعت کو ایک پھونک مار کر اس کو جلا کر راکھ کر دیا تو جب غلاموں نے آکر زراعت کے جل جانے کی خبر دی تو آپ نے پھر خدا کا بہت شکر ادا کیا ابلیس نے پھر بارگاہ خدا میں عرض کی اے خدایا مجھے ایوب کی بھیڑ بکریوں پر مسلط کر دے تو خدا نے اس کی بھی اجازت دے دی۔ تو ابلیس نے آپ کی تمام بھیڑ بکریوں کو بھی ہلاک کر دیا تو جب ایوبؑ کو اپنے تمام جانوروں کی ہلاک کی خبر دی گئی تو آپ نے پھر اس پر خدا کا شکر ادا کیا۔ اور حمد وشکر میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا۔

اس کے بعد ابلیس نے بارگاہ خدا میں عرض کی اے خدایا مجھے ایوب کے بدن پر بھی مسلط فرما؛ تو آواز قدرت آئی

آنکھوں اور زبان کے علاوہ باقی بدن پر مسلط کرتا ہوں (بعض ہے عقل زبان آنکھوں کے علاوہ)

ابلیس ملعون نے آپ کے بدن پر ایک پھونک جاری جس سے آپ کے تمام بدن پر آبلے پڑ گئے آپ نے اس عالم میں بھی خدا کا شکر ادا کیا بلکہ ہر وقت خدا کی حمد وشکر بجالاتے آپ کی بیماری اس قدر زیادہ ہوگئی کہ آپ کے جسم میں کیڑے پڑ گئے اور اگر کوئی کیڑا آپ کے بدن سے گر جاتا تو آپ اس کو پکڑ کر دوبارہ اسی جگہ رکھ دیتے اور فرماتے خدا نے جس جگہ پر تجھے خلق کیا ہے اسی جگہ پر واپس چلا جا۔ آپ ایک طویل مدت تک اس بیماری میں گرفتار رہے جو امتحان تھا۔ آپ کے بدن میں بدبو پیدا ہوگئی لوگوں نے آپ کو شہر سے نکال دیا اور شہر کے باہر پھینک دیا اور آپ سے سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ آپ کی بیوی جو آپ کی خدمت میں باقی رہ گئی تھی رحمیہ بنت یوسف بن یعقوب بن ابراہیم تھی وہ لوگوں سے صدقات وخیرات مانگ کر لائی اسکو کھا جاتا وہ آکر اپنے شوہر کو کھلاتی تھی۔

الغرض جب آزمائش کا وقت کافی زیادہ ہوگیا اور ابلیس نے دیکھا کہ ایوب کے شکر میں کمی نہیں آرہی تو اس نے مایوس ہو کے آپ کو رسواء کرنے کی خاطر آپ کے مخلص اصحاب کہ جو راہبانہ زندگی بسر کرنے کے لیے پہاڑوں پر چلے گئے تھے ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آؤ میں تم لوگوں کو ایک شخص دیکھاؤں کہ جس پر خدا کا عذاب نازل ہوا ہے۔ اور اس سے سوال کرو کہ وہ کس گناہ کی سزا پا رہا ہے۔ چنانچہ وہ سب خچروں پر سوار ہو کر آئے جب وہ آپ کے قریب آئے تو جانور بدبو کی وجہ سے بدکنے لگے۔

انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا ان میں ایک نوجوان بھی تھا وہ بولا۔ اے ایوب اگر آپ اپنا گناہ ہمیں بتائیں تا کہ شاید ہم اس گناہ سے بچ سکیں اور ہمیں بتائیں کہ کس جرم وگناہ کی آپ کو یہ سزا مل رہی ہے لگتا ہے کہ آپ نے تنہائی میں کوئی ایسا بڑا گناہ کیا ہے جس کی یہ سزا آپ کو مل رہی ہے۔

اس وقت حضرت ایوب بولے مجھے قسم ہے اپنے رب کی عزت کی وہ جانتا ہے کہ میں نے کبھی کھانا بھی اکیلے نہیں کھایا جب بھی کھاتا ہوں تو میرے ساتھ کوئی نہ کوئی یتیم مسکین یا مہمان ضرور ہوتا ہے۔ اور جب میرے سامنے دو کام آئے ہیں تو ان میں سے جو مشکل اور زحمت دار ہوتا اس کو انجام دیتا تھا۔ اور اس کام کا انتخاب کیا جو میرے بدن کے لیے زیادہ تکلیف وہ ہوتا تھا۔ تو وہ نوجوان کھڑا ہوگیا اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا؛ خدا تم لوگوں کا برا کرے تم نے نبی خدا کو طعنہ دیا ہے جس کی وجہ سے اپنی پونشیدا طاعت کو بیان کرنے پر مجبور ہوا ہے۔

اس وقت حضرت ایوب نے بارگاہ خدا میں عرض کی اے خدایا میں اب اپنی حجت کھل کر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ خدا نے اجازت دی اور ایک بادل بھیجا جس سے آواز آئی اے ایوب اب اپنی حجت کھل کر بیان کر میں ہمیشہ سے تیرے قریب ہوں اور تیری حجت کو سنوں گا۔

حضرت ایوبؑ نے عرض کی اے خدایا تو جانتا ہے کہ جب بھی تیری اطاعت کے دو کام میرے سامنے آئے تو میں نے اس کو اختیار کیا جس میں میرے بدن کے لیے زیادہ زحمت و مشقت ہوتی تھی۔ کیا میں نے تیری حمد نہیں کی تیرا شکر ادا نہیں کیا کیا میں نے تیری تسبیح نہیں کی۔

اس وقت اس بادل سے دس ہزار مختلف زبانوں سے آواز آئی۔ اے ایوب یہ بتاؤ جب سارے لوگ غافل تھے اور اس وقت تو میرا شکر ادا کر رہا تھا تو تجھے شکر کی توفیق کس نے عطاء کی۔ یہ شوق شکر و عبادت تیرے اندر کس نے پیدا کیا تو یہ تیرا مجھ پر احسان ہے یا میرا تیرے اوپر احسان ہے بجائے اس کے کہ تو اس نعمت پر میرا شکر ادا کرے تو مجھے جتلا رہا ہے پس جناب ایوب نے مٹی اٹھائی اور اپنے منہ میں رکھ لی۔ اور عرض کی اے خدایا مجھ پر تیرے بڑے احسانات ہیں کہ جن کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد آپ پر ایک فرشتہ نازل ہوا اور اس نے کہا اے نبی خدا آپ پاؤں سے زمین پر ٹھوکر ماریں تو جب آپ نے پاؤں سے زمین پر ٹھوکر ماری تو ایک چشمہ جاری ہوا۔ تو آپ کو حکم ہوا کہ اس کے پانی سے غسل کرو۔ پس آپ نے غسل کیا اور اسی وقت آپ بالکل صحت یاب ہو گئے۔ اور آپ نے اس سے پانی پیا بھی۔ اور ساری بیماری دور ہو گئی۔ آپ ایک حسین و جمیل انسان اور تر و تازہ ہو گئے۔ اور جو کچھ آپ کا ضائع ہوا تھا اس سے بھی بہتر خدا نے آپ کو دوبارہ عطاء کر دیا اور ایک سرسبز باغ عطاء کر دیا جس میں سب کچھ تھا۔ یہاں تک کے آپ کے اہل اولاد و زراعت بھی واپس کر دیا آپ اس فرشتے کے ساتھ اس باغ میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔

کچھ دیر کے بعد آپ کی زوجہ رحمیہ واپس آئی اس کے پاس کھانے کا سامان تھا۔ جب وہ اس مقام پر آئیں تو وہاں تو سب کچھ تبدیل ہو چکا تھا۔ وہاں دو مرد بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے یہ منظر دیکھ کر بی بی نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا اور آواز دی اے ایوب تم کہاں چلے گئے ہو۔

حضرت ایوبؑ نے اپنی زوجہ کو آواز دی اور فرمایا ادھر آؤ میں ہی ایوب ہوں خدا نے میری آزمائش ختم کر دیا ہے اور مجھے تندرستی و صحت عطاء کر دی ہے جب بی بی اپنے شوہر کو تندرست دیکھا تو خدا کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کیا۔ تو جناب ایوب نے ان کے سر کی ایک زلف کو کٹا ہوا دیکھا تو آپ نے اپنے بیوی سے سوال کیا یہ لٹ و زلف کہاں گئی ہے؟ تو آپ نے عرض کی میں نے ایک قوم سے آپ کے لیے کھانے کا سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ کے بال بہت حسین ہیں لہٰذا ایک زلف کاٹ کر دے دو تو پھر کھانا دیں گے چنانچہ مجبوری کی حالت میں نے ایسا کیا ہے۔ اور ان سے آپ کے لیے کھانا لیا ہے۔

حضرت ایوب نے جب یہ سنا تو آپ کو شدید دکھ ہوا اور قسم اٹھائی کہ میں تجھے سو کوڑے ماروں گا۔ خدا نے انھیں وحی کی کہ اپنی قسم کی مخالفت نہ کر اور بیوی کو اذیت نہ دو کھجور کا ایک خوشہ لو کہ جس کی سو لڑیاں ہو اور وہ ایک دفعہ اس کو مارو۔ اس سے آپ کی قسم پوری ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا۔ یوں قسم پوری کر دی۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾

اور ہم نے ان کو اہل و عیال عطاء کر دیے اور اتنے اور بھی دے دیے یہ ہماری رحمت اور صاحبان عقل کے لیے عبرت و نصیحت ہے۔

آپؑ نے فرمایا کہ خدا نے ایوب کو ان کے اہل و عیال واپس کر دیے اور اس کی مثل اضافی اولاد بھی عطاء کی۔ یعنی جو اولاد اس آزمائش کے نازل ہونے کے بعد مر گئی تھی وہ سب زندہ کر کے واپس کر دی۔ اور وہ پھر آپ کے ساتھ زندہ رہے۔

حضرت ایوب سے سوال کیا گیا اے نبی اللہ سب سے زیادہ کس چیز نے آپ کو اذیت تھی تو آپ نے فرمایا لوگوں کے طعنوں نے مجھے زیادہ اذیت دی۔ اور ان کے طعنے ہی میرے لیے بڑی آزمائش تھی۔

اس کے بعد خدا نے آپ کے گھر سونے کی ٹڈیوں کی بارش برسائی اور آپ نے ان کو جمع کرنا شروع کر دیا ایک سونے کی ٹڈی کو ہوا نے دور کر دیا تو آپ اس کے پیچھے گئے اور اس کو اٹھا لیا۔ تو حضرت جبرائیل نے کہا اے ایوب کیا ابھی سیر نہیں ہوئے ہو حضرت ایوب نے کہا اللہ کے عطاء کردہ رزق سے کون اسیر ہوتا ہے۔

(''یہ روایت اگرچہ علامہ صاحب نے درج کی ہے لیکن کافی ایسی چیزیں ذکر ہوئیں ہیں جو ہمارے عقائد کے خلاف ہیں کیونکہ شیعہ عقائد میں ہے کہ نبی ایسے عیب و نقصائص سے پاک ہوتا ہے خواہ اخلاق سے مرتبوط ہو یا خلقت سے متعلق ہو، اور ایسے عیب اور نہیں پائے جاتے جن سے لوگ نبی سے نفرت کریں کیونکہ یہ بعثت نبی کی غرض کے خلاف ہے۔ نبی گناہوں سے پاک ہوتا ہے لہٰذا حضرت ایوب کی آزمائش گناہ کی وجہ سے نہیں تھی اور نہ ہی آپ کے بدن میں کیڑے پڑے تھے اور نہ ہی آپ کے جسم سے بدبو پیدا ہوئی تھی ایسے اہل شہر نے آپ کو شہر سے نکال دیا تھا اس کی وجہ یہ نہیں تھی جو بیان ہوئی ہے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی یہ اہل شہر کا گمان تھا کہ اتنا امیر نبی اور اچانک اتنا غریب ہو گیا کہیں ان کی غربت کی وجہ سے ہم بھی غریب نہ ہو جائیں اور خدا ہمیں بھی اس کی وجہ سے سزا نہ دے۔

لہٰذا نفرت ان کے بدن کی بیماری کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ ان کی غریب میں مبتلا ہونے کی وجہ تھی۔ مترجم'')

آیت ۴۵ تا ۸۸

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾
اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ

الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ
مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٩﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ
مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ
وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ
لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ هٰذَا ؕ وَاِنَّ
لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾ هٰذَا ۙ
فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هٰذَا فَوْجٌ
مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا بَلْ
اَنْتُمْ ؕ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾
قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوْا مَا
لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ
زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ
اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ
عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾
اِنْ يُّوْحٰۤى اِلَيَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌ

بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ
سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ
بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ
خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ
رَجِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْۤ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى
يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُوْمِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٢﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ۙ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿٨٤﴾ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ
وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا
مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿٨٦﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ
حِيْنٍ ﴿٨٨﴾

ترجمہ

اور اے پیغمبر ہمارے بندے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کا ذکر کیجئے جو صاحبانِ قوت اور صاحبانِ بصیرت تھے (۴۵) ہم نے ان کو آخرت کی یاد کی صفت سے ممتاز قرار دیا تھا (۴۶) اور وہ ہمارے نزدیک منتخب اور نیک بندوں میں سے تھے (۴۷) اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کیجئے اور یہ سب نیک بندے تھے (۴۸) یہ ایک نصیحت ہے اور صاحبانِ تقویٰ کے لئے بہترین

بازگشت ہے (۴۹) ہمیشگی کی جنتیں جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوئے ہوں گے (۵۰) وہاں تکیہ لگائے چین سے بیٹھے ہوں گے اور طرح طرح کے میوے اور شراب طلب کریں گے (۵۱) اور ان کے پہلو میں نیچی نظر والی ہمسن بیبیاں ہوں گی (۵۲) یہ وہ چیزیں ہیں جن کا روزِ قیامت کے لئے تم سے وعدہ کیا گیا ہے (۵۳) یہ ہمارا رزق ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے (۵۴) یہ ایک طرف ہے اور سرکشوں کے لئے بدترین بازگشت ہے (۵۵) جہنّم ہے جس میں یہ وارد ہوں گے اور وہ بدترین ٹھکانا ہے (۵۶) یہ ہے عذاب اس کا مزہ چکھیں گرم پانی ہے اور پیپ (۵۷) اور اسی قسم کی دوسری چیزیں بھی ہیں (۵۸) یہ تمہاری فوج ہے اسے بھی تمہارے ہمراہ جہنّم میں ٹھونس دیا جائے گا خدا ان کا بھلا نہ کرے اور یہ سب جہنّم میں جلنے والے ہیں (۵۹) پھر مرید اپنے پیروں سے کہیں گے تمہارا بھلا نہ ہو تم نے اس عذاب کو ہمارے لئے مہیّا کیا ہے لہٰذا یہ بدترین ٹھکانا ہے (۶۰) پھر مرید کہیں گے کہ خدایا جس نے ہم کو آگے بڑھایا ہے اس کے عذاب کو جہنّم میں دوگنا کردے (۶۱) پھر خود ہی کہیں گے کہ ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں شریر لوگوں میں شمار کرتے تھے (۶۲) ہم نے ناحق ان کا مذاق اڑایا تھا یا اب ہماری نگاہیں ان کی طرف سے پلٹ گئی ہیں (۶۳) یہ اہل جہنّم کا باہمی جھگڑا ایک امر برحق ہے (۶۴) آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں اور خدائے واحد وقہار کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے (۶۵) وہی آسمان وزمین اور ان کی درمیانی مخلوقات کا پروردگار اور صاحب عزت اور بہت زیادہ بخشنے والا ہے (۶۶) کہہ دیجئے کہ یہ قرآن بہت بڑی خبر ہے (۶۷) تم اس سے اعراض کئے ہوئے ہو (۶۸) مجھے کیا علم ہوتا کہ عالم بالا میں کیا بحث ہو رہی تھی (۶۹) میری طرف تو صرف یہ وحی آتی ہے کہ میں ایک کھلا ہوا عذاب الٰہی سے ڈرانے والا انسان ہوں (۷۰) انہیں یاد دلایئے جب آپ کے پروردگار نے ملائکہ سے کہا کہ میں گیلی مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں (۷۱) جب اسے درست کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب سجدہ میں گر پڑنا (۷۲) تو تمام ملائکہ نے سجدہ کرلیا (۷۳) علاوہ ابلیس کے کہ وہ اکڑ گیا اور کافروں میں ہوگیا (۷۴) تو خدا نے کہا اے ابلیس تیرے

لئے کیا شے مانع ہوئی کہ تو اسے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے تو نے غرور اختیار کیا یا تو واقعاً بلند لوگوں میں سے ہے (۷۵) اس نے کہا کہ میں ان سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور انہیں خاک سے پیدا کیا ہے (۷۶) ارشاد ہوا کہ یہاں سے نکل جا تو مردود ہے (۷۷) اور یقیناً تیرے اوپر قیامت کے دن تک میری لعنت ہے (۷۸) اس نے کہا پروردگار مجھے روزِ قیامت تک کی مہلت بھی دیدے (۷۹) ارشاد ہوا کہ تجھے مہلت دیدی گئی ہے (۸۰) مگر ایک معیّن وقت کے دن تک (۸۱) اس نے کہا تو پھر تیری عزّت کی قسم میں سب کو گمراہ کروں گا (۸۲) علاوہ تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے خالص بنالیا ہے (۸۳) ارشاد ہوا تو پھر حق یہ ہے اور میں تو حق ہی کہتا ہوں (۸۴) کہ میں جہنّم کو تجھ سے اور تیرے پیروکاروں سے بھر دوں گا (۸۵) اور پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی تبلیغ کا کوئی اجر نہیں چاہتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والا غلط بیان ہوں (۸۶) یہ قرآن تو عالمین کے لئے ایک نصیحت ہے (۸۷) اور کچھ دنوں کے بعد تم سب کو اس کی حقیقت معلوم ہوجائے گی (۸۸)

تفسیر

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝

اے رسول خدا! ہمارے بندے ابراہیم اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو صاحبان قوت اور صاحبان بصیرت تھے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا

اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝ سے مراد ہے وہ صاحب طاقت وقوت اور صاحبان فہم وفراست ودانش ومعرفت تھے یعنی وہ عبادت خدا میں طاقت رکھتے تھے اور عبادت میں صبر کرنے والے تھے۔ اور ہم نے ان کو اس چیز کے ذریعے امتیاز دیا کہ وہ آخرت کو یاد رکھنے والے تھے۔

اس کے بعد خدا متقین کا ذکر کر رہا ہے اور جو کچھ ان کے لیے خدا نے تیار وآمادہ کیا ہے اس کو بیان کر رہا ہے۔ هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ یہ ایک نصیحت ہے متقین کے لیے اور ان کے لیے بہترین بازگشت ہے۔ اور ہمیشہ

رہنے والی جنت جس کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہیں وہاں تکیہ لگائے چین سے بیٹھے ہوں گے اور طرح طرح میوے اور شراب طلب کریں گے۔ اور ان کے پہلو میں نظر میں جھکائے ہوئے حسین بیویاں ہونگی۔

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ ۔ یعنی ایسی حوریں ہونگی کہ جن کی نظریں نیچی ہونگی۔ یعنی وہ ان کے علاوہ کسی اور کی طرف نہیں دیکھیں گی۔ اس کے بعد خدا ان چیزوں کو بیان کر رہا ہے جو جنت میں مومنین کو نصیب ہونگی۔

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ ۔ یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہ ہونے والا ہے۔

یعنی وہ رزق نہ ختم ہوگا اور نہ فنا و برباد ہونے والا ہے۔

هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ ۔ یہ ایک طرف سرکشوں کے لیے بدترین بازگشت ہے جو کہ جہنم ہے جس میں وارد ہونگے اور یہ بدترین ٹھکانہ ہے۔

فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ ۔ پس یہ اس عذاب کا مزہ چکھیں جو گرم پانی اور پیپ ہے۔

غساق جہنم میں ایک وادی ہے جس میں تین سو تیس جیلیں ہونگ اور ہر جیل میں تین سو گھر ہونگے اور ہر گھر میں چالیس کونے ہوں گے اور ہر کونے میں تین سو تیس بچھو ہونگے اور ہر بچھو کی دم میں تین سو تیس زہر بلے ڈنگ ہونگے اور ان کی زہر اتنی سخت ہوگی کہ ہر ایک بچھو اپنی پوری زہر پوری دوزخ پر پھینک دے تو پوری دوزخ والوں کی ہلاکت کے لیے کافی ہوگی اور یہ سر کش لوگوں کے لیے بدترین ٹھکانہ ہے فرماتے ہیں یہ وادی غساق آل محمدؐ کے دشمنوں اور ان کے حق کو غصب کرنے والوں کے لیے ہے۔

وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ ۔ اور اس قسم کی دوسری چیزیں بھی ہیں یہ تمہاری فوج ہے اسے تمہارے ہمراہ جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

یعنی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو آل محمدؐ پر ظلم کرنے والوں کے لشکر میں شامل تھے وہ خواہ بنو عباس یا بنو امیہ ہو۔ خدا ان کا بھلا نہ کرے اور یہ سب جہنم میں جلنے والے ہیں۔ اور اس کے بعد مرید اپنے پیروں سے کہیں گے کہ خدا تمہارا بھلا نہ کرے تم نے اس عذاب کو ہمارے لیے آمادہ کیا۔ اور تم نے آل محمد پر ظلم کرنے کی ابتداء کی اور یہ تمہارے لیے برا ٹھکانہ ہے اس کے بعد بنو امیہ والے کہیں گے۔

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ ۔

پھر وہ کہیں گے اے خدا یا جس نے ہم کو آگے بڑھایا ہے اس کے لیے جہنم کا عذاب دوگنا کر دے۔

اور اس کے بعد دشمن آل محمد جہنم میں کہے گا۔

مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ ۔ ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم جہنم میں ان لوگوں کو نہیں دیکھ

رہے ان کو ہم دنیا میں سب سے زیادہ برے سمجھ رہے تھے۔

یعنی دنیا میں ہم ان کو برے جانتے تھے یعنی علیؑ کے شیعہ اب ہم ان کو اپنے ساتھ جہنم میں نہیں دیکھ رہے۔

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ ۔ ہم نے ناحق ان کا مزاق اڑایا تھا یا اب ہماری آنکھیں ان کی طرف سے پلٹ گئی ہیں۔

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ ۔ اہل جہنم کا ایک دوسرے کے ساتھ یہ جھگڑا ایک امر برحق ہے۔

یہ ہی وہ ہے جس کے بارے امام صادقؑ کا یہ قول ہے کہ جس میں آپ نے فرمایا؛ جنت میں تم پر لوگوں تعجب کریں گے اور جہنم میں تم کو تلاش کیا جائے گا۔

یعنی جنت میں تمہارا مال و مقام دیکھ کر اہل جنت تم پر تعجب و رشک کریں گے اور دوزخ والے تمہیں تلاش کریں گے لیکن وہاں کوئی نہیں ملے گا۔ اس کے بعد خدا پھر اپنے رسول سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ ۔ آپ فرمادیں کہ یہ بہت بڑی خبر ہے۔

یعنی امیر المومنین بہت بڑی خبر ہیں۔

اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ ۔

تم اس خبر سے اعراض کیے ہوئے ہو اور مجھے کیا معلوم کہ عالم بالا کیا بحث ہو رہی ہے میری طرف تو فقط یہ وحی آتی ہے کہ میں ایک کھلے ہوئے عذاب خدا سے ڈرانے والا انسان ہوں۔

اسماعیل جعفی سے منقول ہے کہ میں مسجد الحرام میں حضرت امام محمد باقرؑ کے ساتھ ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے سر بلند کیا اور ایک مرتبہ آسمان کو دیکھا اور ایک مرتبہ کعبہ کو دیکھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔

میں راوی نے عرض کیا: وہ کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا کو رات کے وقت اللہ تعالیٰ نے مسجد الحرام سے بیت المقدس تک سیر کرائی تھی امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو یہاں (کعبہ کی طرف اشارہ کر کے) سے وہاں (آسمان کی طرف اشارہ کر کے) تک رات کے وقت سیر کرائی تھی اور ان دونوں کے درمیان حرم ہے۔ جب آپؐ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو وہاں پہنچ کر جبرائیل علیہ السلام رک گئے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایسی جگہ آکر رک ہے ہو؟

جبرائیل نے کہا: آپؐ آگے جائیں آپ وہاں پر پہنچے ہیں جہاں مخلوق خدا میں کوئی نہیں پہنچتا۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: میں نے ایک نور کا مشاہدہ کیا، میرے اور اس کے درمیان سجہ حائل تھا۔

میں راوی نے عرض کیا، سجہ کیا ہے۔

آپؐ نے اپنے چہرے کے ساتھ زمین کیطرف اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا اور آپؐ نے تین بار کہا کہ اس سے اللہ کا جلال مراد ہے پھر رسول اللہ نے فرمایا:

اللہ نے آواز دی: اے محمدؐ میں نے جواب میں کہا:

لبیک یا رب۔

ارشاد ہوا جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ میں کس بات پر جھگڑا ہوا ہے میں نے عرض کیا: خدایا تو پاک ہے مجھے تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے مجھے عطا کیا۔ پھر اللہ نے اپنا ہاتھ یعنی دست قدرت میرے سینہ پر رکھا جسکی ٹھنڈک مجھے اپنے کندھوں کے درمیان محسوس ہوئی۔ اس کے بعد خدا نے ماضی و مستقبل کے متعلق مجھ سے جو کچھ پوچھا میں اسے جان چکا تھا۔ پھر آوازِ قدرت آئی۔ اے محمدؐ ملاء اعلیٰ میں کس بات پر جھگڑا ہوا ہے میں نے عرض کیا: پروردگار کفارات (کفارہ کی جمع) درجات اور حسنات کے متعلق ان میں جھگڑا ہوا ہے۔

پھر آوازِ قدرت آئی۔ اے محمدؐ دنیا میں تمہارا رزق ختم ہونے والا ہے اور تمہاری موت قریب ہے۔ یہ بتاؤ تمہارا ولی کون ہے؟

میں نے عرض کیا: پروردگار میں نے تیری مخلوق کو اچھی طرح آزمایا ہے علی سے بڑھ کر میرا کوئی فرمانبردار نہیں ہے۔

اللہ نے فرمایا اے محمدؐ اسے بشارت دو کہ وہ ہدایت کا پرچم ہے۔ اور میرے اولیاء کا امام ہے۔ اور میرے اطاعت گزاروں کے لئے نور ہے۔ اور علی وہ کلمہ ہے جس کو میں نے متقین پر لازم کیا ہے۔ جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس اس نے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اسے ایسی فضیلتوں سے مخصوص کرونگا جس سے میں نے کسی کو مخصوص نہیں کیا ہے۔ میں نے عرض کیا پروردگار میرا بھائی، میرا ساتھی میرا وزیر اور میرا وارث ہے۔

خدا نے فرمایا ہماری تقدیر میں یہ فیصلہ پہلے سے ہو چکا ہے۔

اس کی آزمائش کی جائے گی اور اس کے ذریعے لوگوں کی آزمائش کی جائے گی اور پھر فرمایا کہ میں نے اس کو عطا کیا عطا کیا عطا کیا عطا کیا چار مرتبہ فرمایا اور میں نے اس کے لئے چار چیزیں دست قدرت میں آمادہ کی ہیں اور میں نے وہ کسی دوسرے کو عطاء نہیں نہیں کی ہیں۔

(اس روایت میں بھی لفظ ید استعمال ہوا ہے اس سے مراد قدرت خدا ہے) اس کے بعد خدا ابلیس کے واقعہ کی

[illegible] فرما رہا ہے۔

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ﴿۷۱﴾ ۔

یاد کریں اس وقت کو جب آپ کے رب نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔

علامہ فرماتے ہیں حضرت آدمؑ اور ابلیس کا واقعہ ہم نے اس کے محل یعنی سورہ بقرہ میں ذکر کر دیا ہے۔

ابو بصیر نے حضرت امام ابو عبداللہؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا؛ اگر خدا نے تمام مخلوق کو اپنے ہاتھوں سے خلق کیا ہوتا تو پھر خدا آدم کے بارے میں احتجاج کرتے ہوئے کبھی نہ فرماتا کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے خلق کیا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ ۔ اور تجھے کس چیز نے منع کیا ہے کہ تو اس کو سجدہ کرے جس کو میں نے اپنے دست قدرت سے خلق کیا ہے

یعنی اے ابلیس کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اشیاء کو بنایا ہے ابلیس نے جواب میں کیا۔

اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ ۔ میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے خلق کیا اور اس کو مٹی سے خلق کیا ہے۔

اسحاق بن حریز نے حضرت ابو عبداللہؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا اے اسحاق تیرے ساتھی ابلیس کے اس قول کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ جس میں اس نے کیا خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ تو میں نے عرض کیا ہمارے ساتھی وہی کہتے ہیں جو اللہ نے میں ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا ابلیس ملعون نے خدا کی بارگاہ میں جھوٹ بولا تھا۔ اللہ نے اس کی اصل بھی مٹی ہی قرار دی تھی کیا تو نے قرآن میں نہیں دیکھا اللہ سورہ یٰسٓ میں ارشاد فرماتا ہے۔ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ خلقه الله من تلك النار والنار من تلك الشجرة والشجر اصلها من طين ۔ وہی خدا ہے جس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ کو ایجاد کیا اور تم اس سے ساری آگ روشن کرتے ہو۔ تو اللہ نے ابلیس کو آگ سے خلق کیا اور وہ آگ اس درخت سے خلق ہوئی اور وہ درخت کی جڑیں زمین میں تھیں تو اس کی اصل بھی مٹی ہی تھی۔

رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ ۔ اس نے عرض کی اے میرے رب تو مجھے قیامت تک مہلت دے تو ارشاد ہوا کہ تجھے وقت معلوم تک کی مہلت دی گئی ہے۔

اس کے بارے میں حضرت ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ وقت معلوم سے مراد وہ وقت جب رسول خدا ابلیس کو ایک چٹان پر قتل کر دیں گے۔ اور وہ چٹان بیت المقدس میں ہوگی۔

اس کے بعد ابلیس ملعون نے کہا فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾ ۔ تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کروں

گا۔سوائے تیرے ان بندوں کے جو تیرے مخلص بندے ہیں۔

تو اس کے جواب میں خدا نے فرمایا: فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾ ۔ پس حق یہ ہے اور میں تو حق ہی کہتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور تیرے پیروکاروں سے بھر دوں گا۔

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۔ اے محمد آپ کہہ دیں کہ اپنی تبلیغ کا کوئی اجر تم سے نہیں چاہتا۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ خدا نے رسول خدا سے فرمایا کہ آپ ان لوگوں سے فرما دے کہ دین کی تبلیغ کا تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا۔ لہٰذا یہ مال جو تم مجھے اس کی اجرت میں ادا کرنا چاہتے ہو وہ میں نہیں چاہتا۔

وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ ۔ اور نہ ہی میں بناوٹ کرنے والا غلط بیان ہوں۔ یعنی یہ جو میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے کوئی اجرت نہیں چاہیے یہ بناوٹ نہیں۔ اور نہ ہی میں کوئی تکلف کر رہا ہوں۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ ۔ اور یہ قرآن عالمین کے لیے ایک نصیحت ہے۔

مراد پوری مخلوق ہے۔ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾ ۔ اور کچھ دیر کے بعد تم سب کو اس کی حقیقت کا علم ہو جائے گا۔

یعنی یہ خطاب مشرکین کو ہے۔ اے مشرکین موت کے وقت اور موت کے بعد قیامت کے دن تمہیں اس کی حقیقت کا علم ہو جائے گا۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ

سورۃ الزمر مکی سورت ہے اور اس کی آیات 75 ہیں۔ اور اس کے رکوع آٹھ (8) ہیں اور اس کی ترتیب جو قرآن میں ہے اس کا نمبر 39 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 59 ہے۔

تلاوت کا ثواب واجر:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق سے نقل ہے آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ زمر کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت کا شرف عطا کرے گا اور مال و قبیلہ کے بغیر اتنی عزت دے گا کہ جو بھی اسے دیکھے گا وہ اس سے خوف زدہ ہو جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو دوزخ پر حرام قرار دے گا اور جنت میں اس کے لیے ایک ہزار شہر تعمیر کرے گا ہر شہر میں ہزار محلات ہوں گے اور ہر محل میں ایک سو حوریں ہوں گی اور اس کے لیے دو جائیں گے۔ اور اس کے لیے خیام میں حوریں ہوں گی اور ہر طرح کے پھل اس کو دیے جائیں گے۔

آیت ۱ تا ۳۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَالْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ
الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ
خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ
الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ
اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ
اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ
اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۚ اِنَّكَ مِنْ
اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ
وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ
وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ

اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ
الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝
قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ
اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا
ذٰلِكَ هُوَالْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ
تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ
اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ
فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ
كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ
وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ
مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ
يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي
الْاَلْبَابِ ۝ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ
فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَللّٰهُ

نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۲۳
اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ
ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝۲۴ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ
الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۵ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۶ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا
لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۲۷ قُرْاٰنًا
عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۲۸ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ
شُرَكَاۗءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۹ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝۳۰ ثُمَّ
اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝۳۱

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

یہ صاحب عزت وحکمت خدا کی نازل کی ہوئی کتاب ہے (۱) ہم نے آپ کی طرف اس کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے لہٰذا آپ مکمل اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کریں (۲) آگاہ ہو جاؤ کہ خالص بندگی صرف اللہ کے لئے ہے اور جن لوگوں نے اس کے علاوہ سرپرست بنائے ہیں یہ کہہ کر

کہ ہم ان کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں گے۔ اللہ ان کے درمیان تمام اختلافی مسائل میں فیصلہ کر دے گا کہ اللہ کسی بھی جھوٹے اور ناشکری کرنے والے کو ہدایت نہیں دیتا ہے (۳) اور وہ اگر چاہتا کہ اپنا فرزند بنائے تو اپنی مخلوقات میں جسے چاہتا اس کا انتخاب کر لیتا وہ پاک و بے نیاز ہے اور وہی خدائے یکتا اور قہار ہے (۴) اس نے آسمان و زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے وہ رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے آفتاب اور ماہتاب کو تابع بنا دیا ہے سب ایک مقررہ مدت تک چلتے رہیں گے آگاہ ہو جاؤ وہ سب پر غالب اور بہت بخشنے والا ہے (۵) اس نے تم سب کو ایک ہی نفس سے پیدا کیا ہے اور پھر اسی سے اس کا جوڑا قرار دیا ہے اور تمہارے لئے آٹھ قسم کے چوپائے نازل کئے ہیں۔ وہ تم کو تمہاری ماؤں کے شکم میں تخلیق کی مختلف منزلوں سے گزارتا ہے اور یہ سب تین تاریکیوں میں ہوتا ہے۔ وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اسی کے قبضہ میں ملک ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے پھر تم کدھر پھرے جا رہے ہو (۶) اگر تم کافر بھی ہو جاؤ گے تو خدا تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا ہے اور اگر تم اس کا شکریہ ادا کرو گے تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے اور کوئی شخص دوسرے کے گناہوں کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے اس کے بعد تم سب کی بازگشت تمہارے پروردگار کی طرف ہے پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم دنیا میں کیا کر رہے تھے وہ دلوں کے چھپے ہوئے رازوں سے بھی باخبر ہے (۷) اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پوری توجہ کے ساتھ پروردگار کو آواز دیتا ہے پھر جب وہ اسے کوئی نعمت دے دیتا ہے تو جس بات کے لئے اس کو پکار رہا تھا اسے یکسر نظر انداز کر دیتا ہے اور خدا کے لئے مثل قرار دیتا ہے تاکہ اس کے راستے سے بہکا سکے تو آپ کہہ دیجئے کہ تھوڑے دنوں اپنے کفر میں عیش کر لو اس کے بعد تو تم یقیناً جہنم والوں میں ہو (۸) کیا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ اور قیام کی حالت میں خدا کی عبادت کرتا ہے اور آخرت کا خوف رکھتا ہے اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے۔۔۔۔ کہہ دیجئے کہ کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں ان کے برابر ہو جائیں گے جو نہیں جانتے ہیں۔ اس بات سے نصیحت صرف صاحبانِ عقل حاصل کرتے ہیں (۹) کہہ دیجئے کہ

اے میرے ایماندار بندو! اپنے پروردگار سے ڈرو۔ جو لوگ اس دارِ دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے نیکی ہے اور اللہ کی زمین بہت وسیع ہے بس صبر کرنے والے ہی وہ ہیں جن کو بے حساب اجر دیا جاتا ہے (۱۰) کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اخلاص عبادت کے ساتھ اللہ کی عبادت کروں (۱۱) اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا اطاعت گزار بن جاؤں (۱۲) کہہ دیجئے کہ میں گناہ کروں تو مجھے بڑے سخت دن کے عذاب کا خوف ہے (۱۳) کہہ دیجئے کہ میں صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور اپنی عبادت میں مخلص ہوں (۱۴) اب تم جس کی چاہو عبادت کرو کہہ دیجئے کہ حقیقی خسارہ والے وہی ہیں جنہوں نے اپنے نفس اور اپنے اہل کو قیامت کے دن گھاٹے میں رکھا۔ آگاہ ہو جاؤ یہی کھلا ہوا خسارہ ہے (۱۵) ان کے لئے اوپر سے جہنّم کی آگ کے اوڑھنے ہوں گے اور نیچے سے بچھونے۔ یہی وہ بات ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے میرے بندو مجھ سے ڈرو (۱۶) اور جن لوگوں نے ظالموں سے علیحدگی اختیار کی کہ ان کی عبادت نہ کریں اور خدا کی طرف متوجہ ہو گئے ان کے لئے ہماری طرف سے بشارت ہے لہٰذا پیغمبر آپ میرے بندوں کو بشارت دے دیجئے (۱۷) جو باتوں کو سنتے ہیں اور جو بات اچھی ہوتی ہے اس کا اتباع کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو صاحبانِ عقل ہیں (۱۸) کیا جس شخص پر کلمہ عذاب ثابت ہو جائے اور کیا جو شخص جہنّم میں چلا ہی جائے آپ اسے نکال سکتے ہیں (۱۹) البتہ جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا خوف پیدا کیا ان کے لئے جنّت کے غرفے ہیں اور ان کے غرفوں پر مزید غرفے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے (۲۰) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے پھر اسے مختلف چشموں میں جاری کر دیا ہے پھر اس کے ذریعہ مختلف رنگ کی زراعت پیدا کرتا ہے پھر وہ کھیتی سوکھ جاتی ہے تو اسے زرد رنگ میں دیکھتے ہو پھر اسے بھوسا بنا دیتا ہے ان تمام باتوں میں صاحبانِ عقل کے لئے یاددہانی اور نصیحت کا سامان پایا جاتا ہے (۲۱) کیا وہ شخص جس کے دل کو خدا نے اسلام کے لئے کشادہ کر دیا ہے تو وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نورانیت کا حامل ہے گمراہوں

جیسا ہو سکتا ہے۔ افسوس ان لوگوں کے حال پر جن کے دل ذکرِ خدا کے لئے سخت ہو گئے ہیں تو وہ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں (۲۲) اللہ نے بہترین کلام اس کتاب کی شکل میں نازل کیا ہے جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی گئی ہیں کہ ان سے خوفِ خدا رکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے بعد ان کے جسم اور دل یادِ خدا کے لئے نرم ہو جاتے ہیں یہی اللہ کی واقعی ہدایت ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے اور جس کو وہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے (۲۳) کیا وہ شخص جو روزِ قیامت بدترین عذاب کا بچاؤ اپنے چہرہ سے کرنے والا ہے نجات پانے والے کے برابر ہو سکتا ہے اور ظالمین سے تو یہی کہا جائے گا کہ اپنے کرتوت کا مزہ چکھو (۲۴) اور ان کفار سے پہلے والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تو ان پر اس طرح سے عذاب وارد ہو گیا کہ انہیں اس کا شعور بھی نہیں تھا (۲۵) پھر خدا نے انہیں زندگی دنیا میں ذلّت کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو بہرحال بہت بڑا ہے اگر انہیں معلوم ہو سکے (۲۶) اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے کہ شاید یہ عبرت اور نصیحت حاصل کر سکیں (۲۷) یہ عربی زبان کا قرآن ہے جس میں کسی طرح کی کجی نہیں ہے شاید یہ لوگ اسی طرح تقویٰ اختیار کر لیں (۲۸) اللہ نے اس شخص کی مثال بیان کی ہے جس میں بہت سے جھگڑا کرنے والے شرکاء ہوں اور وہ شخص جو ایک ہی شخص کے سپرد ہو جائے کیا دونوں حالات کے اعتبار سے ایک جیسے ہو سکتے ہیں ساری تعریف اللہ کے لئے ہے مگر ان کی اکثریت سمجھتی ہی نہیں ہے (۲۹) پیغمبر آپ کو بھی موت آنے والی ہے اور یہ سب مرجانے والے ہیں (۳۰) اس کے بعد تم سب روزِ قیامت پروردگار کی بارگاہ میں اپنے جھگڑے پیش کرو گے (۳۱)

تفسیر

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① ۔ یہ صاحب عزت اور حکمت والے خدا کی طرف نازل کردہ کتاب ہے۔

اس کے بعد خدا نے اپنے نبی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا؛

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝

اور ہم نے آپ کی طرف اس کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے لہٰذا آپ مکمل اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کریں آگاہ ہو جائیں کہ خالص بندگی صرف اللہ کے لیے ہے اور جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسروں کو اپنا حاکم و سرپرست بنایا ہے وہ یہ کہہ کہ ان کی عبادت کرتے کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں گے۔

علامہ فرماتے ہیں یہ جو الفاظ خدا نے فرمائے ہیں یہ جملہ خبریہ ہیں۔ لیکن مراد یہ نہیں ہے۔ کہ اللہ ان کے بارے میں خبر دے رہا ہے بلکہ مراد ہے کہ خدا ان کے قول کی حکایت کر رہا ہے۔ کیونکہ مکہ کے قریش جو بتوں کی عبادت کرتے تھے وہ یوں کہا کرتے تھے کہ ہم ان بتوں کی عبادت اس لیے کرتے ہیں تاکہ ان کے ذریعے ہم خدا قرب حاصل کریں کیونکہ خدا کی حقیقی اور جیسا کہ اس کا حق ہے اس انداز سے اس کی عبادت نہیں کر سکتے لہٰذا ہم نے ان کو قرب خدا کا سیلہ بنایا ہے۔ تو خدا نے ان کے قول کی حکایت کی ہے۔ لذا یہ الفاظ خبر یہ ہیں لیکن معنی حکایت ہے۔

''بعض لوگ جو بد عقیدہ ہیں وہ اس قول مشرکین کا سہارا لے کر وسیلہ کا انکار کرتے ہیں اور وسیلہ کو شرک قرار دیتے ہیں جبکہ ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ خدا نے مشرکوں کے اس قول کی مزمت کی ہے وہ اس وجہ سے کہ جن کو خدا نے نہیں بنایا بلکہ انہوں نے خود بنایا ہے اسی کو وہ وسیلہ قرار دے رہے ہیں جبکہ وہ اس کے اہل نہیں ہیں معلوم ہوا کہ نا اہل کو اور خود اپنے بنائے ہوئے کو اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ قرار دینا یہ جرم ہے لیکن جن کو خدا نے وسیلہ قرار دیا ہے ان کو وسیلہ قرار دینا یہ شرک نہیں یہ عین توحید ہے لہٰذا خدا نے وسیلہ تلاش کرنے کا حکم دیا بنانے کا نہیں مترجم''

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۭ اور اللہ یقیناً ان کے درمیان اختلافی مسائل میں فیصلہ کر دے گا اور اللہ کسی بھی جھوٹے اور ناشکری کرنے والے کو ہدایت نہیں دے گا۔

اس کے بعد خدا ان لوگوں کو رد کر رہا ہے کہ جن کا عقیدہ ہے کہ خدا کی اولاد ہے۔ ان کو رد کرتے ہوئے اور ان کے قول و عقیدے کو باطل کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ اور اگر

اللہ چاہتا کہ کسی کو فرزند بنائے تو اپنی مخلوقات میں جسے چاہتا وہ اس کا انتخاب کر لیتا وہ پاک و بے نیاز ہے اور خدائے یکتا اور قہار ہے يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ ۔ وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے۔

یعنی اس کو اس پر اور اس کو اس پر لپیٹ دیتا ہے۔ یعنی رات ختم ہوتی ہے تو دن آتا ہے اور دن ختم ہوتا ہے تو رات آتی ہے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے: خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا ۔ اس نے تم سب کو ایک ہی نفس سے پیدا کیا ہے اور اسی سے اس کا جوڑا قرار دیا ہے یعنی نفس واحد سے مراد حضرت آدم اور ان کی زوجہ سے مراد حضرت حوا ہیں۔

وَاَنْزَلَ لَكُمْ ۔ اس نے تمہارے (انسانوں) کے لیے خلق کیا۔

مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ ۔ اور اس نے تمہارے لیے آٹھ قسم کے چوپائے خلق کیے یہ وہی جانور ہیں جن کے بارے میں سورہ انعام میں ذکر کیا جا چکا ہے۔

يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ

وہ تم کو تمہاری ماؤں کے شکم میں تخلیق کی مختلف منزلوں سے گذارتا ہے اور یہ سب تین تاریکیوں میں ہوتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ ظلمات ثلاثہ سے بطن رحم اور بچہ دانی کی تاریکی مراد ہیں۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ ۔ وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اس کے قبضہ میں ملک ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے پھر تم کدھر جا رہے ہو۔

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ اور اگر تم کافر ہو جاؤ گے تو خدا تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا اور تم اس کا شکر ادا کرو تو وہ اس کو پسند کرتا ہے۔

یعنی اگر تم اس کی نعمات کا کفر کرو گے تو وہ بے نیاز ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ تم اس کی نعمات کا کفر اختیار کرو۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا ۔ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پوری توجہ سے وہ اپنے رب کو پکارتا ہے پھر جب وہ اسے کوئی نعمت دے دیتا ہے تو جس بات کے لیے اس کو پکار رہا تھا اسے یکسر نظر انداز کر دیتا ہے۔ وَخَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ ۔ اور وہ خدا کے شریک قرار دیتے ہیں۔

قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۚ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ ۔ آپ فرما دیں کہ تھوڑے دن اپنے کفر پر عیش کر لو اور

اس کے بعد تم یقیناً جہنم والوں سے ہو گے۔

علامہ فرماتا ہے کہ یہ الوفلاں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ

کیا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ اور قیام کی حالت میں خدا کی عبادت کرتا ہے اور آخرت کا خوف رکھتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار رہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت امیر المومنین علیؑ کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی سے فرماتا ہے۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

اے رسول آپ کہہ دیں کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں۔ اس بات میں فقط عقلاء کے لیے نصیحت ہے۔

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ سے عقلاء مراد ہیں۔

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ان کے لیے اوڑھنے اور بچھونے جہنم کی آگ ہوگی۔

یعنی ان کے اوپر اور نیچے جہنم کی آگ ہوگی یعنی وہ عذاب میں گھرے ہوئے ہونگے۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ ۔

البتہ جن لوگوں نے اپنے رب کا خوف پیدا کیا ان کے لیے جنت کے غرفے ہوں گے۔

اور ان کے غرفوں کے اوپر مزید غرفے ہونگے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی خدا کا وعدہ ہے اور خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

حضرت ابو جعفر امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ حضرت امیر المومنین علیؑ نے اہل خدا سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا اور پوچھا کہ جنت کے غرفہ اور بالا خانے کس چیز سے بنے ہوئے ہونگے تو اس کے جواب حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے لیے وہ بالا خانے موتی، یاقوت اور زبرجد سے تعمیر کرائے ہیں۔ ان کی چھت سونے کی ہوگی اور چھت کی مضبوطی کے لیے چاندی استعمال کی گئی ہے۔ ہر غرفہ میں سونے کے ایک ہزار

ہوں گے۔ ہر دروازے پر ایک فرشتہ مقرر ہوگا۔ اور ان میں عالیشان بستر بچھے ہوئے ہوں گے۔ جو کہ حریر و دیباج کے بنے ہوئے ہوں گے۔ اور ان کی تہ میں کستوری، عنبر اور کافور ہوگا اور وہ فرش مرفوعة کی آیت کا

جب مومن منزل جنت میں قدم رکھے گا تو اس کے سر پر حکومت و کرامت کا تاج رکھا جائے گا اور اسے سونے، یاقوت، اور موتیوں سے بنی پوشاک پہنائی جائے گی اور يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۔ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ ۔ (سورۃ حج آیہ ۲۳) کی آیت کا اسی طرف اشارہ ہے۔

جب مومن تخت پر بیٹھے گا تو تخت مسرت کیوجہ سے لرزنے لگے گا۔ پھر جب اسکی لرزش ختم ہوگی تو اس کی منازل کا انچارج اسے مبارک دینے کے لیے آئے گا تو خدام کہیں گے کہ ابھی رک جاؤ اس وقت اللہ کے ولی کی زوجہ اس سے ملاقات کے لیے جا رہی ہے۔ چنانچہ اس وقت اس کی بیوی یاقوت زبرجد کے ہار زیب تن کئے ہوئے اور مشک وغیرہ استعمال کرتے ہوئے خیمہ سے باہر آئے گی اور اس کے سر پر تاج کرامت ہوگا۔ اس کے پاؤں میں یاقوت ولولو کا جوتا ہوگا جس کے تسمے یاقوت احمر کے ہوں گے۔ جب وہ ولی کے قریب آئے گی تو وہ اس کے استقبال کے لیے اٹھے گا تو وہ کہے گی۔ اے ولی خدا آپ تکلیف نہ کریں۔ یہ تھکان کا دن نہیں ہے۔ آج سے میں آپ کی ہوں اور آپ میرے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتے اسے مبارک دینے آئیں گے۔ وہ جنت کے انچارج فرشتہ سے کہیں گے۔ کہ آپ اللہ کے ولی سے ہمارے لیے ملاقات کی اجازت حاصل کریں، ہم انہیں مبارک دینے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ وہ کہے گا آپ یہاں رک جائیں۔ میں حاجب (دربان) کو تمہاری آمد کی اطلاع دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ آکر صاحب سے کہے گا کہ ملائکہ حاضری کے لیے آئے ہیں، آپ ان کے لیے وقت حاصل کریں۔

پس فرشتہ حاجب کے پاس آئے گا اس فرشتے اور حاجب کے درمیانی تین جنتیں ہونگی یہاں تک کہ وہ فرشتہ پہلے دروازے پر آئے گا۔ اور وہ آکر دربان سے کہے گا غرفہ کے دروازے پر ایک ہزار فرشتے آئے ہیں جن کو خدا نے بھیجا ہے تاکہ وہ ولی خدا کو مبارک باد دیں اور اب وہ آپ سے اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ تو وہ دربان فرشتے سے کہے گا کہ اس وقت ولی خدا اپنی زوجہ کے ساتھ ہے اس وقت ان سے اجازت طلب کرنا بہت بڑا کام ہے۔

ولی خدا اور اس دربان کے درمیان دو جنتیں ہونگی پس وہ دربان قیم (یعنی امور کا متولی) کے پاس آئے گا اور عرض کرے گا کہ غرفہ کے دروازے پر ایک ہزار فرشتے ہیں جن کو خدا نے بھیجا ہے تاکہ وہ ولی خدا کو مبارک دیں پس آپ ان کے لیے ولی خدا سے اجازت طلب کریں۔ تو وہ قیم خدام کے پاس آئے گا اور خدام سے کہے گا کہ خدائی جبار کی طرف سے آئے ہوئے ہزار فرشتے غرفہ کے دروازے پر موجود ہیں جن کو خدا نے ولی خدا کو مبارک دینے کے لیے روانہ کیا ہے پس آپ

ان کے لیے اجازت طلب کریں۔ پس خدام ولی خدا کو ان فرشتوں کے بارے میں اطلاع دے گا تو وہ ولی خدا ان کے لیے اجازت عطا فرمائیں گے۔ پس وہ فرشتے ولی خدا کے پاس حاضر ہونگے جب ولی خدا اپنے غرفہ میں موجود ہونگے اس غرفہ کے ہزار دروازے ہونگے اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ موکل ہوگا جب ملائکہ کو اندر آنے کی اجازت دی جائے گی تو ہر فرشتہ جس دروازے پر موکل ہوگا وہ اپنے دروازے کو کھول دے گا۔ پس ہر فرشتہ غرفہ کے دروازے سے اندر آئے گا اور سب ولی خدا کو خدائے جبار کا پیغام دیں گے یہ ہی خدا کے اس قول کا مطلب ہے۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ (اور ملائکہ ہر دروازے سے ان کے پاس داخل ہونگے) یعنی اس سے غرفہ کے دروازے مراد ہیں۔ اس کے بعد وہ فرشتے کہیں گے۔

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ تم پر سلام ہو اس سے جو تم لوگوں نے دنیا میں صبر کیا پس آخرت میں کتنا اچھا گھر آپ کا ہے۔ اور یہ ہی مراد ہے قول خدا ہے۔ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ اور جب آپ نے دیکھا پھر نعمتوں اور ملک کبیر کو۔ یعنی یہ سب کچھ ولی خدا کے لیے ہے ان میں جو کچھ ہے وہ ولی خدا کی عزت و کرامت ہے خواہ وہ نعمتیں ہو یا عظیم ملک ہو اور ملائکہ خدائے جبار کے فرستادہ ہوں گے جو ولی خدا سے اجازت طلب کریں گے اور وہ ولی خدا کی اجازت کے بغیر اس کے غرفہ میں داخل نہیں ہونگے یہ ہی وہ ملک عظیم ہے اس عظیم و عظمت والی سلطنت میں نہریں جاری ہوگی۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ

کیا وہ شخص جس کے دل کو خدا نے اسلام کے لیے کشادہ کر دیا ہے وہ اپنے رب کی طرف سے نو

رانیت کا حامل ہے گمراہوں جیسا ہو سکتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت امیر المومنین علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے شخص سے مراد علیؑ ہیں۔ جو خدا کی طرف سے نور پر ہیں۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا۔ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ۔ آپ فرمادیں کہ حقیقی خسارے والے وہ ہیں جنہوں نے اپنے نفس اور اپنے خاندان کو خسارے میں رکھا۔

آپ نے فرمایا جنہوں نے اپنے اور اپنے خاندان والوں کے ساتھ نبن و دھوکا کیا اور یہ ہی لوگ قیامت کے دن واضح خسارے میں ہونگے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ۔ کیا تم نے نہیں دیکھا ہے کہ خدا نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے اور پھر مختلف چشموں میں جاری کر دیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ يَنَابِيْعَ سے مراد وہ چشمے ہیں جو زمین پر جاری کیے گئے ہیں پھر اس سے مختلف قسم کی زراعت کو پیدا کرتا ہے اور پھر وہ کھیتی سوکھ جاتی ہے اور جب وہ سوکھ جاتی ہے تو وہ ایندھن کے کام آتی ہے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ ۔ اللہ اس شخص کی مثال پیش کرتا ہے جس کے بارے میں جھگڑا کرنے والے بہت سے شرکاء ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں یہ شخص جس کے بارے میں جھگڑا ہو رہا ہے۔ اس سے امیر المومنین علی مراد ہیں۔ اور جھگڑا کرنے والے شرکاء سے وہ لوگ مراد جنہوں نے آپ پر ظلم کیا اور آپ کا حق غصب کیا مُتَشٰكِسُوْنَ ۔ غصب کرنے والے مراد ہیں۔

اور پھر وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۔ اور وہ ایک شخص ایک ہی شخص کے سپرد ہوا۔

علامہ فرماتے ہیں وہ شخص جو ایک شخص کے سپرد ہے وہ امیر المومنین میں اور جس کے سپرد ہیں وہ رسول خدا ہیں پھر فرمایا ہے۔ کہ وہ شخص اور جھگڑا کرنے والے برابر ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی کو ان کی موت کی خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ اے رسول آپ کو بھی موت آنے والی ہے اور یہ سب بھی مر جائیں گے اس کے بعد تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے اپنا جھگڑا پیش کرو گے امیر المومنین اور وہ لوگ جنہوں نے آپ کا حق غصب کیا ہے وہ خدا کی بارگاہ میں پیش ہونگے اور آپ جھگڑا پیش کریں گے۔

آیت ۳۲ تا ۶۳

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ

بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۷﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا
لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ﴿۳۸﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ
هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۹﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ
اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى
الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِىْ لَمْ تَمُتْ فِىْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِىْ قَضٰى
عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا
لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ
اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ
دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِىْ مَا كَانُوْا فِيْهِ
يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ
لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ
يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ
نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ
هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ
يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا
تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ
رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ
تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِىْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ

السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ
تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾
بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ
مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ
شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾

ترجمہ

تو اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر بہتان باندھے اور صداقت کے آجانے کے بعد اس کی تکذیب کرے تو کیا جہنّم میں کافرین کا ٹھکانا نہیں ہے (۳۲) اور جو شخص صداقت کا پیغام لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ درحقیقت صاحبانِ تقویٰ اور پرہیزگار ہیں (۳۳) ان کے لئے پروردگار کے یہاں وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہتے ہیں اور یہی نیک عمل والوں کی جزا ہے (۳۴) تاکہ خدا ان برائیوں کو دور کردے جو ان سے سرزد ہوئی ہیں اور ان کا اجر ان کے اعمال سے بہتر طور پر عطا کرے (۳۵) کیا خدا اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں ہے اور یہ لوگ آپ کو اس کے علاوہ دوسروں سے ڈراتے ہیں حالانکہ جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے (۳۶) اور جس کو وہ ہدایت دیدے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے کیا خدا سب سے زیادہ زبردست انتقام لینے والا نہیں ہے (۳۷) اور اگر آپ ان سے سوال کریں گے کہ زمین و آسمان کو

کس نے پیدا کیا ہے تو کہیں گے کہ اللہ نے۔۔۔۔ تو کہہ دیجئے کہ کیا تم نے ان سب کا حال دیکھا
جن کی عبادت کرتے ہو کہ اگر خدا نقصان پہنچانے کا ارادہ کرلے تو کیا یہ اس نقصان کو روک سکتے
ہیں یا اگر وہ رحمت کا ارادہ کرلے تو کیا یہ اس رحمت کو منع کر سکتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے
میرا خدا کافی ہے اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں (۳۸) اور کہہ دیجئے کہ قوم والو
تم اپنی جگہ پر عمل کرو اور میں اپنا عمل کر رہا ہوں اس کے بعد عنقریب تمہیں سب کا حال معلوم
ہو جائے گا (۳۹) کہ کس کے پاس رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب
نازل ہوتا ہے (۴۰) ہم نے اس کتاب کو آپ کے پاس لوگوں کی ہدایت کے لئے حق کے ساتھ
نازل کیا ہے اب جو ہدایت حاصل کرلے گا وہ اپنے فائدہ کے لئے کرے گا اور جو گمراہ ہو جائے گا وہ
بھی اپنا ہی نقصان کرے گا اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں (۴۱) اللہ ہی ہے جو روحوں کو موت
کے وقت اپنی طرف بلا لیتا ہے اور جو نہیں مرتے ہیں ان کی روحوں کو بھی نیند کے وقت طلب کرلیتا
ہے اور پھر جس کی موت کا فیصلہ کرلیتا ہے اس کی روح کو روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک
مقررہ مدت کے لئے آزاد کر دیتا ہے۔ اس بات میں صاحبانِ فکر و نظر کے لئے بہت سی نشانیاں پائی
جاتی ہیں (۴۲) کیا ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر سفارش کرنے والے اختیار کرلئے ہیں تو آپ کہہ
دیجئے کہ ایسا کیوں ہے چاہے یہ لوگ کوئی اختیار نہ رکھتے ہوں اور کسی طرح کی بھی عقل نہ رکھتے
ہوں (۴۳) کہہ دیجئے کہ شفاعت کا تمام تر اختیار اللہ کے ہاتھوں میں ہے اسی کے پاس زمین و
آسمان کا سارا اقتدار ہے اور اس کے بعد تم بھی اسی کی بارگاہ میں پلٹائے جاؤ گے (۴۴) اور جب
ان کے سامنے خدائے یکتا کا ذکر آتا ہے تو جن کا ایمان آخرت پر نہیں ہے ان کے دل متنفر ہو جاتے
ہیں اور جب اس کے علاوہ کسی اور کا ذکر آتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں (۴۵) اب آپ کہئے کہ اے
پروردگار اے زمین و آسمان کے خلق کرنے والے اور حاضر و غائب کے جاننے والے تو ہی اپنے
بندوں کے درمیان ان مسائل کا فیصلہ کر سکتا ہے جن میں یہ آپس میں اختلاف کر رہے ہیں (۴۶)
اور اگر ظلم کرنے والوں کو زمین کی تمام کائنات مل جائے اور اتنا ہی اور بھی مل جائے تو بھی یہ روزِ

قیامت کے بدترین عذاب کے بدلہ میں سب دے دیں گے لیکن ان کے لئے خدا کی طرف سے وہ سب بہر حال ظاہر ہوگا جس کا یہ وہم وگمان بھی نہیں رکھتے تھے (۴۷) اور ان کی ساری بدکرداریاں ان پر واضح ہوجائیں گی اور انہیں وہی بات اپنے گھیرے میں لے لے گی جس کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے (۴۸) پھر جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے اور اس کے بعد جب ہم کوئی نعمت دے دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے میرے علم کے زور پر دی گئی ہے حالانکہ یہ ایک آزمائش ہے اور اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے ہیں (۴۹) ان سے پہلے والوں نے بھی یہی کہا تھا تو وہ کچھ ان کے کام نہیں آیا جسے وہ حاصل کررہے تھے (۵۰) بلکہ ان کے اعمال کے برے اثرات ان تک پہنچ گئے اور ان کفار میں سے بھی جو لوگ ظلم کرنے والے ہیں ان تک ان کے اعمال کے برے اثرات پہنچیں گے اور وہ خدا کو عاجز نہیں کرسکتے ہیں (۵۱) کیا انہیں یہ نہیں معلوم ہے کہ اللہ ہی جس کے رزق کو چاہتا ہے وسیع کردیتا ہے اور جس کے رزق کو چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے۔ ان معاملات میں صاحبانِ ایمان کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں (۵۲) پیغمبر آپ پیغام پہنچادیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفس پر زیادتی کی ہے رحمتِ خدا سے مایوس نہ ہونا اللہ تمام گناہوں کا معاف کرنے والا ہے اور وہ یقیناً بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے (۵۳) اور تم سب اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے لئے سراپا تسلیم ہوجاؤ قبل اس کے کہ تم تک عذاب آجائے تو پھر تمہاری مدد نہیں کی جاسکتی ہے (۵۴) اور تمہارے رب کی طرف سے جو بہترین قانون نازل کیا گیا ہے اس کا اتباع کرو قبل اس کے کہ تم تک اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اس کا شعور بھی نہ ہو (۵۵) پھر تم میں سے کوئی نفس یہ کہنے لگے کہ ہائے افسوس کہ میں نے خدا کے حق میں بڑی کوتاہی کی ہے اور میں مذاق اڑانے والوں میں سے تھا (۵۶) یا یہ کہنے لگے کہ اگر خدا مجھے ہدایت دے دیتا تو میں بھی صاحبانِ تقویٰ میں سے ہوجاتا (۵۷) یا عذاب کے دیکھنے کے بعد یہ کہنے لگے کہ اگر مجھے دوبارہ واپس جانے کا موقع مل جائے تو میں نیک کردار لوگوں میں سے ہوجاؤں گا (۵۸) ہاں ہاں تیرے پاس میری آیتیں آئی تھیں تو تو نے انہیں جھٹلا دیا اور تکبر سے کام لیا اور

کافروں میں سے ہوگیا (۵۹) اور تم روزِ قیامت دیکھو گے کہ جن لوگوں نے اللہ پر بہتان باندھا ہے ان کے چہرے سیاہ ہوگئے ہیں اور کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا نہیں ہے (۶۰) اور خدا صاحبانِ تقویٰ کو ان کی کامیابی کے سبب نجات دے دے گا کہ کوئی برائی انہیں چھو بھی نہ سکے گی اور نہ انہیں کوئی رنج لاحق ہوگا (۶۱) اللہ ہی ہر شے کا خالق ہے اور وہی ہر چیز کی نگرانی کرنے والا ہے (۶۲) زمین وآسمان کی تمام کنجیاں اسی کے پاس ہیں اور جن لوگوں نے اس کی آیتوں کا انکار کیا وہی خسارہ میں رہنے والے ہیں (۶۳)

تفسیر

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ

پس اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو خدا پر بہتان باندھے اور صداقت کے آجانے کے بعد اس کا انکار کرے۔

علامہ فرماتے ہیں اس سے اللہ آل محمد کے دشمنوں کے بارے میں بیان کررہا ہے۔ ان سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے کہ رسول کے لائے ہوئے صدق وحق جو کہ امیر المومنین علیؑ کی ولایت ہے اس کا انکار کرے۔

اس کے بعد رسول خدا اور امیر المومنینؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ ۔ اور جو صداقت کا پیغام لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی۔

فرماتے ہیں صداقت کا پیغام لے کر آنے والے رسول خدا ہیں اور جس نے آپ کی تصدیق کی وہ امیر المومنینؑ ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ ۔ اور یہی لوگ حقیقت میں صاحب تقویٰ اور پرہیزگار ہیں۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۚ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۔ کیا خدا اپنے بندوں کے لیے کافی نہیں ہے اور یہ لوگ آپ کو خدا کے علاوہ دوسروں سے ڈراتے ہیں۔

یعنی یہ لوگ آپ سے کہتے ہیں کہ آپ علیؑ کے بارے میں باز رہیں ورنہ ہم کافروں کے ساتھ ملحق ہوجائیں گے۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ

اللہ ہی ہے جو روحوں کو موت کے وقت اپنی طرف بلالیتا ہے اور جو نہیں مرتے ان کی روحوں کو بھی

موت کے وقت طلب کر لیتا ہے۔

حدثنی علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابو ہشام سے نقل کیا ہے اور انہوں نے داود بن القاسم جعفری سے منتقل کیا ہے اور اس نے امام ابوجعفر محمد بن علی بن موسیٰ کاظم سے یعنی امام محمد تقی سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا۔ ایک دن امیر المومنین علیؑ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس حسن بن علیؑ بھی موجود تھے جو سلیمان فارسی کے ہاتھ کا تکیہ کیے ہوئے تھے ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جس نے بہت اچھا لباس زیب تن کیا ہوا تھا اس نے امیر المومنین علیؑ کو سلام کیا اور آپ نے بھی ویسے اس کو جواب دیا۔ اور وہ آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ اور کہا اے امیر المومنین میں آپ سے تین سوال کرنا چاہتا ہوں اگر آپ نے ان کا جواب دے دیا تو میں سمجھ جاؤں گا جو قوم آپ کے خلاف ہے ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ دین سے خارج ہو چکے ہیں۔ اور دنیا میں غیر مومن ہیں اور آخرت ہیں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اور اگر دوسری صورت ہوئی یعنی آپ نے جواب نہ دیا تو پھر آپ اور وہ برابر ہیں۔

آپؑ نے فرمایا اے شخص جو سوال کرنا چاہتا ہے کرو۔ اس نے عرض کیا کہ آپ بتائیں جب انسان سو جاتا ہے تو اس کی روح کہاں چلی جاتی ہے؟

آپ نے اپنے فرزند حسن بن علی سے فرمایا اے ابو محمد آپ اس کے سوال کا جواب دیں۔ آپؑ نے فرمایا جب انسان سو جاتا ہے تو اس کی روح ریح کے ساتھ معلق ہوتی ہے اور وہ ریح ہوا میں معلق رہتی ہے جب تک انسان ہوا یار ہتا ہے وہ روح معلق رہتی ہے۔ جب تک انسان بیدار ہونے کے لیے حرکت نہیں کرتا وہ روح معلق رہتی ہے۔ اور جب انسان بیدار ہونا چاہتا ہے تو خدا روح کو واپس بدن میں داخل ہونے کی اجازت دے دیتا ہے۔ اور اگر خدا اذن نہ دے تو ہوا ریح کو روک دیتی ہے اور ریح روح کو روکتی ہے اور وہ وقت معلوم تک بدن میں داخل نہیں ہوتی اس کے بعد والے سوالات کا ذکر گذر چکا ہے۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۔ کیا ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو شفارش کرنے والے اختیار کر لیے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا شفیع قرار دیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن یہ بت ان کی شفاعت کریں گے۔ اور کہتے ہیں کہ فلاں فلاں قیامت کے دن خدا کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں گے قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۔ اے رسول آپ ان سے فرما دیں کہ شفاعت ساری بس اللہ کے لیے ہے۔

اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت نہیں کر سکے گا۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ ۔

اور جب ان کے سامنے خدائے وحدہ کا ذکر آتا ہے تو جن کا آخرت پر ایمان نہیں ہوتا ان کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور جب اس کے علاوہ کسی کا ذکر آتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں یہ آیت بھی آل محمدؐ کے مخالفین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ ۔

اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم و زیادتی کی ہے رحمت خدا سے ناامید نہ ہونا اللہ تمام گناہوں کا معاف کرنے والا ہے اور وہ یقیناً بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

علامہ فرماتے ہیں یہ آیت خاص طور پر علیؑ کے شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

جناب ابو حمزہ ثمالی نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ خدا قیامت کے دن ایک شخص کا عذر قبول نہیں کرے گا۔ اس وقت وہ خدا سے عرض کرے گا اے خدا یا کیوں؟ تو آواز قدرت آئے گی تو جانتا کہ میں نے اولاد فاطمہ کو تمام پر ولی و حاکم قرار دیا تھا اور تم نے ان کو قبول نہیں کیا اور پھر فرمایا کہ اولاد فاطمہ کے شیعوں کے بارے میں خدا نے خاص طور پر یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ ۔ اور تم سب اپنے رب کی طرف رجوع کرو۔

یعنی تم سب خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو

وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ اور ان کے سامنے سراپا تسلیم ہو جاؤ قبل اس کے کہ تم تک عذاب آ جائے تو پھر تمہاری مدد نہ کی جائے گی۔ اور تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ تمہارے پاس نازل ہوا ہے اس کی اتباع کرو۔

یعنی قرآن اور امیر المومنینؑ کی ولایت جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے اس کی اتباع کرو۔ اور اس پر دلیل خدا کا بعد والا فرمان ہے۔ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰي مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ ۔ پھر تم میں سے کوئی نفس یہ کہنے لگے گا ہائے افسوس کہ میں نے جنب اللہ کے بارے میں کوتاہی نہ کی ہوتی۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ جنب اللہ ہم آل محمدؐ ہیں

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً

یا عذاب دیکھنے کے بعد یہ کہنے لگے گا کہ اگر مجھے دوبارہ واپس جانے کا موقع مل جائے تو میں نیک

گردار لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔

تو اس کے رد میں خدا نے فرمایا: قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا ۔ یقیناً ہماری آیات تیرے پاس آئیں پس تو نے ان کا انکار کیا۔

آیات سے مراد آئمہ علیہم اسلام ہیں۔ یعنی ہمارا آئمہ تمہارے پاس آئے اور تم نے ان کا انکار کیا۔ اور تم نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گئے۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۔ اور قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ جن لوگوں نے اللہ پر بہتان باندھا ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہیں۔

حضرت ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا کی طرف سے متعین کردہ امام نہیں وہ امامت کا دعویٰ کرے گا تو تو اس کو دیکھے گا کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے یہ وہی ہیں جنہوں نے خدا پر بہتان باندھا ہے اور ان کے چہرے سیاہ ہونگے۔

راوی نے عرض کیا اے فرزند رسول خواہ وہ دعویٰ کرنے والا اولاد علی و فاطمہ ہی سے کیوں نہ ہو؟ آپ نے فرمایا خواہ اولاد علی و فاطمہ سے ہی ہو۔

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۔ تو کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہیں ہے۔

عبداللہ بن بکر نے حضرت ابو عبداللہ امام صادق سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تکبر کرنے والوں کے لیے جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام سقر ہے اہل جہنم اس کی خدا کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں۔ تو اس نے خدا کی بارگاہ میں التجاء کی اے خدا یا مجھے سانس لینے کی اجازت عطاء فرما دے تو خدا نے اس کو اجازت دے دی۔ تو جب اس نے سانس لیا تو ساری جہنم اس کی حرارت سے جل گئی۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ یعنی زمین و آسمان کی ساری چابیاں اللہ کے لیے ہیں۔

آیت ۶۴ تا ۷۵

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ

الْخٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْۗءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ وَتَرَى الْمَلٰۗىِٕكَةَ حَاۗفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٥﴾

ترجمہ

آپ کہہ دیجئے کہ اے جاہلو کیا تم مجھے اس بات کا حکم دیتے ہو کہ میں غیر خدا کی عبادت کرنے لگوں (۶۴) اور یقیناً تمہاری طرف اور تم سے پہلے والوں کی طرف یہی وحی کی گئی ہے کہ اگر تم شرک اختیار کرو گے تو تمہارے تمام اعمال برباد کر دیئے جائیں گے اور تمہارا شمار گھاٹے والوں میں ہو جائے گا (۶۵) تم صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں ہو جاؤ (۶۶) اور ان لوگوں نے واقعاً اللہ کی قدر نہیں کی ہے جب کہ روزِ قیامت تمام زمین اسی کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان اسی کے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک و بے نیاز ہے اور جن چیزوں کو یہ اس کا شریک بناتے ہیں ان سے بلند و بالاتر ہے (۶۷) اور جب صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان کی تمام مخلوقات بیہوش ہو کر گر پڑیں گی علاوہ ان کے جنہیں خدا بچانا چاہے۔ اس کے بعد پھر دوبارہ پھونکا جائے گا تو سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے (۶۸) اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور اعمال کی کتاب رکھ دی جائے گی اور انبیاء اور شہداء کو لایا جائے گا اور ان کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا (۶۹) اور پھر ہر نفس کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ سب کے اعمال سے پورے طور سے باخبر ہے (۷۰) اور کفر اختیار کرنے والوں کو گروہ در گروہ جہنّم کی طرف ہنکایا جائے گا یہاں تک کہ اس کے سامنے پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے خازن سوال کریں گے کیا تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے جو آیاتِ رب کی تلاوت کرتے اور تمہیں آج کے دن کی ملاقات سے ڈراتے تو سب کہیں گے کہ بیشک رسول آئے تھے لیکن کافرین کے حق میں کلمہ عذاب بہر حال ثابت ہو چکا ہے (۷۱) تو کہا جائے گا کہ اب جہنّم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ اور اسی

میں ہمیشہ ہمیشہ رہو کہ تکبّر کرنے والوں کا بہت برا ٹھکانا ہوتا ہے (۷۲) اور جن لوگوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا انہیں جنّت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب اس کے قریب پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے خزانہ دار کہیں گے کہ تم پر ہمارا اسلام ہو تم پاک و پاکیزہ ہو لہٰذا ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ (۷۳) اور وہ کہیں گے کہ شکر خدا ہے کہ اس نے ہم سے کئے ہوئے اپنے وعدہ کو سچ کر دکھایا ہے اور ہمیں اپنی زمین کا وارث بنا دیا ہے کہ جنت میں جہاں چاہیں آرام کریں اور بیشک یہ عمل کرنے والوں کا بہترین اجر ہے (۷۴) اور تم دیکھو گے کہ ملائکہ عرشِ الٰہی کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے اپنے رب کی حمد کی تسبیح کر رہے ہیں اور لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ہر طرف ایک ہی آواز ہوگی کہ الحمد للہ رب العالمین (۷۵)

تفسیر

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦٥﴾

اور یقیناً آپ کی طرف اور آپ سے پہلے والوں کی طرف یہ ہی وحی کی گئی ہے اگر تم شرک کرو گے تو تمہارے تمام اعمال برباد کر دیئے جائیں گے اور تمہارا شمار گھاٹے والوں میں ہو جائے گا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ خطاب رسول خدا کو ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے۔ کیونکہ حضرت امام صادق فرماتے ہیں کہ قرآن اس محاورے کے تحت نازل کیا گیا ہے کہ میں نے ارادہ تیرا کیا ہے لیکن میں سنانا اس لڑکی کو چاہتا ہوں یعنی جیسے کہتے ہیں کہ میں کہہ بیٹی سے رہا ہوں لیکن سنا بہو کو رہا ہوں۔

اور اس پر دلیل بعد والی آیت ہے کہ جس میں خدا فرماتا ہے۔

بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٦﴾ تم صرف خدا کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں ہو جاؤ۔

اس میں خدا نبی سے کہتا ہے کہ تم خدا کی عبادت کرو۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس کا نبی اس کی عبادت بھی کرتا ہے اور اس کا شکر بھی ادا کرتا ہے۔ تو بعید ہے کہ خدا نبی کو یہ تبلیغ کرے۔ یہ فقط آپ کی امت کو تادیب کر رہا ہے۔

ابوحمزہ الثمالی سے روایت ہے آپ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا کہ کیا مراد ہے۔

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۝ : تو آپؑ نے فرمایا اس مراد ہے کہ اگر آپ نے امیر المومنین علیؑ کی ولایت کے ساتھ کسی اور کی ولایت کا حکم دیا تو آپ کے اعمال برباد کردے جائیں گے اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے (اگر مراد امت ہی ہے تو پھر یہ ہی ہوگا کہ امت کا جو مرد بھی علیؑ کے ساتھ کسی اور کو بھی مانے گا تو اس کے اعمال بھی برباد ہوجائیں گے۔ مترجم)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۝ . اور ان لوگوں نے واقعاً اللہ کی قدر نہیں کی جیسے حق تھا۔

علامہ فرماتا ہیں کہ یہ آیت خوارج کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ۝ . اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان اس کے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ یعنی اس کی قدرت میں ہونگے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ۝

اور جب صور پھونکا جائے گا تو تمام زمین و آسمان کی مخلوق بے ہوش ہوکر گر پڑیں گی علاوہ ان کے جن کو خدا بچانا چاہے گا اس کے بعد پھر دوبارہ صور نکا جائے گا تو سب کھڑے ہوکر دیکھنے لگیں گے۔

حدثنی علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں الحسن بن محبوب سے اور انہوں محمد بن نعمان احوال سے اور اس نے سلام بن مستنیر سے اور اس نے ثویر بن ابی فاختہ اور اس نے حضرت امام علی بن حسین امام العابدین سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا۔

کہ دو صوروں کے پھونکے جانے کے درمیان کتنے عرصہ کا فاصلہ ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا! جتنا خدا کو منظور ہوگا۔ سائل نے کہا: اے فرزند رسول! یہ فرمائیں کہ صور کیسے پھونکا جائے گا؟ آپؑ نے فرمایا پہلے صور کے وقت اللہ تعالیٰ اسرافیل کو حکم دے گا۔ تو وہ صور لے کر دنیا کیطرف اترے گا۔ صور لے کے دوسرے ہوں گے۔ ایک سرے سے دوسرے سرے کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہوگا۔

جب ملائکہ دیکھے گے کہ اسرافیل صور لے کر دنیا میں چلا گیا ہے تو وہ کہیں گے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے اہل زمین کی موت کا فیصلہ کردیا ہے۔ اور اسکے ساتھ اہل آسمان کی موت کا بھی فیصلہ کردیا ہے۔

اسرافیل صور لے کر بیت المقدس اتریں گے اور ان کا رخ کعبہ کیطرف ہوگا۔ جب اہل زمین انھیں دیکھے گے تو کہیں گے کہ اب اللہ نے اہل زمین کی موت کا فیصلہ کردیا ہے۔ اسرافیل صور پھونکیں گے صور کی آواز زمین کیطرف والے سرے سے

برآمد ہوگی۔ اس کے بعد تمام جاندار بے ہوش ہوکر مرجائیں گے۔ پھر صور کی آواز آسمان کیطرف والے سرے سے برآمد ہوگی اور تمام آسمانی مخلوق بے ہوش ہوکر مرجائے گی۔ صرف اسرافیل زندہ ہوں گے۔

اس وقت اللہ اسرافیل سے کہے گا کہ تو بھی مرجاء چنانچہ اسرافیل بھی مرجائیں گے۔

جتنا عرصہ خدا کو منظور ہوگا یہ حالت قائم رہے گی۔ پھر اللہ آسمانوں کو حکم دے گا وہ پھٹ جائیں گے اور پہاڑوں کو حکم دے گا تو وہ ریزہ ہوجائیں گے۔ زمین کی حالت یہ ہوگی کہ اس پر نہ پہاڑ ہوں گے اور نہ ہی کوئی درخت ہوگا اور اسکی حالت ایسی جیسا کہ پہلے دن بچھائی گئی تھی۔ اللہ کا عرش اقتدار پانی پر ہوگا جیسا کہ پہلے تھا۔ پوری عظمت وقدرت کے ساتھ اس کا اقتدار ہوگا۔ اس وقت خدائے جبار بلند آواز سے ندا دے گا جو آسمانوں اور زمین کے آخری کونوں تک سنائی دے گی لمن الملك اليوم ۔ آج کس کی بادشاہت ہے؟'' اس وقت کوئی ذی روح جواب دینے والا نہ ہوگا۔ اس وقت خدائے جبار خود ہی کہے گا ''لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۝'' خدائے واحد وقہار کی بادشاہت ہے۔ (سورہ مومن)

میں نے تمام مخلوقات کو سرنگوں کردیا ہے اور میں نے ہی سب کو موت کی وادی میں دھکیل دیا ہے میں ہی یکتا مصور ہوں، نہ کوئی میرا شریک ہے اور نہ ہی کوئی میرا وزیر ہے۔ میں نے تمام مخلوق کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور میں نے اپنی مشیت سے انھیں موت کے گھاٹ اتارا ہے۔ میں انھیں اپنی قدرت سے زندہ کروں گا۔

امامؑ نے فرمایا۔ پھر خداوند جبار دوسری بار خود ہی صور پھونکے گا۔ اہل آسمان کیطرف والے سرے سے آواز برآمد ہوں گی۔ تمام اہل آسمان زندہ ہوجائیں گے۔ حاملین عرش حاضر ہونگے۔ جنت و دوزخ کو لایا جائے گا اور تمام مخلوق کو حساب کے لیے جمع کیا جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت حضرت امام علی زین العابدینؑ سخت گریہ کرنے لگ گئے۔

حدثنی جمیل بن دراج نے حضرت امام ابوعبداللہؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب خدا لوگوں کو دوبارہ اٹھانے کا ارادہ کرے گا تو چالیس روز تک متواتر زمین پر بارش برسائے گا تمام جوڑ جمع ہوجائیں گے اور گوشت اُگ آئے گا۔

آپ نے فرمایا ایک دفعہ جناب جبرائیلؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر انھیں جنت البقیع قبرستان میں لے کر آئے اور ایک قبر پر کھڑے ہوکر صاحب قبر سے فرمایا خدا کے حکم سے اٹھ کھڑے ہو۔ پس اس قبر سے ایک سفید ریش شخص اپنے منہ سے مٹی کو صاف کرتے ہوئے نکلا اور وہ یوں کہہ رہا تھا ''الحمد لله والله اكبر'' پھر جناب جبرائیل نے فرمایا خدا کے حکم سے واپس قبر میں چلے جاؤ۔ پھر آپ دونوں ایک اور قبر کے پاس آئے اور اس کے صاحب قبر سے جبرائیلؑ نے پھر فرمایا! خدا کے حکم سے کھڑے ہوجاؤ تو اس سے ایک سیاہ چہرے والا شخص باہر آیا اور وہ یوں کہہ رہا تھا ''يا حسرتاه يا ثبورا'' تو پھر جناب جبرائیلؑ نے فرمایا پھر خدا کے حکم سے واپس چلے جاؤ اور اس کے بعد آپ نے حضرت رسول خدا سے عرض یا رسول اللہ یوں قیامت کے دن خدا لوگوں کو محشور کرے گا اور لوگ یوں کلمات ادا کرتے ہوئے قبروں سے محشور ہونگے

جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا ۔ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی مفضل بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے سنا ہے کہ آپ نے خدا کے اس قول کے ذیل میں فرمایا۔

رب ارض'' سے مراد زمین پر خدا کا معین کردہ امام ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا جب امام فرمائیں گے تو کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا لوگوں کو سورج و چاند کی روشنی کی ضرورت نہیں رہے گی زمین امام کے نور سے ہی روشن ہو جائے گی۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ ۔ اور اعمال کی کتاب رکھ دی جائے گی اور انبیا اور شہداء کو لایا جائے گا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ شہداء سے مراد آئمہؑ ہیں اور اس پر دلیل سورہ حج کی یہ آیت ہے جس میں خدا نے فرمایا ہے لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۔ کہ رسول تم پر گواہ ہے اور تم یعنی آئمہ لوگوں پر گواہ و شہید ہو'' تو اس آیت میں آئمہ کو شہیداء کہا گیا ہے۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۔ اور جن لوگوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا انھیں جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جائے گا۔

علامہ فرمائے ہیں زمراً سے جماعت جماعت یعنی گروہ گروہ مراد ہے۔ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ۔ یہاں تک کہ جب وہ جنت کے قریب آئیں گے تو ان کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے تو جنت کے دربان کہیں گے کہ تم پر سلام ہو کہ تم پاک و پاکیزہ ہو۔

علامہ فرماتے ہیں تم پاک ہو سے مراد ہے کہ تمہاری ولادتیں پاک ہیں کیونکہ جنت میں فقط وہ داخل ہونگے جن کی ولادت پاک ہوگی امیر المومنینؑ فرماتے ہیں جن لوگوں نے ہمارے حق کو غصب کیا اور اس مال سے کنیزیں خریدی اور اس مال سے شادیاں کی۔ وہ سب غصبی مال ہے لہٰذا ان سے پیدا ہونے والے بچے طیب الولادت مال سے نہیں ہونگے لیکن جو ہمارے شیعہ میں ان کے لیے ہم نے اپنا مال حلال کر رہا ہے وہ اگر خمس نہ دیں اور اس سے کنیزیں خریدیں یا شادیاں کریں تو وہ ان سے بچے پیدا ہونے والے وہ بچے میں جن کی ولادت پاک ہے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ اور وہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمایا اور ہمیں زمین کا وارث بنایا کہ جنت میں ہم جہاں چاہیں آرام کریں اور بے شک یہ عمل کرنے والوں کا بہترین اجر ہے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اس ارض سے مراد جنت کی زمین ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اسماعیل بن ہمام نے ذکر کیا اور انہوں نے ابوالحسنؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا جب حضرت امام علی بن الحسینؑ کا آخری وقت آیا تو آپ کو تین دفعہ غشی طاری ہوا اور تیری مرتبہ آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی اور پھر آپ اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ ۔ اور تم دیکھو گے کہ ملائکہ عرش کے اردگرد گھیرا ڈالے ہونگے۔

یعنی فرشتے عرش خدا کو اپنے احاطہ میں لے ہوئے ہونگے۔ اور وہ خدا کی حمد کر رہے ہونگے وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ ۔ اور پھر لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔

یعنی اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔

علامہ فرماتے ہیں اس آیت میں استعمال ہونے والے الفاظ ماضی کے ہیں لیکن مراد استقبال ہے۔

وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۔ اور ہر طرف سے یہ ہی آواز آئے گی۔ تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے جو عالمین کا رب ہے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

سورہ مبارکہ المومن (غافر) مکی سورہ ہے۔ اور اس کی آیات کی تعداد 85 ہے اور اس کے رکوع نو (9) ہیں اس کی قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 40 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 60 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا؛ جو شخص سورہ مومن کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دے گا اور اسے کلمہ تقویٰ کا لقاء کرے گا اور اس کی آخرت کو اس کی دنیا سے بہتر قرار دے گا۔

مجمع البیان میں حضرت رسول خدا سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص سورہ مومن کی تلاوت کرے گا تو ہر نبی اور مومن کی روح اس کے لیے رحمت مغفرت طلب کرتی ہے۔

نیز رسول خدا سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا، موام، قرآن کا تاج ہیں نیز رسول خدا سے منقول ہے کہ جو شخص چاہے کہ جنت کے باغات سے دل کھول کر ثمرات کھائے تو اسے چاہیے وہ نماز شب ہیں جوام کی تلاوت کیا کرے۔

آیت ۱ تا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ② غَافِرِ الذَّنْۢبِ
وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِى الطَّوْلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ
الْمَصِيْرُ ③ مَا يُجَادِلُ فِىْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ
تَقَلُّبُهُمْ فِى الْبِلَادِ ④ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ

بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ
لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ⑤ وَكَذٰلِكَ
حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ⑥ اَلَّذِيْنَ
يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا
فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ⑦ رَبَّنَا
وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِىْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ
وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑧ وَقِهِمُ
السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ⑨ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ
اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ⑩

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حم (۱) یہ خدائے عزیز وعلیم کی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ہے (۲) وہ گناہوں کا بخشنے والا، توبہ کا قبول کرنے والا، شدید عذاب کرنے والا اور صاحب فضل وکرم ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا خدا نہیں ہے اور سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے (۳) اللہ کی نشانیوں میں صرف وہ جھگڑا کرتے ہیں جو کافر ہو گئے ہیں لہٰذا ان کا مختلف شہروں میں چکر لگانا تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے (۴) ان

سے پہلے بھی نوح کی قوم اور اس کے بعد والے گروہوں نے رسولوں کی تکذیب کی ہے اور ہر امت نے اپنے رسول کے بارے میں یہ ارادہ کیا ہے کہ اسے گرفتار کر لیں اور باطل کا سہارا لے کر جھگڑا کیا ہے کہ حق کو اُکھاڑ کر پھینک دیں تو ہم نے بھی انہیں اپنی گرفت میں لے لیا تو تم نے دیکھا کہ ہمارا عذاب کیسا تھا (۵) اور اسی طرح تمہارے پروردگار کا عذاب کافروں پر ثابت ہو چکا ہے کہ وہ جہنم میں جانے والے ہیں (۶) جو فرشتے عرشِ الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد معین ہیں سب حمد خدا کی تسبیح کر رہے ہیں اور اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور صاحبانِ ایمان کے لئے استغفار کر رہے ہیں کہ خدایا تیری رحمت اور تیرا علم ہر شے پر محیط ہے لہٰذا ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی ہے اور تیرے راستہ کا اتباع کیا ہے اور انہیں جہنم کے عذاب سے بچالے (۷) پروردگار انہیں اور ان کے باپ دادا، ازواج اور اولاد میں سے جو نیک اور صالح افراد ہیں ان کو ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ بیشک تو سب پر غالب اور صاحبِ حکمت ہے (۸) اور انہیں برائیوں سے محفوظ فرما کہ آج جن لوگوں کو تو نے برائیوں سے بچالیا گویا ان ہی پر رحم کیا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے (۹) بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان سے روزِ قیامت پکار کر کہا جائے گا کہ تم خود جس قدر اپنی جان سے بیزار ہو خدا کی ناراضگی اس سے کہیں زیادہ بڑی ہے کہ تم کو ایمان کی طرف دعوت دی جاتی تھی اور تم کفر اختیار کر لیتے تھے (۱۰)

تفسیر

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ

حٰمٓ، یہ خدائے عزیز علیم کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے جو گناہوں کو بخشنے والا اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ فقط علیؑ کے شیعوں کے لیے ہے۔ فقط ان کے ہی گناہ معاف کرے گا اور ان کی ہی توبہ قبول کرے گا۔

"کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ گزشتہ امتوں کا کیا ہوگا کیونکہ یہ حصر اضافی ہے حقیقی نہیں ہے۔ مراد رسول خدا کے [illegible] میں فقط علی کے شیعوں کے لیے خاص ہے مترجم"

ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ ۔ وہ صاحب فضل وکرم ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ اللہ کی نشانیوں میں فقط وہ جھگڑا کرتے ہیں جو کافر ہو گئے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں اس مقام پر آیات اللہ سے آئمہ ہدیٰ مراد ہیں یعنی آئمہ ہدیٰ کے بارے جھگڑا کافر ہی کریں گے۔

فَلَا يَغُرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ ۔ پس ان کافروں کا مختلف شہروں میں چکر لگانا آپ کو دھوکے میں نہ ڈال دے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۔ اور اس سے پہلے بھی نوح کی قوم اور بعد والے گروہوں نے رسولوں کی تکذیب کی ہے۔ یعنی گزشتہ انبیاء کے لوگوں نے بھی ان نبیوں کی تکذیب کی ہے۔

وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ ۔ اور ہر امت نے اپنے رسولوں کے بارے میں یہ ارادہ کیا کہ ان کو گرفتار کر لیں۔

یعنی ہر امت نے اپنے زمانے کے نبی و رسول کو گرفتار کر کے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ اور باطل کا سہارا لے کر رسولوں سے جھگڑا کیا" یعنی رسول سے ان کا جھگڑا اور خصومت فقط باطل پر تھی لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ ۔ تاکہ حق کو اکھاڑ کر پھینک دیں۔

یعنی ان کا جھگڑا کرنے کا فقط ایک ہی مقصد تھا کہ وہ حق کو ختم کرنا چاہتے تھے اور حق کو دور کرنا چاہتے تھے فَاَخَذْتُهُمْ ۭ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ ۔ پھر ہم نے بھی ان کو گرفت میں لے گیا تو پھر آپ نے دیکھا کہ ہمارا عذاب کیسا تھا۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ.....

اور جو فرشتے خدا کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں وہ سب خدا کی حمد کرتے ہیں۔

جناب علی بن ابراہیم قمی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے قاسم بن محمد سے اور انہوں نے سلیمان داؤد فقری سے اور اس نے حماد سے اور اس نے حضرت امام ابو عبداللہ صادقؑ سے نقل کیا ہے۔

آپؑ سے سوال کیا گیا اے فرزند رسول! آیا ملائکہ زیادہ ہیں یا اولاد آدم ہے۔؟

آپ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آسمانوں میں ملائکہ کی تعداد زمین

کے ذرات سے بھی زیادہ ہے آسمانوں میں ایک قدم کے برابر بھی جگہ ایسی نہیں ہے کہ جس میں ایک فرشتہ نہ ہو جو خدا کی حمد و تسبیح و تقدیس نہ کر رہا ہو۔ اور زمین پر ہر درخت پر ایک فرشتہ موکل ہے جو اس کی حمد و تسبیح کر رہا ہے کوئی جگہ ایسی نہیں ہے کہ جس پر ایک فرشتہ موکل نہ ہو جو اس کی حمد و تسبیح کرتا ہے۔ اور خدا کے پاس ان کا عمل آتا ہے اور وہ ان کے اعمال سے آگاہ ہے۔ اور وہ ہر روز ہماری ولایت کے ذریعے خدا کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ اور ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہمارے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں اور ہر روز خدا سے التجا کرتے ہیں اے خدایا آل محمد کے دشمنوں پر اپنا عذاب نازل فرما۔

حدثنی محمد بن عبداللہ الحمیری نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے محمد بن حسین اور محمد بن عبدالجبار ان دونوں نے محمد بن سنان سے اور اس نے مخلل بن خلیل الرقی سے اور اس نے حضرت جابر سے اور انہوں حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ سے خدا کے اس قول ۔۔ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝۶ اور ایسے ہی آپ کے رب کا عذاب ان لوگوں پر ثابت ہو چکا ہے کافر ہیں اور وہ جہنم میں جانے والے ہیں'' کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان افراد سے مراد بنوامیہ لیں پھر آپ نے فرمایا اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ. آپ نے فرمایا اس سے رسول خدا اور آپ نے بعد آپ کے اوصیاء مراد ہیں۔ اللہ کے علم کے حامل ہیں مَنْ حَوْلَهٗ آپ نے فرمایا اس سے مراد فرشتے ہیں۔ کہ جو اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا : (اور وہ ایمان والوں کے لیے طلب مغفرت کرتے ہیں) آپ نے فرمایا وہ ایمان والے جن کے لیے فرشتے طلب مغفرت کرتے ہیں۔ وہ آل محمد کے شیعہ ہیں۔ اور فرشتے کہتے ہیں۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا

اے خدایا تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے لہٰذا تو ان لوگوں کو بخش دے۔

فرمایا مراد ہے جن لوگوں نے فلاں وفلاں کی ولایت اور بنوامیہ سے دوری اختیار کی ہے ان کو بخش دے۔

وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ ۔ اور تیرے راستے کی اتباع کی۔

آپ نے فرمایا یعنی علی ولی اللہ کی ولایت کو قبول کیا اور ان کے راستے کی اتباع کی وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۷ انھیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸

اے ہمارے خدایا ان کو اور ان کے باپ دادا بیویوں اور اولادوں میں سے جو نیک ہیں ان سب کو ہمیشہ رہنے والی جنت عدن میں داخل فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا بے شک تو سب پر غالب اور صاحب حکمت ہے۔

آپ نے فرمایا؛ ان سے مراد وہ افراد ہیں جو علیؑ سے محبت رکھتے ہیں اور آپ کی ولایت کو قبول کرتے ہیں یہ ان کی اصلاح ہے۔

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۚ

اور تو ان لوگوں کو برائیوں سے محفوظ فرما اور آج جن لوگوں کو تو نے برائیوں سے بچالیا ہے گویا تو نے انہیں پر رحم کیا ہے۔

یعنی جن کو تو نے فلان وفلان کی ولایت سے دور رکھا ہے۔ اب قیامت کے دن ان پر رحم فرما؛ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ ۔ یعنی ان کا آل محمد پر ظلم کرنے والوں اور ان کا حق غصب کرنے والوں سے دور رہنا ہی ان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا؛ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (وہ جنہوں نے کفر اختیار کیا) آپ نے فرمایا ان سے مراد بنوامیہ والے ہیں جنہوں نے آل محمد کا انکار کیا۔

يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ

ان کو روز قیامت پکار کر کہا جائے گا تم جس قدر اپنے نفسوں سے بیزار ہو خدا کی ناراضگی اس سے کہیں زیادہ ہے تم کو ایمان کی طرف دعوت دی جاتی تھی اور تم کفر کرتے تھے۔

یعنی تم کو علیؑ کی ولایت کی طرف دعوت دی جاتی تھی اور تم اس کا انکار کرتے تھے۔

آیت ۱۱ تا ۵۰

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝۱۱ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ

كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾
هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا
مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾
رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ
عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ
مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى
كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾
وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۭ مَا
لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا
تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي
الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا
هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا
كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ

فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا
اَبْنَاۗءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَاۗءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ
اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ
مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ
الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۚ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ
اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاۗءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ
وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ
يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ
الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ
جَاۗءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ
الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ
الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ
وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ
التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ

فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ
مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۚ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ
يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ
فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ
السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ
لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ
تَبَابٍ ۚ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۚ﴿۳۸﴾
يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾
مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ
اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ
حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْۤ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَى النَّارِ ؕ﴿۴۱﴾
تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ
اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي
الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ
النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ
سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ
السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ
فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَاۤ ۙ
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ
ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْۤا اَوَلَمْ تَكُ
تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾

ترجمہ

وہ لوگ کہیں گے پروردگار تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندگی عطا کی تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا ہے تو کیا اس سے بچ نکلنے کی کوئی سبیل ہے (۱۱) یہ سب اس لئے ہے کہ جب خدائے واحد کا نام لیا گیا تو تم لوگوں نے کفر اختیار کیا اور جب شرک کی بات کی گئی تو تم نے فوراً مان لیا تو اب فیصلہ صرف خدائے بلند و بزرگ کے ہاتھ میں ہے (۱۲) وہی وہ ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق نازل کرتا ہے اور اس سے وہی نصیحت حاصل کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے (۱۳) لہٰذا تم خالص عبادت کے ساتھ خدا کو پکارو چاہے کافرین کو یہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو (۱۴) وہ خدا بلند درجات کا مالک اور صاحب عرش ہے وہ اپنے بندوں

میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی کو نازل کرتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے لوگوں کو ڈرائے (۱۵) جس دن سب نکل کر سامنے آجائیں گے اور خدا پر کوئی بات مخفی نہیں رہ جائے گی۔ آج کس کا ملک ہے بس خدائے واحد وقہار کا ملک ہے (۱۶) آج ہر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا اور آج کسی طرح کا ظلم نہ ہو سکے گا بیشک اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے (۱۷) اور پیغمبر انہیں آنے والے دن کے عذاب سے ڈرایئے جب دم گھٹ گھٹ کر دل منہ کے قریب آجائیں گے اور ظالمین کے لئے نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا جس کی بات سن لی جائے (۱۸) وہ خدا نگاہوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور دلوں کے چھپے ہوئے بھیدوں سے بھی باخبر ہے (۱۹) وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور اس کو چھوڑ کر یہ جن کی عبادت کرتے ہیں وہ تو کوئی فیصلہ بھی نہیں کر سکتے ہیں بیشک اللہ سب کی سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے (۲۰) کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے والوں کا انجام کیا ہوا ہے جو ان سے زیادہ زبردست قوت رکھنے والے تھے اور زمین میں آثار کے مالک تھے پھر خدا نے انہیں ان کے گناہوں کی گرفت میں لے لیا اور اللہ کے مقابلہ میں ان کا کوئی بچانے والا نہیں تھا (۲۱) یہ سب اس لئے ہوا کہ ان کے پاس رسول کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آتے تھے تو انہوں نے انکار کر دیا تو پھر خدا نے بھی انہیں اپنی گرفت میں لے لیا کہ وہ بہت قوت والا اور سخت عذاب کرنے والا ہے (۲۲) اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ہے (۲۳) فرعون ہامان اور قارون کی طرف تو ان سب نے کہہ دیا کہ یہ جادوگر اور جھوٹے ہیں (۲۴) تو پھر اس کے بعد جب وہ ہماری طرف سے حق لے کر آئے تو ان لوگوں نے کہہ دیا کہ جو ان پر ایمان لے آئیں ان کے لڑکوں کو قتل کر دو اور لڑکیوں کو زندہ رکھو اور کافروں کا مکر بہر حال بھٹک جانے والا ہوتا ہے (۲۵) اور فرعون نے کہا کہ ذرا مجھے چھوڑ دو میں موسیٰؑ کا خاتمہ کر دوں اور یہ اپنے رب کو پکاریں۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ تمہارے دین کو بدل نہ دیں اور زمین میں کوئی فساد نہ برپا کر دیں (۲۶) اور موسیٰؑ نے کہا کہ میں اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ حاصل کر رہا ہوں ہر اس متکبر کے مقابلہ میں جس کا روزِ حساب پر ایمان

نہیں ہے (۲۷) اور فرعون والوں میں سے ایک مرد مومن نے جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا یہ کہا کہ کیا تم لوگ کسی شخص کو صرف اس بات پر قتل کر رہے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور وہ تمہارے رب کی طرف سے کھلی ہوئی دلیلیں بھی لے کر آیا ہے اور اگر جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا عذاب اس کے سر ہوگا اور اگر سچا نکل آیا تو جن باتوں سے ڈرا رہا ہے وہ مصیبتیں تم پر نازل بھی ہو سکتی ہیں۔ بیشک اللہ کسی زیادتی کرنے والے اور جھوٹے کی رہنمائی نہیں کرتا ہے (۲۸) میری قوم والو بیشک آج تمہارے پاس حکومت ہے اور زمین پر تمہارا غلبہ ہے لیکن اگر عذاب خدا آگیا تو ہمیں اس سے کون بچائے گا فرعون نے کہا کہ میں تمہیں وہی باتیں بتا رہا ہوں جو میں خود سمجھ رہا ہوں اور میں تمہیں عقلمندی کے راستے کے علاوہ اور کسی راہ کی ہدایت نہیں کر رہا ہوں (۲۹) اور ایمان لانے والے شخص نے کہا کہ اے قوم میں تمہارے بارے میں اس دن جیسے عذاب کا خطرہ محسوس کر رہا ہوں جو دوسری قوموں کے عذاب کا دن تھا (۳۰) قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود اور ان کے بعد والوں جیسا حال اور اللہ یقیناً اپنے بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا ہے (۳۱) اور اے قوم میں تمہارے بارے میں باہمی فریاد کے دن سے ڈر رہا ہوں (۳۲) جس دن تم سب پیٹھ پھیر کر بھاگو گے اور اللہ کے مقابلہ میں کوئی تمہارا بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے (۳۳) اور اس سے پہلے یوسف بھی تمہارے پاس آئے تھے تو بھی تم ان کے پیغام کے بارے میں شک ہی میں مبتلا رہے یہاں تک کہ جب وہ دنیا سے چلے گئے تو تم نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ خدا اس کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ اسی طرح خدا زیادتی کرنے والے اور شکی مزاج انسانوں کو ان کی گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے (۳۴) جو لوگ کہ آیاتِ الٰہی میں بحث کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس خدا کی طرف سے کوئی دلیل آئے وہ اللہ اور صاحبانِ ایمان کے نزدیک سخت نفرت کے حقدار ہیں اور اللہ اسی طرح ہر مغرور اور سرکش انسان کے دل پر مہر لگا دیتا ہے (۳۵) اور فرعون نے کہا کہ ہامان میرے لئے ایک قلعہ تیار کر کہ میں اس کے اسباب تک پہنچ جاؤں (۳۶) جو کہ آسمان کے راستے ہیں اور اس طرح موسیٰؑ کے خدا کو دیکھ لوں اور میرا تو

خیال یہ ہے کہ موسیٰ جھوٹے ہیں اور کوئی خدا نہیں ہے۔۔۔ اور اسی طرح فرعون کے لئے اس کی بدعملی کو آراستہ کر دیا گیا اور اسے راستہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی چالوں کا انجام سوائے ہلاکت اور تباہی کے کچھ نہیں ہے (۳۷) اور جو شخص ایمان لے آیا تھا اس نے کہا کہ اے قوم والو میرا اتباع کرو تو میں تمہیں ہدایت کا راستہ دکھا سکتا ہوں (۳۸) قوم والو۔۔۔ یاد رکھو کہ یہ حیاتِ دنیا صرف چند روزہ لذت ہے اور ہمیشہ رہنے کا گھر صرف آخرت کا گھر ہے (۳۹) جو بھی کوئی برائی کرے گا اسے ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا اور جو نیک عمل کرے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحبِ ایمان بھی ہو انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا اور وہاں بلا حساب رزق دیا جائے گا (۴۰) اور اے قوم والو آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں نجات کی دعوت دے رہا ہوں اور تم مجھے جہنّم کی طرف دعوت دے رہے ہو (۴۱) تمہاری دعوت یہ ہے کہ میں خدا کا انکار کر دوں اور انہیں اس کا شریک بنا دوں جن کا کوئی علم نہیں ہے اور میں تم کو اس خدا کی طرف دعوت دے رہا ہوں جو صاحبِ عزّت اور بہت زیادہ بخشنے والا ہے (۴۲) بیشک جس کی طرف تم دعوت دے رہے ہو وہ نہ دنیا میں پکارنے کے قابل ہے اور نہ آخرت میں اور ہم سب کی بازگشت بالآخر اللہ ہی کی طرف ہے اور زیادتی کرنے والے ہی دراصل جہنّم والے ہیں (۴۳) پھر عنقریب تم اسے یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں تو اپنے معاملات کو پروردگار کے حوالے کر رہا ہوں کہ بیشک وہ تمام بندوں کے حالات کا خوب دیکھنے والا ہے (۴۴) تو اللہ نے اس مردِ مومن کو ان لوگوں کی چالوں کے نقصانات سے بچا لیا اور فرعون والوں کو بدترین عذاب نے گھیر لیا (۴۵) وہ جہنّم جس کے سامنے یہ ہر صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جب قیامت برپا ہو گی تو فرشتوں کو حکم ہو گا کہ فرعون والوں کو بدترین عذاب کی منزل میں داخل کر دو (۴۶) اور اس وقت کو یاد دلاؤ جب یہ سب جہنّم کے اندر جھگڑے کریں گے اور کمزور لوگ مستکبر لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تمہاری پیروی کرنے والے تھے تو کیا تم جہنّم کے کچھ حصّہ سے بھی ہمیں بچا سکتے ہو اور ہمارے کام آ سکتے ہو (۴۷) تو استکبار کرنے والے کہیں گے کہ اب ہم سب کی منزل یہی ہے کہ اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے (۴۸)

اس کے بعد جہنّم میں رہنے والے جہنّم کے خازنوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ایک ہی دن ہمارے عذاب میں تخفیف کر دے (۴۹) وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول کھلی ہوئی نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے وہ لوگ کہیں گے کہ بیشک آئے تھے تو جواب ملے گا پھر تم خود ہی آواز دو حالانکہ کافروں کی آواز اور فریاد بیکار ہی ثابت ہو گی (۵۰)

تفسیر

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ⑪

اور وہ لوگ کہیں گے اے خدایا تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندگی عطاء کی تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا ہے تو کیا اس سے بچ نکلنے کی کوئی سبیل ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ حضرت صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ یہ رجعت میں ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۔ یہ سب اس لیے کہ جب خدائے وحدہ لاشریک کی طرف بلایا گیا تو تم نے انکار کیا۔

یعنی کفر سے مراد انکار ہے جب خدا کی طرف بلایا گیا تو تم نے انکار کیا اور وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۔ اور جب شرک کی دعوت دی گئی تو تم نے فوراً مان لی اب فیصلہ صرف خدائے بلند بزرگ کے ہاتھ میں ہیں۔

(یعنی جب تم سے کہا گیا کہ خدائے وحدہ لاشریک کو مانو تو تم نے اس کا انکار کیا اور جب تم کو شرک کی دعوت دی گی تو تم نے فوراً قبول کر لی مترجم)

محمد بن حمدان نے حضرت ابوعبداللہؑ سے اس آیت کے بارے میں نقل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا مراد ہے جب خدائے وحدہ لاشریک اس کی ولایت کا ذکر کیا کہ جس کی ولایت کے بارے میں اس نے حکم دیا تھا ان لوگوں نے اس کا انکار کر دیا جن کی ولایت کا حکم نہیں دیا تھا جب ان کی ولایت سامنے آئی تو فوراً اس کی ولایت کو مان گئے جس کی ولایت کا حکم خدا نے نہیں دیا تھا۔

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۔ وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں ان نشانیوں سے آل محمدؐ کے آئمہ ہدیٰ مراد ہیں۔ جن کے بارے اللہ اپنے رسول کو خبر دے رہا ہے۔

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

خدا وہ بلند درجات کا مالک ہے اور صاحب عرش ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح کو نازل کرتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ روح سے مراد روح القدس جو رسول خدا اور ان کے بعد آئمہ ہدیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ ان کے علاوہ کسی پر نازل نہیں ہوا۔

لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ ۔ تا کہ ملاقات کے دن سے لوگوں کو ڈرائے۔

قیامت کا دن مراد ہے یہ وہ دن ہے جس دن زمین و آسمان آپس میں مل جائیں گے وہ دن جس دن اہل جہنم جنت والوں کو پکاریں گے کہ جو نعمات اور پانی خدا نے تم لوگوں کو عطاء کیا ہے وہ ہمیں بھی دو۔ آواز آئے گی یہ کفار پر حرام ہیں۔ وہ دن کہ جس کو یوم تغابن کہا گیا ہے۔ وہ دن جس دن اہل جنت اہل جہنم کی سرزنش کریں گے۔ وہ دن جو حسرت کا دن ہوگا وہ دن جس میں موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔ اس دن سے ڈرائے۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ ۔ آج کس کی حکومت ہے وہی خدائے واحد وقہار کا ملک و حکومت ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور اس نے زید البرسی سے اور اس نے عبید بن زرادہ سے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ صادقؑ سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جب خدا اہل زمین کو موت دے دے گا تو پھر اتنی مدت کہ جو مدت ان کے خلق کرنے کی مدت کی مثل ہوگی اور ان کی مثل کو موت دینے کی مدت کی مثل ہوگی۔ اور اس میں بھی اضافہ کرے گا اور پھر دنیا کے آسمان والوں کو موت دے گا۔ پھر ایک طویل مدت کے بعد دوسرے آسمان والوں کو موت دے گا اور پھر اس سے بھی زیادہ طویل مدت کے بعد خدا میکائیل کو بھی مردے گا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے بعد خدا جبرائیل کو بھی مار دے گا۔ اور پھر اس سے بھی زیادہ طویل مدت کے بعد خدا اسرافیل کو بھی مار دے گا۔ اور پھر اس سے بھی طویل مدت کے بعد خدا ملک الموت کو بھی مار دے گا۔ پھر جب کچھ نہیں بچے گا تو اس وقت آواز دے گا آج کس کی حکومت ہے؟ پھر خود ہی اس کا جواب دے گا آج خدائے وحدہ قہار کی حکومت ہے۔ کہاں ہیں وہ جابر کہاں ہیں وہ جو میرے مقابل میں خدائی کا دعویٰ کرتے تھے۔ کہاں وہ متکبر اور ان کی چاپلوسی کرنے والے۔

اس کے بعد خدا دوبارہ مخلوق کو زندہ کرے گا عبید زرادہ بیان کرتا ہے کہ میں امام کی خدمت میں عرض کیا۔ اے فرزند رسول یہ امر تو بہت طویل ہو جائے گا۔ یعنی یہ زمانہ بہت طویل ہو جائے گا؟ تو آپ نے فرمایا جو کچھ تو جانتا ہے کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا یہ معاملہ بھی ایسے ہی ہے اس کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے۔ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ ۔ اے رسول آپ ان کو آنے والے دن کے عذاب سے ڈرائیں۔ یعنی قیامت کے دن کے عذاب ڈرائیں۔ إِذِ

الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ ۔ وہ دن کہ جب دم گھٹ گھٹ کہ دل منہ کے قریب آجائے گا۔

یعنی لوگ غم و کرب میں مبتلا ہونگے اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿١٨﴾ اور ظالمین کا نہ کوئی مہربانی کرنے والا دوست ہوگا اور نا ہی کوئی ان کی شفاعت کرنے والا ہوگا کہ جس کی شفاعت قبول کی جائے۔

یعنی ظالم لوگوں کا قیامت کے دن کوئی مددگار اور شفاعت کرنے والا نہیں ہوگا۔ اس کے بعد اللہ اپنے بارے میں بیان کرتا ہے۔

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ ۔

وہ خدا آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور دلوں میں پوشیدہ رازوں کو بھی جانتا ہے وہ خدا حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔

اس کے بعد فرماتا ہے أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ کیا ان لوگوں نے زمین کی سیر نہیں کی تا کہ وہ دیکھتے کہ ان سے پہلے والوں کا کیا انجام ہوا ہے جو ان سے قوت و طاقت میں زیادہ تھے۔ اور زمین پر آثار کے مالک تھے۔ اور پھر خدا نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ اپنی گرفت میں لے لیا تو اللہ کے مقابل میں ان کو کوئی بچانے والا نہیں تھا۔ اس کے بعد خدا حضرت موسیٰؑ کا تذکرہ کر رہا ہے جس کو ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ ۔ اور آل فرعون میں سے ایک مرد مومن جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اس نے کہا۔

علامہ فرماتے ہیں اس مرد مومن نے اپنا ایمان چھ سو سال تک پوشیدہ رکھا تھا اور وہ مجذوم تھا جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ کی انگلیاں کٹ چکی تھی تو اس کے اپنے کٹے ہوئے ہاتھ سے ہی اپنی قوم کی طرف اشارہ کرے ہوئے کہا۔ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ ۔ اے میری قوم تم اس کی اتباع کرو یہ تمہاری ہدایت کے راستہ کی طرف رہنمائی کرے گا۔

الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ ۔ وہ لوگ جو بغیر سلطان کے اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں بِغَيْرِ سُلْطَانٍ ۔ سے مراد ہے بغیر دلیل و حجت کے اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں۔ ان کے دلوں میں تکبر پایا جاتا ہے۔

حدثنی علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور اس نے منصور بن یونس سے اور اس نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا جہنم میں ایک آگ ایسی بھی ہے

جس سے تمام اہل جہنم پناہ مانگتے ہیں اور یہ آگ ہر جھگڑالو۔ جبار اور سرکش شیطان اور متکبر کے لیے ہے جن کا آخرت کے دن پر ایمان نہیں ہوگا اور ان لوگوں کے لیے خاص ہے جو آل محمد کے دشمن اور ان کا حق غصب کرنے والے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا جہنم میں سب سے کم عذاب وہ ہوگا جسے دوزخ کی ایک گھاٹی میں رکھا جائے گا اور اسے دوزخ کی جوتی اور حوزے پہنائے جائیں گے اور ان کی گرمی سے اس کا دماغ ایسے کھولے گا جیسے دیگچی میں پانی کھولتا ہے اور اس سے زیادہ آسان عذاب کوئی نہیں ہوگا۔

پہلے والی آگ سے زیادہ سخت کسی کو عذاب نہیں ہوگا اور اس عذاب سے کم تر یعنی کس کو نہیں ہوگا۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا ۔ پس خدا نے لوگوں کے مکر سے اس کو بچالیا۔

علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد مومن آل فرعون ہے حضرت ابوعبداللہؑ فرماتے ہیں خدا کی قسم فرعون والوں نے اس مومن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ لیکن خدا نے اس کے دین کو خراب ہونے سے بچ لیا تھا۔

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۔ وہ آگ جس کے سامنے صبح وشام پیش کیے جائیں گے۔

فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے دنیا میں عذاب ہے جو عالم برزخ میں ہوگا۔ کیونکہ قیامت میں صبح وشام نہیں ہوگی کیونکہ صبح وشام کا تعلق سورج و چاند کے ساتھ ہے جنت و جہنم میں سورج و چاند نہیں ہونگے راوی بیان کرتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہؑ سے عرض کیا آپ خدا کے اس فرمان اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۔ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپ نے فرمایا کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو اس نے کہا لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس وقت فرعون اور آل فرعون دوزخ میں ہیں لیکن ان کو عذاب کا سا منا صبح وشام کرنا پڑتا ہے۔ امامؑ نے فرمایا اگر ایسے ہی ہے جیسے لوگ کہتے ہیں تو پھر فرعون اور آل فرعون بہت بڑے خوش بخت ہیں کہ دوزخ میں رہتے ہوئے بھی دوزخ کے عذاب سے محفوظ ہیں فقط صبح وشام کو عذاب ہوتا ہے باقی وقت میں وہ راحت میں رہتے ہیں۔

راوی نے عرض کیا آپ فرمائیں۔

آپ نے فرمایا؛ یہ قیامت سے پہلے اس دنیا میں عالم برزخ میں ان کو صبح وشام آگ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن جب قیامت برپا ہوگی تو خدا حکم دے گا ان کو ہمیشہ رہنے والی آگ جہنم میں داخل کر دیا جائے جہاں وہ ہر وقت سخت عذاب میں رہیں گے۔ اس کے بعد خدا اہل دوزخ کے قول کو ذکر رہا ہے۔

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ ۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب یہ سب جہنم کے اندر جھگڑا کریں گے اور کمزور متکبر لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تمہاری پیروی کرنے والے تھے تو کیا تم جہنم کے کچھ حصے سے بھی ہمیں نہیں بچا سکتے اور ہمارے کام

آسکتے ہو۔؟

ان کے جواب میں متکبر کہیں گے اب ہم سب کی منزل یہ ہی ہے۔ اللہ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے۔

وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۔ حالانکہ کافروں کی آواز و فریاد بے کار ہی ثابت ہوگی۔

یعنی ان کا سب کچھ باطل ہوگا۔

آیت ۵۱ تا ۸۵

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ

جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ
مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى
تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ
صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ
يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ
مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾
هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ
اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ

يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا
كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ
الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا
مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ
عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ
اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ
الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا
عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَيُرِيْكُمْ
اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً
وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ

وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

ترجمہ

بیشک ہم اپنے رسول اور ایمان لانے والوں کی زندگانی دنیا میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی مدد کریں گے جب سارے گواہ اٹھ کھڑے ہوں گے (۵۱) جس دن ظالمین کے لئے کوئی معذرت کارگر نہ ہوگی اور ان کے لئے لعنت اور بدترین گھر ہوگا (۵۲) اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو ہدایت عطا کی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا ہے (۵۳) جو کتاب مجسمہ ہدایت اور صاحبانِ عقل کے لئے نصیحت کا سامان تھی (۵۴) لہٰذا آپ صبر کریں کہ اللہ کا وعدہ یقیناً برحق ہے اور اپنے حق میں استغفار کرتے رہیں اور صبح وشام اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کرتے رہیں (۵۵) بیشک جو لوگ خدا کی طرف سے آنے والی دلیل کے بغیر خدا کی نشانیوں میں بحث کرتے ہیں ان کے دلوں میں بڑائی کے خیال کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور وہ اس تک پہنچ بھی نہیں سکتے ہیں لہٰذا آپ خدا کی پناہ طلب کریں کہ وہی سب کی سننے والا اور سب کے حالات کا دیکھنے والا ہے (۵۶) بیشک زمین وآسمان کا پیدا کردینا لوگوں کے پیدا کردینے سے کہیں زیادہ بڑا کام ہے لیکن لوگوں کی اکثریت یہ بھی نہیں جانتی ہے (۵۷) اور یاد رکھو کہ اندھے اور بینا برابر نہیں ہوسکتے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہیں وہ بھی بدکاروں جیسے نہیں ہوسکتے ہیں مگر تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو (۵۸) بیشک قیامت آنے والی ہے اور اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے لیکن لوگوں کی اکثریت اس بات پر ایمان نہیں رکھتی ہے (۵۹) اور تمہارے پروردگار کا ارشاد ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور یقیناً جو لوگ میری عبادت سے اکڑتے ہیں وہ عنقریب ذلت کے

ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے (۶۰) اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پیدا کیا ہے تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرسکو اور دن کو روشنی کا ذریعہ قرار دیا ہے بیشک وہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ فضل وکرم کرنے والا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت اس کا شکریہ ادا نہیں کرتی ہے (۶۱) وہی تمہارا پروردگار ہے جو ہر شے کا خالق ہے اور اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو تم کدھر بہکے جارہے ہو (۶۲) اسی طرح وہ لوگ بہکائے جاتے ہیں جو اللہ کی نشانیوں کا انکار کردیتے ہیں (۶۳) اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مستقر اور آسمان کو عمارت قرار دیا ہے اور تمہاری صورت کو بہترین صورت بنایا ہے اور تمہیں پاکیزہ رزق عطا کیا ہے۔ وہی تمہارا پروردگار ہے تو عالمین کا پالنے والا کس قدر برکتوں کا مالک ہے (۶۴) وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے لہٰذا تم لوگ اخلاص دین کے ساتھ اس کی عبادت کرو کہ ساری تعریف اسی عالمین کے پالنے والے خدا کے لئے ہے (۶۵) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پرستش کے قابل بنائے ہوئے ہو جب کہ میرے پاس کھلی ہوئی نشانیاں آچکی ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کا اطاعت گزار بندہ رہوں (۶۶) وہی خدا ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر تم کو بچہ بنا کر باہر لاتا ہے پھر زندہ رکھتا ہے کہ توانائیوں کو پہنچو پھر بوڑھے ہوجاؤ اور تم میں سے بعض کو پہلے ہی اٹھالیا جاتا ہے اور تم کو اس لئے زندہ رکھتا ہے کہ اپنی مقررہ مدت کو پہنچ جاؤ اور شاید تمہیں عقل بھی آجائے (۶۷) وہی وہ ہے جو حیات بھی دیتا ہے اور موت بھی دیتا ہے پھر جب کسی بات کا فیصلہ کرلیتا ہے تو اس سے کہتا ہے کہ ہوجا اور وہ ہوجاتی ہے (۶۸) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا ہے جو آیاتِ الٰہی کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں آخر یہ کہاں بھٹکتے چلے جارہے ہیں (۶۹) جن لوگوں نے کتاب اور ان باتوں کی تکذیب کی جن کو دے کر ہم نے پیغمبروں کو بھیجا تھا انہیں عنقریب اس کا انجام معلوم ہوجائیگا (۷۰) جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ڈالی جائیں گی اور انہیں کھینچا جائے گا (۷۱) گرم پانی میں اور اس کے بعد جہنم میں جھونک دیا جائے گا (۷۲) پھر یہ کہا جائے گا کہ اب وہ

کہاں ہیں جنہیں تم شریک بنایا کرتے تھے (۷۳) خدا کو چھوڑ کر۔۔۔۔تو وہ لوگ جواب دیں گے کہ وہ ہم کو چھوڑ کر گم ہو گئے بلکہ ہم اس کے پہلے کسی کو نہیں پکارا کرتے تھے اور اللہ اسی طرح کافروں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے (۷۴) یہ سب اس بات کا نتیجہ ہے کہ تم لوگ زمین میں باطل سے خوش ہوا کرتے تھے اور اکڑ کر چلا کرتے تھے (۷۵) اب جہنّم کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ اور اسی میں ہمیشہ رہو کہ اکڑنے والوں کا ٹھکانا بہت برا ہے (۷۶) اب آپ صبر کریں کہ خدا کا وعدہ بالکل سچا ہے پھر یا تو ہم جن باتوں کی دھمکی دے رہے ہیں ان میں سے کچھ آپ کو دکھلا دیں گے یا آپ کو پہلے ہی اٹھا لیں گے تو بھی وہ سب پلٹا کر یہیں لائے جائیں گے (۷۷) اور ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ آپ سے کیا ہے اور بعض کا تذکرہ بھی نہیں کیا ہے اور کسی رسول کے امکان میں یہ بات نہیں ہے کہ خدا کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے پھر جب حکم خدا آ گیا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور اس وقت اہل باطل ہی خسارہ میں رہے (۷۸) اللہ ہی وہ ہے جس نے چوپایوں کو تمہارے لئے خلق کیا ہے جن میں سے بعض پر تم سواری کرتے ہو اور بعض کو کھانے میں استعمال کرتے ہو (۷۹) اور تمہارے لئے ان میں بہت سے منافع ہیں اور اس لئے بھی کہ تم ان کے ذریعہ اپنی دلی مرادوں تک پہنچ سکو اور تمہیں ان جانوروں پر اور کشتیوں پر سوار کیا جاتا ہے (۸۰) اور خدا تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے تو تم اس کی کس کس نشانی سے انکار کرو گے (۸۱) کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی ہے کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے والوں کا انجام کیا ہوا ہے جو ان کے مقابلہ میں اکثریت میں تھے اور زیادہ طاقتور بھی تھے اور زمین میں آثار کے مالک تھے لیکن جو کچھ بھی کمایا تھا کچھ کام نہ آیا اور مبتلائے عذاب ہو گئے (۸۲) پھر جب ان کے پاس رسول معجزات لے کر آئے تو اپنے علم کی بنا پر ناز کرنے لگے اور نتیجہ میں جس بات کا مذاق اُڑا رہے تھے اسی نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا (۸۳) پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم خدائے یکتا پر ایمان لائے ہیں اور جن باتوں کا شرک کیا کرتے تھے سب کا انکار کر رہے ہیں (۸۴) تو عذاب کے دیکھنے کے بعد کوئی ایمان کام آنے

والا نہیں تھا کہ یہ اللہ کا مستقل طریقہ ہے جو اس کے بندوں کے بارے میں گزر چکا ہے اور اسی وقت کافر خسارہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں (۸۵)

تفسیر

بے شک ہم اپنے رسولوں اور ان بندوں کی جو ایمان لائے دنیاوی زندگی میں مدد کرتے ہیں۔

احمد بن ادریس نے احمد بن محمد سے اور اس نے عمر بن عبدالعزیزی سے اور اس نے جمیل سے اور اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے خدا کے اس قول کے بارے میں آپ سے دریافت کیا۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝

بے شک ہم اپنے رسولوں اور اہل ایمان کی دنیاوی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور قیامت کے دن جب دوبارہ اٹھیں گے اس دن بھی مدد کریں گے)

آپ نے فرمایا یہ سب کچھ رجعت والے زمانہ میں ہوگا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اس دنیا میں بہت سے انبیاء کو شہید کیا گیا تھا اسی طرح ائمہ کو بھی شہید۔ اور ظاہری طور پر ان کی کوئی مدد نہیں کی۔ البتہ اللہ کا وعدہ سچا ہے وہ ان کی ضرور مدد کرے گا لیکن یہ وعدہ زمانہ رجعت میں پورا ہوگا۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ : اور تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور یقیناً جو لوگ میری عبادت سے اکڑتے ہیں وہ عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔

حدثنی علامہ علی بن ابراہیم قمی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے الحسن بن محبوب سے اور اس نے علی بن رباب سے اس نے ابن عیسنہ سے اور اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ اپنے مومن بندے کو اپنے احسانات یاد دلائے گا۔ اور اسے حکم دے گا کہ میری رحمت کے قریب آ جاؤ۔ مومن مقام رحمت سے قریب ہوگا۔ تو خدا فرمائے گا۔ یاد ہے کہ تو نے فلاں دن مجھ سے فلاں فلاں حاجات کے لئے دعا کی تھی تو میں نے تیری دعا قبول کی تھی؟ تو نے فلاں دن تکلیف کے ازالہ کے لئے دعا کی تھی۔ تو میں نے تیری دعا قبول کی تھی؟ تو نے مجھ سے دولت کا سوال کیا تھا، میں نے تجھے دولت دی تھی۔ تو نے مجھ سے خدمت گزار طلب کیا تھا تو میں نے تجھے عطا کیا تھا تو نے مجھ سے شادی کی درخواست کی تھی، میں نے تیری شادی کرائی تھی۔

بندہ مومن عرض کرے گا: پروردگار! بالکل صحیح ہے، میں نے تجھ سے دعائیں مانگی تھیں تو نے قبول کی تھیں۔ خدایا! میں نے تجھ سے جنت کا سوال بھی کیا تھا؟

خدایا فرمائے گا۔ میں تیری یہ درخواست بھی پوری کرتا ہوں۔ بندہ مومن کہے گا: خدایا اب تو نے مجھے ہر طرح سے راضی کر دیا ہے۔ خدا فرمائے گا کہ میں تجھے احسن جزاء دے کر راضی کر رہا ہوں۔ اور جنت میری احسن جزاء ہے۔ چنانچہ اسی کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔

جمیل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اللہ کا فرمان ہے۔ تم دعا مانگو میں قبول کرونگا۔ لیکن ہم دعا مانگتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ تم خدا سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کرتے۔ اللہ کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو اور میں تم سے کیا ہوا وعدہ پورا کرونگا۔ خدا کی قسم اگر تم خدا کا عہد پورا کرتے تو وہ بھی تم سے اپنے عہد کو پورا کرتا ہے۔

هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ . وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور تم لوگ اخلاص دین کے ساتھ اس کی عبادت کرو کہ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

علامہ علی بن ابرہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے القاسم بن محمد سے اور اس نے سلیمان بن داؤد سے اور اس ایک شخص سے نقل کیا ہے اور اس نے علی بن حسین امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص نے آپ سے مختلف مسائل کے بارے دریافت کیا اور چلا گیا اور اس کے بعد وہ دوبارہ لوٹا تا کہ دوبارہ سوالات کرے تو امام زین العابدین علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ انجیل میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جس کے بارے جانتے نہیں اس کے بارے میں سوالات مت کرو جب کہ جس کا تم کو علم ہے اس پر تم عمل نہیں کرتے کیونکہ عالم جب اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تو وہ علم فقط اس عالم کو خدا سے دور کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا: قرآن کی تلاوت ضرور کیا کرو۔

کیونکہ اللہ نے جنت کو اپنے دست قدرت سے خلق کیا ہے اس کی کوئی اینٹ سونے کی اور کوئی چاندی کی ہے ان کے درمیان لگنے والا گارا مشک و کستوری کا ہے۔ اور اس کی خاک زعفران ہے۔ اور اس کے سنگ ریزے لولو مرجان کے ہیں اور اس میں خدا نے قرآن کی آیات کے حساب سے درجات قرار دیے ہیں۔ پس جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو اس کو کہا جائے گا قرآن کے ایک ورقہ کی تلاوت کرو اور جنت کے ان درجات میں داخل ہوتے جاؤ۔ اور کوئی شخص اس قاری قرآن سے اونچے درجے پر نہیں ہوگا سوائے اس کے جس نے اس سے زیادہ تلاوت کی ہوگی اور سوائے انبیاء و مرسلین اور صدیقین کے ان کا درجہ فقط قاری قرآن سے زیادہ ہوگا۔

اس شخص نے آپ علیہ السلام سے عرض کی اے فرزند رسول زہد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا زہد کے دس اجزاء ہیں پس زہد کا جو سب سے اعلی درجہ ہے وہ خدا کی رضا کا سب سے ادنیٰ درجہ ہے۔ اور زہد کے بارے میں قرآن میں ذکر ہوا ہے۔ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۔ (جو تم سے ضائع ہو جائے فوت ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو اور جو تمہیں مل جائے اس پر زیادہ خوش نہ ہو۔) اس کے بعد اس شخص نے کہا۔ لا الہ الا اللہ۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم اسے کہتے ہیں لا الہ الا اللہ اور جب تم میں سے کوئی یہ کلمہ کہے تو اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ کہا کرے۔ کیونکہ خدا نے یوں ہی کہا ہے۔

هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام خدا کے اس قول کے بارے میں سوال کیا ہے۔ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ . جن لوگوں نے کتاب اور ان باتوں کا انکار کیا جن کو دے کر ہم نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا تھا انہیں عنقریب اس کے انجام کا علم ہو جائے گا۔

كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ۝ : اور اللہ ایسے ہی کافروں کو اگمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔

سوال کیا گیا کہ اے فرزند رسول اللہ نے کافروں کو مشرکین کا نام کیوں دیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے ایسے لوگوں کو کافر و مشرک قرار دیا ہے کیونکہ انہوں نے کتاب کی تکذیب کی تھی اللہ نے انبیاء کو کتاب اور اس کی تاویل دے کر مبعوث فرمایا پس کتاب اور انبیاء کی بیان کردہ تاویل کا انکار کرے گا وہ کافر اور مشرک قرار پائے گا۔

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ یہ سب اس بات کا نتیجہ ہے کہ تم زمین میں باطل سے خوش ہوا کرتے تھے اور اکڑ کر چلا کرتے تھے۔ یعنی ظاہر پر خوش ہونا مراد ہے۔

حدثنی۔ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں الحسن بن محبوب سے نقل کیا اس نے علی بن رباب سے اور اس نے فریس الکنانی سے اس نے حضرت ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ سے پوچھا گیا کہ آپ بتائیں وہ مسلمان جو توحید و رسالت کا اقرار کرتا ہے اور اس کا کوئی امام نہ ہو اور اس کو آپ کی ولایت کی معرفت نہ ہو تو وہ اگر گناہ گار ہو تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟

آپ نے فرمایا: ایسے لوگوں قبروں سے نہیں نکلیں گے ان میں سے اگر کسی نے نیک اعمال انجام دیے ہونگے اور ہمارے ساتھ عداوت نہ کی ہوگی تو اس کے لئے قبر میں جنت کا ایک دریچہ کھولا جائے گا جو کہ مغفرت میں ہے جہاں وہ قیامت تک سکون میں رہیں گے پھر قیامت کے دن خدا کے سامنے حاضر ہونگے اور ان کا حساب ہوگا اس حساب کے نتیجے میں جنت یا جہنم میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جو خدا سے امید رکھتے ہونگے ان کا علاوہ مستضعفین۔ کم عقل افراد بچے اور مسلمانوں کی نابالغ

اولاد کے ساتھ بھی یہ ہی سلوک ہوگا۔

اور جہاں تک ان افراد کا تعلق ہے جو آل محمد علیہ السلام کے ائمہ کو نہیں جانتے بلکہ ان سے دشمنی کا اظہار کرتے ہیں ان کی قبروں میں جہنم کے دریچے کھول دے جائیں گے وہ قیامت تک دوزخ کا دھواں اور آگ کی گرمی اور اس کے شعلے ان کی قبروں میں پہنچ رہیں گے اور پھر قیامت کے دن ان کو قبروں سے نکالا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور وہاں ان سے کہا جائے گا۔ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۴﴾ (تباؤ وہ تمہارے شریک کہاں ہیں) یعنی وہ افراد جن کو تم برحق امام کو چھوڑ کر امام مانتے تھے وہ کہاں ہیں اس کے بعد خدا نے اپنے نبی سے فرمایا:

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ اب آپ صبر کریں کہ خدا کا وعدہ بالکل سچا ہے پھر ہم جن باتوں کی دھمکی دے رہے ہیں ان میں سے کچھ آپ کو دکھلا دیں گے یا آپ کو پہلے ہی اٹھالیں گے تو بھی وہ سب کچھ پلٹا کر واپس لائے جائیں گے۔

ابوالجارود نے حضرت امام ابوجعفر باقر علیہ السلام سے نقل ہے آپ نے فرمایا۔ فرح (اکڑ کر چلانا) مرح۔ اترانا۔ خیلا تکبر کرنا۔ یہ سب شرک ہے اور زمین پر اس پر عمل کرنا یہ گناہ ہے۔

وَّاَثَارًا فِي الْاَرْضِ: زمین کے اثار کے مالک ہیں۔

یعنی زمین میں اسے اعمال کے مالک ہیں۔ اثار یعنی اعمال۔

ریکم ایاتہ۔ علامہ فرماتے ہیں رجعت میں امیر المومنین اور دوسرے ائمہ ہدائی کو دیکھیں گے۔ اور وہ ان کو دیکھیں گے۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جس کا ہم شرک کرتے تھے اس کا ہم انکار کرتے ہیں۔

یعنی ان کے مقابل میں جن کو ہم جان رہے تھے ان کا ہم انکار کرتے ہیں۔

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ...

تو عذاب کے دیکھنے کے بعد کوئی ایمان کام آنے والا نہیں تھا۔ کہ یہ اللہ کا مستقل طریقہ ہے جو اس کے بندوں کے بارے میں گزر چکا ہے اس وقت کافر خسارہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ

یہ سورہ حٰمٓ سجدہ (فصلت) ہے اور یہ مکی ہے اور اس کی آیات 54 ہیں اور اس کے چھ (6) رکوع ہیں اس کا قرآن میں موجودہ ترتیب میں نمبر 41 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 61 ہے اور اس کا دوسرا نام سورہ فصلت بھی ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا: جو شخص سورہ حم سجدہ کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن جہاں تک حد نگاہ ہوگی اس کا نور چمک رہا ہوگا اللہ اسے دنیا میں خوشی اور راحت عطاء کرے گا وہ قابل تعریف اور قابل رشک زندگی بسر کرے گا۔

نیز رسول خدا سے نقل ہوا ہے کہ جو شخص حم سجدہ کی تلاوت کرے گا اسے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں عطاء فرمائے گا۔

چار سورتیں ہیں کہ جن میں سجدہ واجب ہے اور ان میں سے ایک یہ سورہ ہے۔

آیت ۱ تا ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ

وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ
وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ
فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً
لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ
ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ
سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا
فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ
مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ
رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ
فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ
يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا
يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْۤ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ
لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى

وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى
الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾
وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى
النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ
وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ
شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ
وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ
يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ
اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ
بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ
قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا
خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حٰمٓ (۱) یہ خدائے رحمٰن ورحیم کی تنزیل ہے (۲) اس کتاب کی آیتیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں عربی زبان کا قرآن ہے اس قوم کے لئے جو سمجھنے والی ہو (۳) یہ قرآن بشارت دینے والا اور عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا بنا کر نازل کیا گیا ہے لیکن اکثریت نے اس سے اعراض کیا ہے اور وہ کچھ سنتے ہی نہیں ہیں (۴) اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل جن باتوں کی تم دعوت دے رہے ہو ان کی طرف سے پردہ میں ہیں اور ہمارے کانوں میں بہرا پن ہے اور ہمارے تمہارے درمیان پردہ حائل ہے لہٰذا تم اپنا کام کرو اور ہم اپنا کام کر رہے ہیں (۵) آپ کہہ دیجئے کہ میں بھی تمہارا ہی جیسا بشر ہوں لیکن میری طرف برابر وحی آتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہے لہٰذا اس کے لئے استقامت کرو اور اس سے استغفار کرو اور مشرکوں کے حال پر افسوس ہے (۶) جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں اور آخرت کا انکار کرنے والے ہیں (۷) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے منقطع نہ ہونے والا اجر ہے (۸) آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم لوگ اس خدا کا انکار کرتے ہو جس نے ساری زمین کو دو دن میں پیدا کر دیا ہے اور اس کا مثل قرار دیتے ہوئے جب کہ وہ عالمین کا پالنے والا ہے (۹) اور اس نے اس زمین میں اوپر سے پہاڑ قرار دے دیئے ہیں اور برکت رکھ دی ہے اور چار دن کے اندر تمام سامان معیشت کو مقرر کر دیا ہے جو تمام طلبگاروں کے لئے مساوی حیثیت رکھتا ہے (۱۰) اس کے بعد اس نے آسمان کا رخ کیا جو بالکل دھواں تھا اور اسے اور زمین کو حکم دیا کہ بخوشی یا بہ کراہت ہماری طرف آؤ تو دونوں نے عرض کی کہ ہم اطاعت گزار بن کر حاضر ہیں (۱۱) پھر ان آسمانوں کو دو دن کے اندر سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں اس کے معاملہ کی وحی کر دی اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ کر دیا ہے اور محفوظ بھی بنا دیا ہے کہ یہ خدائے عزیز وعلیم کی مقرر کی ہوئی تقدیر ہے (۱۲) پھر اگر یہ اعراض کریں تو کہہ دیجئے کہ ہم نے تم کو ویسی ہی بجلی کے عذاب سے ڈرایا ہے جیسی قوم عاد وثمود پر نازل ہوئی تھی (۱۳) جب ان کے پاس سامنے اور پیچھے سے ہمارے نمائندے آئے کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے کہہ دیا کہ ہمارا خدا چاہتا تو ملائکہ کو نازل کرتا ہم تمہارے پیغام کے قبول کرنے والے نہیں ہیں (۱۴)

پھر قوم عاد نے زمین میں ناحق بلندی اور برتری سے کام لیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم سے زیادہ طاقت والا کون ہے۔۔۔ تو کیا ان لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے وہ بہر حال ان سے زیادہ طاقت رکھنے والا ہے لیکن یہ لوگ ہماری نشانیوں کا انکار کرنے والے تھے (۱۵) تو ہم نے بھی ان کے اوپر تیز وتند آندھی کو ان کی نحوست کے دنوں میں بھیج دیا تا کہ انہیں زندگانی دنیا میں بھی رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھائیں اور آخرت کا عذاب تو زیادہ رسوا کن ہے اور وہاں ان کی کوئی مدد بھی نہیں کی جائے گی (۱۶) اور قوم ثمود کو بھی ہم نے ہدایت دی لیکن ان لوگوں نے گمراہی کو ہدایت کے مقابلہ میں زیادہ پسند کیا تو ذلت کے عذاب کی بجلی نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا ان اعمال کی بنا پر جو وہ انجام دے رہے تھے (۱۷) اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دے دی جو ایمان لانے والے اور تقویٰ اختیار کرنے والے تھے (۱۸) اور جس دن دشمنانِ خدا کو جہنّم کی طرف دھکیلا جائے گا پھر انہیں زجر وتوبیخ کی جائے گی (۱۹) یہاں تک کہ جب سب جہنّم کے پاس آئیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور جلد سب ان کے اعمال کے بارے میں ان کے خلاف گواہی دیں گے (۲۰) اور وہ اپنے اعضاء سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیسے شہادت دے دی تو وہ جواب دیں گے کہ ہمیں اسی خدا نے گویا بنایا ہے جس نے سب کو گویائی عطا کی ہے اور تم کو بھی پہلے دن اسی نے پیدا کیا ہے اور اب بھی پلٹ کر اسی کی بارگاہ میں جاؤ گے (۲۱) اور تم اس بات سے پردہ پوشی نہیں کرتے تھے کہ کہیں تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور گوشت پوست گواہی نہ دے دیں بلکہ تمہارا خیال یہ تھا کہ اللہ تمہارے بہت سے اعمال سے باخبر بھی نہیں ہے (۲۲) اور یہی خیال جو تم نے اپنے پروردگار کے بارے میں قائم کیا تھا اسی نے تمہیں ہلاک کر دیا ہے اور تم خسارہ والوں میں ہو گئے ہو (۲۳) اب اگر یہ برداشت کریں تو بھی ان کا ٹھکانا جہنّم ہے اور اگر معذرت کرنا چاہیں تو بھی معذرت قبول نہیں کی جائے گی (۲۴) اور ہم نے خود بھی ان کے لئے ہم نشین فراہم کر دیئے تھے جنہوں نے اس کے پچھلے تمام امور ان کی نظروں میں آراستہ کر دیئے تھے اور ان پر بھی وہی عذاب ثابت ہو گیا جو ان کے پہلے انسان اور جنّات کے

گروہوں پر ثابت ہو چکا تھا کہ یہ سب کے سب خسارہ والوں میں تھے (۲۵)

تفسیر

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾

حم یہ خدائے قرآن رحمن ورحیم کی طرف سے نازل کردہ ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ تَنْزِيْلٌ مبتلا اُر ہے اور فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ یہ اس کی خبر ہے۔ اس کتاب کو نازل کرنے والا رحمن اور رحیم ہے۔

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ۔ یعنی اس کی آیات حلال وحرام اور احکام اور سنتوں کو تفصیل سے بیان کرنے والی ہیں۔ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا۔ بشیر یعنی مومنین کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی ظالموں کو ڈرانے والا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ. پس اکثریت نے اس سے اعراض کیا منہ موڑا) ہے یعنی اس قرآن کریم سے اکثر لوگوں نے منہ موڑا ہے۔

فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ . اور وہ کچھ سنتے ہی نہیں ہیں۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ : اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل جن باتوں کی آپ دعوت دیتے ہیں ان کی طرف سے پردے میں ہیں۔

اَكِنَّةٍ: یعنی پردے میں ہیں۔ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ اور ہمارے کانوں میں بہرا پن ہے ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہے اور تم اپنا کام کرو اور ہم اپنا کام کریں گے۔

یعنی جن باتوں کی طرف (توحید ورسالت ودین کی طرف) آپ ہمیں دعوت دے رہے ہیں ان کو ہمارے کان سننے سے بہرے ہیں اور ہمارے دماغ ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یعنی ہمارے عقل ان کو درک نہیں کرتی۔

یعنی ہماری آنکھیں میں لیکن دیکھتی نہیں ہیں ہمارے کان ہیں لیکن سنتے نہیں ہیں اور ہماری عقلیں ہیں لیکن وہ سمجھ سے کام نہیں لیتی۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ ... آپ کہہ دیں کہ میں بھی تمہارے ہی مثل ایک بشر ہوں لیکن میری طرف برابر وحی نازل ہوتی ہے کہ تمہارے خدا فقط ایک ہے لہٰذا اس کے لیے استقامت کرو اور اس سے استغفار کرو اور مشرکوں کے حال پر افسوس ہے۔ فَاسْتَقِيْمُوْٓا یعنی اس کی آواز پر لبیک کہو۔

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾ . مشرکین سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں اپنے اعمال میں شرک (یعنی ریا کاری) کرتے ہیں۔ یہ ہی اس خدا کے اس قول سے بھی مراد کہ جس میں کہا گیا ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ . اللہ پر ایمان لانے والوں سے اکثر وہ ہیں جو مشرک ہیں۔ یعنی توحید کا اقرار کرتے ہیں لیکن اعمال میں شرک کرتے ہیں۔ یعنی جب ان لوگوں کو کسی کام کا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ اس پر عمل کرو تو وہ اس کے خلاف عمل کرتے ہیں جو خدا نے ان سے کہا ہوتا ہے لہٰذا ان کا نام مشرک رکھا گیا ہے۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ . اور جو لوگ زکوۃ نہیں ادا کرتے وہ حقیقت میں آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔

یعنی جو شخص زکوۃ ادا نہیں کرتا وہ کافر ہے۔ (ممکن مراد ہو کہ جو زکوۃ کا منکر ہے وہ کافر ہے کیونکہ زکوۃ ایک ضروریات دین میں سے ہے اور ضروریات دین میں سے کسی کا انکار یہ کفر ہے مترجم)

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے احمد بن ادریس نے نقل کیا اور اس نے احمد بن محمد سے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوعبداللہ نے فرمایا۔ اے ابان کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا مشرکوں سے زکوۃ کو طلب کرے گا کہ جو خود اللہ کے منکر اور ان کے ساتھ شرک کرتے ہیں جیسا کہ خدا نے خود فرمایا: وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ . ویل ہے ان مشرکوں کے لیے جو زکوۃ نہیں ادا کرتے وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔''

ابان بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا اے فرزند رسول پھر اس کی تفسیر کیا ہے وہ میرے لیے بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا ان مشرکین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے امام اول امیر المومنینؑ کے ساتھ نا اہل کو شریک قرار دیا تو اگر چہ بعد والے آئمہ کو مان بھی لیں تب بھی بعد والے آئمہ کے انکار کرنے والے ہیں یعنی جس نے علیؑ کو خلیفہ بلافصل نہیں مانا وہ خواہ بعد والے اماموں کو مان بھی لیں تب بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اے ابان خدا اپنے بندوں کو ان پر ایمان کی دعوت دیتا ہے اور جب کوئی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے گا تو ان پر آئمہ پر ایمان لانا واجب ہو جائے گا۔ اس کے بعد خدا مومنین کا تذکرہ کر رہا ہے فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ . بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان کے لیے منقطع نہ ہونے والا اجر ہے۔

یعنی ان پر خدا کی طرف سے ایسا اجر ہے جو خدا ان کو دے گا وہ ان کو جتلائے گا نہیں۔ اور نہ ہی اس میں وقفہ ہوگا بلکہ متواتر ہوگا۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی سے خطاب کر رہا ہے۔ اے محمد آپ ان لوگوں سے کہہ دیں۔ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ . آپ ان کہے دیں کہ کیا تم اس خدا کا انکار کرتے ہو کہ جس نے ساری زمین کو دو دنوں

میں خلق کر دیا ہے۔یعنی دو وقتوں میں ایک وہ وقت کہ جس میں خلقت زمین شروع ہوگئی اور دوسرے دن خلقت کامل ہوگئی۔

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا . اور اس نے زمین کے اوپر پہاڑ قرار دیے اور ان میں برکت رکھ دی اور چار دن کے اندر تمام سامان زندگی کو مقرر کر دیا۔ جو تمام طلب کرنے والوں کے لیے ساری حیثیت رکھتا ہے۔یعنی ہم سے اس زمین پر پہاڑوں کو قرار دیا تا کہ یہ زمین ڈولے نہ متحرک نہ ہو بلکہ برقرار رہے۔

اور پھر ہم نے چار دنوں میں زمین پر باقی تمام چیزوں کو خلق کیا تو گویا کل چھ دن مصرف ہوئے۔ چار دنوں میں تمام عوالم کے لیے خواہ وہ انسان ہو یا حیوانات ان کے لیے غذائی سامان کو پیدا کیا ۔خواہ حیوانات، پرندے، جانور یا حشرات الارض خواہ وہ خشکی والے ہیں یا پانی والے ان سب کے لیے پھل بنا تات اور درخت اور ہر وہ چیز جس میں حیوانات کے لیے غذائی سامان تھا اس کو ان چار دنوں میں خلق کیا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ چار دنوں سے مراد چار موسم ہیں، سردی، بہار، گرمی، پھر خزان کا موسم ہے

شیاء کا وہ موسم ہے جس میں اللہ ہواؤں چلاتا ہے بارش برسلتا ہے راتوں کو شبنم نازل کرتا ہے وہ وقت ہے جس میں زمین میں درختوں کو لگایا جاتا ہے یہ وہ موسم ہے جو ٹھنڈا ہوتا ہے۔اس کے بعد ربیع کا موسم ہوتا ہے جو معتدل ہوتا ہے جو گرم نہ سرد ہوتا ہے اس موسم میں درختوں سے پھل اور زمین سے شگوفے نکلتے ہیں۔اور ہر طرف سبزہ ہو جاتا ہے اور اس کے بعد کا موسم گرمی کا موسم ہے جس میں پھل پک جاتے ہیں اور شگوفیوں کے دانے پک جاتے ہیں جو انسانوں اور حیوانات کی غذا ہوتے ہیں۔اور اس کے بعد خریف کا موسم یعنی پت جھڑ کا موسم آتا ہے یعنی خزاں کا موسم آتا ہے جس میں تمام پتے جھڑ جاتے ہیں۔یہ چار موسم ہیں یعنی اگر سارا سال ایک ہی موسم ہوتا تو زمین سے نباتات پیدا نہ ہوتے۔لہٰذا اگر فقط گرمی کا موسم ہوتا تو سب کچھ جل جاتا ہے اور اگر بہار کا موسم ہوتا تو پھر پھل وشگوفے نکل آتے لیکن وہ پک نہ سکتے اور اگر سارا سال خزاں کا موسم ہوتا جو کوئی پھل وشگوفہ باقی نہ رہتا۔اور سردی کا موسم ہوتا تب بھی کوئی پھل وشگوفہ پیدا نہ ہوتا۔تو گویا اس انسان اور حیوانات کے لیے کوئی غذائی مواد نہ ہوتا۔تو یہ مخلوق باقی نہ رہتی۔اللہ نے ان چار موسموں کو چار دن کا نام دیا ہے۔جو سب ضرورت مندوں کے لیے مساوی ہیں ضرورت مندوں کو خدا نے سائل کہا ہے۔کیونکہ جو ضرورت مند ہے وہ سائل ہے خواہ وہ زبان سے سوال کرے یا نہ کرے۔تو حیوان؛ ضرورت مند ہیں خواہ وہ زبان سے سوال نہ کرے۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ. اس کے بعد اس نے آسمان کی طرف رخ کیا۔

یعنی زمین اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کو خلق کرنے کے بعد خدا نے آسمان کو خلق کیا۔حضرت امام ابوالحسن الرضاؑ سے سوال کیا گیا اے فرزند رسول جب خدا نے زمین وآسمان کو خلق کیا تو اس وقت جن وانس میں سے کوئی نہیں تھا تو پھر خدا نے کس سے کلام فرمائی؟ جبکہ وہ کہہ رہا ہے فقال لها۔اللہ نے کس کے لیے کہا آپؑ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ خدا نے زمین

وآسمان سے کلام کیا تھا۔جیسا کہ قرآن میں آیا ہے۔طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝ . خدا نے آسمان اور زمین کو حکم دیا خوشی یا کراہت کے ساتھ ہر حال میں ہماری طرف آؤ تو دونوں نے عرض کیا ہم اطاعت گزار بن کر حاضر ہیں۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ . پس اسی نے سات آسمانوں کو دو دنوں میں خلق کیا۔

فَقَضٰىهُنَّ . یعنی خلق کیا یعنی ابتداء خلق سے آخر تک دو دن لگے۔وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا ۭ . اور ہر آسمان میں اس کے معاملہ کی وحی کر دی۔

علامہ فرماتے ہیں کہ وحی تقدیر وتدبیر کی تھی۔نا کہ تشریع وحی۔

وَزَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۚ . ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کر دیا۔

چراغوں، سے ستارے مراد ہیں۔وَحِفْظًا ۭ . یہ ستارے شیاطین سے حفاظت کے لیے ہیں تا کہ شیاطین کو آسمان سے دور رکھے پھر فرمایا فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ . پھر اگر یہ اعراض کریں تو کہہ دیجئے کہ ہم نے تم کو ویسی ہی بجلی کے عذاب سے ڈرایا ہے جیسا قوم عاد وثمود پر نازل ہوئی تھی۔

یعنی اگر قریش والے آپ سے دوری اختیار کریں منہ موڑ لیں تو ان کے لیے بھی عاد وثمود کی طرح بجلی کا عذاب آجائے گا۔

اِذْ جَاۗءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ . جب ان کے پاس سامنے اور پیچھے سے ہمارے رسول آئے۔

آپ سے پہلے رسول حضرت نوح، ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ اور دوسرے نبی مراد ہیں ان کے بعد خود آپ ہیں۔

قَالُوْا لَوْ شَاۗءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً . انہوں نے کہا کہ اگر ہمارا خدا چاہتا تو ملائکہ کو نازل کرتا۔

یعنی ہمارے جیسے بشر کو وہ رسول بنا کر ہمارے پاس مبعوث نہ کرتا بلکہ وہ ملائکہ کو نازل کرتا ہم تمہارے پیغام کے قبول کرنے والے نہیں تھے۔

فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ . تو ہم نے ان پر تیز وتند ہواؤں کو بھیج دیا۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا . تو ہم نے ان پر تیز وتند ہواؤں کو بھیج دیا۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا اس سے مراد ہیں کہ ان پر خدا نے تیز تند ٹھنڈی ہوا کو چلا دیا جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئے فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ . نحوست کے دن۔یعنی وہ ایام کہ جن میں ان پر نحوست وبد بختی نازل ہوئی۔

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى . اور قوم ثمود کو بھی ہم نے ہدایت دی لیکن انہوں نے گمراہی کو ہدایت کے مقابلہ میں زیادہ پسند کیا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے یہ نہیں کہا کہ اللہ نے پسند کیا بلکہ فرمایا کہ انہوں نے پسند کیا۔ تو یہ آیت رد ہے ان لوگوں کے لیے جو اس کے قائل ہیں کہ اللہ نے ان کے افعال کو ایجاد کیا ہے۔ اس آیت نے ان کو رد کیا کہ اللہ نہیں بلکہ شمود والوں نے پسند کیا تو اس سے ظاہر ہوا کہ بندے مجبور نہیں ہیں۔

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴿۱۷﴾ ۔ پس ذلت کے عذاب کی بجلی نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا ان اعمال کی بنا پر جو وہ انجام دے رہے تھے۔

یعنی ان کو عذاب ان کے اعمال کی وجہ سے ہوا تھا نا کہ ظلم کی وجہ سے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ﴿۱۹﴾ ۔ اور جس دن دشمنان خدا کو جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا پھر انہیں زجر و توبیخ کی جائے گی۔ یعنی آگ ان کے چاروں طرف سے آئے گی۔

حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴿۲۰﴾ ۔ یہاں تک جب سب جہنم کے پاس آئیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور جلد سب ان کے اعمال کے بارے میں ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ایسی قوم کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن کے سامنے ان کے اعمال پیش کیے جائیں گے تو وہ ان اعمال کا انکار کریں گے اور یہ کہیں گے ان اعمال میں سے کوئی کام ہم نے نہیں کیا پھر جن ملائکہ نے ان کے اعمال کو لکھا ہوگا وہ گواہی دیں گے کہ یہ تمہارے ہی اعمال ہیں اس وقت وہ خدا سے کہیں گے خدایا یہ فرشتے بھی تیرے ہیں یہ تیرے کہنے پر ہمارے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ پھر وہ خدا کی قسمیں کھا کر کہیں گے کہ ہم نے یہ اعمال نہیں کیے ہیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سورہ مجادلہ ہیں۔ جب انہیں مبعوث کرے گا تو وہ اس کے سامنے ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسا تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔ یہ وہ ہی لوگ ہوں گے جنہوں نے امیر المومنین علیؑ کا حق غصب کیا ہوگا تو اس وقت خدا ان کی زبانوں پر مہر لگا دے گا اور ان کے اعصاء بولنے لگ جائیں گے کانوں سے جو حرام باتیں سنی ہوں گی وہ اس کی گواہی دیں گے۔ آنکھوں نے جو حرام مناظر دیکھے ہونگے وہ اس کی گواہی دیں گی اور ہاتھوں نے جو کچھ حرام انجام دیا ہوگا۔ وہ اس کی گواہی دیں گے اور پاؤں نے جہاں جہاں کا سفر کیا ہوگا وہ اس کی گواہی دیں گے۔

شرم گاہوں نے جو فعل حرام کیے ہوں گے وہ اپنے فعل حرام کی گواہی دیں گے جب سب اعضاء جوارح گواہی دیں گے تو وہ لوگ اپنی کھالوں سے کہیں گے ”تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ وہ جواب دیں گے کہ مجھے اسی خدا نے قوت گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا تھا اسی نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اور اب اس کی طرف پلٹ کے جا رہے ہو اور پھر خدا کی طرف آواز آئے گی تم اس کے گناہوں سے پردہ پوشی نہیں کرتے تھے کہ کہیں تمہارے خلاف تمہارے کان آنکھیں اور گوشت و پوست اور شرم گاہیں گواہی نہ دے دیں بلکہ تمہارا خیال یہ تھا کہ اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر ہے۔ اور یہ خیال جو تم نے اپنے

رب کے بارے میں قائم کیا اس کی وجہ سے تم خسارہ اٹھانے والے ہو گئے۔

حدثنی علامہ علی بن ابراہیم قمی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے نقل کیا اور اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے نقل کیا وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے دوزخ میں جانے والے آخری شخص کی روایت کے بارے میں پوچھنا چاہا جیسا کہ لوگ اسے بیان کرتے ہیں۔

امامؑ نے فرمایا نہیں جیسا کہ کہ لوگ بیان کرتے ہیں معاملہ ایسا نہیں ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ یوں ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ محشر کے میدان میں جب آخری بندے کو دوزخ جانے کا حکم دے گا جب اسے دوزخ کا حکم سنایا جائے گا تو وہ ادھر ادھر دیکھے گا خدا کی طرف سے آواز آئے گی میرے بندے کیا دیکھ رہا ہے۔ وہ کہے گا خدا تو نے میرے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جس کا تیرے بارے میں گمان رکھتا تھا۔

خدا کی طرف سے آواز آئے گی میرے بندے تجھے میرے بارے میں کیا گمان تھا؟ بندہ عرض کرے گا خدایا میرا گمان یہ تھا کہ تو میری غلطیوں و گناہوں کو معاف کر دے گا اور مجھے جنت میں جگہ دے گا۔

خدا فرمائے گا مجھے میری عزت و جلالت کی قسم آج تک اس بندے نے میرے بارے میں یہ گمان نہیں رکھا تھا اگر اس نے مجھ سے نیک گمان کیا ہوتا تو میں اسے آج دوزخ کا حکم نہ دیتا۔ اے میرے فرشتو اب اس کے جھوٹ پر اعتماد کر لو اور اسے جنت میں بھیج دو۔

اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو اپنے رب کے بارے میں نیک گمان رکھتا ہوگا مگر قیامت کے دن اس کے ساتھ اس نیک گمان کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔ اور یہ ہی ہے جو خدا فرماتا ہے۔

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِىْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ﴿۲۳﴾ ۔

اور یہ ہی خیال جو تم نے اپنے رب کے بارے کیا تھا اس نے تمہیں ہلاک کر دیا اور تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گے۔

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ﴿۲۴﴾

اب اگر یہ صبر کریں تب بھی ان ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور اگر یہ معذرت کرنا چاہیں تو بھی معذرت قبول نہیں کی جائے گی۔

یعنی اگر یہ توبہ کریں تب بھی ان کی توبہ قبول نہیں اور اگر عذر کریں تو عذر قبول نہیں ہوگا۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ ۔ اور ہم نے خود بھی ان کے لیے ہم نشین فراہم کر دیے تھے۔ یعنی ہم نے ان کے لیے جن

وانس میں سے شیاطین قرار دیے تھے۔

فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ. جنہوں نے ان کے سامنے ان کے تمام امور کو مزین کر دیا۔ یعنی ان کے اعمال کو ان کے سامنے مزین کر دیا وَمَا خَلْفَهُمْ . اور جو کچھ وہ جھوٹ موٹ بیان کرتے تھے ان کو سچ کے کالب میں ڈال کر پیش کرتے تھے۔ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ . اور ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر عذاب یقینی ہو گیا۔

آیت ۲۶ تا ۵۴

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ
تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا
دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا
لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ
غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا
وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾
وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا
لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ
تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً
فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ
الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا
يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ
مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ
لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ
عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ
ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ

مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿٤٥﴾ مَنْ
عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾ اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ
اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٤٨﴾ لَا يَسْـَٔمُ
الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ
اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ
السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ
فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ
غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ
الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ
كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي
الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ
اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٥٣﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ

بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿٥٤﴾

ترجمہ

اور کفار آپس میں کہتے ہیں کہ اس قرآن کو ہرگز مت سنو اور اس کی تلاوت کے وقت ہنگامہ کرو شاید اسی طرح ان پر غالب آجاؤ (۲۶) تو اب ہم ان کفر کرنے والوں کو شدید عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور انہیں ان کے اعمال کی بدترین سزا دیں گے (۲۷) یہ دشمنانِ خدا کی صحیح سزا جہنّم ہے جس میں ان کا ہمیشگی کا گھر ہے جو اس بات کی سزا ہے کہ یہ آیاتِ الٰہیہ کا انکار کیا کرتے تھے (۲۸) اور کفار یہ فریاد کریں گے کہ پروردگار ہمیں جنات وانسان کے ان لوگوں کو دکھلا دے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا تاکہ ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے قرار دیدیں اور اس طرح وہ پست لوگوں میں شامل ہو جائیں (۲۹) بیشک جن لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اسی پر جمے رہے ان پر ملائکہ یہ پیغام لے کر نازل ہوتے ہیں کہ ڈرو نہیں اور رنجیدہ بھی نہ ہو اور اس جنّت سے مسرور ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے (۳۰) ہم زندگانی دنیا میں بھی تمہارے ساتھی تھے اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھی ہیں یہاں جنّت میں تمہارے لئے وہ تمام چیزیں فراہم ہیں جن کے لئے تمہارا دل چاہتا ہے اور جنہیں تم طلب کرو گے (۳۱) یہ بہت زیادہ بخشنے والے مہربان پروردگار کی طرف سے تمہاری ضیافت کا سامان ہے (۳۲) اور اس سے زیادہ بہتر بات کس کی ہوگی جو لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دے اور نیک عمل بھی کرے اور یہ کہے کہ میں اس کے اطاعت گزاروں میں سے ہوں (۳۳) نیکی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی لہٰذا تم برائی کا جواب بہترین طریقہ سے دو کہ اس طرح جس کے اور تمہارے درمیان عداوت ہے وہ بھی ایسا ہو جائے گا جیسے گہرا دوست ہوتا ہے (۳۴) اور یہ صلاحیت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور یہ بات ان ہی کو حاصل ہوتی ہے جو بڑی قسمت والے ہوتے ہیں (۳۵) اور جب تم میں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا

ہوتو اللہ کی پناہ طلب کرو کہ وہ سب کی سننے والا اور سب کا جاننے والا ہے (۳۶) اور اسی خدا کی نشانیوں میں سے رات و دن اور آفتاب و ماہتاب ہیں لہٰذا آفتاب و ماہتاب کو سجدہ نہ کرو بلکہ اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اگر واقعاً اس کے عبادت کرنے والے ہو (۳۷) پھر اگر یہ لوگ اکڑ سے کام لیں تو لیں جو لوگ پروردگار کی بارگاہ میں ہیں وہ دن رات اس کی تسبیح کررہے ہیں اور کسی وقت بھی تھکتے نہیں ہیں (۳۸) اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم زمین کو صاف اور مردہ دیکھ رہے ہو اور پھر جب ہم نے پانی برسا دیا تو زمین لہلہانے لگی اور اس میں نشوونما پیدا ہوگئی بیشک جس نے زمین کو زندہ کیا ہے وہی مردوں کا زندہ کرنے والا بھی ہے اور یقیناً وہ ہر شے پر قادر ہے (۳۹) بیشک جو لوگ ہماری آیات میں ہیرا پھیری کرتے ہیں وہ ہم سے چھپنے والے نہیں ہیں۔ سوچو کہ جو شخص جہنم میں ڈال دیا جائے گا وہ بہتر ہے یا جو روزِ قیامت بے خوف و خطر نظر آئے۔ تم جو چاہو عمل کرو وہ تمہارے تمام اعمال کا دیکھنے والا ہے (۴۰) بیشک جن لوگوں نے قرآن کے آنے کے بعد اس کا انکار کر دیا ان کا انجام برا ہے اور یہ ایک عالی مرتبہ کتاب ہے (۴۱) جس کے قریب سامنے یا پیچھے کسی طرف سے باطل آ بھی نہیں سکتا ہے کہ یہ خدائے حکیم وحمید کی نازل کی ہوئی کتاب ہے (۴۲) پیغمبر آپ سے جو کچھ بھی کہا جاتا ہے یہ سب آپ سے پہلے والے رسولوں سے کہا جاچکا ہے اور آپ کا پروردگار بخشنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب کا مالک بھی ہے (۴۳) اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں نازل کر دیتے تو یہ کہتے کہ اس کی آیتیں واضح کیوں نہیں ہیں اور یہ عجمی کتاب اور عربی انسان کا ربط کیا ہے۔ تو آپ کہہ دیجئے کہ یہ کتاب صاحبانِ ایمان کے لئے شفا اور ہدایت ہے اور جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ہیں ان کے کانوں میں بہرا پن ہے اور وہ ان کو نظر بھی نہیں آرہا ہے اور ان لوگوں کو بہت دور سے پکارا جائے گا (۴۴) اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تو اس میں بھی جھگڑا ڈال دیا گیا اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہوگئی ہوتی تو اب تک ان کے درمیان فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور یقیناً یہ بڑے بے چین کر دینے والے شک میں مبتلا ہیں (۴۵) جو بھی نیک عمل کرے گا وہ اپنے لئے کرے گا اور

جو برا کرے گا اس کا ذمہ دار بھی وہ خود ہی ہوگا اور آپ کا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے (۴۶) قیامت کا علم اسی کی طرف پلٹا دیا جاتا ہے اور بوروں سے جو پھل نکلتے ہیں یا عورتوں کو جو حمل ہوتا ہے یا جن بچوں کو وہ پیدا کرتی ہیں یہ سب اسی کے علم کے مطابق ہوتے ہیں اور جس دن وہ پکار کر پوچھے گا کہ میرے شرکاء کہاں ہیں تو مشرکین مجبوراً عرض کریں گے کہ ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ ہم میں سے کوئی ان سے واقف نہیں ہے (۴۷) اور وہ سب گم ہوجائیں گے جنہیں یہ پہلے پکارا کرتے تھے اور اب خیال ہوگا کہ کوئی چھٹکارا ممکن نہیں ہے (۴۸) انسان بھلائی کی دعا کرتے ہوئے کبھی نہیں تھکتا ہے اور جب کوئی تکلیف اسے چھو بھی لیتی ہے تو بالکل مایوس اور بے آس ہوجاتا ہے (۴۹) اور اگر ہم اس تکلیف کے بعد پھر اسے رحمت کا مزہ چکھا دیں تو فوراً یہ کہہ دے گا کہ یہ تو میرا حق ہے اور مجھے تو خیال بھی نہیں ہے کہ قیامت قائم ہونے والی ہے اور اگر میں پروردگار کی طرف پلٹایا بھی گیا تو میرے لئے وہاں بھی نیکیاں ہی ہیں تو پھر ہم بھی کفار کو ضرور بتائیں گے کہ انہوں نے کیا کیا کیا ہے اور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے (۵۰) اور ہم جب انسان کو نعمت دیتے ہیں تو ہم سے کنارہ کش ہوجاتا ہے اور پہلو بدل کر الگ ہوجاتا ہے اور جب برائی پہنچ جاتی ہے تو خوب لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے (۵۱) آپ کہہ دیجئے کہ کیا تمہیں یہ خیال ہے اگر یہ قرآن خدا کی طرف سے ہے اور تم نے اس کا انکار کر دیا تو اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اس سے اتنا سخت اختلاف کرنے والا ہو (۵۲) ہم عنقریب اپنی نشانیوں کو تمام اطراف عالم میں اور خود ان کے نفس کے اندر دکھلائیں گے تاکہ ان پر یہ بات واضح ہوجائے کہ وہ برحق ہے اور کیا پروردگار کے لئے یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر شے کا گواہ اور سب کا دیکھنے والا ہے (۵۳) آگاہ ہوجاؤ کہ یہ لوگ اللہ سے ملاقات کی طرف سے شک میں مبتلا ہیں اور آگاہ ہوجاؤ کہ اللہ ہر شے پر احاطہ کئے ہوئے ہے (۵۴)

تفسیر

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ .

اور کفار آپس میں کہتے تھے کہ اس قرآن کو ہرگز نہ سنو اور اس کی تلاوت کے وقت ہنگامہ کرو شاید اسی طرح ان پر غالب آجاؤ۔ یعنی جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی تلاوت کرے تو اس وقت شور شرابہ اور مزاح کرو اور لغو بات بکو تاکہ تلاوت سنی نہ جائے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ. اور کفار یہ فریاد کریں گے اے ہمارے خدا یا ہمیں جنات وانسانوں میں سے وہ لوگ دکھلا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔

معصوم فرماتے ہیں؛ جس نے گمراہ کیا وہ ابلیس ملعون تھا جو دار الندوہ میں ایک بوڑھے کی شکل میں اس وقت آیا جب کفار رسول کے خلاف اجلاس کر رہے تھے اور مختلف رائے پیش کر رہے تھے۔ اور اس نے رسول کو قتل کر دینے کا مشورہ دیا اور ترتیب بھی بیان کر دی۔ اور دوسری مرتبہ رسول کے انتقال کے بعد سقیفہ میں آیا تھا۔ اور لوگوں کو ان کے گناہوں کی وجہ گمراہ کیا۔ اور سب سے پہلے اس نے فلاں کی بیت کی۔ اور انسانوں میں سے جس نے گمراہ کیا وہ بھی فلاں تھا۔ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا . اور ہم ان دونوں کو اپنے قدموں کے نیچے قرار دیں گے اور وہ پست لوگوں میں سے شمار ہونگے۔

یعنی جن وانسانوں میں سے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا ہے ہم انہیں اپنے قدموں سے روند ڈالیں گے۔ تاکہ وہ ذلیل ہو جائیں اس کے بعد خدا علیؑ کے شیعوں کا تذکرہ کر رہا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا . بے شک جن لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر وہ قائم رہے۔

یعنی وہ ولایت علیؑ پر قائم رہے۔ ان کی حالت یہ ہوگی کہ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ. ملائکہ ان کی موت کے وقت ان پر یہ پیغام لے کر نازل ہونگے۔

اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ . ڈرو نہیں اور رنجیدہ بھی نہ ہونا اور اس جنت میں مسرور ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اور تمہاری دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی تھے جو تمہیں شیاطین سے محفوظ رکھتے تھے۔ اور موت کے وقت بھی وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ . اور اس جنت میں تمہارے لیے وہ تمام چیزیں فراہم ہیں جن کیلئے تمہارا دل چاہیے اور جنہیں تم طلب کرو۔

یعنی اس جنت میں تمہاری خواہش کی تمام چیزیں موجود ہیں اور یہ تمہارے مہربان رب کی طرف سے تمہاری مہمان

نوازی ہے۔

نیز حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب بھی ہمارا دوست اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری کرنے والا شخص اس دنیا سے رخصت ہونے لگتا ہے تو رسول خدا امیر المومنین علیؑ حسنؑ حسینؑ اس کے سرہانے تشریف لاتے ہیں؛ اور مومن کو بشارت دیتے ہیں اور اگر مرنے والا ہمارا دشمن ہو تو وہ ان کو دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے۔ امیر المومنین نے حارث ہمدانی سے فرمایا تھا۔

يا حارث همدان من يمت يراني
من مومن او منافق قبله

اے حارث ہمدانی جو بھی مرتا ہے تو مرنے سے قبل مجھے دیکھتا ہے مرنے والا خواہ مومن ہو یا منافق۔

اس کے بعد خدا اپنے نبی کو فرما رہا ہے۔ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ . نیکی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی آپ برائی کو بہترین طریقہ سے روکو۔

یعنی اے میرے نبی جو آپ کے ساتھ برائی کرے آپ اس کا جواب نیکی سے دیں تاکہ آپ کا دشمن بھی آپ کا دوست بن جائے۔ اس کے بعد فرمایا۔ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ . اور یہ صلاحیت انہیں نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ بات انہیں حاصل ہوتی ہے جو بڑی قسمت والے ہوتے ہیں۔ اور جب آپ میں شیطان کی طرف سے وسوسہ پیدا ہو جائے یعنی آپ کے دل میں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہو جائے تو اس وقت خدا سے پناہ طلب کرو۔

اس آیت میں اگرچہ خطاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کو ہے لیکن مراد تمام لوگ ہیں۔ اس کے بعد خدا دھریون کے خلاف احتجاج کر رہا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً . اور اس کی آیات میں سے ہے کہ تم زمین کو صاف اور مردہ دیکھ رہے ہو۔

یعنی ساکن ہے کہ اس پر کوئی سبزہ نہیں ہے اور مردہ ہے۔ پھر جب ہم نے پانی برسا دیا کہ یہ زمین سبزدار ہو گئی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا . بے شک وہ لوگ جو ہماری آیات میں الحاد کرتے ہیں۔ یعنی ان کا انکار کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ رہنے والا نہیں ہے۔ اس کے بعد خدا مجازاً گر سوال کر رہا ہے ورنہ حقیقی سوال خدا سے ممکن نہیں ہے۔

اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ . یعنی تم کیا وہ شخص جو جہنم میں ڈال دیا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو خیر وعافیت کے ساتھ قیامت کے دن لایا جائے گا۔ تم جو چاہو عمل کرو وہ تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ ۔ بے شک وہ لوگ جو ذکر کا کفر کرتے ہیں۔ یعنی ذکر سے مراد قرآن ہے یعنی قرآن کا کفر وانکار کرتے ہیں۔ ان کا انجام برا ہوگا۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ ۔

اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں نازل کرتے تو یہ کہتے اس کی آیات واضح کیوں نہیں ہیں۔ اور اس عجمی کتاب کا عربی انسان سے کیا ربط یعنی اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کو عربی زبان میں کیوں نازل نہیں کیا گیا تو ان کے جواب میں خدا فرماتا ہے۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۔ اور جو ایمان نہیں لائے ان کے کانوں میں وقر ہے۔ یعنی ان کے کان بہرے ہیں جو سنتے نہیں ہیں۔ ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے آپ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۔ ذکر سے مراد قرآن ہے۔ یعنی قرآن وہ کتاب ہے جس کے بارے میں خدا فرماتا:

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ ۔ یعنی قرآن وہ کتاب ہے کہ جس کے سامنے سے باطل نہیں آسکتا۔

امام فرماتے ہیں اس میں تورات، انجیل، وزبور کی جانب سے باطل نہیں آسکتا اور اس کے بعد کی کتاب نہیں آئے گی جو اس کو باطل کر سکے۔ لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ ۔ اگر ہم اس کتاب کو عجمی زبان میں نازل کر دیتے تو یہ لوگ کہتے یہ ہم عربی ہیں ہم اس کتاب عجمی کو کیسے سمجھ سکتے ہیں جبکہ ہماری زبان عربی ہے اور آپ قرآن کو غیر عربی لے آئے ہیں۔ پس خدا کو چاہیے کہ قرآن کو ہماری زبان میں نازل کرتا اسی وجہ سے خدا نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ ۔ اور ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان میں مبعوث فرمایا۔

پارہ نمبر 25

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۔ وہ دن جس دن وہ پکار کر پوچھے گا کہ میرے شرکاء کہاں ہیں۔

یعنی وہ جن کی تم عبادت کرتے ہو رہے وہ اب کہاں ہیں۔ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۔ ''تو مشرکین مجبوراً کہیں گے کہ ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں ہمیں ان کا کوئی علم نہیں ہے۔

مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۞ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۔ اور ہم ان کے بارے ہیں کوئی واقف نہیں اور نہ کوئی گواہ ہے وہ سب گم ہو جائیں گے جنہیں یہ پکارا کرتے تھے۔ اور اب خیال ہوگا کہ کوئی چھٹکارا ممکن نہیں ہے۔

یعنی وہ جانتے ہیں کہ ان کا کوئی چھٹکارا نہیں اور کوئی پناہ گاہ نہیں اور کوئی جائے فرار نہیں ہے۔

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۔ انسان بھلائی کی دعا کرتے ہوئے کبھی نہیں تھکتا۔

یعنی وہ دعائے خیر اپنے لیے کرنے سے کبھی نہ وہ تھکتا ہے اور نہ ملال کرتا ہے اور وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ۞ ۔ اور جب ان کو کوئی تکلیف ملتی ہے تو وہ ناامید ہو جاتے ہیں یعنی خدا کی رحمت سے ناامید ہو جائے ہیں۔

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۔

اور ہم جب انسان کو نعمت دیتے ہیں تو وہ ہم سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔

یعنی وہ فخر کرتے ہیں بڑی عظمت قرار دیتے ہیں اور دوسروں کو حقیر قرار دیتے ہیں۔ اور جب اسے کوئی شر، بیماری فقر، اور کوئی سختی ہوتی ہے تو خوب لمبی چوڑائی دعائیں کرنے لگتا ہے۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ ۔

ہم عنقریب اپنی نشانیاں تمام اطراف عالم میں اور خود ان کے نفس کے اندر دکھلائیں گے تا کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ وہ برحق ہے۔

آفاق سے مراد چاند وسورج گرہن زلزلے اور جو آفات آسمانوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔

اور ان کے اپنے اندر کبھی بھوک کبھی پیاس اور کبھی بیماری کبھی غریبی کبھی تنگ دستی کبھی محتاج کبھی بے نیاز کبھی غضب کبھی خوف، کبھی امن یہ سب چیزیں خدا کی توحید پر نشانیاں ہیں۔ جیسا کہ شاعر نے کہا۔

وفی کل شی لہ اتہ تد ل علی انہ و احد

اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ ۔ اور کیا پروردگار کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر چیز کا گواہ اور سب کچھ دیکھنے والا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ اللہ سے ملاقات کی طرف سے شک میں مبتلا ہیں اور آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ ہر شی پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰی

یہ سورۃ الشوریٰ مکی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 53 ہے اور اس کے رکوع کی تعداد پانچ (5) ہے اور قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 42 ہے اور قرآن کی ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 62 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص حٰمٓ ① عٓسٓقٓ ② کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت دن اس حالت میں مبعوث کرے گا کہ اس کا چہرہ برف سے زیادہ سفید ہوگا یا سورج کی طرح چمک رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ خدا کے حضور پیش ہوگا اللہ فرمائے گا اے میرے بندے تو نے ہمیشہ سورہ شوریٰ کی تلاوت کی لیکن اس کے ثواب کا علم نہیں تھا اور اگر تجھے اس کے ثواب کا علم ہوتا تو تو اس کی تلاوت سے کبھی معلول نہ ہوتا لیکن آج میں اس کی تجھے جزا دوں گا۔ پھر فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے جنت میں لے جاؤ پھر اسے جنت میں اس کے محل میں داخل کرو جس کے دروازے سڑھیاں اور دیواریں سب سرخ یاقوت کی ہیں اس کا بیرنی حصہ اندر سے اور اندورنی حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے اور اس محل میں ایک ہزار نوخیز لڑکے اس کی خدمت میں موجود ہوں گے۔

آیت ۱ تا ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ① عٓسٓقٓ ② كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ④ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِيْمُ ⑤ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۣ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ⑥ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ⑦ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ⑧ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑨ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۭ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ⑩ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑪ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑫ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ⑬ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

سُوْرَةُ الشُّوْرٰی

یہ سورۃ الشوریٰ مکی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 53 ہے اور اس کے رکوع کی تعداد پانچ (5) ہے اور قرآن کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 42 ہے اور قرآن کی ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 62 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا؛ جو شخص حٰمٓ ① عٓسٓقٓ ② کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت دن اس حالت میں مبعوث کرے گا کہ اس کا چہرہ برف سے زیادہ سفید ہوگا یا سورج کی طرح چمک رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ خدا کے حضور پیش ہوگا اللہ فرمائے گا اے میرے بندے تو نے ہمیشہ سورہ شوریٰ کی تلاوت کی لیکن اس کے ثواب کا علم نہیں تھا اور اگر تجھے اس کے ثواب کا علم ہوتا تو تو اس کی تلاوت سے کبھی معلول نہ ہوتا لیکن آج میں اس کی تجھے جزا دوں گا۔ پھر فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے جنت میں لے جاؤ پھر اسے جنت میں اس کے محل میں داخل کرو جس کے دروازے سڑھیاں اور دیواریں سب سرخ یاقوت کی ہیں اس کا بیرنی حصہ اندر سے اور اندورنی حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے اور اس محل میں ایک ہزار نوخیز لڑکے اس کی خدمت میں موجود ہوں گے۔

آیت ۱ تا ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ① عٓسٓقٓ ② كَذٰلِكَ يُوْحِيْ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ④ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِيْمُ ⑤ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۫ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ⑥ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ⑦ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ⑧ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑨ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ؕ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ⑩ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑪ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑫ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ⑬ وَمَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا
الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ
وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ
اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ
وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ
حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾
اَللّٰهُ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ
قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى
السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
وَهُوَ الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِىْ حَرْثِهٖ ۚ
وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ
نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ
اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حٰمٓ (۱) عسق (۲) اسی طرح خدائے عزیز وحکیم آپ کی طرف اور آپ سے پہلے والوں کی طرف وحی بھیجتا رہتا ہے (۳) زمین وآسمان میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کی ملکیت ہے اور وہی خدائے بزرگ وبرتر ہے (۴) قریب ہے کہ آسمان اس کی ہیبت سے اوپر سے شگافتہ ہوجائیں اور ملائکہ بھی اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کررہے ہیں اور زمین والوں کے حق میں استغفار کررہے ہیں آگاہ ہوجاؤ کہ خدا ہی وہ ہے جو بہت بخشنے والا اور مہربان ہے (۵) اور جن لوگوں نے اس کے علاوہ سرپرست بنالئے ہیں اللہ ان سب کے حالات کا نگراں ہے اور پیغمبر آپ کسی کے ذمہ دار نہیں ہیں (۶) اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف عربی زبان میں قرآن کی وحی بھیجی تاکہ آپ مکہ اور اس کے اطراف والوں کو ڈرائیں اور اس دن سے ڈرائیں جس دن سب کو جمع کیا جائے گا اور اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے اس دن ایک گروہ جنّت میں ہوگا اور ایک جہنّم میں ہوگا (۷) اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک قوم بنادیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اسی کو اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالمین کے لئے نہ کوئی سرپرست ہے اور نہ مددگار (۸) کیا ان لوگوں نے اس کو چھوڑ کر اپنے لئے سرپرست بنائے ہیں جب کہ وہی سب کا سرپرست ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۹) اور تم جس چیز میں بھی اختلاف کروگے اس کا فیصلہ اللہ کے ہاتھوں میں ہے۔ وہی میرا پروردگار ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں (۱۰) وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے نفوس میں سے بھی جوڑا بنایا ہے اور جانوروں میں سے بھی جوڑے بنائے ہیں وہ تم کو اسی جوڑے کے ذریعہ دنیا میں پھیلا رہا ہے اس کا جیسا کوئی نہیں ہے وہ سب کی سننے والا اور ہر چیز کا دیکھنے والا ہے (۱۱) آسمان وزمین کی تمام کنجیاں اسی کے اختیار میں ہیں وہ جس کے لئے چاہتا ہے اس کے رزق میں وسعت پیدا کردیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا

ہے تنگی پیدا کر دیتا ہے وہ ہر شے کا خوب جاننے والا ہے (۱۲) اس نے تمہارے لئے دین میں وہ راستہ مقرر کیا ہے جس کی نصیحت نوح کو کی ہے اور جس کی وحی پیغمبر تمہاری طرف بھی کی ہے اور جس کی نصیحت ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی کی ہے کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ پیدا ہونے پائے مشرکین کو وہ بات سخت گراں گزرتی ہے جس کی تم انہیں دعوت دے رہے ہو اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کے لئے چن لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسے ہدایت دے دیتا ہے (۱۳) اور ان لوگوں نے آپس میں تفرقہ اسی وقت پیدا کیا ہے جب ان کے پاس علم آچکا تھا اور یہ صرف آپس کی دشمنی کی بنا پر تھا اور اگر پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے سے ایک مدت کے لئے طے نہ ہوگئی ہوتی تو اب تک ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور بیشک جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا ہے وہ اس کی طرف سے سخت شک میں پڑے ہوئے ہیں (۱۴) لہٰذا آپ اسی کے لئے دعوت دیں اور اس طرح استقامت سے کام لیں جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشات کا اتباع نہ کریں اور یہ کہیں کہ میرا ایمان اس کتاب پر ہے جو خدا نے نازل کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ ہمارا اور تمہارا دونوں کا پروردگار ہے ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بحث نہیں ہے اللہ ہم سب کو ایک دن جمع کرے گا اور اسی کی طرف سب کی بازگشت ہے (۱۵) اور جو لوگ اس کے مان لئے جانے کے بعد خدا کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ان کی دلیل بالکل مہمل اور لغو ہے اور ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے شدید قسم کا عذاب ہے (۱۶) اللہ ہی وہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اور میزان کو نازل کیا ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو (۱۷) اس کی جلدی صرف وہ لوگ کرتے ہیں جن کا اس پر ایمان نہیں ہے ورنہ جو ایمان والے ہیں وہ تو اس سے خوفزدہ ہی رہتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ وہ بہر حال برحق ہے ہوشیار کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور تک چلے گئے ہیں (۱۸) اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو بھی چاہتا ہے رزق عطا کرتا ہے اور وہ صاحب قوت بھی ہے اور

صاحب عزت بھی ہے (۱۹) جو انسان آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کے لئے اضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا طلبگار ہے اسے اسی میں سے عطا کر دیتے ہیں اور پھر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے (۲۰) کیا ان کے لئے ایسے شرکاء بھی ہیں جنہوں نے دین کے وہ راستے مقرر کئے ہیں جن کی خدا نے اجازت بھی نہیں دی ہے اور اگر فیصلہ کے دن کا وعدہ نہ ہو گیا ہوتا تو اب تک ان کے درمیان فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور یقیناً ظالموں کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے (۲۱)

تفسیر

حٰمٓ ① عٓسٓقٓ ② ۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ حروف مقطعات ہیں ان حروف کو جب رسول یا امام تالیف دیتے ہیں تو اس سے ایک اسم اعظم بن جاتا ہے تو امام یا رسول جب اس اسم اعظم سے ذریعے خدا سے سوال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو خدا ضرور قبول کرتا ہے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③

اسی طرح خدائے عزیز و حکیم آپ کی طرف اور آپ سے پہلے والوں کی طرف وحی نازل کرتا رہا ہے۔

حدثنی ؛ علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن علی و احمد بن ادریس نے نقل کیا ہے ان دونوں نے فرمایا کہ ہمیں محمد بن احمد علوی نے اس نے عمر سے اور اس نے محمد بن جمہور سے اور اس نے سلیمان بن سماعۃ اور اس نے عبداللہ بن قاسم سے اور اسنے یحییٰ بن عشیرہ خثعمی سے اور اس نے کہا کہ میں نے حضرت ابوجعفر محمد باقرؑ سے سنا ہے آپ نے فرمایا۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ یہ ہمارے قائم کی مدت حکومت کو بیان کر رہی ہیں۔ اور ق پہاڑ ہے جس نے پوری دنیا کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اور زمرد سبز رنگ کا ہے اور آسمان کا سبز بھی اس پہاڑ کی وجہ سے ہے۔ اور ہر چیز کا علم اس عٓسٓقٓ ② کے اندر موجود ہے۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۔ قریب ہے آسمان اس ہیبت سے اوپر سے پھٹ جائے ملائکہ بھی اپنے رب کی حمد و تسبیح کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں ملائکہ کا استغفار شیعوں کے لئے اور ان میں سے خاص طور پر ان کے لئے جو خدا کی بارگاہ میں توبہ کرنے والے ہیں۔ آیت کے الفاظ عام ہیں لیکن اس کا معنی خاص ہے جو شیعوں کے لئے ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا

اور ہم نے اس طرح آپ کی طرف عربی زبان میں قرآن کو نازل کیا تا کہ آپ ام القریٰ اور اس کے اردگرد والوں کو ڈرائیں۔

اُمَّ الْقُرٰی سے مراد مکہ ہے اور مکہ کو ام القری اس وجہ سے کہا جاتا ہے۔ کیونکہ زمین کا سب سے پہلا ٹکڑا ہے جس کو خدا نے خلق کیا اور ساری زمیں اسی سے پھیلائی گئی ہے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا: اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا ۔ پہلا گھر جو زمین میں لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ بکہ (مکہ) میں ہے جو بابرکت قرار دیا گیا ہے۔

ابوالجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ سے مراد ہے ان کے اوپر سے آسمان پھٹ جائے گا لیکن جدا نہیں ہوگا۔

اُمَّ الْقُرٰی مراد مکہ کی زمین ہے۔ وَمَنْ حَوْلَهَا اے مراد اس کے اردگرد کی دوسری زمین ہے۔ خدا نے فرمایا يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ ۔ اور اس دن سے ڈرائیں جس دن سب کو جمع کیا جائے گا اور اس میں کسی قسم کی شک کی گنجائش موجود نہیں ہے اس دن ایک گروہ جنت میں ہوگا اور دوسرا گروہ جہنم میں ہوگا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے حسین بن عبداللہ السیکنی نے نقل کیا ہے اور اس نے ابوسعید بجلی سے نقل کیا ہے اور اس نے عبدالملک بن ہارون سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے اباؤ واجداد سے نقل کیا ہے جب امیرالمومنین علی علیہ السلام کو شام کے لشکر کے بارے میں خبر ملی تو آپ نے دریافت کیا کہ اس کا لشکر کن افراد پر مشتمل ہے تو آپ کو جواب دیا گیا یہ سارے اہل شام ہیں تو آپؑ نے فرمایا۔ ان اہل شام مت کہو بلکہ ان سب کو اہل شوم کہو کیونکہ یہ سب بنومصفر سے ہیں جن پر داؤد علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ان میں سے بعض افراد کو مسخ کر کے بندر اور سور بنا دیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے شام کے حکمران کو خط تحریر فرمایا اور کہا۔

اے معاویہ میرے اور اپنے درمیان لڑائی میں لوگوں کو مت قتل کرو بلکہ تو خود میرے مقابلے میں لڑنے کے لئے آجا اگر میں نے تجھے قتل کر دیا تو جہنم میں چلا جائے گا اور لوگ تیرے شر سے بچ جائیں گے اور لوگوں کو راحت نصیب ہو جائے گی۔ اور اگر تو نے مجھے قتل کر دیا تو میں جنت میں چلا جاؤں گا تو پھر تیسرے مقابل میں آنے والی تلوار نیام میں چلی جائے گی وہ تلوار تیرے مکر اور دھوکے کے مقابلے میں کبھی نیام میں نہیں جائے گی۔

میں وہ ہوں جس کا نام تورات و انجیل میں رسول خدا کے نام کے ساتھ تحریر ہے میں وہ ہوں جس نے درخت کے نیچے سب سے پہلے رسول خداؐ کی بیعت کی تھی۔ تو خدا نے فرمایا تھا۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۔ (یقیناً خدا ان مومنین پر راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے آپ کی بیعت کی۔ (سورہ فتح۔ ۱۸)

جب معاویہ نے امیرالمومنین علیہ السلام کا خط پڑھا تو اس وقت اس کے اردگرد اس کے حواری موجود تھے تو انہوں نے کہا اے معاویہ خدا کی قسم علی علیہ السلام نے تیرے ساتھ انصاف کیا ہے۔ تو معاویہ نے جواب میں کہا خدا کی قسم تم لوگوں نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا! خدا کی قسم میں علی کے مقابل میں ایک لاکھ تلواریں اہل شام سے روانہ کروں گا قبل اس کے کہ وہ میرے تک آئے۔ لیکن خدا کی قسم میں ان ایک لاکھ میں نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا۔ خدا کی قسم اے علی اگر تمام اہل مشرق اور تمام اہل مغرب تیرے مقابل میں جنگ کرنے کے لئے آجائیں تو سب کو قتل کر دے گا۔

مجمع میں سے ایک مرد نے کہا اے معاویہ جب تو علی کے بارے میں جانتا ہے اور تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ رسول خدا نے تیرے اور ہمارے بارے میں خبر دی تھی کہ ہم گمراہ ہیں۔ اور اس کے مقابلے میں ہم ظلمت و باطل پر ہیں تو پھر یہ جنگ کیوں؟ معاویہ نے کہا یہ خبر خدا اور رسول کی رسالت کی خبر ہے خدا کی قسم میں اور میرے ساتھی مل کر بھی خدا کی مقدر کردہ تقدیر کو رد نہیں کر سکتے۔ ابوعبداللہ فرماتے ہیں۔

جب روم کے بادشاہ کو یہ اطلاع ملی کہ دو افراد ہیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں جنگ کے لئے میدان کی طرف نکل پڑے ہیں تا کہ ایک دوسرے سے حکومت کو چھین لیں۔ تو اس نے دریافت کیا کہ یہ دو افراد کون ہیں اور کہاں سے ہیں۔ تو اس کو اطلاع دی کہ ایک کوفہ سے نکلا ہے اور دوسرا شام سے۔ کہا کہ اس وقت حکومت کس کی ہے پس اس نے اپنے وزیر کو حکم دیا جاؤ اور بازار میں عرب کا کوئی تاجر ہے جو ان دونوں سے مل چکا ہو اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔ جو میرے سامنے ان کے بارے میں بیان کر سکے۔ پس دو مرد تاجر شام کے اور دو تاجر مرد مکہ کے ان کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا تو بادشاہ نے ان سے ان دونوں افراد کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بادشاہ کے سامنے ان دونوں کے اوصاف کو بیان کیا۔ تو بادشاہ نے اپنے خزانوں کے خزانچیوں سے کہا جاؤ اپنے بتوں کی طرف ان کو بلاؤ اور ان سے پوچھوں۔ پس اس نے بتوں کی طرف دیکھا اور کہا۔ شامی مرد گمراہ ہے اور کوفی مرد ہدایت یافتہ ہے پھر اس نے معاویہ کی طرف خط لکھا کہ میرے پاس اپنے گھر والوں سے جو سب سے زیادہ عالم ہے اس کو روانہ کرتا کہ میں اس سے سوالات کروں۔

اور امیرالمومنین علیہ السلام کی طرف بھی اس نے خط لکھا آپ بھی میرے پاس اپنے خاندان کے عالم کو میری طرف روانہ کریں تا کہ میں اس سے سوالات کروں۔ اور ان سے سننے کے بعد میں انجیل جو ہماری کتاب ہے اس کو دیکھوں گا۔ اور پھر میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ اس حکومت کے لئے سب سے زیادہ حق دار کون ہے معاویہ نے اپنے بیٹے یزید بن معاویہ کو روانہ کیا اور امیرالمومنین علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسن بن علی علیہ السلام کو روانہ کیا۔

جب یزید اس کے دربار میں داخل ہوا تو اس نے بادشاہ کے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔ پھر اس کے سر کا بوسہ لیا۔ اور ب

امام حسن علیہ السلام اس کے دربار میں داخل ہوئے تو آپ نے یوں دعا کی: الحمد لله الذی لم یجعلنی هودیا ولا نصرانیا ولا۔ مجوسیا ولا عابد للشمس تعمر ولا الصنم ولا بقر و جعلنی حنیفا مسلما ولم یجعلنی من المشرکین تبارك الله رب العرش العظیم والحمد لله رب العالمین۔

تمام حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں یہودی اور مجوسی نہیں قرار دیا اور نہ ہی ہمیں سورج چاند۔ بت اور گائے کی پوجا کرنے والا قرار دیا بلکہ ہمیں سچا مسلمان قرار دیا اور ہمیں مشرکوں میں سے نہیں قرار دیا بابرکت ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے اور تمام حمد ہے اس اللہ کے لئے جو العالمین کا رب ہے۔

اس کے بعد آپ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور آپ نے آنکھیں بلند نہیں کیں، اس کے بعد بادشاہ نے دونوں کو غور سے دیکھا اور پھر اپنے دربار سے دونوں کو باہر نکال دیا اور دونوں کو الگ الگ جگہ پر رکھا۔ پھر بادشاہ نے یزید بن معاویہ کو طلب کیا جب اس کو حاضر کیا گیا تو بادشاہ نے اپنے خزانوں سے تین سو تیرہ صندوق منگوائے جن میں گذشتہ انبیاء کی تصویریں تھیں۔ ہر نبیؑ اور مرسل کی تصویر کو مزین کیا گیا تھا۔

پس بادشاہ نے ایک پتھر نکالا اور اسے یزید کے سامنے پیش کیا گیا جس پر ایک ایک نبی کی تصویر تھی اور سوال کیا کہ یہ کون ہیں۔ یزید کسی کو نہیں جانتا تھا۔ اور اس نے کسی کا جواب نہ دیا۔

پھر اس کے مخلوق نے رزق کے بارے میں سوال کیا گیا اور سوال کیا کہ مومن جب مرجاتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے اور کافر جب مرتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے یزید ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتا تھا اس نے کسی سوال کا جواب نہ دیا۔

اس کے بعد بادشاہ نے امام حسن بن علی علیہ السلام کو بلایا۔ اور کہا کہ نے یزید بن معاویہ کو پہلے بلایا۔ تاکہ وہ جان جائے کہ جو تو جانتا ہے وہ نہیں جانتا۔ اور آپ کا والد وہ کچھ جانتا ہے جو اس کا باپ نہیں جانتا۔ آپ اپنے اور اس کے باپ کے بارے میں بیان فرمائیں۔ اور میں نے انجیل میں دیکھا ہے میں نے اس میں محمد رسول اللہ کا نام دیکھا ہے اور اس کے وزیر علی کو بھی دیکھا ہے اور میں نے اس میں رسولؐ کے اوصیا کو بھی دیکھا کہ جن کے نام موجود ہیں۔ پس میں نے دیکھا آپ کا باپ محمد رسولؐ اللہ کا وصی و وزیر ہے۔ امام حسنؑ نے فرمایا: تورات انجیل و قرآن میں سے جو تو چاہتا ہے وہ مجھ سے سوال کرتا کہ میں آپ کو انشاء اللہ جواب دونگا پس بادشاہ نے پہلا پتھر طلب کیا جس پر چاندی صورت موجود تھی۔ کہا یہ کون ہے؟ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا یہ ابوالبشر حضرت آدم کی تصویر ہے۔

پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا جس پر سورج کی طرح چمکتی ہوئی ایک تصویر تھی تو آپ نے فرمایا یہ ام بشر حضرت حواء کی تصویر ہے۔ پھر ایک اور پتھر پیش کیا گیا جس پر ایک حسین سی تصویر تھی آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ شیث بن آدم کی تصویر

ہے فرمایا یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے اس دنیا میں ایک ہزار چالیس سال زندگی پائی تھی اس کے بعد اس نے ایک پتھر پیش کیا جس پر ایک تصویر تھی تو آپؑ نے فرمایا یہ کشتی والے نبی حضرت نوح کی تصویر ہے کہ جن کی دنیاوی زندگی ایک ہزار چار سو سال تھی۔ جو 950 سال اپنے امت میں رہے۔ پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا جس پر ایک تصویر تھی آپؑ نے فرمایا یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی تصویر ہے جن کا سینہ چوڑا تھا۔ اور پیشانی لمبی تھی۔

پھر ایک اور پتھر پیش کیا جس پر ایک تصویر تھی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ موسیٰ بن عمران کی تصویر ہے جو دنیا میں دوسو چالیس سال زندہ رہے۔ اور آپ اور ابراہیمؑ کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا تو آپ نے فرمایا یہ اسرائیل یعقوب کی تصویر ہے۔

پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا جس پر تصویر تھی آپؑ نے فرمایا یہ اسماعیل علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا آپ نے فرمایا یہ یوسف بن یعقوب بن اسحاقؑ کی تصویر ہے۔ پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا تو آپؑ نے فرمایا داؤد صاحب محراب کی تصویر ہے۔ پھر اس نے ایک اور پتھر پیش کیا۔ عیسیٰ بن مریم کی تصویر والا پتھر پیش کیا آپ نے فرمایا یہ روح اللہ کلمۃ اللہ اور ان کے دنیاوی زندگی 33 سال ہے پھر خدا نے آپ کو آسمان کی طرف اٹھالیا تھا اور دمشق میں آپ نازل ہوں گے اور وہاں دجال کو قتل کریں گے۔

وہ ایسے ہی ایک ایک پتھر پیش کرتا رہا آپ ان کے ان پر موجود نبیوں کی تصویروں کے نام بیان کرتے رہے۔ پھر وہ پتھر پیش کیے جن پر ان کے اوصیا کی تصویریں تھی آپ نے ان کے بھی ایک ایک کر کے نام بیان کیے۔ اس کے بعد اس کے ایک پتھر پیش کیا جس پر ایک بادشاہ کی تصویر تھی کیا یہ کون ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ وہ جس کا تذکرہ تورات انجیل زبور اور قرآن میں نہیں ہے یہ کسی بادشاہ کی تصویر ہے۔

بادشاہ نے کہا اہل بیت محمد میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو اولیں و آخریں اور انجیل و تورات و زبور صحف ابراہیم و موسیٰؑ کی الواح کا علم دیا گیا ہے۔ پھر اس نے ایک پتھر پیش کیا تو جیسے آپ نے اس کو دیکھا تو آپ نے رونا شروع کر دیا۔ تو بادشاہ نے سوال کیا کہ آپ روئے کیوں ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا۔ یہ تصویر میرے نانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جس کے داڑھی کے بال گھنے تھے۔ سینہ چوڑا تھا۔ گردن لمبی تھی۔ پیشانی چوڑی تھی ناک باریک تھا دانت سفید تھے چہرہ خوبصورت تھا۔ گھنگھرالے بال تھے۔ جسم سے خوشبو آتی تھی حسن کلام اور فصیح انسان تھے۔ نیکی کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے تھے اور آپ کی دنیاوی زندگی 63 سال تھی۔ اور ان کے پشت پر مہر نبوت تھی جس پر لکھا ہوا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ سیدھے ہاتھ میں انگشتری پہنتے تھے۔ اور ذوالفقار حمائل رکھتے تھے۔ آپ کی چادر اون کی تھی جس کو اپنے اوپر لپیٹا کرتے تھے بادشاہ نے کہا ہم نے انجیل میں دیکھا ہے کہ آپ اپنے دونوں سبطین سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے کیا ایسے ہی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں ایسے ہی تھا۔

بادشاہ نے کہا اس امت کا سب سے پہلا فتنہ یہ تھا کہ اول و دوم نے آپ کے باپ کا حق غصب کیا۔ اور آپ کی نبی کے حکومت پر قبضہ کرلیا حالانکہ اس امت کے سب سے بہتر ان کے نبی کی ذریت موجود ہے ان میں ہی قائم ہے جو حق کے ساتھ قیام کرے گا اور نیکی کا حکم اور برائی سے روکے گا۔

پھر اس نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا وہ کون سی سات چیزیں ہیں جو ماں کے رحم میں نہیں آئیں۔ آپ نے فرمایا۔ آدم وحواء ابراہیم کے پاس آنے والا دنبہ صالح کی اونٹنی ابلیس ملعون وہ سانپ جن کے منہ میں ابلیس بیٹھ کر جنت داخل ہوا تھا۔ وہ کوا جو قابیل کے پاس آیا اور اس نے ہابیل کو دفن کرنے کا طریقہ بتایا۔ جس کا قرآن میں ذکر موجود ہے۔

اس نے پھر سوال کیا مخلوق کا رزق کہاں سے آتا ہے آپ نے فرمایا چوتھے آسمان سے نازل ہوتا اور مقدر شدہ ہوتا ہے جو تقسیم ہوتا ہے۔

پھر اس نے سوال کیا جب مومنین مرجاتے ہیں تو ان کی ارواح کہاں ہوتیں ہیں؟ آپ نے فرمایا بیت المقدس کے پاس ایک چٹان ہے جس کے پاس ہر شب جمعہ مومنین کی روحیں جمع ہوتی ہیں۔ اور یہ جگہ اللہ کا قریبی عرش ہے اسی سے زمین کو پھیلانا شروع کیا یہاں سے ہی وہ سمیٹنا شروع کردے گا اور مقام حشر بھی یہ ہی ہوگا اور اسی مقام سے ہمارا رب آسمان تک استواء کرے گا اور یہاں سے ہی ملائکہ اور عرش پر ولایت قائم کرے گا۔ پھر اس نے سوال کیا کہ کفار کی ارواح کہاں جمع ہوتیں ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کفار کی روحیں یمن میں وادی حضرموت میں جمع ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک آگ مشرق میں پیدا کرے گا ایک آگ مغرب میں پیدا کرے گا اور ان دونوں کے پیچھے دو تیز وتند ہوائیں ہوں گی تمام لوگ بیت المقدس کے چٹان کے پاس جمع ہوجائیں گے۔

مومنین کی ارواحیں اس چٹان کے دائیں طرف محشور ہونگی اور وعدہ کیے ہوئے مقام کے قریب ہونگے اور کفار کی ارواح اس چٹان کے بائیں جانب سے محشور ہونگی اور وہ چٹان ساتویں زمین تک کھڑی ہوگی اور اس پر خلق اور سجین ہے اور تمام مخلوق اسی چٹان سے جدا جدا ہونگے پس جن کے لئے جنت واجب ہوگی وہ وہاں سے ہی جنت میں داخل ہونگے اور جن کے لئے جہنم کا حکم ہوگا وہ وہاں سے ہی جہنم میں داخل ہونگے۔

جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ ۔ ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا۔

جب امام حسن بن علی علیہ السلام نے تمام تصویروں کے بارے میں بیان کردیا اور تمام سوالات کے جواب دے دیئے تو بادشاہ یزید کی طرف متوجہ ہوا اور یزید سے کہا کیا تو جانتا ہے کہ یہ علم وہ ہے جس کو کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے کہ جو نبی ومرسل ہو یا اس کا وصی ہو کہ جس کی نبی کی وجہ سے خدا نے مدد کی ہوئی ہو۔ یا وہ فرد اس نبی کی عترت سے ہو جس کو خدا نے مصطفیٰ بنایا ہو

اور جو اس کا غیر ہے اس کے دل پر خدا نے مہر لگادی ہے اور اس نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا اور اس نے دین میں اپنی خواہشات کی پیروی کی ہو اور وہ ظالموں میں سے ہوگا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ یزید خاموش اور سر جھکائے ہوئے بیٹھا رہا۔ اور بادشاہ نے امام حسنؑ کے لئے بہترین انعامات کا انعام کیا اور آپ کو مکرم قرار دیا اور پھر عرض کیا اے حسنؑ آپ اپنے رب سے دعا کریں کہ خدا مجھے آپ کے دین کی ہدایت عطا فرمائے اور مجھے توفیق دے کیونکہ اس بادشاہت کی حالت میرے اور آپ کے دین کے درمیان حائل ہورہی ہے اور میں گمان کرتا ہوں یہ بادشاہت زہر قاتل دردناک عذاب ہے۔ راوی بیان کرتا ہے جب یزید بن معاویہ واپس جانے لگا تو بادشاہ روم نے ایک خط تحریر کرکے اس کو دیا جس میں یوں تحریر کیا۔ جس کو اللہ اپنے نبی کے بعد علم عطاء کرے اور جو تورات انجیل وزبور وقرآن کے مطابق فیصلہ کرے۔ وہی خلافت کا حق دار ہے۔ اور جب امام حسنؑ نے واپس آنے کا ارادہ کیا تو اس نے اہل بیت کے لئے ایک خط تحریر کیا کہ جس میں لکھا۔ حق خلافت آپ کے لئے ہے اور آپ کا فرزند بنی کے اہل بیت ہیں۔ جو آپ سے جنگ کرے آپ اس جنگ کریں خدا ایسے بندے کو آپ کے ہاتھوں سے عذاب دے گا۔ کیونکہ ہم نے انجیل تورات میں پایا ہے کہ اس میں درج ہے جو آپ کے مقابل میں جنگ کرے گا اس پر اللہ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی اور تمام زمین والوں کی اور تمام آسمان والوں کی لعنت ہے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک قوم بنادیتا۔ ان کی کوئی خواہش نہ ہوتی جو ان کے غلبہ حاصل کرتی۔

لٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۔ لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ ۔ اور ظالم لوگوں کے لئے نہ کوئی سرپرست اور نہ مددگار۔

علامہ فرماتے ہیں کہ جو آل محمد پر ظلم کرنے والے ہیں ان کا قیامت کے دن نہ کوئی مددگار اور نہ کوئی سرپرست ہوگا۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ اور جس چیز میں تم اختلاف کروگے۔

یعنی: یہ مذاہب والے جس چیز کے بارے میں اختلاف کرتے اور تم لوگوں نے ان ادیان میں سے جس دین کو اپنے لئے پسند کرتے ہو اس کے بارے میں قیامت کے دن اللہ فیصلہ کرے گا۔

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا اور اس نے خود تمہارے ہی جیسی تمہاری بیویوں کو قرار دیا۔ یعنی جو عورتیں تمہاری ازواج ہیں وہ بھی تمہاری مثل ہی انسان ہیں۔ وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ اور جانوروں میں بھی ان کی ازواج کو قرار دیا۔ یعنی حیوانوں میں بھی اس نے مذکر اور مونث کو بنایا ہے تاکہ ان سے ان کی نسل آگے چل سکے۔

یعنی نسل چلنے کے لئے دونوں مذکر ومونث کا ایک جیسے ہونا ضروری ہے تاکہ ان سے بھی آگے مذکر ومونث جلیں۔

اس کے بعد خدا ان لوگوں کو رد کرتا ہے جو خدا کے خود ساختہ اوصاف بیان کرتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑪

اس کی مثل کوئی نہیں ہے سب کی سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی کو خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ. اس نے تمہارے لئے دین میں وہ راستہ مقرر کیا ہے جس کی نصیحت نوح کو کی گئی ہے اور جس کی وحی اے محمد آپ کی طرف کی گئی ہے اور جس کی نصیحت ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ کو بھی کی گئی ہے کہ دین کو قائم کرو۔

یعنی دین کی تعلیم حاصل کرو۔ یعنی توحید، نماز کا اقامہ زکوٰۃ کا ادا کرنا ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا سنن اور احکام دین کو جاننا جو کتاب خدا میں ذکر ہوئے ہیں امیر المومنین علی اولاد علی کی ولایت کا اقرار کرنا یہ دین ہے۔ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۔ یعنی اس دین میں اختلاف نہ کرو۔

كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۔ اور مشرکین کو وہ بات بہت گراں گزرتی ہے جس کی تم انہیں دعوت دے رہے ہو۔

یعنی: آپ جس دین اور شریعت کی ان کفار و مشرکین کو دعوت دیتے ہیں وہ ان کے لئے بہت سخت ہے۔

اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کے لئے چن لیتا ہے یعنی جس کو چاہتا ہے اس کو اپنے لئے مختار قرار دیتا ہے۔

وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ⑬ اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسے ہدایت دے دیتا ہے۔

وہ افراد جن کو خدا نے اختیار کیا ہے وہ آئمہ ہدیٰ ہیں ان کو خدا نے چن گیا ہے۔ اور ان کی طرف خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۔ اور ان لوگوں نے آپس میں تفرقہ اس وقت ڈالا جب ان کے پاس علم آچکا تھا۔

یعنی ان لوگوں نے خلافت علیؑ میں جہالت کی وجہ سے تفرقہ نہیں ڈالا بلکہ علم آجانے کے بعد اس میں تفرقہ ڈالا پس وہ سب اس کو حق جانتے تھے پھر حسد کی وجہ سے اختلاف کیا ہے اور انہوں نے بغاوت کی ہے۔ خصوصاً جب ان لوگوں نے دیکھا کہ خدا نے امیر المومنین علیؑ کی ولایت و فضیلت کا حکم دیا ہے تو اس کے بعد بغاوت اور حسد کی وجہ اختلاف کیا اور اپنی اپنی رائے اور خواہش پر عمل کیا۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۔

اور خدا کی طرف سے ایک بات پہلے سے ایک مدت کے لیے طے نہ ہوگئی ہوتی تو اب تک ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔

اگر روز اول سے اگر یہ بات طے نہ ہوگی ہوتی کہ علیؑ کے لیے ایسے امتحانات ہونگے تو ان سے اختلاف کرنے والوں کے لیے فوراً فیصلہ ہو جاتا اور ہم سب کو ہلاک کر دیتے اور ان کو اصلاً مہلت نہ دی جاتی۔ لیکن ہم نے ان کو ایک خاص مدت تک کے لیے مہلت دے دی ہے۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ⑭ ۔ جن لوگوں کو ان کے بعد (رسول خدا کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا ہے تو اس کے بعد سخت شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

یعنی جن لوگوں سے مراد آئمہ ہدیٰ ہیں جن کو رسول خدا کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا ہے ان کے بارے میں رسول خدا کا عہد توڑنے والے بہت سخت شک میں مبتلا ہوئے۔

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ ۔ پس آپ اسی کے لیے دعوت دیں۔

یعنی چونکہ یہ لوگ اس دین کہ جس کا ذکر ہم نے پہلے کر دیا ہے اور دلایت امیر المومنین میں سخت شک و تردد میں مبتلا ہیں بہت زیادہ پریشان ہیں لہٰذا آپ اے رسول خدا ان کو اس کی دعوت دیں اور ایسے ہی استقامت سے کام لیں۔ جیسا کہ آپ کو حکم دیا ہے متواتر علی کی ولایت کو بیان کرتے رہیں۔

حضرت امام ابو عبداللہ جعفر صادقؑ سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا۔

اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ. (دین کو قائم کرو) اس دین سے امیر المومنین علی کی امامت مراد ہے۔ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۔ (اس میں تفرقہ نہ ڈالو) مشرکوں پر یہ بات بہت سخت گراں ہے جس کی آپ انکو دعوت دیتے ہیں۔) امیر المومنین علیؑ کی ولایت یہ بہت سخت گراں ہے جس کی آپ ان کو دعوت دیتے ہیں۔ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ. (اللہ جس کو چاہے چن لیتا ہے۔) اس سے مراد علیؑ ہیں جن کو ولایت کے لیے چنا گیا ہے اور جو خدا کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی توبہ کرتے ہیں ان کو ہی خدا اس کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

پس آپ اس ولایت پر استقامت کا حکم دیتے رہیں۔ جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا یعنی ولایت علیؑ کا آپ کو حکم دیا گیا۔

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ ۔ اے رسول آپ ان کی خواہشات کی اتباع نہ کریں یعنی ولایت علیؑ کے بارے آپ ان لوگوں کی خواہشات کی اتباع نہ کریں بلکہ آپ فرما دیں۔ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۚ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۚ (يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ آپ ان سے کہہ دیں کہ میں اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں جو خدا نے نازل کی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل سے فیصلہ کروں اور اللہ میرا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بحث نہیں ہے۔ اللہ ہم سب کو ایک دن جمع کرے گا اور اسی کی طرف سب کی بازگشت ہے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ ۔ اور وہ لوگ جو اس کے مان جانے کے بعد خدا کے بارے میں آپ سے بحث و جھگڑا کرتے ہیں۔

یعنی بعد اس کے خدا نے ان کے لیے انبیاء مرسلین کو مبعوث فرمایا ہے اور کتابیں نازل کی ہیں اور خدا کو وہ پہنچان چکے میں پھر بھی آپ سے خدا کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔ قیامت کے دن کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔ ان کی تمام دلیلیں اور حجت باطل ہیں۔ ان کے لیے خدا کا غضب اور اس کا عذاب ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۔ اللہ وہی ہے جس نے برحق کتاب اور میزان کو نازل کیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ اس میزان سے مراد امیر المومنین علیؑ ہیں اور آپ کے میزان ہونے کی دلیل سورہ رحمٰن کی یہ آیت کہ جس میں خدا فرماتا ہے۔ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ ۔ جس نے آسمان کو بلند کیا اور میزان کو قرار دیا۔ اس جگہ میز ان سے مراد امام ہے۔

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۔ اور اس کی جلدی وہ لوگ کرتے ہیں جن کا اس پر ایمان نہیں ہے۔

علامہ فرماتے ہیں اس سے مراد قیامت ہے کہ قیامت کے جلدی واقع ہونے کا وہ مطالبہ کرتے ہیں جن کے عقیدہ میں قیامت واقع نہیں ہوتی۔ جب رسول خدا نے کفار و مشرکین سے کہا کہ اس دن سے ڈرو کہ جس کا عذاب بہت سخت ہوگا۔ تو کفار نے رسول خدا سے کہنا شروع کر دیا ہمارے لیے آپ قیامت برپا کر دیں اور جس عذاب کا تم وعدہ کرتے ہو وہ لے آؤ اگر آپ واقعی سچے ہیں تو خدا نے ان کے بارے میں فرمایا مطالبہ وہ ہی کرتے ہیں۔ جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ورنہ جو ایمان رکھتے ہیں وہ تو ہمیشہ اس سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ قیامت کا برپا ہونا حق ہے آگاہ ہو جاؤ کہ جو قیامت کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۔ اور جو انسان آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کے لیے اضافہ کر دیتے تھے۔

یعنی جو آخرت کے دن کے ثواب کا ارادہ کرتے ہوئے اعمال کرتے ہیں اس کے ثواب میں ہم اضافہ کر دیتے ہیں۔ اور جو دنیا کا ارادہ رکھتا ہے ہم اسے دنیا عطاء کر دیتے ہیں اور پھر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

حدثنی حضرت ابو عبداللہ امام صادقؑ فرماتے ہیں۔ اولاد اور مال یہ دنیا کی کھیتی ہے اور نیک اعمال آخرت کی اور بعض

اوقات اللہ کچھ قوموں کے لیے دونوں کو قرار دیتا ہے۔

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۔ اگر فیصلہ کا دن مقرر نہ ہوتا تو اب تک ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔

كَلِمَةُ سے مراد امام ہے اور اس پر دلیل خدا کا یہ قول ہے کہ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ ۔ اور اس کو ہمیشہ رہنے والا کلمہ قرار دیا ہے تا کہ وہ رجوع کر سکیں۔

اس كَلِمَةٌ بَاقِيَةٌ سے مراد امامت ہے۔

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ ۔ ان ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

یعنی جن لوگوں نے امام برحق پر ظلم کیا ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے۔

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ ۔ (آپ ان ظالموں کو دیکھیں گے۔)

جن لوگوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہے آپ ان کو دیکھیں گے

مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا ۔ یعنی وہ اپنی کرتوتوں کی وجہ سے ہونے والے عذاب کے بارے میں پریشان اور خوف زدہ ہیں۔ یعنی جو انہوں ظلم کیا اور برے اعمال کیے ان کے نتیجہ میں آنے والے عذاب سے خائف ہیں اور ان پر عذاب ہو کر رہے گا۔

اس کے بعد خدا ان لوگوں کا تذکرہ کر رہا ہے جو امامت آل محمد پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ اور ان کی اتباع کرنے والے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیے وہ جنت کے باغات میں رہیں گے امنوا یعنی امامت آل محمد پر ایمان لائے اور جو خدا نے حکم دیا اس پر انہوں عمل کیا۔

آیت ۲۲ تا ۵۳

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ
يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ
اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾
وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا
تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ
لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ
خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ
رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ
مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ
بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾
وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ
فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾
اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ
اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا
غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪
وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ
اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ
عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ
بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ
يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَمَنْ يُّضْلِلِ
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ
مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ
عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ

نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا
الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ
سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ
الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ
عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ
حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾
وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ
وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ
وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾

ترجمہ

آپ دیکھیں گے کہ ظالمین اپنے کرتوت کے عذاب سے خوفزدہ ہیں اور وہ ان پر بہرحال نازل ہونے والا ہے اور جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہیں وہ جنت کے باغات میں رہیں گے اور ان کے لئے پروردگار کی بارگاہ میں وہ تمام چیزیں ہیں جن کے وہ خواہشمند ہوں گے اور یہ ایک بہت بڑا فضلِ پروردگار ہے (۲۲) یہی وہ فضلِ عظیم ہے جس کی بشارت پروردگار اپنے بندوں کو دیتا ہے جنہوں نے ایمان اختیار کیا ہے اور نیک اعمال کئے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ

میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اس کے کہ میرے اقربا سے محبت کرو اور جو شخص بھی کوئی نیکی حاصل کرے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کردیں گے کہ بیشک اللہ بہت زیادہ بخشنے والا اور قدردان ہے (۲۳) کیا ان لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ رسول، اللہ پر جھوٹے بہتان باندھتا ہے جب کہ خدا چاہے تو تمہارے قلب پر بھی مہر لگا سکتا ہے اور خدا تو باطل کو مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنے کلمات کے ذریعہ ثابت اور پائیدار بنا دیتا ہے یقیناً وہ دلوں کے رازوں کا جاننے والا ہے (۲۴) اور وہی وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور ان کی برائیوں کو معاف کرتا ہے اور وہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۲۵) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے وہی دعوتِ الٰہی کو قبول کرتے ہیں اور خدا اپنے فضل و کرم سے ان کے اجر میں اضافہ کردیتا ہے اور کافرین کے لئے تو بڑا سخت عذاب رکھا گیا ہے (۲۶) اور اگر خدا تمام بندوں کے لئے رزق کو وسیع کردیتا تو یہ لوگ زمین میں بغاوت کردیتے مگر وہ اپنی مشیت کے مطابق معینہ مقدار میں نازل کرتا ہے کہ وہ اپنے بندوں سے خوب باخبر ہے اور ان کے حالات کا دیکھنے والا ہے (۲۷) وہی وہ ہے جو ان کے مایوس ہوجانے کے بعد بارش کو نازل کرتا ہے اور اپنی رحمت کو منتشر کرتا ہے اور وہی قابلِ تعریف مالک اور سرپرست ہے (۲۸) اور اس کی نشانیوں میں سے زمین و آسمان کی خلقت اور ان کے اندر چلنے والے تمام جاندار ہیں اور وہ جب چاہے ان سب کو جمع کرلینے پر قدرت رکھنے والا ہے (۲۹) اور تم تک جو مصیبت بھی پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے اور وہ بہت سی باتوں کو معاف بھی کردیتا ہے (۳۰) اور تم زمین میں خدا کو عاجز نہیں کرسکتے ہو اور تمہارے لئے اس کے علاوہ کوئی سرپرست اور مددگار بھی نہیں ہے (۳۱) اور اس کی نشانیوں میں سے سمندر میں چلنے والے بادبانی جہاز بھی ہیں جو پہاڑ کی طرح بلند ہیں (۳۲) وہ اگر چاہے تو ہوا کو ساکن بنا دے تو سب سطحِ آب پر جم کر رہ جائیں۔ بیشک اس حقیقت میں صبر و شکر کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں (۳۳) یا وہ انہیں ان کے اعمال کی بنا پر ہلاک ہی کردے اور وہ بہت سی باتوں کو معاف بھی کردیتا ہے (۳۴) اور ہماری آیتوں میں جھگڑا کرنے والوں کو معلوم ہوجانا چاہئے کہ ان کے

لئے کوئی چھٹکارا نہیں ہے (۴۵) پس تم کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ زندگانی دنیا کا چین ہے اور بس اور جو کچھ اللہ کی بارگاہ میں ہے وہ خیر اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں (۳۶) اور بڑے بڑے گناہوں اور فحش باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آجاتا ہے تو معاف کردیتے ہیں (۳۷) اور جو اپنے رب کی بات کو قبول کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور آپس کے معاملات میں مشورہ کرتے ہیں اور ہمارے رزق میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں (۳۸) اور جب ان پر کوئی ظلم ہوتا ہے تو اس کا بدلہ لے لیتے ہیں (۳۹) اور ہر برائی کا بدلہ اس کے جیسا ہوتا ہے پھر جو معاف کردے اور اصلاح کردے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے وہ یقیناً ظالموں کو دوست نہیں رکھتا ہے (۴۰) اور جو شخص بھی ظلم کے بعد بدلہ لے اس کے اوپر کوئی الزام نہیں ہے (۴۱) الزام ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں پھیلاتے ہیں ان ہی لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے (۴۲) اور یقیناً جو صبر کرے اور معاف کردے تو اس یہ عمل بڑے حوصلے کا کام ہے (۴۳) اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لئے اس کے بعد کوئی ولی اور سرپرست نہیں ہے اور تم دیکھو گے کہ ظالمین عذاب کو دیکھنے کے بعد یہ کہیں گے کہ کیا واپسی کا کوئی راستہ نکل سکتا ہے (۴۴) اور تم انہیں دیکھو گے کہ وہ جہنم کے سامنے پیش کئے جائیں گے تو ذلت سے ان کے سر جھکے ہوئے ہوں گے اور وہ کن انکھیوں سے دیکھتے بھی جائیں گے اور صاحبانِ ایمان کہیں گے کہ گھاٹے والے وہی افراد ہیں جنہوں نے اپنے نفس اور اپنے اہل کو قیامت کے دن گھاٹے میں مبتلا کردیا ہے آگاہ ہوجاؤ کہ ظالموں کو بہرحال دائمی عذاب میں رہنا پڑے گا (۴۵) اور ان کے لئے ایسے سرپرست بھی نہ ہوں گے جو خدا سے ہٹ کر ان کی مدد کرسکیں اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے (۴۶) تم لوگ اپنے پروردگار کی بات کو قبول کرو قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جو پلٹنے والا نہیں ہے اس دن تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ بھی نہ ہوگی اور عذاب کا انکار کرنے کی ہمت بھی نہ ہوگی (۴۷) اب بھی اگر یہ لوگ اعتراض کریں تو ہم نے آپ کو ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ہے

آپ کا فرض صرف پیغام پہنچا دینا تھا اور بس اور ہم جب کسی انسان کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اکڑ جاتا ہے اور جب اس کے اعمال ہی کے نتیجہ میں کوئی برائی پہنچ جاتی ہے تو بہت زیادہ ناشکری کرنے والا بن جاتا ہے (۴۸) بیشک آسمان و زمین کا اختیار صرف اللہ کے ہاتھوں میں ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے (۴۹) یا پھر بیٹے اور بیٹیاں دونوں کو جمع کردیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ ہی بنا دیتا ہے یقیناً وہ صاحبِ علم بھی ہے اور صاحبِ قدرت و اختیار بھی ہے (۵۰) اور کسی انسان کے لئے یہ بات نہیں ہے کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر یہ کہ وحی کردے یا پس پردہ سے بات کرلے یا کوئی نمائندہ فرشتہ بھیج دے اور پھر وہ اس کی اجازت سے جو وہ چاہتا ہے وہ پیغام پہنچا دے کہ وہ یقیناً بلند و بالا اور صاحبِ حکمت ہے (۵۱) اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح (قرآن) کی وحی کی ہے آپ کو نہیں معلوم تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کن چیزوں کا نام ہے لیکن ہم نے اسے ایک نور قرار دیا ہے جس کے ذریعہ اپنے بندوں میں جسے چاہتے ہیں اسے ہدایت دے دیتے ہیں اور بیشک آپ لوگوں کو سیدھے راستہ کی ہدایت کررہے ہیں (۵۲) اس خدا کا راستہ جس کے اختیار میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں اور یقیناً اسی کی طرف تمام اُمور کی بازگشت ہے (۵۳)

تفسیر

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔

آپ فرمادیں کہ میں تم سے اس رسالت کی تبلیغ پر کوئی اجر نہیں چاہتا مگر یہ کہ میرے اقرباء سے محبت کرو۔

یعنی نبوت و رسالت کی تبلیغ پر کوئی اجر نہیں چاہتا۔

حدثنی علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن نجران سے نقل کیا اور اس نے عاصم بن حمید سے اور اس نے محمد بن مسلم سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں نے حضرت امام باقرؑ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا؛

قُرْبٰی سے مراد آپ کیا اہل بیت سلام اللہ علیہا ہیں آپ نے فرمایا؛ مدینہ کے کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمارے پاس آئے اور ہمارے مہمان ہے اور ہم نے آپ کی مدد کی آپ کے پاس وفد آئے رہتے ہیں جن پر خرچ کرنے کے لیے آپ کے پاس کچھ نہیں ہوتا لہٰذا آپ ہمارے مال کی ایک تہائی لے لیں تا کہ آپ اپنی ضروریات پر خرچ کریں۔ تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا'' اس کار نبوت کا کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اپنی اہل بیت کی محبت کے۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ بعض اوقات انسان کے کچھ دوست ایسے ہوتے ہیں جن کی دوستی کے باوجود بھی انسان ان سے اپنی اولاد کے بارے میں ڈرتا رہتا ہے اور کچھ خدشات اس کو لاحق ہوتے ہیں

اللہ نے چاہا کہ رسول خدا کو کوئی خدشہ نہ رہے اسی لیے خدا نے آپ کے قرابت داروں کی مودت کو واجب قرار دیا تا کہ وہ مودت کریں تو واجب سمجھ کر کریں اور اگر مودت ترک کریں تو ایک واجب کے تارک قرار پائیں اس کے بعد جب لوگ آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے تو ان میں سے کچھ کہنے لگے عجیب بات ہے ہم نے اپنی دولت آپ کی خدمت میں پیش کی وہ آپ نے قبول نہیں کی اس کے بدلے یہ کہا کہ مجھے دولت نہیں چاہیے بلکہ خاندان والوں سے مودت کرو اور میرے خاندان والوں سے جنگ نہ کرنا۔

دوسرے گروہ نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو رسول خدا نے ایسی کوئی بات نہیں کہی تو اس پر خدا نے منافقین کے قول کو نقل کیا اور اس کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا؛ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۔ کیا ان لوگوں کا یہ گمان ہے کہ رسول خدا پر بہتان باندھ رہا ہے۔

اللہ فرماتا ہے فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۔ پس اگر خدا چاہے تو تمہارے دلوں پر مہر لگا سکتا ہے یعنی اگر ہمارا رسول ہمارے خلاف بہتان باندھتا تو ہم مہر لگا دیتے اور خدا ہر باطل کو ختم کر دیتا ہے اور حق کو اپنے کلمات کے ذریعے ثابت کرتا ہے۔

کلمات سے وہ کلمات جن کے ذریعے خدا حق کو ثابت کرتا ہے اس سے نبی آئمہ ہدیٰ اور قائم آل محمدؐ مراد ہیں۔ اور سینوں کے رازوں کو جاننے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ ۔ اور وہی اللہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اور ان کی برائیوں کو معاف کرنے والا ہے اور وہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے اور ان کے فضل کو زیادہ کرتا ہے۔

یعنی وہ لوگ مراد ہیں جو وہ بات کرتے ہیں جو رسول اللہ کہتے ہیں اور اس کے بعد اللہ فرماتا ہے کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۔

پھر فرمایا قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۔ یعنی اجر نبوت و رسالت یہ ہے کہ اہل بیت کو [illegible] ان سے قطع تعلق نہ کرو اور ان کے حق کو غصب نہ کرو ان سے مکر نہ کرو ان کے بارے میں عہد الٰہی کو توڑو مت اس کی دلیل خدا کا یہ فرمان ہے جس میں خدا فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ ۔ وہ لوگ جو ان سے متصل رہتے ہیں جن سے متصل رہنے کا خدا نے حکم دیا ہے راوی بیان کرتا ہے مدینہ کے انصار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمارے پاس آئے اور ہم نے آپ کی مدد کی آپ نے ہم پر احسان کیا ہمیں دشمنوں سے بچا کر ایک دوسرے کا دوست بنایا ہمارا کچھ مال اپنے لیے قبول فرمائیں تا کہ آپ اس کو جہاں چاہیں خرچ کریں تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۔ یعنی میری اہل بیت کے ساتھ محبت و مودت رکھنا اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا؛ جو شخص اجر کی اجرت نہ دے تو اس پر خدا ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اور اس سے قیامت کے دن خدا کچھ بھی قبول نہیں کرے گا نہ اس کا عطا کیا ہوا مال اور نہ اس کا عدل و انصاف۔ اور وہ اجرت آل محمدؐ کی محبت و مودت ہے وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً ۔ جو ایک نیکی لے کر میری بارگاہ میں آئے گا مراد آل محمد سے آئمہ کی امامت کا اقرار اور ان کے ساتھ احسان کرنا اور ان سے نیکی کرنا اور ان سے جڑ کر رہنا ہے۔ نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۔ ہم اس کے لیے اس نیکی میں بہت اچھا اضافہ کریں گے۔

یعنی ہم اس نیکی کی اس کو احسان کے ساتھ جزاء دیں گے۔ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ ۔ اگر خدا تمام بندوں کے رزق کو وسیع کر دیتا تو یہ زمین میں بغاوت کر دیتے۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں اگر خدا ایسا کر دیتا تو لوگ بھی ایسے ہی کرتے لیکن خدا نے بعض کو بعض کا محتاج قرار دیا اور اس سے دور رکھا اور اگر خدا تمام لوگوں کو امیر و غنی قرار دیتا تو یقیناً یہ لوگ زمین میں بغاوت کرتے۔

وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۔

مگر وہ اپنی مشیت کے مطابق معینہ مقدار میں نازل کرتا ہے۔

یعنی وہ ہر ایک کے لئے اتنا رزق نازل کرتا جس کو وہ جانتا ہے کہ یہ اس کے دین اور دنیا کے لئے اصلاح رکھتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں کے بارے میں باخبر اور بصیرت رکھتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا ۔ وہی خدا ہے جو مایوس ہونے کے بعد بارش کو نازل کرتا ہے اور اپنی رحمت کو نشر کرتا ہے وہ ولی اور قابل حمد ہے۔

حارث اعور نے حضرت امیر المومنینؑ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ بادل کہاں ہوتے ہیں۔

آپ نے فرمایا بادل ساحل سمندر کے ایک گھنے درخت پر ہوتے ہیں پس جب خدا بارش کا ارادہ کرتا ہے تو ہوا کو روانہ کرتا ہے وہ ان بادلوں کو اٹھاتی ہے اور پھر اسے اس علاقے پر پھیلا دیتی ہے پھر اس بادل پر فرشتوں کو موکل کرتا ہے اور ملائکہ اس بادل کو ہتھوڑوں کے ساتھ مارتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس میں برق گرج پیدا ہوتی ہے۔

(اس روایت سے واضح ہوتا ہے ایسی لایعنی روایت امیر المومنین سے صادر ہونا ناممکن ہے چونکہ آپ سے علمی روایت تو نقل ہو سکتی ہے لیکن یہ بے معنی اور لغوی روایت نقل ہونا بعید ہے۔ مترجم۔)

(وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝) اور تم تک جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے اور بہت سی باتوں کو معاف بھی کر دیتا ہے۔

حدثنی: علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور اس نے منصور بن یونس سے اور اس نے ابوحمزہ سے اور اس نے اصبغ ابن نباتہ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ راوی نے ذکر کیا ہے کہ میں نے آپ سے سنا آپ نے فرمایا: میں تم لوگوں سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور وہ اس لائق ہے کہ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اسے یاد رکھے۔

پھر آپ نے فرمایا: اللہ بڑا رحیم و کریم ہے کہ وہ اس سے کہیں بلند و بالا ہے کہ وہ اپنے بندے کو کسی گناہ کی پاداش میں اس دنیا میں سزا دے اور پھر اسی گناہ کی وجہ سے آخرت میں سزا دے پھر فرمایا: اللہ مومن بندے کو اس کے بدن، مال، اولاد، اور خاندان میں مصیبت نازل کر کے آزماتا ہے اور پھر آپ نے یہ والی آیت تلاوت کی: (وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝)

پھر آپ نے اس کو تین مرتبہ پڑھا۔

حدثنی: علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے الحسن بن محبوب سے اور اس نے علی بن ریاب سے نقل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا خدا کے اس قول کے بارے میں (وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝) تو آپ نے فرمایا: کیا تیرا گمان ہے علی اور اولاد علی علیہ السلام پر جو مصیبتیں اس امت کی طرف سے نازل ہوئیں ہیں وہ ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے ہیں؟

حالانکہ یہ ذوات مقدسہ تو سب معصوم تھے آپ نے فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کیا کرتے تھے اور ہر دن و رات میں بغیر گناہ کے بھی سو مرتبہ استغفار کیا کرتے تھے اللہ اپنے اولیاء کو مصائب سے خاص کرتا ہے تا کہ ان کو اس پر اجر دے جو بغیر گناہ کے ہو۔

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ واقعہ کربلا کے بعد امام زین العابدینؑ یزید کے دربار میں پیش ہوئے تو یزید لعین نے ازراہ شامت ان سے کہا: (وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ ۝) اس آیت پڑھنے سے اسکا مقصد یہ تھا کہ کربلا میں آل محمدؐ پر جو مصیبت ٹوٹی یہ خود ان کی اپنی ہی پیدا کردہ تھی۔

امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: تو نے غلط سمجھا ہے یہ آیت ہمارے متعلق نازل نہیں ہوئی جبکہ ہمارے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے:

(وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝) ''زمین میں کوئی بھی مصیبت وارد ہوتی ہے یا تمہارے نفس پر نازل ہوتی ہے تو نفس کے پیدا ہونے کے پہلے وہ کتاب الٰہی میں مقدر ہو چکی ہے اور خدا کے لئے بہت ہی آسان ہے۔ یہ تقدیر اس لئے ہے کہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اسکا افسوس نہ کرو اور جو مل جائے اس پر غرور نہ کرو۔ اللہ اکڑنے والے مغرور افراد کو پسند نہیں کرتا'' اور ہم وہ خاندان ہیں کہ جو چیز ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے اس کا ہم افسوس نہیں کرتے اور جو چیز مل جائے اس پر ہم اتراتے نہیں ہیں

(وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝)

اور جب ان کو غصہ آجاتا ہے تو وہ معاف کر دیتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص قدرت رکھنے کے باوجود اپنے غصہ کو پی جائے تو قیامت کے دن اللہ اس کے دل کو امن امان سے بھر دے گا اور جو شخص اشتیاق۔ خوف۔ اور غضب کی حالت میں اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھے گا تو اللہ اس کے جسم کو دوزخ پر حرام قرار دے گا۔

(وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ) اور وہ لوگ جو اپنے رب کی بات قبول کرتے ہیں یعنی امام کے ساتھ قیام کرتے ہیں۔

(وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪) اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے دین کے معاملات میں اختلاف کی صورت میں اپنے امام سے مشورہ کرتے ہیں جیسا کہ اللہ فرماتا ہے اگر اس کو رسول اور صاحب امر کی طرف پلٹا دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

(وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝) اور وہ لوگ جن پر کوئی ظلم کرتا ہے تو وہ بدلہ لے لیتے ہیں۔ یعنی جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں تو یہ بدلہ لینے کی ان کو اجازت ہے یعنی مظلوم کو حق حاصل ہے کہ اگر وہ چاہے تو بدلہ لے اور اگر چاہے تو اس بدلہ لینے کو ترک کر دے تا کہ اس پر اس کو جزاء دی جائے۔

(وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ) اور برائی کا بدلہ اس کی مثل برائی ہے۔ یعنی جو برائی کی گئی ہے حدود سے تجاوز

نہ کرنا۔ اور جو اس نے تیرے ساتھ کیا ہے تم اس سے زیادہ اس کے ساتھ نہ کرنا اور اگر معاف کر دے اور صلح کر لے تو اس کا اجر خدا پر ہے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

(وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ) اور تو ان ظالم لوگوں کو دیکھ رہا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہے جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو وہ کہیں گے۔

(هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝) کیا واپسی کا کوئی راستہ ہے؟ یعنی کیا دنیا کی طرف واپس جانے کا کوئی راستہ ہے؟

ابوحمزہ ثمالی نے حضرت ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپؑ فرما رہے تھے:

(وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ) اور جو شخص ظلم کے بعد بدلہ لے۔ (آپ نے فرمایا ظلم کے بعد بدلہ لینے والے قائم آلِ محمدؐ اور آپ کے اصحاب ہیں)۔

(فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝) تو اس کے اوپر کوئی الزام نہیں ہے۔ جب قائم آل محمد علیہ السلام بنو امیہ اور دوسرے جھوٹوں اور تمام نواصب سے بدلہ لیں گے تو اس وقت آپؑ اور آپؑ کے ساتھیوں کی مدد کی جائے گی۔

(وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ) اور جب ظالموں کو تو دیکھے گا۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہوگا۔

(لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ) جب وہ عذاب کو دیکھیں گے۔ یعنی جب وہ علی علیہ السلام کو دیکھیں کہ کو ان کے لئے خدا کا قہر بن کر سامنے آئے گا تو اس وقت وہ ظالم کہیں گے کیا ہمارے لئے دنیا کی طرف واپس پلٹ کر جانے کا کوئی راستہ ہے تا کہ ہم دنیا میں جا کر علی علیہ السلام سے محبت اور ان کی ولایت کا اقرار کریں۔

(وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ) اور آپ ان ظالموں دیکھیں گے جب ان کو جہنم کے سامنے پیش کیا جائے گا تو ذلت کی وجہ سے ان کے سر جھکے ہوئے ہوں گے تو علی علیہ السلام کی طرف دیکھتے ہی چلے جائیں گے۔

(وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا) وہ لوگ جو ایمان لانے والے ہیں وہ کہیں گے۔ یعنی آل محمدؐ کے شیعہ کہیں گے۔

(اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ) گھاٹے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو قیامت والے دن گھاٹے میں رکھا اور ظالموں کے لئے بہر حال دائمی عذاب ہے جس میں وہ رہنے والے ہیں۔ ظالموں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہوگا۔ نصاب سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے علیؑ اور ان کی اولادؑ سے عداوت رکھی۔ اور ان کی تکذیب کی۔ ایسے لوگوں کے لئے کوئی سرپرست نہیں ہوگا جو خدا سے ہٹ کر ان کی مدد کرے اور جس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اس کے لئے کوئی ہادی نہیں ہوتا۔

ابو الجارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس قول خدا کے بارے میں نقل کیا ہے (يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا) وہ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطاء کرتا ہے۔ یعنی فقط بیٹیاں عطاء کرتا ہے ان کو اولاد نرینہ نہیں دیتا۔

(وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝) وہ جس کو چاہے بیٹے عطاء کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا جس کو چاہے فقط بیٹے عطاء کرتا ہے اور بیٹی نہیں دیتا۔

(اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا) یا پھر وہ بعض کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطاء کر دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد ہے کہ جس کو چاہتا ہے اس کو لڑکے اور لڑکیاں دونوں عطاء کر دیتا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝

بے شک زمین و آسمان کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے اور وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹے عطاء کرتا ہے اور جس کو چاہے بیٹیاں عطا کرتا ہے یا پھر جیسے چاہے لڑکے اور لڑکیاں دونوں عطا کر دیتا ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے محمودی سے اور محمد بن عیسیٰ بن عبید سے اور اس نے محمد بن اسماعیل الرزمی سے اور اس نے محمد بن سعید وہ بیان کرتا ہے کہ یحییٰ بن اکثم نے حضرت امام موسیٰ بن محمد سے بعض سوالات کئے ان میں سے ایک یہ آیت جس کے ذریعے اس نے موسیٰ بن محمد (مبرقع) کے ساتھ لواطت کے جواز پر استدلال کرتے ہوئی کہا کہ خدا نے فرمایا کہ (اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا) کہ وہ قیامت کے دن جنت میں اپنے بندوں کی شادی مردوں اور عورتوں سے کرے گا (نعوذ باللہ) تو یہ لواطت کے جواز پر دلیل نہیں ہے؟ یہ واضح اس جواز کو بیان کر رہی ہے۔ حالانکہ خدا نے اس فعل پر ایک قوم کو عذاب دیا ہے تو جناب موسیٰ بن محمد مبرقع نے اپنے بھائی امام علی نقی علیہ السلام سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: وہ جھوٹ بولتا ہے اور اس برے کام پر جواز تلاش کر رہا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے جو اس نے لیا ہے بلکہ اس سے مراد ہے کہ خدا اطاعت گزار مردوں کی شادی اطاعت گزار عورتوں سے کرے گا اور اطاعت گزار عورتوں کی شادی اطاعت گزار مردوں سے کرے گا۔ معاذ اللہ خدا اس سے بلند و بالا ہے کہ وہ خود اس کام کو جائز کرے اور دوسروں کو اس پر عذاب دے۔ امام فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ برا کام لواطت کرے گا خدا اس کو قیامت کے دن دو برابر عذاب دے گا اور اس کو ہمیشہ عذاب میں رکھے گا اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی۔ اور دوسرا احتمال ہے کہ خدا جیسے چاہے لڑکے اور لڑکیاں دونوں بطور اولاد عطا کرتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ

کسی انسان کے لئے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ وہ خدا سے کلام کرے مگر یہ کہ وحی کردے یا پس پردہ بات کرے یا کوئی نمائندہ (فرشتہ) بھیج دے اور پھر وہ اس کی اجازت سے جو چاہتا ہے وہ پیغام دیتا ہے وہ خدا بلند و بالا اور حکمت والا ہے۔

امام فرماتے ہیں وحی کی دو قسمیں ہیں۔ (1) وحی بالمشافہ (2) وہ خدا کسی بندے کے دل میں الہام کردیتا ہے یا پس پردہ بات کرتا ہے۔

جیسا کہ اپنے نبی سے معراج کی رات بات کی ہے یا حضرت موسیٰ سے آگ سے بات کی ہے یا وہ اپنا نمائندہ بھیجتا ہے اور پھر وہ جیسے چاہے وحی کرتا ہے اور فرمایا وحی شافہہ ہے جو بلا واسطہ بات کرے جیسا کہ اپنے نبی سے معراج کی رات کی۔ اس کے بعد اپنے نبی سے فرمایا؛

(وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ) اور ایسے ہی ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کی وحی کی ہے آپ کو نہیں معلوم تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔؟

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا روح القدس وہ ایک ملک ہے جو جبرائیل اور میکائیل سے افضل ہے جو رسول خدا کے ساتھ تھا اور وہ ہی اب ہم آئمہ الھدیٰ کے ساتھ ہے۔

(وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ) اور لیکن ہم نے اس کو ایک نور قرار دیا ہے اور ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں اپنے نور کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اس نور سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں اور اس کی یہ دلیل خدا کا یہ فرمان ہے جس میں خدا نے فرمایا:

(وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝) (اعراف) اور اس نور کی اتباع کرو جو اس کتاب کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔ اس نور سے مراد بھی علی علیہ السلام ہیں۔

حضرت ابو الحمزہ ثمالی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا:

(مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا) فرمایا اس نور سے مراد علی علیہ السلام ہیں اور فرمایا علی ہی وہ نور ہیں جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے: (نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ) اور ہم اس نور کے

بارے میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں ہدایت دیں۔

فرمایا اس نور سے مراد وہی علی علیہ السلام ہیں جو بھی مخلوق میں سے ہدایت حاصل کرے گا وہ اسی نور کے ذریعے حاصل کرے گا پھر خدا نے اپنے نبی سے فرمایا:

(وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝) بے شک آپ لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتے ہیں) صراط مستقیم سے مراد علیؑ کی ولایت ہے یعنی اے رسول آپ لوگوں کو علی علیہ السلام کی ولایت کا حکم دیتے رہیں اور ان کو اس ولایت کی طرف دعوت دیتے رہیں۔ علی صراط مستقیم ہے۔

(صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ) یعنی اس اللہ کا راستہ جس کے لئے آسمان و زمین کا سب کچھ ہے۔

یعنی اس صراط سے مراد بھی علی علیہ السلام ہیں جس کو زمین و آسمان کے سب خزانوں کا خازن قرار دیا گیا ہے اور ان کے بعد ان کی نسل سے دوسرے آئمہ قرار ہیں۔ علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ: (وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝) یعنی آپ امامت کی طرف ان کو متواتر دعوت دیتے رہیں۔

پھر فرمایا (صِرَاطِ اللّٰهِ) یہ اللہ کی حجت ہیں جس کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز ہے کہ اس کی طرف تمام چیزوں کی بازگشت ہے۔

صعت بن الحرۃ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں زید بن علی علیہ السلام کے پاس موجود تھا تو آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝) آپ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم اللہ لوگوں کو علی علیہ السلام کی طرف دعوت دے رہا ہے جو گمراہ ہے وہ ہی گمراہ ہے جس کو اس کی ہدایت حاصل ہے وہ ہی ہدایت یافتہ ہے۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

یہ سورہ مبارکہ زخرف مکی ہے اس کی آیات کی تعداد 89 ہے اور اس کے رکوع سات (7) ہیں۔ قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 43 ہے اور نزول کی ترتیب میں اس کا نمبر 63 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ زخرف کی متواتر تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے مرنے کے بعد زمین کے کیڑے مکوڑوں اور فشار قبر سے محفوظ رکھے گا۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے حضور پیش ہوگا وہاں یہی سورۃ اللہ کے حکم سے اسے جنت میں داخل کرے گی۔

مجمع البیان میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص سورہ زخرف کی تلاوت کرے گا یہ ان لوگوں میں سے قرار پائے گا جن کو قیامت کے دن رب کی طرف سے یہ ندا دی جائے گی۔

اے میرے بندو آج تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی تم غمگین ہونا اور جنت میں حساب کے بغیر داخل ہو جاؤ۔

آیت ۱ تا ۴۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾
وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ
صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ فَاَهْلَكْنَآ
اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ
لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾
وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ
تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ
وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ
رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا
كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ
جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ
وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا
ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي
الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ
اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ
الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا
يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ
قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ
مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ

اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿٢٣﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى
مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٢٤﴾
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ قَالَ
اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ
سَيَهْدِيْنِ ﴿٢٧﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ بَلْ
مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا
جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا
الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿٣١﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ
رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا
بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ
رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا
لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا
يَظْهَرُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرُفًا ؕ
وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ
قَرِيْنٌ ﴿٣٦﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٧﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ
فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿٣٨﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿٤٠﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿٤١﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ
وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ
اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٣﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ
تُسْـَٔلُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ
الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿٤٥﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حٰمٓ (۱) اس روشن کتاب کی قسم (۲) بیشک ہم نے اسے عربی قرآن قرار دیا ہے تا کہ تم سمجھ سکو (۳) اور یہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں نہایت درجہ بلند اور پر از حکمت کتاب ہے (۴) اور کیا ہم تم لوگوں کو نصیحت کرنے سے صرف اس لئے کنارہ کشی اختیار کر لیں کہ تم زیادتی کرنے والے ہو (۵) اور ہم نے تم سے پہلے والی قوموں میں بھی کتنے ہی پیغمبر بھیج دیئے ہیں (۶) اور ان میں سے کسی کے پاس کوئی نبی نہیں آیا مگر یہ کہ ان لوگوں نے ان کا مذاق اڑایا (۷) تو ہم نے ان سے زیادہ زبردست لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا اور یہ مثال جاری ہوگئی (۸) اور آپ ان سے سوال کریں گے کہ زمین و آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے تو یقیناً یہی کہیں گے کہ ایک زبردست طاقت والی اور ذی علم ہستی نے خلق کیا ہے (۹) وہ ہی جس نے تمہارے لئے زمین کو گہوارہ بنایا ہے اور اس میں راستے قرار

دیئے ہیں تا کہ تم راہ معلوم کر سکو (۱۰) اور جس نے آسمان سے ایک معین مقدار میں پانی نازل کیا اور پھر ہم نے اس کے ذریعہ مردہ زمینوں کو زندہ بنا دیا اسی طرح تم بھی زمین سے نکالے جاؤ گے (۱۱) اور جس نے تمام جوڑوں کو خلق کیا ہے اور تمہارے لئے کشتیوں اور جانوروں میں سواری کا سامان فراہم کیا ہے (۱۲) تا کہ ان کی پشت پر سکون سے بیٹھ سکو اور پھر جب سکون سے بیٹھ جاؤ تو اپنے پروردگار کی نعمت کو یاد کرو اور کہو کہ پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ہے ورنہ ہم اس کو قابو میں لا سکنے والے نہیں تھے (۱۳) اور بہر حال ہم اپنے پروردگار ہی کی بارگاہ میں پلٹ کر جانے والے ہیں (۱۴) اور ان لوگوں نے پروردگار کے لئے اس کے بندوں میں سے بھی ایک جزء (اولاد) قرار دیدیا کہ انسان یقیناً بڑا کھلا ہوا ناشکرا ہے (۱۵) سچ بتاؤ کیا خدا نے اپنی تمام مخلوقات میں سے اپنے لئے لڑکیوں کو منتخب کیا ہے اور تمہارے لئے لڑکوں کو پسند کیا ہے (۱۶) اور جب ان میں سے کسی کو اسی لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے جو مثال انہوں نے رحمان کے لئے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور غصہ کے گھونٹ پینے لگتا ہے (۱۷) کیا جس کو زیورات میں پالا جاتا ہے اور وہ جھگڑے کے وقت صحیح بات بھی نہ کر سکے (وہی خدا کی اولاد ہے) (۱۸) اور ان لوگوں نے ان ملائکہ کو جو رحمان کے بندے ہیں لڑکی قرار دیدیا ہے کیا یہ ان کی خلقت کے گواہ ہیں تو عنقریب ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور پھر اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا (۱۹) اور یہ کہتے ہیں کہ خدا چاہتا تو ہم ان کی پرستش نہ کرتے انہیں اس بات کا کوئی علم نہیں ہے۔ یہ صرف اندازوں سے بات کرتے ہیں (۲۰) کیا ہم نے اس سے پہلے انہیں کوئی کتاب دی ہے جس سے یہ تمسک کئے ہوئے ہیں (۲۱) نہیں بلکہ ان کا کہنا صرف یہ ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم ان ہی کے نقش قدم پر ہدایت پانے والے ہیں (۲۲) اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کی بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس بستی کے خوشحال لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم ان ہی کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے ہیں (۲۳) تو پیغمبر نے کہا کہ چاہے میں اس سے بہتر پیغام لے آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو

پایا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تمہارے پیغام کے ماننے والے نہیں ہیں (۲۴) پھر ہم نے ان سے بدلہ لے لیا تو اب دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا ہے (۲۵) اور جب ابراہیم نے اپنے (مربی) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہارے تمام معبودوں سے بری اور بیزار ہوں (۲۶) علاوہ اس معبود کے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے کہ وہی عنقریب مجھے ہدایت دینے والا ہے (۲۷) اور انہوں نے اس پیغام کو اپنی نسل میں ایک کلمہ باقیہ قرار دے دیا کہ شاید وہ لوگ خدا کی طرف پلٹ آئیں (۲۸) بلکہ ہم نے ان لوگوں کو اور ان کے بزرگوں کو برابر آرام دیا یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور واضح رسول آ گیا (۲۹) اور جب حق آ گیا تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں (۳۰) اور یہ کہنے لگے کہ آخر یہ قرآن دونوں بستیوں (مکہ و طائف) کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا ہے (۳۱) تو کیا یہی لوگ رحمتِ پروردگار کو تقسیم کر رہے ہیں حالانکہ ہم نے ہی ان کے درمیان معیشت کو زندگانی دنیا میں تقسیم کیا ہے اور بعض کو بعض سے اونچا بنایا ہے تا کہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں اور رحمتِ پروردگار ان کے جمع کئے ہوئے مال و متاع سے کہیں زیادہ بہتر ہے (۳۲) اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ تمام لوگ ایک ہی قوم ہو جائیں گے تو ہم رحمٰن کا انکار کرنے والوں کے لئے ان کے گھر کی چھتیں اور سیڑھیاں جن پر یہ چڑھتے ہیں سب کو چاندی کا بنا دیتے (۳۳) اور ان کے گھر کے دروازے اور وہ تخت جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں (۳۴) اور سونے کے بھی۔ لیکن یہ سب صرف زندگانی دنیا کی لذت کا سامان ہے اور آخرت پروردگار کے نزدیک صرف صاحبانِ تقویٰ کے لئے ہے (۳۵) اور جو شخص بھی اللہ کے ذکر کی طرف سے اندھا ہو جائے گا ہم اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیں گے جو اس کا ساتھی اور ہم نشین ہوگا (۳۶) اور یہ شیاطین ان لوگوں کو راستہ سے روکتے رہتے ہیں اور یہ یہی خیال کرتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں (۳۷) یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئیں گے تو کہیں گے کہ اے کاش ہمارے اور ان کے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا یہ تو بڑا بدترین ساتھی نکلا (۳۸) اور یہ ساری باتیں آج تمہارے کام آنے والی نہیں ہیں کہ تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو کہ تم نے بھی ظلم کیا ہے

(۳۹) پیغمبر کیا آپ بہرے کو سنا سکتے ہیں یا اندھے کو راستہ دکھا سکتے ہیں یا اسے ہدایت دے سکتے ہیں جو ضلال مبین میں مبتلا ہو جائے (۴۰) پھر ہم یا تو آپ کو دنیا سے اٹھا لیں گے تو ہمیں تو ان سے بہر حال بدلہ لینا ہے (۴۱) یا پھر عذاب آپ کو دکھا کر ہی نازل کریں گے کہ ہم اس کا بھی اختیار رکھنے والے ہیں (۴۲) لہٰذا آپ اس حکم کو مضبوطی سے پکڑے رہیں جس کی وحی کی گئی ہے کہ یقیناً آپ بالکل سیدھے راستہ پر ہیں (۴۳) اور یہ قرآن آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے نصیحت کا سامان ہے اور عنقریب تم سب سے باز پرس کی جائے گی (۴۴) اور آپ ان رسولوں سے سوال کریں جنہیں آپ سے پہلے بھیجا گیا ہے کیا ہم نے رحمٰن کے علاوہ بھی خدا قرار دیئے ہیں جن کی پرستش کی جائے (۴۵)

تفسیر

اس کتاب روشن کی قسم۔

حٰمٓ ① یہ اسم اعظم کے حروف میں سے حرف ہیں اور کتاب واضح و روشن کی قسم ہے۔

(وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ② اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۙ③ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۙ④) اور یہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں بلند درجہ اور پر از حکمت کتاب ہے۔

یعنی امیر المومنین علی علیہ السلام مراد ہیں اور سورہ حمد میں جو ذکر ہوا ہے کہ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ⑤) تو اس میں صراط مستقیم سے مراد بھی علی علیہ السلام ہیں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم علی علیہ السلام ہیں۔

(اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا) کیا ہم تم لوگوں کو نصیحت کرنے سے اس لئے کنارہ کشی اختیار کر لیں کہ تم زیادتی کرنے والی قوم ہو؟

یہ استفہام ہے یعنی ہم تم لوگوں کو دعوت دیتے ہیں کہ جب کہ تم ہلاک ہونے والے ہو اور ایسے بے کار اور بے ہودہ ہو کہ گویا تمہیں رسول کی ضرورت ہے اور نہ امام کی اور نہ کسی حجت کی ضرورت ہے۔

(وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۙ⑥ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۙ⑦) اور ہم نے تم سے پہلی قوموں میں کتنے نبی بھیجے تھے اور ان میں سے کسی کے پاس کوئی نبی نہیں آیا مگر یہ کہ ان لوگوں نے ان کا مذاق اڑایا اور ہم نے ان سے زیادہ سخت قوموں کو ہلاک کر دیا۔

یعنی ان قریش والوں سے سخت تر قوموں کو ہلاک کر دیا گیا۔ اور یہ مثال جاری رہے گی یعنی جو قوم بھی خدا کی نافرمانی کرے گی خواہ وہ کتنی ہی سخت ہو گی ہلاک کر دی جائے گی۔

(اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا) وہی خدا ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے گہوارا بنایا۔ (مَهْدًا) یعنی گہوارہ یا بچوں کی جگہ قرار دیا ہے۔

(وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا) اور اس نے اس زمین میں تمہارے لئے راستوں کو قرار دیا تا کہ تم ہدایت حاصل کر سکو۔

اس کے بعد خدا دھریوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔

(وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۙ⑪) اور وہی اللہ ہے جس نے آسمان سے ایک معین مقدار میں پانی نازل کیا اور پھر ہم نے اس کے ذریعے مردہ زمینوں کو زندہ کیا اسی طرح تم بھی زمین سے نکالے جاؤ گے اور وہی خدا ہے جس نے تمام جوڑوں کو خلق کیا اور تمہارے لئے کشتیاں اور جانوروں میں سواری کا سامان فراہم کیا تا کہ تم ان کی پشت پر سکون سے بیٹھ سکو اور پھر اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور کہو کہ پاک و بے نیاز ہے وہ خدا جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کیا ہے ورنہ ہم اس کو قابو میں لانے والے نہیں تھے،

حدیث: علامہ علی بن ابراہیم قمی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن فضال سے اور اس نے فضل بن صالح سے اور اس نے سعید بن ظریف سے اور اس نے اصبغ بن نباتہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علی علیہ السلام کے گھوڑے کی رکاب تھامی ہوئی تھی آپ اپنی سواری پر سوار ہو رہے تھے تو آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر مسکرا دیئے۔ میں (راوی) نے عرض کیا اے مولا: آپ نے سر بلند کیا اور پھر آپ مسکرائے اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟

امیر المومنین نے فرمایا: جی ہاں! ایک مرتبہ میں نے رسول خدا کے خچر کی رکاب تھامی ہوئی تھی آں حضرت نے آسمان کی طرف دیکھا پھر آپ مسکرائے تھے۔ میں نے بھی ایسے ہی ان سے سوال کیا تھا۔ جیسے تو نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا یا رسول اللہ آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور مسکرائے کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی؟ رسول خدا نے فرمایا: اے علی جو شخص سواری پر سوار ہو اور وہ آیت الکرسی کی تلاوت کرے اور اس کے بعد یہ پڑھے:

(استغفر الله الذی لا اله الا هو الرحمٰن الرحیم الحی القیوم واتوب الیه اللهم اغفرلی ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب الا انت) اس وقت آواز قدرت آتی ہے اے میرے ملائکہ! میرا یہ بندہ عقیدہ رکھتا ہے کہ میرے علاوہ کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرنے والا۔ گواہ رہو کہ میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

(وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا) اوران لوگوں نے خدا کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جزو قرار دیا ہے یعنی اولاد قرار دیا کیونکہ اولاد جزو انسان ہوتی ہے قریش والے یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ملائکہ اللہ کی لڑکیاں ہیں۔ اس کے بعد خدا سوال کی صورت میں بیان کرتا ہے۔

(اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾) سچ بتاؤ کہ خدا نے اپنے ساری مخلوقات میں سے اپنے لئے لڑکیوں کا انتخاب کیا ہے اور تمہارے لئے لڑکوں کو پسند کیا ہے اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جائے کہ جو انہوں نے رحمٰن کے لئے بیان کیا ہے تو خود ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے ہیں اور وہ غصے کے گھونٹ پینے لگتے ہیں۔

یعنی جب خود ان لوگوں میں سے کسی کے گھر بچی پیدا ہو جاتی ہے تو یہ پریشان ہو جاتے ہیں اور ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے ہیں، خود ان کی یہ حالت ہے اور خدا کے لئے لڑکیاں قرار دیتے ہیں۔ پاک ہے وہ ذات ان خرافات سے جو یہ لوگ اپنی طرف سے بیان کرتے ہیں۔

(سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾) پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا ورنہ ہم اس کو رام کرنے والے نہیں تھے۔

علی بن اسباط بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سامان تجارت لے کر مکہ گیا وہاں مجھے نقصان اٹھانا پڑا پھر میں مدینہ آیا اور امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا: مولا! میں سامان تجارت لے کر مکہ گیا وہاں مجھے نقصان اٹھانا پڑا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ سامان تجارت لے کر مصر جاؤں۔ آپ مشورہ دیں کہ خشکی کے راستے جاؤں یا سمندری راستے سے مصر جاؤں۔ آپؑ نے فرمایا: مصر سے دور رہو۔ وہاں موت ہی موت ہے وہاں کے لوگوں کی عمر تھوڑی ہوتی ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

مصر کی مٹی سے سر نہ دھوؤ اور وہاں کی پکی ہوئی مٹی کے برتن میں پانی نہ پیو۔ وہاں کے برتنوں میں پانی پینے سے ذلت مسلط ہوتی ہے اور غیرت ختم ہو جاتی ہے۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: تم مسجد نبویؐ میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو پھر ایک سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرو۔ جب کسی بات کا مصمم ارادہ کر لو تو خشکی کا سفر کرو اور جب سواری پر بیٹھنے لگو تو یہ دعا پڑھو۔ (سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾)

اس دعا کو پڑھنے والا اگر اپنی سواری سے گر بھی پڑے تو بھی اسکی ہڈی نہیں ٹوٹے گی اور پورے سفر میں اسے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آئے گا۔

اور اگر کشتی پر سوار ہونا چاہو تو سوار ہوتے وقت یہ دعا کرو۔

(بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا) اور جب سمندر کی موجیں تجھے ماریں تو اپنا دایاں کندھا موجوں کی طرف کرو

اور پھر اپنے ہاتھ سے ان کی اشارہ کرتے ہوئے کہو۔ (اسکن بسکینة الله وقر بقرار الله لاحول ولا قوة الا بالله) علی بن اسباط بیان کرتا ہے کہ میں کشتی پر سوار ہوا اور سمندر کا سفر شروع کر دیا اور جب موج میرے سامنے آئی تو میں امام کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے وہی دعا پڑھی جس کا امام علی رضا علیہ السلام نے حکم دیا تھا تو موج آرام میں آ گئی اور مجھے اس نے کوئی نقصان نہ دیا۔ پس میں نے امام علیہ السلام کے خدمت میں عرض کیا اے مولا: یہ سکینہ کیا ہے؟

یہ جنت کی ہوا ہے اور اس کا ایک چہرہ ہے جو انسانی شکل کا ہے اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے اور یہ ریح انبیاء اور مومنین کے ساتھ ہوتی ہے۔

(اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ) کیا جس کو زیورات میں پالا جاتا ہے یعنی جو سونے کے زیورات میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

(وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾) اور وہ جھگڑے کے وقت بھی صحیح بات نہیں کر سکتے۔

فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو قوت و طاقت عطاء کی (یعنی حکومت) تو فرعون نے آپ کی ایک تصویر دیکھی جو سونے کے گھوڑے پر تھی اور اس کے اوپر سونے کی چادر تھی تو فرعون نے کہا: کیا وہ لوگ جو سونے کے زیورات میں پرورش پاتے ہیں وہ جھگڑے کے وقت صحیح بات کیسے کر سکیں گے؟

فرماتے ہیں اس کی یہ بات واضح نہیں ہے اور وہ لوگوں کے لئے واضح نہیں کیونکہ وہ کہہ رہا تھا اگر موسیٰ نبی ہوتا تو یہ لوگوں کی مثل انسان نہ ہوتا بلکہ لوگوں کے خلاف ہوتا۔

(وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا) اور انہوں نے ملائکہ کہ جو رحمٰن کے بندے ہیں ان کو لڑکیاں قرار دیا ہے۔

یہ قریش کا عقیدہ تھا۔ وہ کہتے تھے ملائکہ (فرشتے) اللہ کی لڑکیاں ہیں اور یہ اس کی اولاد ہیں کیا یہ لوگ ان کی خلقت کے گواہ تھے تو عنقریب ان کی گواہی لکھ دی جائے گی اور پھر ان سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾) یہ صرف اندازے سے باتیں کرتے ہیں۔ یعنی یہ ان کی باتیں بغیر دلیل و حجت کے ہیں اور ان کو اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ بلکہ (بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ) بلکہ ان لوگوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو اسی ایک طریقہ پر پایا ہے۔

یعنی یہ ہمارے باپ دادا کا مذہب ہے جس پر وہ عمل کرتے تھے اور ہم ان کے نقش قدم کی اتباع کرنے والے ہیں۔

اس کے بعد خدا ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ کر رہا ہے۔

(وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ) اور یاد کرو اس وقت کو

جب ابراہیم نے اپنے (پالنے والے) باپ اور قوم سے کہا۔ میں تمہارے ان تمام معبودوں سے بری و بیزار ہوں۔ اور جس نے مجھے خلق کیا ہے اور وہی عنقریب مجھے ہدایت دینے والا ہے۔

فطرنی: سے مراد ہے کہ جس نے مجھے خلق کیا ہے وہ ہی عنقریب مجھے بیان کرنے گا اور حق تک مجھے رسائی دے گا۔ اس کے بعد اللہ آئمہ الھدیٰ کا تذکرہ کر رہا ہے:

(وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۝۲۸) اور انہوں نے اس پیغام کو اپنی نسل میں کلمہ باقیہ قرار دیا کہ شاید وہ لوگ خدا کی طرف پلٹ آئیں۔ یعنی وہ دنیا کی طرف پلٹائے جائیں گے مراد ہے کہ آئمہ الھدیٰ کو دوبارہ دنیا کی طرف واپس پلٹایا جائے گا (یہ رجعت کو بیان کر رہی ہے کہ آئمہ رجعت میں واپس پلٹائے جائیں گے):

(وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۝۳۱) اور یہ کہنے لگے یہ قرآن ان دونوں بستیوں (مکہ و مدینہ) کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا ہے۔ یہ عروہ بن مسعود تھا۔ قریتین سے مراد مکہ اور مدینہ ہے ان کی جزاء وہ ہے جو مکھی کے پر کے اوہوتی پر ہے۔

اور یہ عروہ مغیرہ بن شعبہ کا چچا تھا۔

(اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ۔) تو کیا یہ خدا کی رحمت کو تقسیم کرنے والے ہیں (رحمۃ رب) سے مراد نبوت اور قرآن ہے۔

یعنی جب قریش کے لوگوں نے کہا کہ محمد کو نبی کیوں قرار دیا گیا ہے اور اس پر قرآن کیوں نازل کیا گیا ہے اگر خدا نے کرنا ہی تھا تو عروہ بن مسعود کو نبی قرار دیتا جو مالدار شخص تھا اور اس پر قرآن نازل کر دیتا۔ تو اس وقت خدا نے فرمایا: کیا نبوت اور قرآن دینے والے یہ ہیں تو اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ اللہ فرما رہا ہے:

(نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا۔ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۝۳۲) حالانکہ ان کے درمیان معیشت زندگی کو تقسیم کرنے والے ہم ہیں اور بعض کو بعض سے بڑا بنایا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کے کام آسکیں۔ یعنی ہم نے کسی کو مال و اولاد کے اعتبار سے بڑا اور چھوٹا بنایا ہے اور ان کے رب کی رحمت ان کے مال سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ سب سے بڑی دلیل ہے جو خدا کی توحید پر دلالت کرتی ہے کہ اس نے ان کی حیثیت میں مشکلوں، ارادوں، خواہشات میں ان کے درمیان فرق قرار دیا ہے تاکہ یہ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ کیونکہ کوئی قوم کافر خود بخود استقامت نہیں کر سکتا اور یہ بادشاہ اور خلفاء اپنے لوگوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ اسی وجہ سے یہ دنیا قائم ہے۔ یہ مخلوق میں سے بعض حکم دینے والے اور بعض روکنے والے۔ بعض کفالت کرنے والے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ انسان اپنے لئے کام کرے یا

کھانا پکائے یا حجام بھی خود ہو۔ درزی بھی خود ہو۔ بڑھئی بھی خود ہو۔ تمام مصنوعات کو خود ہی تیار کر لے۔ جس کا وہ محتاج ہے اس طرح یہ عالم ایک لمحہ کے لئے بھی قائم نہیں رہ سکے گا۔ کیونکہ ہر انسان خود ہی علم حاصل کرے تو علم دینے والا کوئی نہ ہو۔ تو یہ دنیا قائم نہیں رہے گی۔ لیکن خدا نے ان کے درمیان اختلاف رکھا ہے جس کی وجہ سے یہ ساری کائنات باقی ہے یہ خود خدا کی توحید پر دلیل ہے۔

(وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً) اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ تمام لوگ ایک ہی قوم ہو جائیں۔ یعنی سب کا ایک ہی مذہب ہو جائے۔

(لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ۝۳۳) تو ہم رحمٰن کا انکار کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں سب چاندی کی بنا دیتے۔ اور ان کے گھروں کے دروازے اور وہ تخت جس پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں اور سونے کے بھی ہو جائیں۔

یعنی ان کے گھروں کو سونے سے مزین کر دیتے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر خدا ایسے ہی قرار دیتا تو کوئی بھی ایمان نہ لاتا۔ لیکن اس نے مومنین میں سے بعض کو غنی اور بعض فقیر ایسے ہی کفار میں بھی بعض امیر اور بعض کو غریب قرار دیا ہے۔ تاکہ پھر ان کا امر و نہی۔ صبر و شکر کے ذریعے امتحان لیا جائے۔

(وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ) یعنی جو خدا کے ذکر کے بارے میں اندھا ہے۔ اس کے ساتھ بھی خدا ایک شیطان قرار دیتا ہے جو اس کا ساتھی اور ہم نشین ہوگا۔

(فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ۝۴۱) پھر ہم یا تو آپ کو دنیا سے اٹھا لیں گے تو ہمیں بہر حال ان سے بدلہ لینا ہے۔

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ خدا نے یہ اپنے نبی سے اس وقت فرمایا جب آپ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر رہے تھے۔

آج اگر ہم آپ کو مکہ سے نکال کر مدینہ لے جا رہے ہیں تو اس میں پشیمان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہم آپ کو دوبارہ مکہ لے کر آئیں گے اور ان لوگوں سے علیؑ کے ذریعے انتقام لیں گے۔

(وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ۝۴۵) اور آپ ان رسولوں سے سوال کریں جنہیں آپ سے پہلے مبعوث کیا گیا ہے کیا ہم نے رحمٰن کے علاوہ کسی کو خدا قرار دیا ہے؟ جن کی یہ عبادت کرتے ہیں؟

ابوحمزہ ثمالی نے ابوالربیع سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام باقر علیہ السلام کے ساتھ اسی سال حج کیا تھا جس میں ہشام بن اعبدالملک اموی خلیفہ نے حج کیا تھا۔ اموی خلیفہ کے ساتھ حضرت عمر کا آزاد غلام نافع بن ارزق بھی حج پر آیا تھا۔ نافع کی امام محمد باقر علیہ السلام پر نگاہ پڑی۔ آپ رکن کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ اور آپؑ کے گرد مسائل پوچھنے والوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ نافع نے خلیفہ سے کہا یہ کون ہیں؟ ہشام نے ازراہ طنز سے کہا: یہ اہل کوفہ کا نبی ہے اس کا نام محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالبؑ ہے۔

نافع نے کہا اگر یہ بات ہے تو میں ان سے ایسے مسائل پوچھوں گا جن کا جواب نبی یا نبی کا وصی یا وصی کا فرزند ہی دے سکتا ہے۔

ہشام نے کہا: تم ان کے پاس ضرور جاؤ ممکن ہے کہ تم انہیں شرمندہ کرسکو۔ نافع امام علیہ السلام کے سامنے پہنچا اور مجمع کو چیر کر کہا: اے محمد بن علی! میں نے توراۃ، زبور، انجیل، اور قرآن کا مطالعہ کیا ہے اور میں چاروں کتابوں کے حلال وحرام سے واقف ہوں۔ میں آپ سے کچھ مسائل پوچھنا چاہتا ہوں۔ جن کا جواب یا تو نبی یا پھر نبی کا وصی یا پھر فرزند وصی ہی دے سکتا ہے۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا اور فرمایا جو چاہو پوچھ لو۔

نافع نے کہا: آپؑ بتائیں کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میں اپنا نظریہ بیان کروں یا تمہارا نظریہ بیان کروں؟ نافع نے کہا: آپ دونوں نظریات بیان کریں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے نظریئے کے مطابق دونوں بزرگوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ جبکہ تمہارے نظریئے کے مطابق چھ سو برس کا فاصلہ ہے۔

نافع نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: (وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝) آپ اپنے سے پہلے سارے رسولوں سے سوال کریں۔ سوال یہ ہے کہ اگر آں حضرتؐ سابقہ انبیاء سے پوچھیں تو کیسے پوچھیں جبکہ قریب ترین نبی میں اور آنحضرتؐ میں آپ کے بقول پانچسو سال کا فاصلہ ہے۔ لہٰذا اگر پوچھنا چاہیں تو ممکن نہیں۔ اور اگر نہ پوچھیں تو قرآن کی آیت پر عمل نہیں ہوا۔

جیسے ہی نافع کا سوال مکمل ہوا امام نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے وقت حرمت والی مسجد سے آخری نقطہ مسجور تک سیر کرائی۔

اللہ نے شب معراج اپنے حبیب کریم کو بہت ساری نشانیاں دکھائی تھیں اور ان میں ایک نشانی یہ بھی تھی کہ جب آپ

بیت المقدس پہنچے تو اللہ نے تمام نبیوں کو جمع کیا پھر حکم الٰہی کے تحت جبرائیل نے اذان واقامت کہی اور اس نے اقامت میں حی علی خیر العمل بھی کہا۔ پھر آنحضرتؐ نے تمام انبیاء کو نماز پڑھائی۔ اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝) آپ ان سے سوال کریں جنہیں ہم نے آپؐ سے پہلے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے گروہ انبیاء سے پوچھا کہ اے گروہ انبیاء ورسل تم کس بات کی گواہی دیتے تھے۔ اور تم کس کی عبادت کرتے تھے۔ انبیاء نے جواب دیا۔ (نحن لا اله الا الله وحده لا شريك له) ہم اللہ کی وحدانیت اور آپؐ کی رسالت کی گواہی دیتے تھے اور ہم سے اسی کا عہد ومیثاق لیا گیا تھا۔

نافع نے یہ جواب سنا اور بے ساختہ کہا اے فرزند رسولؐ بے شک آپؑ نے سچ کہا ہے۔ اے ابوجعفر خدا کی قسم! آپؑ حضرات ہی رسول اللہ کے جانشین ہیں۔ انجیل میں آپؑ کے نام لکھے ہوئے ہیں اور زبور اور قرآن میں لکھا ہے آپ حضرات اس امر کے دوسروں سے زیادہ حقدار ہیں۔

آیت ۴۶ تا ۸۹

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝ وَمَا
نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۖ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ۝ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا
لَمُهْتَدُوْنَ ۝ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ وَنَادٰى
فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا
يَكَادُ يُبِيْنُ ۝ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
مُقْتَرِنِيْنَ ۝ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا
وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ
يَصِدُّوْنَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ
هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿٦٠﴾
وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ
مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا
جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ
الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ
بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْاَخِلَّاۗءُ
يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ
الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ
مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ

وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ
عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَمَا
ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا
رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ
لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا
نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾ قُلْ اِنْ كَانَ
لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا
يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ
وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَلَا يَمْلِكُ
الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ
يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾
وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ
سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾)

ترجمہ

اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے روساء قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں (۴۶) لیکن جب ہماری نشانیوں کو پیش کیا تو وہ سب مضحکہ اڑانے لگے (۴۷) اور ہم انہیں جو بھی نشانی دکھلاتے تھے وہ پہلے والی نشانی سے بڑھ کر ہی ہوتی تھی اور پھر انہیں عذاب کی گرفت میں لے لیا کہ شاید اسی طرح راستہ پر واپس آجائیں (۴۸) اور ان لوگوں نے کہا کہ اے جادوگر (موسیٰؑ) اپنے رب سے ہمارے بارے میں اس بات کی دعا کر جس بات کا تجھ سے وعدہ کیا گیا ہے تو ہم یقیناً راستہ پر آجائیں گے (۴۹) لیکن جب ہم نے عذاب کو دور کر دیا تو انہوں نے عہد کو توڑ دیا (۵۰) اور فرعون نے اپنی قوم سے پکار کر کہا اے قوم کیا یہ ملک مصر میرا نہیں ہے اور کیا یہ نہریں جو میرے قدموں کے نیچے جاری ہیں یہ سب میری نہیں ہیں پھر تمہیں کیوں نظر نہیں آرہا ہے (۵۱) کیا میں اس شخص سے بہتر نہیں ہوں جو پست حیثیت کا آدمی ہے اور صاف بول بھی نہیں پاتا ہے (۵۲) پھر کیوں اس کے اوپر سونے کے کنگن نہیں نازل کئے گئے اور کیوں اس کے ساتھ ملائکہ جمع ہو کر نہیں آئے (۵۳) پس فرعون نے اپنی قوم کو سبک سر بنا دیا اور انہوں نے اس کی اطاعت کر لی کہ وہ سب پہلے ہی سے فاسق اور بدکار تھے (۵۴) پھر جب ان لوگوں نے ہمیں غضب ناک کر دیا تو ہم نے ان سے بدلہ لے لیا اور پھر ان ہی سب کو اکٹھا غرق کر دیا (۵۵) پھر ہم نے انہیں گیا گزرا اور بعد والوں کے لئے ایک نمونہ عبرت بنا دیا (۵۶) اور جب ابن مریم کو مثال میں پیش کیا گیا تو آپ کی قوم شور مچانے لگی (۵۷) اور کہنے لگے کہ ہمارے خدا بہتر ہیں یا وہ اور لوگوں نے ان کی مثال صرف ضد میں پیش کی تھی اور یہ سب صرف جھگڑا کرنے والے تھے (۵۸) ورنہ عیسیٰ ایک بندے تھے جن پر ہم نے نعمتیں نازل کیں اور انہیں بنی اسرائیل کے لئے اپنی قدرت کا ایک نمونہ بنا دیا (۵۹) اور اگر ہم چاہتے تو تمہارے بدلے ملائکہ کو زمین میں بسنے والا قرار دے دیتے (۶۰) اور بیشک یہ قیامت کی واضح دلیل ہے لہٰذا اس

میں شک نہ کرو اور میرا اتباع کرو کہ یہی سیدھا راستہ ہے (۶۱) اور خبردار شیطان تمہیں راہِ حق سے روک نہ دے کہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے (۶۲) اور جب عیسیٰ ان کے پاس معجزات لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور اس لئے کہ بعض ان مسائل کی وضاحت کر دوں جن میں تمہارے درمیان اختلاف ہے لہٰذا خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (۶۳) اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی عبادت کرو کہ یہی صراطِ مستقیم ہے (۶۴) تو اقوام نے آپس میں اختلاف شروع کر دیا افسوس ان کے حال پر ہے کہ جنہوں نے ظلم کیا کہ ان کے لئے دردناک دن کا عذاب ہے (۶۵) کیا یہ لوگ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اچانک قیامت آجائے اور انہیں اس کا شعور بھی نہ ہو سکے (۶۶) آج کے دن صاحبانِ تقویٰ کے علاوہ تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے (۶۷) میرے بندو آج تمہارے لئے نہ خوف ہے اور نہ تم پر حزن و ملال طاری ہوگا (۶۸) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہماری نشانیوں پر ایمان قبول کیا ہے اور ہمارے اطاعت گزار ہو گئے ہیں (۶۹) اب تم سب اپنی بیویوں سمیت اعزاز و احترام کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ (۷۰) ان کے گرد سونے کی رکابیوں اور پیالیوں کا دور چلے گا اور وہاں ان کے لئے وہ تمام چیزیں ہوں گی جن کی دل میں خواہش ہو اور جو آنکھوں کو بھلی لگیں اور تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو (۷۱) اور یہی وہ جنّت ہے جس کا تمہیں ان اعمال کی بنا پر وارث بنایا گیا ہے جو تم انجام دیا کرتے تھے (۷۲) اس میں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں جن میں سے تم کھاؤ گے (۷۳) بیشک مجرمین عذابِ جہنّم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں (۷۴) ان سے عذاب منقطع نہیں ہوگا اور وہ مایوسی کے عالم میں وہاں رہیں گے (۷۵) اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا ہے یہ تو خود ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے (۷۶) اور وہ آواز دیں گے کہ اے مالک اگر تمہارا پروردگار ہمیں موت دے دے تو بہت اچھا ہو تو جواب ملے گا کہ تم اب یہیں رہنے والے ہو (۷۷) یقیناً ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے لیکن تمہاری اکثریت حق کو ناپسند کرنے والی ہے (۷۸) کیا انہوں نے کسی بات کا محکم ارادہ کر لیا ہے تو ہم بھی یہ کام جانتے ہیں (۷۹) یا ان کا خیال

یہ ہے کہ ہم ان کے راز اور خفیہ باتوں کو نہیں سن سکتے ہیں تو ہم کیا ہمارے نمائندے سب کچھ لکھ رہے ہیں (۸۰) آپ کہہ دیجئے کہ اگر رحمٰن کا کوئی فرزند ہوتا تو میں سب سے پہلا عبادت گزار ہوں (۸۱) وہ آسمان وزمین اور عرش کا مالک ان کی باتوں سے پاک اور منزہ ہے (۸۲) انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے باتیں بناتے رہیں اور کھیل تماشے میں لگے رہیں یہاں تک کہ اس دن کا سامنا کریں جس کا وعدہ دیا جارہا ہے (۸۳) اور وہی وہ ہے جو آسمان میں بھی خدا ہے اور زمین میں بھی خدا ہے اور وہ صاحب حکمت بھی ہے اور ہر شے سے باخبر بھی ہے (۸۴) اور بابرکت ہے وہ جس کے لئے آسمان وزمین اور اس کے مابین کا ملک ہے اور اسی کے پاس قیامت کا بھی علم ہے اور اسی کی طرف تم سب واپس کئے جاؤ گے (۸۵) اور اس کے علاوہ جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ سفارش کا بھی اختیار نہیں رکھتے ہیں۔۔۔مگر وہ جو سمجھ بوجھ کر حق کی گواہی دینے والے ہیں (۸۶) اور اگر آپ ان سے سوال کریں گے کہ خود ان کا خالق کون ہے تو کہیں گے کہ اللہ۔۔۔تو پھر یہ کدھر بہکے جارہے ہیں (۸۷) اور اسی کو اس قول کا بھی علم ہے کہ خدایا یہ وہ قوم ہے جو ایمان لانے والی نہیں ہے (۸۸) لہٰذا ان سے منہ موڑ لیجئے اور سلامتی کا پیغام دے دیجئے پھر عنقریب انہیں سب کچھ معلوم ہوجائے گا (۸۹)

تفسیر

اس کے بعد یہاں خدا فرعون اور اس کے ساتھیوں کے قول کی حکایت کررہا ہے۔ جو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔

(وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ) ان لوگوں نے کہا اے جادوگر! یعنی وہ جو جادو کو جاننے والا ہے اور اس کا بہت بڑا علم ہے۔

(ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ) اپنے رب کو ہمارے لئے پکار کہ جس بات کا اس نے تجھ سے وعدہ کیا وہ لے آئے یقیناً ہم ہدایت کو قبول کرلیں گے۔ اس کے بعد فرعون نے کہا:

(اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ) کیا میں اس پست شخص سے بہتر نہیں ہوں۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام

سے میں بہتر نہیں ہوں؟

اور دلیل دی: (وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ) جو صاف صاف بول نہیں سکتا۔ یعنی اس کی بات واضح اور روشن نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے حضرت موسیٰ کی زبان میں لکنت تھی جس کی وجہ سے آپ پر یہ اعتراض کیا گیا۔ اس کے بعد پھر خدا نے حکایت کرتے ہوئے فرمایا:

(فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ) پس اس پر خدا کی طرف سے سونے کے کنگن کیوں نہیں نازل ہوئے؟

(اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ) یا فرشتوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ ملا ہوا کیوں نہیں ہے۔ تو موسیٰ کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام کو بلکا لیا۔

(فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ) اور انہوں نے موسیٰ کی اطاعت نہ کی یقیناً یہ سارے فاسق قوم تھی اور پھر جب ان لوگوں نے ہمیں غضبناک کردیا تو پھر ہم نے ان سے انتقام لیا یعنی خدا کا غضب ناک ہونا لوگوں کے غضبناک ہونے کی مثل نہیں ہوتا۔ اس کا غضب اس کا عذاب ہے جو قوم پر نازل ہوتا رہا۔

(وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ) تو جب ابن مریم کی مثال پیش کی جاتی ہے تو آپ کی قوم اس پر شور مچانے لگ جاتی ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے وکیع سے اس نے الاعمش سے اور اس نے مسلمہ بن کہیل سے اور اس نے ابی صادق سے اور اس نے ابی لاغر سے اور اس نے سلمان فارسیؓ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول خداؐ کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اے میرے صحابہ ابھی تمہارے پاس وہ شخص آئے گا جس کی مثل عیسیٰ بن مریم کی ہے۔ تو یہ سننے کے بعد کچھ لوگ محفل سے اٹھ کر چلے گئے تاکہ وہ دوبارہ واپس آئیں اور وہ اس کا مصداق قرار پائیں ان کے آنے سے قبل ہی امیر المومنین علی علیہ السلام محفل میں داخل ہوئے تو اصحاب نے ایک دوسرے سے کہنا شروع کردیا پہلے محمد علی کو ہم سے افضل قرار دے رہا تھا اب اس نے علی کو عیسیٰ علیہ السلام کی مثل قرار دے دیا ہے۔ خدا کی قسم اس سے بہتر ہمارے معبود تھے (بت) جن کی ہم پہلے جاہلیت میں عبادت کرتے تھے تو خدا نے اسی محفل میں یہ آیت نازل کردی۔

(وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ) اور جونہی ان کے سامنے ابن مریم کی مثال پیش کی جاتی ہے تو آپ کی قوم اس پر شور مچانے لگ جاتی ہے اور انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا یہ جس کی مثال پیش کی گئی ہے۔ یہ مثال آپ کے سامنے محض کج بحثی کے لئے لائے ہیں یہ لوگ اصل میں جھگڑالو ہیں۔ یہ تو ہمارا بندہ ہے جس پر ہم نے اپنا انعام نازل کیا ہے اور اس کی

مثال بنی اسرائیل کے لئے پیش کی ہے اور اسے اپنی قدرت کا نمونہ قرار دیا ہے۔ اس کے بعد خدا امیر المومنین علی علیہ السلام کی عظیم شان جو اس کے نزدیک ہے اسے بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

(هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝) یعنی یہ علی ہی صراط مستقیم ہے۔

پس تم اس سے تمسک رکھو جس کی آپ پر وحی کی گئی ہے یقیناً آپ صراط مستقیم پر ہیں۔ ابو حمزہ ثمالی نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں آیات یوں نازل ہوئیں ہیں

(حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا) یہاں تک یہ دونوں ہمارے بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ یعنی فلاں وفلاں تو اس وقت ایک اپنے دوسرے ساتھی سے کہے گا ہائے کاش تیرے اور میرے درمیان مشرق ومغرب کے برابر فاصلہ ہوجاتا اور ہم دونوں دوست نہ ہوتے اور ہم کتنے برے دوست ہیں۔۔

تو اس وقت اللہ اپنے نبی سے فرمائے گا کہ اب ان دونوں اور ان کی اطاعت اور اتباع کرنے والوں سے کہہ دیں

(وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ) آج یہ نفرت تم لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں دے گی کیونکہ تم نے دنیا میں آل محمدؐ پر ظلم کیا ہوا ہے۔ اب تم سب اس کی وجہ سے گناہ میں برابر کے شریک ہو۔ اس کے بعد خدا پھر اپنے نبی سے فرمائے گا:

(اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝) پس کیا آپ بہروں کو حق کی آواز سنا پائیں گے؟ اور کیا آپ اندھوں کو اور واضح گمراہی میں پڑے ہوئے لوگوں کو راہ حق دکھا پائیں گے؟ ہم نے ان سے انتقام لینا ہی ہے خواہ ہم آپ کو ان کے انتقام سے قبل ہی اٹھالیں۔

یعنی ہم ان سے انتقام لیں گے خواہ آپ کے جانے کے بعد لیں۔ اس کے بعد خدا نے پھر اپنے نبی کی طرف وحی فرمائی ہے:

(فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِىْٓ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝) پس جس کی آپ پر وحی کی گئی ہے اس سے تمسک رکھو یقیناً آپ صراط مستقیم پر ہیں۔

یعنی آپ ولایت علی علیہ السلام پر ہیں اور علی ہی صراط مستقیم ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن زکریا نے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے علی بن حسان نے بیان کیا اور انہوں عبدالرحمن بن کثیر سے اور انہوں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ خدا کے اس فرمان۔ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝ یہ آپ کے لئے ہے اور آپ کی قوم کے لئے نصیحت ہے اور عنقریب اسی کے لئے تم سے سوال کیا جائے گا۔

اس سے مراد کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ذکر سے مراد قرآن ہے اور ہم آل محمد اس قرآن کی قوم ہیں ہمارے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ

اور تم کو شیطان روک نہ دے

فرمایا: شیطان سے مراد فلاں ہے یعنی آپ کو شیطان امیر المومنین سے دور نہ کردے۔ کیونکہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝

آج کے دن سوائے متقین کے باقی تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تمام دوست جو دنیا میں اللہ کے لئے دوست نہیں ہوئے وہ قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور تمام دوستیاں ندامت میں بدل جائیں گی البتہ جو دوست آپس میں تقویٰ کی بنیاد پر دوست ہونگے وہ قیامت کے دن بھی قائم وثابت رہیں گے۔ احمد بن ادریس نے احمد بن محمد سے اور اس نے حسین بن سعید سے اور اس نے حماد بن عیسیٰ سے اور اس نے شعیب بن یعقوب سے اور اس نے حارث سے اور ابن علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ علیہ السلام نے مومن اور کافر دوستوں کے بارے میں بیان فرمایا ''اگر دو مومن آپس میں دوست ہوں ان میں سے ایک دولت مند اور دوسرا غریب ہو اور ایسے ہی دو کافر آپس میں دوست ہوں ان میں سے ایک دولت مند اور دوسرا غریب ہو۔ اگر مومنوں کی آپس میں دوستی اللہ کی محبت اور اطاعت کی بنیاد پر قائم ہو تو اگر ان میں سے ایک مرجائے تو خدا اسے جنت میں اس کی منزل دکھاتا ہے اور جب وہ اپنا جنت میں مقام وٹھکانہ دیکھتا ہے تو اپنے دوست کے لئے خدا سے شفاعت کرتا ہے اور عرض کرتا ہے ''اے خدایا میرا فلاں دوست مجھے تیری اطاعت کا حکم دیتا تھا اور تیری اطاعت میں میری مدد کرتا تھا اور مجھے تیری نافرمانی سے روکتا تھا اور تیری نافرمانی سے رکنے میں میری مدد کرتا تھا۔ اے خدایا تو اسے ھدایت پر ثابت قدم رکھتا جیسا کہ تو نے مجھے ثابت قدم رکھا۔ اور اسے بھی جنت میں وہ مقام دکھا جیسا کہ تو نے مجھے میرا مقام جنت میں دکھایا ہے''۔ خدا اس کی دعا کو قبول کرتا ہے یہاں تک کہ وہ دونوں دوبارہ خدا کی بارگاہ میں ملاقات کرتے ہیں اس وقت وہ دونوں ایک دوسرے کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ایک دوسرے سے کہے گا کہ تو کتنا اچھا میرا دوست تھا کہ جس نے مجھے خدا کی اطاعت کا حکم دیا اور مجھے اس کی نافرمانی سے روکا۔

ایسے ہی کافر دوست جن کی آپس میں دوستی خدا کی نافرمانی کی وجہ سے ہوتی ہے وہ ایک دوسرے کی خدا کی نافرمانی میں مدد کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو نافرمانی کا حکم دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک پہلے مرجائے تو خدا اس کو دوزخ میں اس کا

مقام دکھاتا ہے تو وہ بارگاہ خدا میں عرض کرتا ہے ''اے خدا میرا فلاں میرا دوست تھا جو مجھے تیری نافرمانی پر ترغیب دیتا تھا اور تیری اطاعت سے مجھے روکتا تھا۔ اے خدا اسے بھی ایسے ہی اپنی نافرمانی پر ثابت قدم رکھا اور اسے بھی ایسے ہی دوزخ میں اس کا مقام ٹھکانہ دکھانا جیسے تو نے مجھے دکھایا۔ پس جب وہ قیامت کے دن آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے تو ایک دوسرے سے کہیں گے کہ خدا تیرا برا کرے کہ تو کتنا برا دوست تھا تو مجھے برائی کا حکم دیتا تھا اور خدا کی اطاعت سے روکتا تھا۔ پھر آپ علیہ السلام نے آیت کی تلاوت کی۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝

''جب قیامت کا دن ہوگا تو متقین کے علاوہ باقی تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔''

امیر المومنین فرماتے ہیں۔ جب مومن جو امیر ہوگا اس کو قیامت والے دن حساب کے لئے پکارا جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے تو وہ عرض کرے گا ''لبیک اے میرے خدا'' تو خدا فرمائے گا اے میرے بندے کیا میں نے تجھے کان اور آنکھیں عطا نہیں کی تھیں؟ کیا میں نے آپ کو بہت زیادہ مال عطا نہیں کیا تھا تو بندہ عرض کرے گا۔ کیوں نہیں اے خدایا۔ تو آواز آئے گی اے میرے بندے تو نے میری ملاقات کے لئے اپنے آپ کو کیسے تیار کیا ہے؟

تو وہ عرض کرے گا خدایا میں تیرے پر ایمان لایا تیرے رسول کی تصدیق کی اور تیری راہ میں جہاد کیا تو خدا فرمائے گا جو مال میں نے تجھے عطا کیا تھا اس کے بدلے میں تو نے کیا کیا تھا؟ تو وہ بندہ عرض کرے گا اے خدایا وہ مال میں نے تیری اطاعت میں خرچ کیا تھا پھر خدا فرمائے گا تو اپنے پیچھے اپنا وارث کس کو بنا کر آیا ہے؟ تو وہ بندہ عرض کرے گا۔ خدایا تو نے مجھے اور ان کو خلق کیا اور مجھے رزق دیا اور تو نے ان کو بھی رزق دیا اور تو قادر ہے کہ تو ان کو رزق دے جیسا کہ تو نے مجھے رزق دیا ہے۔ پس میں نے اپنے وارثوں پر تجھے وکیل قرار دیا ہے تو خدا فرمائے گا اے میرے بندے تو نے سچ کہا ہے جاؤ پس اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ میری بارگاہ میں تیرے لئے کیا ہے تو بہت خوش ہو جائے۔

پھر خدا دوسرے غریب مومن کو پکارے گا پس اس سے کہے گا اے میرے بندے تو وہ غریب مومن عرض کرے گا ''لبیک یا خدایا''۔ خدا فرمائے گا اے میرے بندے تو نے دنیا میں کیا کیا ہے؟ وہ بندہ بولے گا اے خدایا تو نے مجھے اپنے دین کی ھدایت دی۔ اور مجھ پر اپنی ہر نعمت کو نازل کیا اور مجھے تو نے اس سے روکے رکھا اگر تو مجھے آزاد چھوڑ دیتا تو مجھے خوف تھا کہ اس کام سے دور ہو جاتا جس کے لئے تو نے مجھے خلق کیا تھا (یعنی تیری عبادت سے)۔ تو خدا فرمائے گا اے میرے بندے تو نے سچ کہا ہے اگر تجھے پتہ چل جائے کہ تیرے لئے میرے پاس کیا ہے تو بہت زیادہ خوش ہو جائے۔ اس کے بعد خدا دولت مند کافر کو اپنی بارگاہ میں حساب کے لئے پیش کرے گا اور اس سے فرمائے گا تو نے میری ملاقات کے لئے اپنے آپ کو کیسے تیار کیا

ہے؟ وہ خاموش رہے گا۔ پھر خدا فرمائے گا جو مال میں نے تجھے عطاء کیا اس کے ساتھ تو نے کیا کیا ہے؟ اور وہ عرض کرے گا میں اسے پیچھے چھوڑ آیا ہوں۔ پھر خدا اس سے سوال کرے گا اے میرے بندے تجھے کس نے خلق کیا تھا؟ تو وہ جواب دے گا اے خدایا تو نے مجھے خلق کیا تھا۔ پھر خدا فرمائے گا تیرے وارثوں کو کس نے خلق کیا تھا؟ تو بندہ پھر عرض کرے گا اے خدایا تو نے۔ پھر خدا فرمائے گا اے میرے بندے جیسے میں نے تجھے رزق دیا تھا کیا میں تیرے پیچھے والے وارثوں کو رزق دینے پر قادر نہیں تھا؟ تو اگر وہ بندہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا تو ھلاک ہو جائے گا اور وہ کہے کہ میں بھول گیا ہوں تو بھی ھلاک ہو گیا۔ تو خدا اسے فرمائے گا اب میرے پاس تیرے لئے کتنا عذاب ہے اگر تجھے پتا چل جائے تو تو بہت زیادہ روئے گا۔ اس کے بعد خدا غریب کافر کو اپنی بارگاہ میں حاضر کرے گا۔ اور اس سے کہے گا اے فرزند آدم جو میں نے تجھے حکم دیا تھا تو نے اس کے بارے میں کیا کیا تھا؟ تو وہ بندہ کافر جواب دے گا اے خدایا تو نے مجھے دنیا میں بلاؤں میں مبتلا رکھا جس کی وجہ سے میں تیرا ذکر بھول گیا اور تو نے جس کے لئے مجھے خلق کیا تھا اس سے تو نے مجھے دور رکھا۔ تو خدا اس سے فرمائے گا۔ کیا تو نے دنیا میں مجھے پکارا تھا کہ میں تجھے رزق دیتا؟ کیا تو نے مجھ سے سوال کیا تھا تا کہ میں تجھے عطا کرتا؟ پس اگر وہ جواب میں کہے گا کہ میں بھول گیا تھا تو ھلاک ہو جائے گا۔ اور اگر اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ تو کون ہے؟ تو بھی ھلاک ہو جائے گا۔ پھر خدا اس سے فرمائے گا اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ تیرے لئے کتنا زیادہ عذاب ہے تو تو بہت روئے گا۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا۔ اور وہ لوگ جنھوں نے ہماری آیات پر ایمان رکھا۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں میں ان آیات سے مراد آئمہ ھدیٰ علیہم السلام ہیں

وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝

اور وہ ہمارے اطاعت گزار ہو گئے ہیں اب تم سب اپنی بیویوں سمیت اعزاز و احترام کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

تُحْبَرُوْنَ سے مراد عزت و احترام و مکرم بن کر۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ

اور ان کے گرد سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دور چلے گا۔

یعنی سونے کے برتن مراد ہیں۔

وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ اور وہاں ان کے لئے وہ چیزیں ہونگی جن کے بارے میں ان کا دل چاہے گا اور ان کی آنکھوں کو بھلی لگیں اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی وہ جنت ہے جس کے تم اپنے اعمال کی وجہ سے حقدار

ہوئے ہو اس میں کھانے کے لئے پھل بہت زیادہ ہونگے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت محکم ہے۔ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے الحسن بن محبوب سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابن بسیار سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام۔ ایک مومن جنت کے دسترخوان پر ایام دنیا کی مقدار میں بیٹھے گا اور ایک بار کے کھانے میں وہ اتنا کھائے گا جتنا اس نے پوری زندگی میں کھایا ہوگا۔

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝

بے شک مجرم لوگ جھنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب منقطع نہیں کیا جائے گا اور وہ مایوس ہو کر رہیں گے۔

یعنی مجرم لوگ جہنم میں خیر و رحمت خدا سے مایوس ہو جائیں گے۔ اسی لئے امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے جہاں تک اہل دوزخ کا تعلق ہے تو خدا نے ان کو ہمیشہ کے لئے دوزخ کے سپرد کر دیا ہے اور ان کے پاؤں جکڑ کر انھیں جہنم میں ڈالا جا چکا ہے۔ اور ان کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور ان کے جسموں کو تارکول کے کپڑے کے طور پر چڑھا دیا گیا ہے وہ ایسی آگ میں قید ہیں کہ جس کی گرمی بہت زیادہ ہے ان کو ایک ایسی کوٹھڑی میں رکھا گیا ہے کہ جس کا اوپر والا حصہ بند ہے اور وہ کبھی نہیں کھولا جائے گا۔ اس میں کبھی ٹھنڈی ہوا نہیں گذرے گی اور ان کی زندگی کبھی ختم نہیں ہوگی (یعنی ان کو موت نہیں آئے گی) اور ان کو نت نئے طریقوں سے عذاب دیا جائے گا۔ نہ دوزخ کی آگ ختم ہوگی اور نہ ہی دوزخ کی زندگیاں ختم ہونگی۔ اس کے بعد خدا اہل دوزخ کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ دوزخ میں اہل دوزخ آواز دیں گے۔

يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۔ اے مالک جھنم آپ کا مالک ہمیں موت ہی دے دے تو اچھا ہوگا۔

یعنی عذاب سے تنگ ہو کر لوگ دوزخ میں خدا سے موت طلب کریں گے۔ تو مالک جہنم جواب دے گا۔

اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ اب تم یہاں ہی رہنے والے ہو) یعنی اب موت نہیں ملے گی بلکہ اسی عذاب میں ہی رہو گے۔

اس کے بعد خدا فرمائے گا لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ یقیناً ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے۔

یعنی ہمارا رسول آپ کے پاس امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت لے کر آئے تھے لیکن تمھاری اکثریت حق کو پسند نہیں کرتی تھی۔۔

حق سے مراد امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت ہے اور اس پر دلیل خدا کا یہ قول ہے جس میں خدا نے فرمایا:

قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۔ (آپ کہہ دیں کہ حق (ولایت علیؑ) تیرے رب کی طرف سے ہے۔

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ

پس جو چاہے ایمان لے کر آئے اور جو چاہے اس کا انکار کرے یقیناً ہم نے ظالموں کے لئے آگ کو تیار کر رکھا ہے۔ (کہف ۲۹)

ظالموں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہے۔ اس کے بعد خدا ان کی خبر کے اثار کو ذکر کر رہا ہے۔ اور اس کو ذکر کر رہا ہے۔ جو انہوں نے کعبہ کے اندر بیٹھ کر معاہدہ کیا تھا کہ ہم رسول کے بعد اس خلافت کو اہل بیت کی طرف نہیں جانے دیں گے۔ تو خدا فرماتا ہے:

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ کیا انہوں نے کسی بات کا مصمم ارادہ کر لیا ہے تو ہم بھی یہ کام جانتے ہیں یا ان کا خیال ہے کہ ہم ان کے راز اور خفیہ باتوں کو نہیں سن سکتے تو ہم کیا ہمارے نمائندے سب کچھ لکھ رہے ہیں۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝ آپ کہہ دیں کہ اگر رحمٰن (خدا) کے لئے کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلا عبادت کرنے والا ہوں)۔ یعنی خدا اپنے رسول سے فرما رہا ہے کہ اگر میرے خدا کا کوئی فرزند ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کا قائل ہوتا کیونکہ سب سے قبل میں ہی خدا کی عبادت کرنے والا تھا اور میں سب سے پہلے اس کی مخلوق ہوں تو مجھے اس کا ضرور پتہ ہوتا لہذا میں اس کا قائل سب سے پہلے ہوتا۔

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۔ وہ ہی ہے جو آسمانوں میں بھی خدا ہے اور زمین میں بھی خدا ہے۔

یعنی وہ زمین اور آسمانوں میں اکیلا خدا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن جعفر نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ محمد بن حسین نے اور اس نے حسن بن محبوب سے اور اس نے علی بن رباب سے اور اس نے ابو اسامہ سے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول کے بارے میں سوال کیا کہ جس میں خدا فرماتا ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۔

خدا کی قسم میں نے غور و فکر کیا اس نے زمین کو لازم قرار دیا ہے

تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم وہ اللہ میرا رب ہے جو زمین و آسمان میں معبود ہے۔ دونوں میں وہ ایک ہی ہے۔

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ ۔ جن کو وہ پکارے گا وہ شفاعت کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔

یعنی یہ کفار جن کی دنیا میں عبادت کرتے رہے ہیں وہ اس قابل نہیں کہ اپنی عبادت کرنے والوں کی سفارش کا اختیار رکھتے ہوں۔ اس کے بعد خدا کے رسول فرمایا:

یٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ۝ ۔ اے خدا یہ وہ قوم ہے جو ایمان لانے والی نہیں ہے۔

تو خدا نے فرمایا فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ۝ ۔ پس آپ ان سے منہ موڑ لیں اور سلامتی کا پیغام دے دیں پھر عنقریب انھیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

سورہ مبارکہ الدخان یہ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 59 ہے اور اس کے رکوع کی تعداد (3) تین ہے۔ اس کی موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 44 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 64 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول خدا سے نقل ہے۔ جو شخص اپنے فرائض و نوافل میں اس سورہ دخان کی تلاوت کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں میں محشور کرے گا جنھیں امن نصیب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سائے تلے جگہ عطا کرے گا اور اس کے حساب میں آسانی کرے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں عطا کرے گا۔ مجمع البیان میں رسول خدا سے نقل ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جو شخص شب جمعہ اس سورہ دخان کی تلاوت کرے گا تو اللہ اسے معاف کر دے گا۔ ابو امامہ نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص شب جمعہ اور جمعہ کے دن اس کی تلاوت کرے گا تو اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ۝۱ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ۝۲ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا
مُنْذِرِیْنَ۝۳ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ۝۴ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا
مُرْسِلِیْنَ۝۵ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۝۶ رَبِّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ۝۷ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ۝۸ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ

يَّلْعَبُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى
النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا
مُؤْمِنُوْنَ ۝ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ ثُمَّ
تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا
اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝
وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝ اَنْ
اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ
اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝
وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ
مُّجْرِمُوْنَ ۝ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ
رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝
وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ ؕ
وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا
كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حٰمٓ (۱) روشن کتاب کی قسم (۲) ہم نے اس قرآن کو ایک مبارک رات میں نازل کیا ہے ہم بیشک
عذاب سے ڈرانے والے تھے (۳) اس رات میں تمام حکمت و مصلحت کے امور کا فیصلہ کیا جاتا ہے
(۴) یہ ہماری طرف کا حکم ہوتا ہے اور ہم ہی رسولوں کے بھیجنے والے ہیں (۵) یہ آپ کے پروردگار
کی رحمت ہے اور یقیناً وہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے (۶) وہ آسمان و زمین اور اس کے مابین کا
پروردگار ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو (۷) اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ وہی حیات عطا
کرنے والا ہے اور وہی موت دینے والا ہے۔ وہی تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے گزشتہ
بزرگوں کا بھی پروردگار ہے (۸) لیکن یہ لوگ شک کے عالم میں کھیل تماشہ کر رہے ہیں (۹) لہٰذا
آپ اس دن کا انتظار کیجئے جب آسمان واضح قسم کا دھواں لے کر آجائے گا (۱۰) جو تمام لوگوں کو
ڈھانک لے گا کہ یہی دردناک عذاب ہے (۱۱) تب سب کہیں گے کہ پروردگار اس عذاب کو ہم
سے دور کر دے ہم ایمان لے آنے والے ہیں (۱۲) بھلا ان کی قسمت میں نصیحت کہاں جب کہ ان
کے پاس واضح پیغام والا رسول بھی آچکا ہے (۱۳) اور انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ یہ سکھایا
پڑھایا ہوا دیوانہ ہے (۱۴) خیر ہم تھوڑی دیر کے لئے عذاب کو ہٹا لیتے ہیں لیکن تم پھر وہی کرنے
والے ہو جو کر رہے ہو (۱۵) ایک دن آئے گا جب ہم سخت قسم کی گرفت کریں گے کہ ہم یقیناً بدلہ لینے
والے بھی ہیں (۱۶) اور ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا جب ان کے پاس ایک محترم پیغمبر
آیا (۱۷) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو میں تمہارے لئے ایک امانت دار پیغمبر ہوں
(۱۸) اور خدا کے سامنے اونچے نہ بنو میں تمہارے پاس بہت واضح دلیل لے کر آیا ہوں (۱۹) اور
میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کر دو (۲۰) اور اگر تم ایمان نہیں لاتے
ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ (۲۱) پھر انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ قوم بڑی مجرم قوم ہے (۲۲)
تو ہم نے کہا کہ ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات چلے جاؤ کہ تمہارا پیچھا کیا جانے والا ہے (۲۳)
اور دریا کو اپنے حال پر ساکن چھوڑ کر نکل جاؤ کہ یہ لشکر غرق کیا جانے والا ہے (۲۴) یہ لوگ کتنے ہی
باغات اور چشمے چھوڑ گئے (۲۵) اور کتنی ہی کھیتیاں اور عمدہ مکانات چھوڑ گئے (۲۶) اور وہ نعمتیں جن

میں مزے اُڑا رہے تھے (۲۷) یہی انجام ہوتا ہے اور ہم نے سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا

(۲۸) پھر تو ان پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ انہیں مہلت ہی دی گئی (۲۹)

تفسیر

حٰمٓ ۝۱ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝۳

حم۔ روشن کتاب کی قسم۔ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا ہے ہم بے شک عذاب سے ڈرانے والے تھے۔

کتاب مبین سے مراد قرآن پاک ہے اور ہم نے اس قرآن پاک کو مبارک رات میں یعنی لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے علامہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں بیت المعمور پر نازل کیا اور ایک ہی دفعہ نازل کیا اور پھر وہاں سے رسول خدا پر تیئس (23) سال کی طویل مدت میں نازل کیا۔

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝۴ یعنی اس لیلۃ القدر میں تمام حکمت و مصلحت کے امور کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

اللہ اس لیلۃ القدر میں تمام امور خواہ وہ حق ہو یا باطل سب کو مقدر کرتا ہے اور جو کچھ اس سال میں ہونے والا ہوتا ہے سب کو اس رات مقدر کرتا ہے اور اس کو اختیار حاصل ہے کہ وہ جس کو چاہے مقدم کرے اور جس کا چاہے موخر کر دے خواہ وہ اموات، مخلوق کا رزق، بلایا، اعراض اور بیماریاں جو اس سال میں ہونے والی ہیں سب کو وہ لیلۃ القدر میں مقدر کرتا ہے۔ جس میں کمی کرنا چاہے یا زیادتی کرنا چاہے اس کو مقدر کرتا ہے پھر اس کو رسول کی طرف القاء کرتا ہے اور رسول خدا اس کو امیر المومنین علی علیہ السلام کی طرف اور آپ اس کو اپنے بعد والے آئمہ کی طرف یہاں تک کہ وہ معاملہ وقت کے امام کے پاس آتا ہے اور اس میں شرط یہ ہے کہ اس کو ان تمام امور میں بداُومشیت اور تقدم تاخیر حاصل ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر ہم سے پوشیدہ نہیں رہتی کیونکہ اس رات ملائکہ ہمارا طواف کرتے ہیں۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝۵ لیکن یہ لوگ شک کے عالم میں کھیل تماشہ کر رہے ہیں۔

یعنی جو کچھ ہم نے لیلۃ القدر کے بارے میں ذکر کیا ہے اس کے بارے میں شک و تردید میں مبتلا رہتے ہیں۔ وہ اس شک کے عالم میں مگن رہتے ہیں۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ پس آپ اس دن تک صبر کریں۔ جس دن آسمان ایک واضح و روشن قسم کا دھواں لے کر آجائے گا)۔ اور یہ رجعت کے دن جب ان کو قبروں سے نکالا جائے گا تو اس دن وہ دھواں یَّغْشَى

النَّاسَ۔۔۔ (وہ دھواں سارے لوگوں کو ڈھانپ لے گا)

تو اس وقت لوگ کہیں گے۔ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۱ دردناک عذاب ہے۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲ اے ہمارے خدا یہ عذاب ہم سے ٹال دے ہم ایمان لانے والے ہیں)۔

تو خدا ان کے اس قول کو رد کر دے گا۔ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى ۔۔بھلا ان کے لئے آج نصیحت کہاں؟ حالانکہ ان کے پاس ہمارا واضح و روشن رسول آیا تھا۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ ۔ پھر ان لوگوں نے اس رسول سے منہ موڑ لیا تھا اور کہا تھا یہ رسول مجنون ہے۔

جب رسول خدا پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ پر غشی سی طاری ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے لوگ کہتے تھے یہ پڑھایا ہوا مجنون ہے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝۱۵ ۔ خیر ہم تھوڑی دیر کے لئے ان سے عذاب ہٹا لیتے ہیں لیکن پھر بھی تم وہی کرنے والے ہو جو کرتے رہے ہو)۔

یعنی رجعت کے دن سے لیکر قیامت تک کے لئے تم سے عذاب ہم اٹھا لیں گے تب بھی تم وہی کرنے والے ہو جو تم کرتے رہے ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسمان سے دھواں کا عذاب قیامت کے دن نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ رجعت کے دن ہوگا کیونکہ قیامت کے دن عذاب کو ٹالا نہیں جائے گا۔ اور پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم دوبارہ یہی کرتے رہے ہو۔ عَآئِدُوْنَ ۝۱۵ کا تعلق قیامت کے ساتھ نہیں ہے۔ کیونکہ آخرت اور قیامت میں کوئی حالت نہیں ہے کہ جس کی طرف دوبارہ پلٹایا جائے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ ایک دن آئے گا کہ جس دن ہم سخت قسم کی گرفت کر لیں گے)۔ یہ قیامت کے دن ہوگا اور ہم یقیناً بدلہ لینے والے ہیں۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۔ اور ہم نے ان سے قبل قوم فرعون کو آزمایا) یعنی ہم نے ان کا امتحان کیا اور آزمایا۔

وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝۱۷ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۔ جب ان کے پاس ایک کریم و محترم رسول آیا کہ اللہ کے بندوں کو ہمارے حوالے کر دو)۔ اس کے بعد خدا نے ان پر نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، سنن، و احکام کو لاگو کر دیا تو اب حکم ہوا خدا نے موسیٰ پر وحی نازل کی۔

میں مزے اُڑا رہے تھے (۲۷) یہی انجام ہوتا ہے اور ہم نے سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا (۲۸) پھر تو ان پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ انہیں مہلت ہی دی گئی (۲۹)

تفسیر

حٰمٓ ۝۱ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝۳

حٰمٓ۔ روشن کتاب کی قسم۔ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل کیا ہے ہم بے شک عذاب سے ڈرانے والے تھے۔

کتاب مبین سے مراد قرآن پاک ہے اور ہم نے اس قرآن پاک کو مبارک رات میں یعنی لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے علامہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں بیت المعمور پر نازل کیا اور ایک ہی دفعہ نازل کیا اور پھر وہاں سے رسول خدا پر تیئیس (23) سال کی طویل مدت میں نازل کیا۔

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝۴ یعنی اس لیلۃ القدر میں تمام حکمت و مصلحت کے امور کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

اللہ اس لیلۃ القدر میں تمام امور خواہ وہ حق ہو یا باطل سب کو مقدر کرتا ہے اور جو کچھ اس سال میں ہونے والا ہوتا ہے سب کو اس رات مقدر کرتا ہے اور اس کو اختیار حاصل ہے کہ وہ جس کو چاہے مقدم کرے اور جس کا چاہے موخر کر دے خواہ وہ اموات، مخلوق کا رزق، بلایا، اعراض اور بیماریاں جو اس سال میں ہونے والی ہیں سب کو وہ لیلۃ القدر میں مقدر کرتا ہے۔ جس میں کمی کرنا چاہے یا زیادتی کرنا چاہے اس کو مقدر کرتا ہے پھر اس کو رسول کی طرف القاء کرتا ہے اور رسول خدا اس کو امیر المومنین علی علیہ السلام کی طرف اور آپ اس کو اپنے بعد والے آئمہ کی طرف یہاں تک کہ وہ معاملہ وقت کے امام کے پاس آتا ہے اور اس میں شرط یہ ہے کہ اس کو ان تمام امور میں بداُ و مشیت اور تقدم تاخیر حاصل ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر ہم سے پوشیدہ نہیں رہتی کیونکہ اس رات ملائکہ ہمارا طواف کرتے ہیں۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝۵ لیکن یہ لوگ شک کے عالم میں کھیل تماشہ کر رہے ہیں۔

یعنی جو کچھ ہم نے لیلۃ القدر کے بارے میں ذکر کیا ہے اس کے بارے میں شک و تردید میں مبتلا رہتے ہیں۔ وہ اس شک کے عالم میں مگن رہتے ہیں۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ پس آپ اس دن تک صبر کریں۔ جس دن آسمان ایک واضح و روشن قسم کا دھواں لے کر آ جائے گا)۔ اور یہ رجعت کے دن جب ان کو قبروں سے نکالا جائے گا تو اس دن وہ دھواں یَّغْشَى

النَّاسَ۔۔۔ (وہ دھواں سارے لوگوں کو ڈھانپ لے گا)

تو اس وقت لوگ کہیں گے۔ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۱ دردناک عذاب ہے۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲۔ اے ہمارے خدا یہ عذاب ہم سے ٹال دے ہم ایمان لانے والے ہیں)۔

تو خدا ان کے اس قول کو رد کر دے گا۔ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى ۔۔بھلا ان کے لئے آج نصیحت کہاں؟ حالانکہ ان کے پاس ہمارا واضح و روشن رسول آیا تھا۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ ۔ پھر ان لوگوں نے اس رسول سے منہ موڑ لیا تھا اور کہا تھا یہ رسول مجنون ہے۔

جب رسول خدا پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ پر غشی سی طاری ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے لوگ کہتے تھے یہ پڑھایا ہوا مجنون ہے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝۱۵ ۔ خیر ہم تھوڑی دیر کے لئے ان سے عذاب ہٹا لیتے ہیں لیکن پھر بھی تم وہی کرنے والے ہو جو کرتے رہے ہو)۔

یعنی رجعت کے دن سے لیکر قیامت تک کے لئے تم سے عذاب ہم اٹھا لیں گے تب بھی تم وہی کرنے والے ہو جو تم کرتے رہے ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسمان سے دھواں کا عذاب قیامت کے دن نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ رجعت کے دن ہوگا کیونکہ قیامت کے دن عذاب کو ٹالا نہیں جائے گا۔ اور پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم دوبارہ یہی کرتے رہے ہو۔ عَآئِدُوْنَ ۝۱۵ کا تعلق قیامت کے ساتھ نہیں ہے۔ کیونکہ آخرت اور قیامت میں کوئی حالت نہیں ہے کہ جس کی طرف دوبارہ پلٹایا جائے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ ایک دن آئے گا کہ جس دن ہم سخت قسم کی گرفت کر لیں گے)۔ یہ قیامت کے دن ہوگا اور ہم یقیناً بدلہ لینے والے ہیں۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ۔ اور ہم نے ان سے قبل قوم فرعون کو آزمایا) یعنی ہم نے ان کا امتحان کیا اور آزمایا۔

وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝۱۷ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۔ جب ان کے پاس ایک کریم و محترم رسول آیا کہ اللہ کے بندوں کو ہمارے حوالے کر دو)۔ اس کے بعد خدا نے ان پر نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، سنن، و احکام کو لاگو کر دیا تو اب حکم ہوا خدا نے موسیٰ پر وحی نازل کی۔

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ﴿۲۳﴾ ۔ پس رات کو میرے بندوں کو لیکر نکل جاؤ کیونکہ تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔

یعنی فرعون اور اس کا لشکر تمہارا پیچھا کرے گا۔ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۔ اور دریا کو اپنی حالت میں ساکن چھوڑ کر چلے جانا)۔ یعنی دریا کو اس وقت اس کا پانی کو رکا ہوا ہے اس کو اسی حالت میں چھوڑ کر چلے جاؤ اس پانی کو جاری مت کرو کیونکہ اس میں فرعون اور اس کا لشکر غرق ہونے والا ہے یہ فرعون والے کتنے باغات۔ زمین ذرخیز اور علیحدہ علیحدہ مکانات چھوڑ کر چلے گئے ایسے باغات کہ جن میں نعمتیں تھیں جن میں وہ مزے لے رہے تھے۔ نعمت یعنی ان کے بدنوں میں ۔۔۔۔۔۔ یعنی وہ عورتوں سے لذت اٹھانے والے تھے۔ پھر ہم نے دوسری قوم بنواسرائیل کو ان کا وارث قرار دیا۔

بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ﴿۲۹﴾ ۔ پھر ان پر (فرعون اور اس کے لشکر) نہ آسمان رویا نہ زمین نے گریہ کیا اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی)۔

امام حسین علیہ السلام پر زمین و آسمان روئے گا:

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے حنان بن سعد میر سے اور انہوں نے عبداللہ بن الفضیل ھمدانی سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے اور انہوں نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتا کہ امیر المومنین کے سامنے سے ایک دشمن خدا اور رسول گزرا تو آپ نے اس کو دیکھ کر یہ آیت تلاوت کی۔

بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ﴿۲۹﴾ (اس کے بعد آپ کے سامنے سے حضرت حسین ابن علی علیہ السلام گزرے تو آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ وہ ہے جس پر آسمان بھی روئے گا اور زمین بھی روئے گی۔ پھر آپ نے فرمایا آسمان و زمین یا تو یحییٰ بن زکریا پر روئے تھے یا پھر حسین بن علی علیہ السلام پر روئے گی۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے۔ جو شخص قتل امام حسین پر اتنا روئے کہ اس کے آنسو اسکے رخساروں پر بہنے لگیں تو اللہ اسے جنت کے بالا خانوں میں ہمیشہ کی رہائش دے گا۔ اور جو مومن ہماری ایسی مصیبت پر روئے جو میں دشمنوں سے پہنچی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے مقام صدق میں جگہ دے گا۔ اور اگر کسی مومن کو ہمارے کسی دشمن سے اذیت پہنچے کہ اسکے آنسو نکل کر اسکے رخساروں پر بہنے لگیں تو قیامت کے دن اللہ اس کے چہرے سے ہر طرح کی اذیت کو دور رکھے گا اور اسے اپنی ناراضگی اور دوزخ کی آگ سے دور رکھے گا۔

آیت ۳۰ تا ۵۹

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَيَقُوْلُوْنَ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا
بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۴۰﴾ يَوْمَ
لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۙ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۧ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۙ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۙ﴿۴۴﴾
كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۙ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى
سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۧ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ؕ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ؕ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ﴿۵۰﴾ اِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۙ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ
سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۚ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ ۗ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۚ﴿۵۴﴾

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝

ترجمہ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے بچالیا (۳۰) فرعون کے شر سے جو زیادتی کرنے والوں میں بھی سب سے اونچا تھا (۳۱) اور ہم نے بنی اسرائیل کو تمام عالمین میں سمجھ بوجھ کر انتخاب کیا ہے (۳۲) اور انہیں ایسی نشانیاں دی ہیں جن میں کھلا ہوا امتحان پایا جاتا ہے (۳۳) بیشک یہ لوگ یہی کہتے ہیں (۳۴) کہ یہ صرف پہلی موت ہے اور بس اس کے بعد ہم اٹھائے جانے والے نہیں ہیں (۳۵) اور اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو قبروں سے اٹھا کر لے آؤ (۳۶) بھلا یہ لوگ زیادہ بہتر ہیں یا قوم تبع اور ان سے پہلے والے افراد جنہیں ہم نے اس لئے تباہ کر دیا کہ یہ سب مجرم تھے (۳۷) اور ہم نے زمین و آسمان اور اس کی درمیانی مخلوقات کو کھیل تماشہ کرنے کے لئے نہیں پیدا کیا ہے (۳۸) ہم نے انہیں صرف حق کے ساتھ پیدا کیا ہے لیکن ان کی اکثریت اس امر سے بھی جاہل ہے (۳۹) بیشک فیصلہ کا دن ان سب کے اٹھائے جانے کا مقررہ وقت ہے (۴۰) جس دن کوئی دوست دوسرے دوست کے کام آنے والا نہیں ہے اور نہ ان کی کوئی مدد کی جائے گی (۴۱) علاوہ اس کے جس پر خدا رحم کرے کہ بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے (۴۲) بیشک آخرت میں ایک تھوہڑ کا درخت ہے (۴۳) جو گناہگاروں کی غذا ہے (۴۴) وہ پگھلے ہوئے تانبے کی مانند پیٹ میں جوش کھائے گا (۴۵) جیسے گرم پانی جوش کھاتا ہے (۴۶) فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اسے پکڑو اور بیچوں بیچ جہنم تک لے جاؤ (۴۷) پھر اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب انڈیل دو (۴۸) کہو کہ اب اپنے کئے کا مزہ چکھو کہ تم تو بڑے

صاحب عزت اور محترم کہے جاتے تھے (۴۹) یہی وہ عذاب ہے جس میں تم شک پیدا کر رہے تھے (۵۰) بیشک وہ صاحبانِ تقویٰ محفوظ مقام پر ہوں گے (۵۱) باغات اور چشموں کے درمیان (۵۲) وہ ریشم کی باریک اور موٹی پوشاک پہنے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے (۵۳) ایسا ہی ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کے جوڑے لگا دیں گے (۵۴) وہ وہاں ہر قسم کے میوے سکون کے ساتھ طلب کریں گے (۵۵) اور وہاں پہلی موت کے علاوہ کسی موت کا مزہ نہیں چکھنا ہوگا اور خدا انہیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا (۵۶) یہ سب آپ کے پروردگار کا فضل و کرم ہے اور یہی انسان کے لئے سب سے بڑی کامیابی ہے (۵۷) پس ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان سے آسان کر دیا ہے کہ شاید یہ لوگ نصیحت حاصل کر لیں (۵۸) پھر آپ انتظار کریں اور یہ لوگ بھی انتظار کر رہے ہیں (۵۹)

تفسیر

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو ہمیں یاد کرے یا جسکے سامنے ہمارا ذکر کیا جائے اور اسکی آنکھ سے مچھر کے پر کے برابر آنسو جاری ہوں تو اللہ اسکے گناہ معاف کر دے گا۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کرنے والے عذاب سے نجات بخشی فرعون کے شر سے بے شک وہ اسراف کرنے والوں میں سے بہت اونچا تھا اور ہم نے تمام جہانوں میں سے سمجھ بوجھ کر بنی اسرائیل کا انتخاب کیا اور ہم نے انہیں ایسی نشانیاں عطا کیں جن میں واضح آزمائش تھی۔ علامہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ کے الفاظ عام ہیں لیکن اس کے مصداق خاص ہیں خدا نے فرمایا کہ ہم نے عالمین میں ان کو چن لیا تو مراد ان کے اپنے زمانے والوں میں سے ان کا انتخاب ہوا تھا نا کہ پوری کائنات سے کیونکہ کائنات میں تو آل محمدؐ بھی ہیں جو یقیناً بنی اسرائیل والوں سے افضل ہیں۔

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـــًٔا ۔ جس دن کوئی دوست دوسرے دوست کے کام آنے والا نہیں اور نہ کوئی ان کی مدد کی جائے گی۔

علامہ فرماتے ہیں کہ مراد ہے جو ولی اللہ کے علاوہ کسی کو اپنا دوست بنائے گا تو وہ ایک دوسرے کے کام نہیں آئیں

گے اور اس کے بعد خدا آل محمد کے دوستوں کا استثناء کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ ۔علاوہ ان کے کہ جن پر خدا رحم کرے گا بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

یعنی وہ لوگ جن پر قیامت کے دن رحم کرے گا وہ آل محمد سے دوستی رکھنے والے ہیں اور یہ ایک دوسرے کے کام آئیں گے۔

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ ۔ بے شک آخرت میں تھوہڑ کا درخت ہے جو گنہگاروں کی غذا ہے)۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوجہل کے لئے نازل ہوئی تھی۔

كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ ۔ اور وہ پگھلے ہوئے تانبے کی مانند پیٹ میں جوش کھائے گا جیسے گرم پانی جوش کھاتا ہے۔ یعنی وہ مُہْلِ سے مراد ہے تانبے کی مانند جو پگھل کر سرخ ہو جاتا ہے اور اس کے گرم ہونے کی آخری حد ہے۔

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ (فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کو (ابوجہل) کو پکڑو اور اس کو جہنم کے درمیان میں لے جاؤ۔ یعنی ابوجہل کو چاروں طرف سے پکڑو اور اس کو جہنم کے وسط میں لے جاؤ۔ اور پھر اسی جوش مارنے والے تانبے کو اس کے اوپر گرا دو۔ پھر اس سے کہا جائے گا۔ ''ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾'' اور اسے کہا جائے گا کہ اپنے کئے ہوئے کا مزہ چکھو تم تو عزت والا اور محترم کہے جاتے تھے۔ اس آیت کے الفاظ جملہ خبریہ کے ہیں لیکن یہ جملہ حکایت ہے جو کہ ابوجہل کہا کرتا تھا۔ کیونکہ ابوجہل بڑے فخر سے کہا کرتا تھا کہ میں سب سے زیادہ عزت دار اور پورے عرب میں محترم ہوں تو اس کو جہنم میں ڈال کر کہا جائے گا اے عزت دار اور محترم اب ہمارے عذاب کا مزہ چکھو۔ اس کے بعد خدا آل محمدؐ کے شیعوں میں سے متقین کا تذکرہ کر رہا ہے۔ ''اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾'' ۔ بے شک تقویٰ والے محفوظ مقام پر ہونگے وہ باغات اور چشموں کے درمیان ریشم کے باریک اور موٹی پوشاک پہنے ہوئے ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہونگے اور ان کو ہر قسم کے میوے سکون سے طلب کریں گے۔ ایسے ہی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان کے جوڑے لگا دیں گی اور وہ ''لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ'' اور وہ وہاں پہلی موت کے علاوہ کسی موت کا مزہ نہیں چکھنا پڑے گا اور ان کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ یعنی وہی موت جو انہوں نے دنیا میں دیکھی ہوگی اس کے علاوہ کسی موت کا سامنا نہیں کریں گے۔ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ یعنی آپ بھی انتظار کریں اور یہ بھی انتظار کریں گے۔

حضرت ابن عباس علیہ الرحمۃ سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا ''يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ یعنی قرآن کا ذکر کرنا اور عذاب جہنم سے لوگوں کو ڈرانا آپ کے لئے ہم نے آسان کر دیا ہے یہ خطاب رسول خدا کے لئے ہے۔

''لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾'' شاید اس سے یہ نصیحت حاصل کرنے والے ہو جائیں اس کے بعد خدا کی طرف سے تہدید اور وعدہ کے طور پر فرمایا۔

فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ یعنی آپ انتظار کریں اور یہ بھی انتظار کریں۔

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ

سورہ مبارکہ الجاثیہ مکہ میں نازل ہوئی تھی اور اس کی آیات کی تعداد 37 ہے اور اس کے رکوع چار (4) ہیں، اس کی موجودہ قرآن میں اس کا ترتیب میں نمبر 45 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 65 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں ذکر ہوا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص سورہ جاثیہ کی تلاوت کرے گا اس کو خدا کی طرف سے یہ ثواب ملے گا کہ وہ اپنی آنکھوں سے دوزخ کو دیکھے گا بھی نہیں اور نہ ہی دوزخ کی چنگاڑ اور اس کی چیخ کو اپنے کانوں سے سنے گا۔ اور یہ شخص قیامت کے دن رسول خدا کے زیر سایہ محشور ہوگا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ
اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۴ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ
اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۵ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ
حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝۷ يَّسْمَعُ
اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۸ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا
كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ۝۱۰ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ
مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝۱۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ
بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۳ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ
لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۣ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۵ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ
اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۶ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا
اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ
يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۷ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ
عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۸ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا
السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً
مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

حٰمٓ (۱) اس کتاب کی تنزیل اس خدا کی طرف سے ہے جو صاحبِ عزّت بھی ہے اور صاحبِ حکمت بھی ہے (۲) بیشک آسمانوں اور زمینوں میں صاحبانِ ایمان کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں (۳) اور خود تمہاری خلقت میں بھی اور جن جانوروں کو وہ پھیلاتا رہتا ہے ان میں بھی صاحبانِ یقین کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں (۴) اور رات دن کی رفت وآمد میں اور جو رزق خدا نے آسمان سے نازل کیا ہے جس کے ذریعہ سے مردہ زمینوں کو زندہ بنایا ہے اور ہواؤں کے چلنے میں اس قوم کے لئے نشانیاں پائی جاتی ہیں جو عقل رکھنے والی ہے (۵) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جن کی حق کے ساتھ تلاوت کی جارہی ہے تو اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لانے والے ہیں (۶) بیشک ہر جھوٹے گنہگار کے حال پر افسوس ہے (۷) جو تلاوت کی جانے والی آیات کو سنتا ہے اور پھر اکڑ جاتا ہے جیسے سنا ہی نہیں ہے تو اسے دردناک عذاب کی بشارت دیدیجئے (۸) اور اسے جب بھی ہماری کسی نشانی کا علم ہوتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے بیشک یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہے (۹) ان کے پیچھے جہنّم ہے اور انہوں نے جو کچھ کمایا ہے اور جن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر سرپرست بنایا ہے کوئی کام آنے والا نہیں ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے (۱۰) یہ قرآن ایک ہدایت ہے اور جن لوگوں نے آیاتِ خدا کا انکار کیا ہے ان کے لئے سخت قسم کا دردناک عذاب

ہوگا (۱۱) اللہ ہی نے تمہارے لئے دریا کو مسخّر کیا ہے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چل سکیں اور تم اس کے فضل وکرم کو تلاش کرسکو اور شاید اس کا شکریہ بھی ادا کرسکو (۱۲) اور اسی نے تمہارے لئے زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو مسخّر کردیا ہے بیشک اس میں غور وفکر کرنے والی قوم کے لئے نشانیاں پائی جاتی ہیں (۱۳) آپ صاحبانِ ایمان سے کہہ دیں کہ وہ خدائی دنوں کی توقع نہ رکھنے والوں سے درگزر کریں تاکہ خدا قوم کو ان کے اعمال کا مکمل بدلہ دے سکے (۱۴) جو نیک کام کرے گا وہ اپنے فائدہ کے لئے کرے گا اور جو برائی کرے گا وہ اپنے ہی نقصان کے لئے کرے گا اس کے بعد تم سب پروردگار کی طرف پلٹائے جاؤ گے (۱۵) اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت عطا کی ہے اور انہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اور انہیں تمام عالمین پر فضیلت دی ہے (۱۶) اور انہیں اپنے امر کی کھلی ہوئی نشانیاں عطا کی ہیں پھر ان لوگوں نے علم آنے کے بعد آپس کی ضد میں اختلاف کیا تو یقیناً تمہارا پروردگار روزِ قیامت ان کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ کردے گا جن میں یہ اختلاف کرتے رہے ہیں (۱۷) پھر ہم نے آپ کو اپنے حکم کے واضح راستہ پر لگادیا لہٰذا آپ اسی کا اتباع کریں اور خبردار جاہلوں کی خواہشات کا اتباع نہ کریں (۱۸) یہ لوگ خدا کے مقابلہ میں ذرہ برابر کام آنے والے نہیں ہیں اور ظالمین آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں تو اللہ صاحبانِ تقویٰ کا سرپرست ہے (۱۹) یہ لوگوں کے لئے روشنی کا مجموعہ اور یقین کرنے والی قوم کے لئے ہدایت اور رحمت ہے (۲۰) کیا برائی اختیار کرلینے والوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ ہم انہیں ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے برابر قرار دے دیں گے کہ سب کی موت وحیات ایک جیسی ہو یہ ان لوگوں نے نہایت بدترین فیصلہ کیا ہے (۲۱)

تفسیر

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾

ترجمہ: یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے جو کہ صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین میں صاحبان ایمان کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں آسمانوں میں اللہ کی نشانیاں سورج، چاند، ستارے اور زمین میں جو نباتات و جمادات انسان، حیوانات اور جو کچھ سبزہ جات اس سے اگتے ہیں یہ سب صاحب ایمان والوں کے لئے اس کی توحید پر نشانیاں ہیں یہ ساری چیزیں اس قوم کے لئے نشانیاں ہیں جو عاقل ہے۔

وَتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ ہواؤں کا چلنا یہ بھی عقلمندوں کے لئے ہماری نشانیاں ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں کہ ہواؤں کا چلنا یہ اہل عقل کے لئے نشانی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہوائیں چاروں طرف سے چلتی ہیں۔ کبھی گرم ہوتی ہے اور کبھی ٹھنڈی ہوتی ہے کچھ ہواؤں کو بادل لے کر آتے ہیں اور بعض بادلوں کو لے کر چلی جاتی ہیں اور بعض ہوائیں زمین پر رزق کو نشر کرتی ہیں اور بعض درختوں کے زمادہ جراثیموں کو ایک سے دوسرے پر منتقل کرتی ہیں۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ بے شک ہر جھوٹے گناہگار کے لئے ویل ہے۔

اَفَّاكٍ جھوٹے اثیم، گناہگار مراد ہے۔

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا۔ اللہ کی تلاوت کی جانے والی آیات کو سنتا ہے اور پھر تکبر کرتا ہے۔ یعنی وہ آیات کی تکذیب پر اسرار کرتا ہے اور اپنے آپ میں تکبر کرتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں سنا اور میرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ گویا میں نے ان آیات کو سنا ہی نہیں۔

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۔ اور اسے جن ہماری نشانیوں کا علم ہو جاتا ہے تو وہ ان کا مزاق اڑاتے ہیں)۔ یعنی جب وہ علم کو کسی مقام پر دیکھتے ہیں تو اس کا مزاق اڑاتے ہیں۔ هٰذَا هُدًى ۔ یہ قرآن ہر چیز کا بیان کرنے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا ہے ان کے لئے سخت قسم کا دردناک عذاب ہوگا۔ یعنی وہ عذاب سخت ترین اور براعذاب ہوگا جو دردناک ترین ہوگا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ ۔ وہ ہی اللہ ہے جس نے تمھارے لئے دریاؤں اور سمندر کو مسخر کیا تا کہ اس میں کشتیاں چل سکیں۔ (فلک یعنی کشتیاں)۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۔ اور اسی نے زمین و آسمان کی تمام چیزوں کو مسخر کر دیا ہے۔

یعنی جو کچھ آسمانوں میں ہے مثلاً سورج، چاند، ستارے، بادل یہ سب تمھارے لئے مسخر ہیں۔ یعنی تمھارے فائدہ

کے لئے ہیں۔

اور اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۔ اور اس نے آسمان سے پانی کو نازل کیا ہے۔ وہ بارش برساتا ہے اس وقت جب زمین و زراعت کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ ۔ آپ صاحبان ایمان سے کہہ دیں کہ وہ خدائی دنوں کی امید نہ رکھنے والوں سے درگذر کریں۔ علامہ فرماتے ہیں اَيَّامَ اس سے مراد آئمہ ھدیٰ ہیں ان آئمہ جور و ضلالت ہیں کو تم مت پکارو۔ اور یہ کفر گمراہی کے امام ہیں کہ ان کا انجام برا ہوگا۔

لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ تا کہ خدا اس قوم کو مکمل بدلہ دے گا۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوالقاسم نے بیان کیا ہے اور انہوں نے محمد بن عباس سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عبداللہ بن موسیٰ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عمر بن رشید سے اور اس نے داؤد بن کثیر سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ ۔ آپ نے فرمایا اس مراد ہے کہ رسول آپ ان لوگوں سے فرمادیں جن پر ہم نے اپنی معرفت کا احسان کیا اور اپنے رسول اور آئمہ کی معرفت کا احسان کیا ہے وہ ان لوگوں سے درگذر کریں جو ان کو نہیں جانتے ہیں جب وہ ان کو جان لیں گے تو ان کے لئے بھی درگذر ہوگی۔ ''حدثنا'' علامہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے سعید بن محمد نے بیان کیا ہے اور اس نے بکر بن سھل سے نقل کیا ہے اور اس نے عبدالغنی بن سعید سے نقل کیا ہے اور اس نے دوسی بن عبدالرحمان سے اور اس نے ابن جریح سے اور اس نے سطا سے اور اس نے ابن عباس سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۔ جو نیک اعمال کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ اس سے مراد مومنین ہیں جن کے اعمال کا ان کو فائدہ ہوگا۔

وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۔ اور جو برے اعمال کرے گا اس کا نقصان اس کو ہوگا۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد کافر مشرک اور منافق ہیں۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا پھر ہم نے آپ کو اپنے حکم سے واضح و روشن راستے پر چلا ہے۔ پس آپ اس کی اتباع کریں اور خبردار ان جاہلوں کی خواہشات کی اتباع نہ کرنا۔

اس آیت میں اللہ نے اپنے رسول کو تادیب بیان کی ہے اس میں خطاب اگرچہ رسول سے ہے لیکن مراد امت ہے کہ تم لوگ فقط شریعت کی اتباع کرو اپنی خواہشات کی اتباع مت کرو۔

آیت ۲۲ تا ۳۷

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا
كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ
اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ
فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا
حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ
بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ
الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۛ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ
اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ
بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِىْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۛ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِىْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا
ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا
نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ
فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾

ترجمہ

اور اللہ نے آسمان وزمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور اس لئے بھی کہ ہر نفس کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جاسکے اور یہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا (۲۲) کیا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش ہی کو خدا بنالیا ہے اور خدا نے اسی حالت کو دیکھ کر اسے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی ہے اور اس کی آنکھ پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور خدا کے بعد کون ہدایت کرسکتا ہے کیا تم اتنا بھی غور نہیں کرتے ہو (۲۳) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ صرف زندگانی دنیا ہے اسی میں مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہم کو ہلاک کردیتا ہے اور انہیں اس بات کا کوئی علم نہیں ہے کہ یہ صرف ان کے خیالات ہیں اور بس (۲۴) اور جب ان کے سامنے

ہماری کھلی ہوئی آیات کی تلاوت ہوتی ہے تو ان کی دلیل صرف یہ ہوتی ہے کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لے آو (۲۵) آپ کہہ دیجئے کہ خدا ہی تم کو بھی زندہ رکھے ہے پھر ایک دن موت دے گا اور آخر میں سب کو روزِ قیامت جمع کرے گا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو بھی نہیں سمجھتے ہیں (۲۶) اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کا ملک ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن اہلِ باطل کو واقعاً خسارہ ہوگا (۲۷) اور آپ ہر قوم کو گھٹنے کے بل بیٹھا ہوا دیکھیں گے اور سب کو ان کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا کہ آج تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا (۲۸) یہ ہماری کتاب (نامہ اعمال) ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے اور ہم اس میں تمہارے اعمال کو برابر لکھوا رہے تھے (۲۹) اب جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے انہیں پروردگار اپنی رحمت میں داخل کرلے گا کہ یہی سب سے نمایاں کامیابی ہے (۳۰) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تو کیا تمہارے سامنے ہماری آیات کی تلاوت نہیں ہو رہی تھی لیکن تم نے اکڑ سے کام لیا اور بیشک تم ایک مجرم قوم تھے (۳۱) اور جب یہ کہا گیا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں ہے تو تم نے کہہ دیا کہ ہم تو قیامت نہیں جانتے ہیں ہم اسے ایک خیالی بات سمجھتے ہیں اور ہم اس کا یقین کرنے والے نہیں ہیں (۳۲) اور ان کے لئے ان کے اعمال کی برائیاں ثابت ہوگئیں اور انہیں اسی عذاب نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے (۳۳) اور ان سے کہا گیا کہ ہم تمہیں آج اسی طرح نظر انداز کر دیں گے جس طرح تم نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور تم سب کا انجام جہنّم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے (۳۴) یہ سب اس لئے ہے کہ تم نے آیاتِ الٰہی کا مذاق بنایا تھا اور تمہیں زندگانی دنیا نے دھوکے میں رکھا تھا تو آج یہ لوگ عذاب سے باہر نہیں نکالے جائیں گے اور انہیں معافی مانگنے کا موقع بھی نہیں دیا جائے گا (۳۵) ساری حمد اسی خدا کے لئے ہے جو آسمان و زمین اور تمام عالمین کا پروردگار اور مالک ہے (۳۶) اسی کے لئے آسمان و زمین میں بزرگی اور کبریائی ہے اور وہی صاحبِ عزّت اور حکمت والا ہے (۳۷)

تفسیر

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ کیا آپ نے کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو ہی خدا بنا لیا ہو۔ یہ آیت قریش کے کفار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جن کی عادت تھی کہ جس کے بارے میں اس کا دل کرتا تھا کہ اس کی عبادت کی جائے وہ اسی چیز کی عبادت شروع کر دیتے تھے۔ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ اور خدا نے ان کی اسی حالت کو دیکھ کر گمراہی میں چھوڑ دیا۔

یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کے بعد انہوں نے جو کچھ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ جان بوجھ کر کیا تھا وہ سب انہوں نے اپنی خواہشات نفس کی اتباع کرتے ہوئے کیا تو خدا انکو ان کے کئے پر عذاب دے گا۔ کیونکہ انہوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا انہوں خلافت و امامت و حکومت کو امیر المومنین سے دور کیا اور ان سے غصب کیا جب کہ دو دفعہ رسول خدا کے سامنے ان کی خلافت و امامت کا عہد کر چکے تھے اس کے باوجود بھی انہوں نے اپنی خواہشات کی اتباع کی۔ لہٰذا یہ آیت۔ " اَتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۔قریش کے ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جنہوں نے رسول خدا کے بعد امیر المومنین کا حق غصب کیا اور اپنی خواہشات سے اپنا امام بنا لیا۔ اور اس بات پر دلیل خدا کا یہ قول ہے وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ۔ (انبیاء۔۲۹) اور ان میں سے کون ہے جو کہہ رہا ہے کہ میں اس کے علاوہ معبود ہوں۔ یعنی مراد ہے جو امام نہیں اور وہ اپنے آپ کو امام کہہ رہا ہے اور جس نے اس کو امام بنایا اور اس کو علی علیہ السلام پر فضیلت دی وہ اس کا مصداق ہے۔ اس کے بعد خدا اسی پر عطف کر رہا ہے دھریوں کا قول کہ جو موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں اور ان کے قول کی خدا حکایت کر رہا ہے۔

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا ۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں یہ دنیاوی زندگی ہی ہے اسی میں ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہمیں ہلاک کرتا ہے۔ علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں اس آیت میں تقدم و تاخیر ہوا ہے۔ موت کو پہلے اور حیات کو بعد میں رکھا ہے اس تقدم و تاخیر کی دلیل یہ ہے کہ دھریے موت کے بعد کی حیات کے قائل ہی نہیں ہیں۔ وہ قائل ہیں کہ ہم زندہ ہیں اور مر جائیں گے اور زمانے کے تحول ہی ہمیں ماریں گے اور انھیں اس بات کا کوئی علم نہیں ہے کہ ان کے خیالات باطل ہیں۔ یہ ان کا ظن شک ہے نا کہ ظن کیونکہ ظن طرف راجح کو کہا جاتا ہے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اگرچہ دھریوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن یہ ان لوگوں کے بارے میں بھی جاری ہوگی جنہوں نے رسول خدا کے بعد امیر المومنین علی علیہ السلام اور ان کی اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ برا سلوک کیا یہ وہ لوگ تھے جن کا ایمان اقرار بغیر تصدیق کے تھا بلکہ تلوار کے خوف اور مال کی لالچ کی وجہ سے وہ مسلمان ہوئے تھے۔ اسی وجہ سے ان کی رسول کے بعد حالت

بدل گئی اور وہ منافق ہو گئے۔ پھر خدا دھریوں کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی ہوئی واضح آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان ان کی دلیل فقط یہ ہوتی ہے کہ اگر تم سچے ہو تو پھر ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لے آؤ۔ یعنی اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی ملے گی تو پھر ہمارے باپ دادا جو مر گئے ہیں ان کو زندہ کر کے لے آؤ تا کہ ہمیں آپ کی باتوں کا یقین حاصل ہو جائے۔ اس کے جواب میں خدا فرماتا ہے۔

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ آپ فرما دیں کہ خدا ہی تم کو زندہ رکھے ہوئے ہے پھر وہ ایک دن تمھیں مار دے گا اور آخر قیامت کے دن تم سب کو اپنی بارگاہ میں جمع کرے گا اور اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ اس بات کو جانتے نہیں ہیں اور اللہ کے لئے ہی زمین و آسمان کی حکومت ہے اور جس دن قیامت قائم کرے گا اس دن باطل والوں کو یقیناً خسارہ ہوگا۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۔ اور آپ ہر قوم کو گھٹنے کے بل بیٹھا ہوا دیکھیں گے۔ (حاشیہ) یعنی وہ اپنے گھٹنوں کے بل ہونگے۔

كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۔ اور ان سب کو ان کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔ علامہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ وہ اس دنیا میں اعمال انجام دیتے رہے ہونگے ان کے سامنے ان کا نامہ اعمال رکھا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا یہ ہماری کتاب ہے جو فقط حق بولتی ہے۔ ہم اس میں تمھارے اعمال کو برابر لکھوا رہے ہیں۔ علامہ علی بن ابراھیم فرماتے ہیں کہ مجھے جعفر بن محمد خزاری نے بیان کیا ہے اور اس نے الحسن بن علی لصلصوی سے اور اس نے الحسن بن ایوب سے اور اس نے سلیمان بن صالح سے اور اس نے ایک مرد سے اور اس نے ابوبصیر سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۔ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کتاب نہ بولتی ہے اور نہ بولے گی بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارا رسول بولے گا۔ رسول خدا ہی وہ بولتی ہوئی کتاب ہیں جو قیامت کے دن برحق بولیں گے۔ اس کے بارے میں خدا فرما رہا ہے۔ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۔ یہ ہے جو ہماری کتاب کے ساتھ برحق بولے گا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا ہم نے ایسے کبھی نہی پڑھا۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم حضرت جبرائیل ایسے ہی رسول پر لیکر نازل ہوئے تھے۔ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ ۔ (اور ان سے کہا جائے گا کہ آج ہم ان کو نظر انداز کر دیں گے۔ علامہ فرماتے ہیں نَنْسٰىكُمْ سے مراد ہے ہم آج کے دن ان کو چھوڑ دیں گے اس جگہ نسیان سے مراد ترک ہے۔ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا (جس طرح تم نے آج کے دن کی ملاقات کو

بھلا دیا تھا اور تم سب کا انجام جھنم ہے اور تمھارا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۔ (یہ سب اس وجہ سے ہے کہ تم نے اللہ کی آیات کا مزاق اڑایا تھا۔ یعنی وہ آیات خدا آئمہ ھدیٰ ہیں جن کی ان لوگوں نے تکذیب کی اور ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا (پس آج یہ لوگ عذاب سے باھر نہیں جا سکیں گے یعنی آج سے جھنم کی آگ سے باہر نہیں جا سکیں گے اور نہ ہی ان کی معافی قبول ہوگی۔ اگر معافی طلب کریں گے تب بھی خدا ان کی معافی قبول نہیں کرے گا۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ ساری حمد اسی اللہ کے لئے ہے جو آسمان کا رب زمین کا رب اور تمام جہانوں کا رب ہے۔ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ ۔ اور کے لئے زمین و آسمان میں بزرگی اور کبریائی ہے وہ ہی عزیز و حکیم ہے۔ کبریا سے مراد اس کی قدرت ہے۔

پارہ نمبر 26

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ

یہ سورہ مبارکہ احقاف مکی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 35 ہیں اور اس کے رکوع کی تعداد 4 ہے۔ اس کا قرآن میں موجود ترتیب میں اس کا نمبر 46 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 66 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ہر رات یا ہر جمعہ کو سورہ الاحقاف کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیاوی خوف سے محفوظ رکھے گا اور اسے آخرت کے تمام خطرات سے بھی امان میں رکھے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲ مَا خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝۳ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ
اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝۴ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ

لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝۵ وَاِذَا حُشِرَ
النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا
سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ
مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ
وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ
وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا
اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ
وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ
فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝۱۱ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا
وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ
وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۲ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۳ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۴ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ
شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ
اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا
وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ
كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِيْۤ اَنْ
اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ
اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا
عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا
وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ
تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

الٓمٓ (۱) یہ خدائے عزیز وحکیم کی نازل کی ہوئی کتاب ہے (۲) ہم نے آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی تمام مخلوقات کو حق کے ساتھ اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کر لیا وہ ان باتوں سے کنارہ کش ہو گئے ہیں جن سے انہیں ڈرایا گیا ہے (۳) تو آپ کہہ دیں کہ کیا تم نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جنہیں خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو ذرا مجھے بھی دکھلاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے یا ان کی آسمان میں کیا شرکت ہے۔ پھر اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علم کا کوئی بقیہ ہمارے سامنے پیش کرو (۴) اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو خدا کو چھوڑ کر ان کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی آواز کا جواب نہیں دے سکتے ہیں اور ان کی آواز کی طرف سے غافل بھی ہیں (۵) اور جب سارے لوگ قیامت میں محشور ہوں گے تو یہ معبودان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کرنے لگیں گے (۶) اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو یہ کفار حق کے آنے کے بعد اس کے بارے میں یہی کہتے ہیں کہ یہ کھلا ہوا جادو ہے (۷) تو کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسول نے افترا کیا ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو تم میرے کام آنے والے نہیں ہو اور خدا خوب جانتا ہے کہ تم اس کے بارے میں کیا کیا باتیں کرتے ہو اور میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے وہی کافی ہے اور وہی بہت بخشنے والا اور مہربان ہے (۸) آپ کہہ دیجئے کہ میں کوئی نئے قسم کا رسول نہیں ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے گا میں تو صرف وحی الٰہی کا اتباع کرتا ہوں اور صرف واضح طور پر عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہوں (۹) کہہ دیجئے کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اور تم نے اس کا انکار کر دیا جب کہ بنی اسرائیل کا ایک گواہ ایسی ہی بات کی گواہی دے چکا ہے اور وہ ایمان بھی لایا ہے اور پھر بھی تم نے غرور سے کام لیا ہے بیشک اللہ

ظالمین کی ہدایت کرنے والا نہیں ہے (۱۰) اور یہ کفار ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ لوگ ہم سے آگے اس کی طرف نہ دوڑ پڑتے اور جب ان لوگوں نے خود ہدایت نہیں حاصل کی تو اب کہتے ہیں کہ یہ بہت پرانا جھوٹ ہے (۱۱) اور اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب تھی جو رہنما اور رحمت تھی اور یہ کتاب عربی زبان میں سب کی تصدیق کرنے والی ہے تاکہ ظلم کرنے والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائے اور یہ نیک کرداروں کے لئے مجسمہ بشارت ہے (۱۲) بیشک جن لوگوں نے اللہ کو اپنا رب کہا اور اسی پر جمے رہے ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہونے والے ہیں (۱۳) یہی لوگ درحقیقت جنّت والے ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں کہ یہی ان کے اعمال کی حقیقی جزا ہے (۱۴) اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ نیک برتاو کرنے کی نصیحت کی کہ اس کی ماں نے بڑے رنج کے ساتھ اسے شکم میں رکھا ہے اور پھر بڑی تکلیف کے ساتھ پیدا کیا ہے اور اس کے حمل اور دودھ بڑھائی کا کل زمانہ تیس مہینے کا ہے یہاں تک کہ جب وہ توانائی کو پہنچ گیا اور چالیس برس کا ہو گیا تو اس نے دعا کی کہ پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہے اور ایسا نیک عمل کروں کہ تو راضی ہو جائے اور میری ذریت میں بھی صلاح وتقویٰ قرار دے کہ میں تیری ہی طرف متوجہ ہوں اور تیرے فرمانبردار بندوں میں ہوں (۱۵) یہی وہ لوگ ہیں جن کے بہترین اعمال کو ہم قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں یہ اصحاب جنّت میں ہیں اور یہ خدا کا وہ وعدہ ہے جو ان سے برابر کیا جا رہا تھا (۱۶) اور جس نے اپنے ماں باپ سے یہ کہا کہ تمہارے لئے حیف ہے کہ تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں دوبارہ قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں فریاد کر رہے تھے کہ یہ بڑی افسوس ناک بات ہے بیٹا ایمان لے آ۔ خدا کا وعدہ بالکل سچا ہے تو کہنے لگا کہ یہ سب پرانے لوگوں کے افسانے ہیں (۱۷) یہی وہ لوگ ہیں جن پر عذاب ثابت ہو چکا ہے ان امتوں میں جو انسان وجنّات میں ان سے پہلے گزر چکی ہیں کہ بیشک یہ سب گھاٹے میں رہنے والے ہیں (۱۸) اور ہر ایک کے لئے اس کے اعمال کے

مطابق درجات ہوں گے اور یہ اس لئے کہ خدا ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیدے اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا (۱۹) اور جس دن کفار کو جہنّم کے سامنے پیش کیا جائے گا کہ تم نے اپنے سارے مزے دنیا ہی کی زندگی میں لے لئے اور وہاں آرام کر لیا تو آج ذلّت کے عذاب کی سزا دی جائے گی کہ تم روئے زمین میں بلاوجہ اکڑ رہے تھے اور اپنے پروردگار کے احکام کی نافرمانی کر رہے تھے (۲۰)

تفسیر

حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ② ۔ حٰمٓ۔ یہ خدائے عزیز وحکیم کی نازل کردہ کتاب ہے اور ہم نے زمین وآسمان کے درمیان تمام مخلوقات کو برحق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ خلق کیا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کر لیا وہ ہماری باتوں سے کنارہ کش ہو گئے جن سے انھیں ڈرایا گیا تھا۔ یعنی یہ قریش والے لوگ جن کی طرف ان کو ہمارا رسول بلا رہا تھا وہ ان سے کنارہ کش ہو گئے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ اے محمد آپ کہہ دیں کیا تم نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مراد وہ بت ہیں جن کی کفار عبادت کرتے تھے کیا تم نے ان کو دیکھا ہے؟ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ④ تم مجھے بھی تو دیکھاؤ کہ انھوں نے زمین میں کیا خلق کیا ہے یا ان کا آسمانوں میں کیا حصہ وشراکت ہے پھر اگر سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علم کا کوئی بقیہ آثار ہمارے سامنے پیش کرو۔ اس کے بعد خدا پھر ارشاد فرما رہا ہے۔ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر ان کو پکارتا ہے جو قیامت تک ان کی آواز کا جواب نہیں دے سکتے ہیں۔ اور ان کی آواز کی طرف سے غافل ہیں۔ اور جب یہ سارے قیامت کے دن محشور ہونگے تو یہ ہی معبود ان کے دشمن ہونگے اور وہ ان کی عبادت کا انکار کرنے لگیں گے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ کفار خدا کے علاوہ جن کی بھی عبادت کرتے ہیں پس وہ سورج کی عبادت کرتے ہیں یا چاند، ستاروں اور جانوروں درختوں اور پتھروں کی عبادت کرتے ہیں جب محشر کا دن ہوگا یہ سب ان کے معبود ان عبادت کرنے والوں کے دشمن ہو جائیں گے اور پھر ان کی عبادتوں کا انکار کریں گے کہ ہم نے تو ان سے نہیں کہا تھا کہ یہ ہماری عبادت کرتے بلکہ ہم تو خود خدا کے اطاعت گذار بندے ہیں۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۔ یہ اس کو افتراد کہتے ہیں۔ یہ خطاب رسول خدا سے ہے کہ اے محمد یہ ہمارے قرآن کو افترا اور جھوٹ کا پلندہ کہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن محمد نے خود بنایا ہے خدا کی طرف سے نازل شدہ نہیں ہے تو آپ بھی ان سے کہہ دیں۔

قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۔ اگر میں نے افترا کیا ہے تو تم تو میرے کام آنے والے نہیں ہو۔

یعنی اگر میں نے اس قرآن میں افترا کیا ہے تو خواہ مجھے ثواب ملے یا عقاب تم میرے کسی کام آنے والے نہیں ہو یعنی پھر میرا معاملہ خدا کے ساتھ ہوگا۔

هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۔ اور وہ خدا خوب جانتا ہے کہ تم اس کے بارے میں کیا کیا باتیں کرتے ہو۔

یعنی جو تم جھوٹ بولتے ہو اور اس کی آیات کی تکذیب کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔

كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ اور میرے اور تمھارے درمیان گواہی کے لئے وہ کافی ہے جو بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔

اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ ۔ آپ کہہ دیں کہ میں کوئی نئی قسم کا رسول نہیں ہوں۔

یعنی اے میرے رسول آپ ان سے فرمادیں کہ میں کوئی اکیلا ہی رسول بن کر معبوث نہیں ہوا بلکہ میرے سے قبل بھی بہت زیادہ رسول خدا نے معبوث فرمائے تھے۔ اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ تم میرے ساتھ کیا سلوک کرنے والے ہو اور میں تمھارے بارے میں کیا کروں گا میں تو فقط وحی الٰہی کی اتباع کرنے والا ہوں اور میں فقط ایک واضح و روشن قسم کا ڈرانے والا ہوں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ آپ کہہ دیں کہ تمھارا کیا خیال ہے کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اور تم نے اس کا انکار کر دیا جب کہ بنی اسرائیل کا ایک گواہ ایسی ہی بات کی گواہی دے چکا ہے اور وہ ایمان بھی لایا ہے پھر بھی تم غرور کرنے والے ہے۔ بے شک اللہ ظالموں کو ھدایت کرنے والا نہیں ہے۔

اللہ کہہ رہا ہے کہ اے میرے رسول آپ ان سے کہہ دیں کہ قرآن خدا کی طرف سے ہے اور اس پر ایک گواہ گواہی دے چکا ہے اور وہ اس نے خدا کی طرف سے ہونے پر ایمان بھی لا چکا ہے اور تم ہو کہ اس کا انکار کرتے ہوئے غرور و تکبر سے کام لے رہے ہو۔ علامہ فرماتے ہیں یہ شاہد سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور یہ دین و برھان قرآن کی سورہ ہود کی یہ والی آیت ہے جس میں خدا نے فرمایا:

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ اس آیت میں شاہد سے بھی امیر المومنین علی علیہ السلام مراد ہیں تو یہ دلیل ہے کہ وہ شاہد سے بھی علی علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ (شاید علامہ کی مراد اس آیت کے علاوہ دوسری آیات میں شاہد سے کا لفظ استعمال ہوا ہے اس سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں ورنہ خود اس آیت کا سابقہ و لاحقہ اس کو بیان نہی کرتا کہ مراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں)

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ بے شک جن لوگوں نے اللہ کو اپنا رب کہا اور پھر وہ جمے رہے ان کے لئے نہ خوف ہے اور نہ کوئی رنج۔

علامہ فرماتے ہیں وہ افراد جو علی علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرتے ہیں اور پھر اس پر ثابت قدم رہتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن کوئی خوف اور کوئی رنج نہیں ہوگا۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۔ اور ہم نے انسان کو نصیحت کی ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ احسان کرے۔

ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ احسان سے مراد رسول خدا کی ذات ہے۔ اور والدین سے مراد ہے کہ اپنے دو والدوں کے ساتھ یعنی اس دو والدوں سے مراد امام حسن و حسین علیہما السلام ہیں۔ پھر امام حسین کے بارے میں خدا بیان کر رہا ہے۔

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۔ اور اس کی ماں نے بڑے رنج کے ساتھ اس کو اپنے شکم میں تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاطمہ کو خبر دی حسین علیہ السلام کی خوشخبری دی۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ قیامت تک کے لئے امامت اس کی اولاد میں ہوگی اور پھر آپ نے اس کے بارے میں جو مصائب اس پر اور اس کی اولاد پر نازل ہونے والے تھے ان کے بارے میں خبر دی آپ نے فرمایا اس کو میری امت بے جرم و خطا قتل کر دے گی۔ اور اس کی اولاد اور ساتھیوں کو بھی قتل کر دے گی۔ تو بی بی نے عرض کیا، بابا مجھے ایسے بچے کی کیا ضرورت کہ جس کو بے جرم قتل کر دیا جائے اور مجھے صدمہ ہوگا پھر آپ نے فرمایا اس شھادت کے عوض خدا قیامت تک کے لئے امامت اس کی نسل میں سے قرار دے گا اور خدا اس کو علم دے گا یہ تو قتل کیا جائے گا اور پھر مھدی جو کہ قائم آل محمد کو واپس دنیا میں پلٹایا جائے گا پھر اس کی مدد کی جائے گی اور وہ قائم اس کے تمام قاتلوں کو قتل کرے گا اور پھر اس کو پوری دنیا کا مالک قرار دیا جائے گا۔

خدا نے فرمایا:

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ خدا ارادہ رکھتا ہے کہ وہ لوگ جو زمین پر کمزور قرار دئے گئے ہیں ان پر احسان کرے۔

اس سے مراد امام حسین علیہ السلام ہی ہیں۔

جیسا کہ خدا نے پھر فرمایا:

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ۝۱۰۵

کہ ہم نے زبور و قرآن میں لکھ دیا ہے کہ زمین کا وارث ہم اپنے نیک و صالح بندوں کو قرار دیں گے۔ (انبیاء)

اس سے مراد بھی امام حسین علیہ السلام اور ان کی نسل کا قائم مہدی علیہ السلام ہیں۔ پس خدا نے اپنے نبی کو یہ بشارت دی ہے کہ آپ کی اہل بیت کو ہی ہم زمین کا وارث قرار دیں گے اور یہ دنیا کی طرف دوبارہ پلٹائے جائیں گے۔ اور اپنے قاتلوں کو خود قتل کریں گے تو رسول خدا نے اس کے بارے میں اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا کو خبر دی اور پھر امام حسین کے قتل کی خبر دی۔ تو بی بی کے لئے اس کا حمل ناگوار ہو گیا۔ پھر اس کے بعد حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے کسی انسان کو دیکھا کہ جس کو بیٹے کی بشارت دی جائے اور پھر اس کے حمل کو بڑا دکھ بھرا قرار دے کر وہ تو خوش ہو جاتا ہے تو جو قرآن نے بیان کیا کہ اس نے ماں کی اس کو شکم میں دکھ کے ساتھ رکھا وہ اسی وجہ سے تھا اور اس کی پیدائش پر بھی دکھ ہوا اور سارے گھر والے خوب روئے۔ اس وجہ سے جو اس کے ساتھ ہونے والا تھا۔ اور حسن و حسین علیہما السلام کے درمیان ایک ایک ماہ کا فاصلہ ہے یعنی امام حسن علیہ السلام کی ولادت کے ایک ماہ کے بعد امام حسین علیہ السلام کا حمل ہوا اور آپ شکم مادر میں چھ ماہ کی مدت ہی رہے۔ اور چھ ماہ کے بعد آپ کی ولادت ہو گئی۔

یہ مراد ہے جو خدا نے فرمایا:

وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۔ اس کا حمل اور دودھ کی مدت دونوں تیس (30) ماہ ہے۔

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ۔ اور جس نے اپنے ماں اور باپ سے یہ کہا کہ تمہارے لئے حیف ہے کہ تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں دوبارہ قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گذر چکی ہیں اور وہ دونوں فریاد کر رہے تھے کہ یہ بڑی افسوس ناک بات ہے بیٹا ایمان لے آیا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے تو کہنے لگا کہ یہ سب پرانے لوگوں کی باتیں ہیں۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

علامہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عباس بن محمد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے حسن بن سہل سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے مرفوعاً جابر بن عبداللہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے قبل امام حسین علیہ السلام کی مدحت و تعریف ذکر کی گئی تھی تو اس کے بعد عبدالرحمن بن ابی بکر کی مذمت کی جا رہی ہے۔ جناب جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ہی حدیث حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر خدا کی قسم اگر حسین علیہ

السلام سے پہلے دعوت و دعا ہو جاتی کہ "اے میرے خدا یا میری ذریت کی اصلاح فرما" یعنی تمام ذریت کے لئے ہے تو پھر آپ کی نسل کے تمام افراد امام ہوتے۔ لیکن یہ دعوت و دعا جس کا ذکر ہوا ہے کہ اے خدا یا میری ذریت کی اصلاح فرما پس ان میں سے بعض آئمہ ہیں جو ایک کے بعد ایک پس خدا اپنی حجت کو ان میں قیامت تک کے لئے قائم رکھے گا۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ

(ترجمہ) اور جس دن کفار کو جہنم کے سامنے پیش کیا جائے گا کہ تم نے اپنے سارے مزے دنیا ہی کی زندگی میں لے لئے اور وہاں آرام کر لیا۔

یعنی تم نے دنیا میں خوب کھایا پیا۔ اچھے لباس زیب تن کئے اچھی اچھی سواریوں پر تم سوار ہوئے اور اچھے اچھے محلوں میں تم سکونت پذیر رہے ہو تم نے تو دنیا میں خوب مزے لئے ہیں لہٰذا اب آخرت میں تمہارے لئے کچھ نہیں ہے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ کفار سے مراد بنی فلاں کے افراد مراد ہیں۔

فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ تو آج ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی۔ یعنی آج تم کو ذلیل کر دینے والی پیاس کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تم زمین پر بلا وجہ اکڑ رہے تھے اور اپنے خدا کی نافرمانی کر رہے تھے۔

آیت ۲۱ تا ۳۵

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ۝۲۱ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝۲۲ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۡ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ۝۲۳ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ

هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ
شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا
لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ
اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ
مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ
اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ
يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا
اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ
بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ
ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ
فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا
بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا
تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا
سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ

اور قوم عاد کے بھائی ہود کو یاد کیجئے کہ انہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا۔۔۔اور ان کے قبل و بعد بہت سے پیغمبر گزر چکے ہیں۔۔۔کہ خبردار اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو میں تمہارے بارے میں ایک بڑے سخت دن کے عذاب سے خوفزدہ ہوں (۲۱) ان لوگوں نے کہا کہ کیا تم اسی لئے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے خداؤں سے منحرف کردو تو اس عذاب کو لے آؤ جس سے ہمیں ڈرا رہے ہو اگر اپنی بات میں سچے ہو (۲۲) انہوں نے کہا کہ علم تو بس خدا کے پاس ہے اور میں اسی کے پیغام کو پہنچا دیتا ہوں جو میرے حوالے کیا گیا ہے لیکن میں تمہیں بہر حال جاہل قوم سمجھ رہا ہوں (۲۳) اس کے بعد جب ان لوگوں نے بادل کو دیکھا کہ ان کی وادیوں کی طرف چلا آرہا ہے تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہمارے اوپر برسنے والا ہے۔۔۔حالانکہ یہ وہی عذاب ہے جس کی تمہیں جلدی تھی یہ وہی ہوا ہے جس کے اندر دردناک عذاب ہے (۲۴) یہ حکم خدا سے ہر شے کو تباہ و برباد کردے گی۔نتیجہ یہ ہوا کہ سوائے مکانات کے کچھ نہ نظر آیا اور ہم اسی طرح مجرم قوم کو سزا دیا کرتے ہیں (۲۵) اور یقیناً ہم نے ان کو وہ اختیارات دیئے تھے جو تم کو نہیں دیئے ہیں اور ان کے لئے کان،

آنکھ، دل سب قرار دیئے تھے لیکن نہ انہیں کانوں نے کوئی فائدہ پہنچایا اور نہ آنکھوں اور دلوں نے کہ وہ آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والے افراد تھے اور انہیں عذاب نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے (۲۶) اور یقیناً ہم نے تمہارے گرد بہت سی بستیوں کو تباہ کر دیا ہے اور اپنی نشانیوں کو پلٹ پلٹ کر دکھلایا ہے کہ شاید یہ حق کی طرف واپس آجائیں (۲۷) تو وہ لوگ ان کے کام کیوں نہیں آئے جن کو انہوں نے خدا کو چھوڑ کر وسیلہ تقرب کے طور پر خدا بنا لیا تھا بلکہ وہ تو غائب ہی ہو گئے اور یہ ان لوگوں کا وہ جھوٹ اور افترا ہے جو وہ برابر تیار کیا کرتے تھے (۲۸) اور جب ہم نے جنات میں سے ایک گروہ کو آپ کی طرف متوجہ کیا کہ قرآن سنیں تو جب وہ حاضر ہوئے تو آپس میں کہنے لگے کہ خاموشی سے سنو پھر جب تلاوت تمام ہو گئی تو فوراً پلٹ کر اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر آ گئے (۲۹) کہنے لگے کہ اے قوم والو ہم نے ایک کتاب کو سنا ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے یہ اپنے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور حق و انصاف اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرنے والی ہے (۳۰) قوم والو اللہ کی طرف دعوت دینے والے کی آواز پر لبیک کہو اور اس پر ایمان لے آؤ تا کہ اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے پناہ دے دے (۳۱) اور جو بھی داعی الٰہی کی آواز پر لبیک نہیں کہے گا وہ روئے زمین پر خدا کو عاجز نہیں کر سکتا ہے اور اس کے لئے خدا کے علاوہ کوئی سرپرست بھی نہیں ہے بیشک یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں (۳۲) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جس خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور وہ ان کی تخلیق سے عاجز نہیں تھا وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے کہ یقیناً وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۳۳) اور جس دن یہ کفار جہنّم کے سامنے پیش کئے جائیں گے کہ کیا یہ حق نہیں ہے تو سب کہیں گے کہ بیشک پروردگار کی قسم یہ سب حق ہے تو ارشاد ہوگا کہ اب عذاب کا مزہ چکھو کہ تم پہلے اس کا انکار کر رہے تھے (۳۴) پیغمبر آپ اسی طرح صبر کریں جس طرح پہلے کے صاحبان عزم رسولوں نے صبر کیا ہے اور عذاب کے لئے جلدی نہ کریں یہ لوگ جس دن بھی اس عذاب کو دیکھیں گے جس سے ڈرایا جا رہا ہے تو ایسا محسوس کریں گے جیسے دنیا میں ایک دن کی ایک

گھڑی ہی ٹھہرے ہیں یہ قرآن اتمامِ حجت ہے اور کیا فاسقوں کے علاوہ کسی اور قوم کو ہلاک کیا جائے گا (۳۵)

تفسیر

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ ۔ اور تم قوم عاد کے بھائی (ھود) کو یاد کرو کہ انہوں نے اپنے قوم کو احقاف سے ڈرایا تھا۔

احقاف: علامہ فرماتے ہیں کہ احقاف ایک علاقہ ہے جو عاد کے شہروں میں شقوق سے لیکر اجفر تک یہ چار منازل پر مشتمل تھا۔

علامہ علی بن ابراہیم قمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ معتصم نے بطائنہ میں ایک کنویں کے کھودنے کا حکم دیا تو اس کے حکم سے تین سو ہاتھ گہرا کنواں کھودا گیا لیکن اس سے پانی نہ ملا۔ تو مزدوروں نے کنویں کو اسی حالت پر ہی چھوڑ دیا اور اس کی مزید کھدائی نہ کی گئی۔ پھر جب متوکل کی حکومت قائم ہوئی تو اس نے اس کنویں کی دوبارہ کھدائی کا حکم صادر کیا کہ اس کی کھدائی مکمل کر کے اس سے پانی نکالا جائے۔ چنانچہ متوکل کے حکم پر جب دوبارہ کھدائی کی گئی تو اس کی تہہ سے ایک چٹان برآمد ہوئی تو جب اس کو توڑا گیا تو اس کے نیچے سے انتہائی ٹھنڈی ہوا برآمد ہوئی اور کنویں میں موجود افراد اس کی تاب نہ لا سکے وہ سب وہیں مر گئے۔ کنویں کا کام روک دیا گیا اور متوکل کو اس واقعہ کی خبر دی گئی متوکل یہ خبر سن کر حیران رہ گیا متوکل اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا تو اس نے اس کے بارے میں جاننا چاہا لیکن کسی کی طرف سے اس کا تسلی بخش جواب نہ مل سکا۔ آخر کار اس کو کہا گیا کہ اس کے بارے میں فرزند رضا ابوالحسن علی بن محمد النقی علیہ السلام سے اس کے بارے میں دریافت کیا جائے۔ چنانچہ اس نے آپ علیہ السلام کی طرف خط لکھا اور اس میں سارا واقعہ تحریر کیا اور عرض کی کہ اس کی توجیہہ و وجہ بیان کریں۔ امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا یہ جگہ احقاف کا علاقہ ہے یہاں حضرت ھود کی قوم عاد رہائش پذیر تھی۔ تو خدا نے ان کو تیز اور ٹھنڈی ہوا سے ہلاک کیا تھا۔ اس کے بعد خدا پھر قوم عاد کے حالات کی حکایت کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۔ ان لوگوں نے کہا کہ کیا تم اسی لئے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے خداؤں سے منحرف کر دو۔

یعنی آپ ہمیں ہمارے ان خداؤں سے روکنے آئے ہو کہ جن کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد ہمیشہ سے کرتے آ رہے ہیں۔ ہم آپ کی کوئی بات ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ آپ اس عذاب کو ہمارے لئے لے آئیں جس سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہیں۔

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۔ اگر آپ واقعہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو ہمارے لئے عذاب لے آؤ۔ علامہ

آنکھ، دل سب قرار دیئے تھے لیکن نہ انہیں کانوں نے کوئی فائدہ پہنچایا اور نہ آنکھوں اور دلوں نے کہ وہ آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والے افراد تھے اور انہیں عذاب نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے (۲۶) اور یقیناً ہم نے تمہارے گرد بہت سی بستیوں کو تباہ کر دیا ہے اور اپنی نشانیوں کو پلٹ پلٹ کر دکھلایا ہے کہ شاید یہ حق کی طرف واپس آجائیں (۲۷) تو وہ لوگ ان کے کام کیوں نہیں آئے جن کو انہوں نے خدا کو چھوڑ کر وسیلہ تقرب کے طور پر خدا بنا لیا تھا بلکہ وہ تو غائب ہی ہو گئے اور یہ ان لوگوں کا وہ جھوٹ اور افترا ہے جو وہ برابر تیار کیا کرتے تھے (۲۸) اور جب ہم نے جنات میں سے ایک گروہ کو آپ کی طرف متوجہ کیا کہ قرآن سنیں تو جب وہ حاضر ہوئے تو آپس میں کہنے لگے کہ خاموشی سے سنو پھر جب تلاوت تمام ہو گئی تو فوراً پلٹ کر اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر آ گئے (۲۹) کہنے لگے کہ اے قوم والو ہم نے ایک کتاب کو سنا ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے یہ اپنے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور حق و انصاف اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرنے والی ہے (۳۰) قوم والو اللہ کی طرف دعوت دینے والے کی آواز پر لبیک کہو اور اس پر ایمان لے آؤ تا کہ اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے پناہ دے دے (۳۱) اور جو بھی داعی الٰہی کی آواز پر لبیک نہیں کہے گا وہ روئے زمین پر خدا کو عاجز نہیں کر سکتا ہے اور اس کے لئے خدا کے علاوہ کوئی سرپرست بھی نہیں ہے بیشک یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں (۳۲) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جس خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور وہ ان کی تخلیق سے عاجز نہیں تھا وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے کہ یقیناً وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۳۳) اور جس دن یہ کفار جہنّم کے سامنے پیش کئے جائیں گے کہ کیا یہ حق نہیں ہے تو سب کہیں گے کہ بیشک پروردگار کی قسم یہ سب حق ہے تو ارشاد ہو گا کہ اب عذاب کا مزہ چکھو کہ تم پہلے اس کا انکار کر رہے تھے (۳۴) پیغمبر آپ اسی طرح صبر کریں جس طرح پہلے کے صاحبان عزم رسولوں نے صبر کیا ہے اور عذاب کے لئے جلدی نہ کریں یہ لوگ جس دن بھی اس عذاب کو دیکھیں گے جس سے ڈرایا جا رہا ہے تو ایسا محسوس کریں گے جیسے دنیا میں ایک دن کی ایک

گھڑی ہی ٹھہرے ہیں یہ قرآن اتمامِ حجت ہے اور کیا فاسقوں کے علاوہ کسی اور قوم کو ہلاک کیا جائے گا (۳۵)

تفسیر

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ ۔ اور تم قوم عاد کے بھائی (ھود) کو یاد کرو کہ انہوں نے اپنے قوم کو احقاف سے ڈرایا تھا۔

احقاف: علامہ فرماتے ہیں کہ احقاف ایک علاقہ ہے جو عاد کے شہروں میں شقوق سے لیکر احفر تک یہ چار منازل پر مشتمل تھا۔

علامہ علی بن ابراہیم قمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ معتصم نے بطائنہ میں ایک کنویں کے کھودنے کا حکم دیا تو اس کے حکم سے تین سو ہاتھ گہرا کنواں کھودا گیا لیکن اس سے پانی نہ ملا۔ تو مزدوروں نے کنویں کو اسی حالت پر ہی چھوڑ دیا اور اس کی مزید کھدائی نہ کی گئی۔ پھر جب متوکل کی حکومت قائم ہوئی تو اس نے اس کنویں کی دوبارہ کھدائی کا حکم صادر کیا کہ اس کی کھدائی مکمل کر کے اس سے پانی نکالا جائے۔ چنانچہ متوکل کے حکم پر جب دوبارہ کھدائی کی گئی تو اس کی تہہ سے ایک چٹان برآمد ہوئی تو جب اس کو توڑا گیا تو اس کے نیچے سے انتہائی ٹھنڈی ہوا برآمد ہوئی اور کنویں میں موجود افراد اس کی تاب نہ لا سکے وہ سب وہیں مر گئے۔ کنویں کا کام روک دیا گیا اور متوکل کو اس واقعہ کی خبر دی گئی متوکل یہ خبر سن کر حیران رہ گیا متوکل اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا تو اس نے اس کے بارے میں جاننا چاہا لیکن کسی کی طرف سے اس کا تسلی بخش جواب نہ مل سکا۔ آخر کار اس کو کہا گیا کہ اس کے بارے میں فرزند رضا ابوالحسن علی بن محمد النقی علیہ السلام سے اس کے بارے میں دریافت کیا جائے۔ چنانچہ اس نے آپ علیہ السلام کی طرف خط لکھا اور اس میں سارا واقعہ تحریر کیا اور عرض کی کہ اس کی توجیہہ و وجہ بیان کریں۔ امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا یہ جگہ احقاف کا علاقہ ہے یہاں حضرت ھود کی قوم عاد رہائش پذیر تھی۔ تو خدا نے ان کو تیز اور ٹھنڈی ہوا سے ہلاک کیا تھا۔ اس کے بعد خدا پھر قوم عاد کے حالات کی حکایت کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۔ ان لوگوں نے کہا کہ کیا تم اسی لئے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے خداؤں سے منحرف کر دو۔

یعنی آپ ہمیں ہمارے ان خداؤں سے روکنے آئے ہو کہ جن کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد ہمیشہ سے کرتے آ رہے ہیں۔ ہم آپ کی کوئی بات ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ آپ اس عذاب کو ہمارے لئے لے آئیں جس سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہیں۔

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۔ اگر آپ واقعہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو ہمارے لئے عذاب لے آؤ۔ علامہ

فرماتے ہیں اس احقاف کے علاقے کا نبی حضرت ھود علیہ السلام تھے۔ اور یہ علاقہ بہت زرخیز تھا اور اس کے شھروں میں ہر قسم کی زندگی کی سھولت موجود تھی اور یہ سارے بت پرست تھے خدا کے نبی ان کو بتوں کی عبادت سے روکتے تھے لیکن وہ باز نہیں آتے تھے بلکہ الٹا نبی کو اذیت دیتے تھے اور کہتے کہ جس عذاب سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہیں وہ ہمارے لئے لے آئیں۔ تو خدا نے اس سے سات سال تک کے لئے بارش کو روک دیا جس کی وجہ سے ان کی زمینیں بنجر ہوگئیں اور زندگی دن بہ دن ان کے شھروں میں مشکل ہوگئی۔ جناب ھود ان سے فرماتے جیسا کہ سورہ ھود میں ذکر ہوا ہے کہ تم لوگ توبہ کرو اور خدا سے طلب مغفرت کرو اور اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ اور مجرم نہ بنو۔ لیکن وہ ایمان لانے والے نہیں تھے۔ بلکہ وہ اپنی سرکشی پر باقی رہے۔ تو خدا نے جناب ھود پر وحی نازل کی کہ ان پر عذاب آنے والا ہے۔ اور فلاں وقت ان پر عذاب نازل ہوگا۔ تیز اور دردناک ہوا ان پر مسلط کی جائے گی۔ جب وہ مقررہ وقت آیا تو آسمان پر بادل آگئے۔ جب قوم نے بادلوں کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے کہ اب ہمارے لئے بارش برسنے والی ہے تو جناب ھود علیہ السلام نے فرمایا اب جلدی نہ کرو اور خوش نہ ہونا یہ وہ وقت عذاب ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ جس کی تمھیں جلدی تھی۔ یہ وہی ہوا ہے جس کے اندر دردناک عذاب ہے اور ہوا حکم خدا سے ہر چیز کو تباہ و برباد کر دے گی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہوا کے چلنے سے سوائے مکانات کے اور کوئی چیز نہ بچی سب ختم ہوگیا جیسا کہ قرآن اس کی حکایت کر رہا ہے۔

فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۔ کے سوائے مکانوں کے اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ قوم ھود کے ھلاک ہونے کا جو واقعہ بیان ہوا ہے حقیقت میں امت محمد کے لئے تحذیر ہے۔ ان کو ڈرایا جا رہا ہے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۔ اور یقین ہم نے ان کو وہ اختیارات دئے تھے جو تم (قریش) کو نہیں دئے گئے اور ان کے لئے ہم نے کان، آنکھیں اور دل قرار دیا تھا۔

یہ خطاب مکہ کے قریش سے ہے کہ قوم عاد کو جو اختیار و وسائل زندگی دئے گئے تھے وہ تم لوگوں کو نہیں دئے گئے اور ان وسائل کے باوجود وہ کان رکھنے کے باوجود ہمارے نبی کی بات کو نہیں سنتے تھے اور آنکھیں ہونے کے باوجود بھی ہماری آیات کو نہیں دیکھتے تھے اور دل و دماغ ہونے کے باوجود بھی ہماری آیات میں غور نہیں کرتے تھے بلکہ انہوں نے کفر کیا جس کی وجہ سے ہمارا ان پر عذاب نازل ہوا۔ اے قریش والو تم بھی ہمارے عذاب سے ڈرو۔ ایسا نہ ہو کہ ویسا ہی دردناک عذاب تمھارے لئے بھی آجائے۔ اس کے بعد خدا پھر قریش سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ ۔ اور یقیناً ہم نے تمھارے اردگرد کی بہت سی بستیاں تباہ کر دیں اور ہم نے اپنی نشانیاں بار بار تم کو دیکھائی ہیں۔ یعنی قوم عاد اور قوم صالح اور قوم لوط کے بہت سے شھروں کو ہم نے ھلاک و برباد کر دیا اور پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لے رہے۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۔ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۔ وہ لوگ آج ان کے کام کیوں نہیں آئے جن کو انھوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنا معبود بنایا ہوا تھا بلکہ وہ تو غائب ہی ہونگے بلکہ گمراہ ہیں۔ یعنی یہ باطل پر ہیں۔

وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ ۔ اور یہ ان لوگوں کا جھوٹ و افترا ہے۔ یعنی کذب و جھوٹ۔ جو وہ برابر جھوٹ تیار کرتے تھے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ (ترجمہ) اور یاد کریں اس وقت کو جب ہم نے جنات کے ایک گروپ کو آپ کی طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں۔

شانِ نزول:

علامہ علی بن ابراھیم فرماتے ہیں کہ ان آیات کا شان نزول یوں ہے۔ کہ رسول اکرم تبلیغ دین کے لئے مکہ سے بازار عکاظ گئے اور آپ کے ساتھ حضرت زید بن حارث تھے۔ کسی نے بھی تبلیغ کو قبول نہ کیا وہاں سے مایوس ہو کر آپ ﷺ مکہ کو واپس آرہے تھے جب آپ کا گذر ''وادی مجنہ'' سے ہوا تو آپ وہاں رک گئے اور نماز تہجد پڑھی اس اثنا میں وہاں سے قوم جنات کے ایک گروہ کا گذر ہوا تو جب آپ کی آواز سنی تو وہ رک گئے۔ اسے بڑی توجہ سے سنتے رہے اور ایک دوسرے کو خاموش رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ جب تلاوت ختم ہوگئی تو یہ گروہ اپنی قوم کے پاس آیا اور انہیں تبلیغ کی اور ان سے کہا اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی اور وہ سابقہ کتابوں کی تائید کرتی ہے اور وہ کتاب حق اور صراط مستقیم کی رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! خدا کے داعی کی آواز پر لبیک کہو اور اس پر ایمان لاؤ۔ خدا تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے پناہ دے گا۔ اور جو کوئی اللہ کے داعی کی بات نہ مانے تو وہ زمین پر رہ کر اللہ کو عاجز نہ کر سکے گا اور خدا کے علاوہ اس کے کوئی سرپرست نہ ہونگے اور ایسے لوگ واضح گمراہی میں ہونگے پھر وہ لوگ رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں شریعت اسلام کے ضروری مسائل کی تعلیم دی۔ جنات کے قبول اسلام کے واقعے کو اللہ نے سورہ جن میں بھی بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ان پر ان کی قوم کے ایک فرد کو حاکم مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد جنات اکثر حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تعلیم اسلام لیتے رہتے۔ حضرت محمد ﷺ نے ان کی تعلیم و تربیت کا کام حضرت علی علیہ السلام کے سپرد کیا۔ پھر آپ نے انہیں تعلیم دی۔ جنات میں مومن۔ کافر۔ ناصبی۔ یہودی۔ عیسائی۔ اور مجوسی ہر طرح کے افراد پائے جاتے ہیں اور ان کے حوادث اعلیٰ کا نام ''جان'' تھا۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایمان دار جن جنت میں داخل ہونگے؟ آپ نے فرمایا! خدا نے جنت و دوزخ کے درمیان کچھ جزیرے بنائے ہیں۔ جہاں مومن جنات اور گناہگار شیعوں کو رکھا جائے گا اس کے بعد خدا دھریوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرما رہا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۔ بَلٰٓى

اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۳﴾

(ترجمہ) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جس خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے وہ ان کے خلق کرنے سے عاجز نہیں تھا۔ وہ اس بات پر بھی قادر ہے مردوں کو دوبارہ زندہ کرے۔ کیوں نہیں؟ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی کو صبر کی تلقین کر رہا ہے۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ۔ اے محمد آپ ایسے ہی صبر کریں جیسے اولوالعزم رسول صبر کرتے ہیں۔

اولوالعزم رسول سے مراد حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ۔ وحضرت عیسیٰ علیہم السلام ہیں۔ اور ان کو اولوالعزم اس لئے کہ جاتا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے اللہ کی توحید کا اقرار فرمایا تھا اور اپنے سے قبل اور اپنے سے بعد کے نبیوں کا اقرار کیا تھا۔ اور انہوں یہ عزم عہد کیا تھا۔ لوگوں کی طرف سے اذیتیں اور مصائب پر وہ صبر کریں گے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۔ آپ ان کے بارے میں عذاب کو طلب کرنے میں جلدی نہ کریں۔

كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ ۔ یہ لوگ جب بھی اس عذاب کو دیکھیں گے جس سے ڈرایا جا رہا ہے تو یہ ایسا محسوس کریں گے جیسے دنیا میں ایک دن کی گھڑی ہی رہے ہیں یہ قرآن ان کے لئے اتمام حجت ہے۔ یعنی اے رسول آپ ان کے لئے عذاب کو طلب کرنے میں جلدی نہ کریں۔ ان پر عذاب ضرور آئے گا اور قیامت کا دن جس سے ان کو ڈرایا جا رہا ہے اس دن جب یہ ہمارے عذاب کو دیکھیں گے تو یہ خود محسوس کریں گے کہ ان کو عذاب بہت جلدی مل گیا۔ کیوں یہ دنیا میں ایک دن کا بعض حصہ ہی رہے ہیں اور اس کے بعد ان کو عذاب مل گیا اور فقط ان کو تبلیغ کریں۔

فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ۔ کیا فاسقوں کے علاوہ کسی اور قوم کو ھلاک کیا جائے گا؟
یعنی فقط قوم فاسق ہی ھلاک ہوگی۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ

سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدنی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 38 ہے اور اس کے چار (4) رکوع ہیں۔ قرآن میں موجود ترتیب میں اس کا نمبر 47 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 95 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص سورہ مبارکہ محمد کی تلاوت کرے گا اس کے دل میں دین کے متعلق کبھی کوئی شک واضطراب پیدا نہیں ہوگا اور خدا اسے کبھی غربت وفقر میں مبتلا نہیں کرے گا اور وہ پوری زندگی حاکم کے ظلم سے محفوظ رہے گا اور موت تک وہ کفر وشرک سے محفوظ رہے گا اور اس کی موت کے بعد خدا ایک ہزار فرشتے اس کی قبر پر متوکل کرے گا جو اس کی قبر پر نماز پڑھتے رہیں گے۔ اور اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا۔ اور وہ فرشتے قیامت تک اس کی قبر پر وہیں رہیں گے۔ اور قیامت کے دن اس کے ساتھ چلتے ہوئے خدا کے حضور لے آئیں گے اور وہ شخص اللہ اور اس کے رسول کی امان میں ہوگا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿۳﴾ فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ

كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ
فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۙ وَلَوْ
يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۠ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ
قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ
بَالَهُمْ ۝۵ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝۶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ
تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۸ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ
فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝۹ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
اَمْثَالُهَا ۝۱۰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى
لَهُمْ ۝۱۱ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ
الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝۱۲ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ
قَرْيَتِكَ الَّتِيْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝۱۳ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ۝۱۴ مَثَلُ
الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ

مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ
مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ
اَمْعَآءَهُمْ ۝۱۵ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ
عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ۝۱۶ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا
زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝۱۷ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ
تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ
ذِكْرٰىهُمْ ۝۱۸ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۝۱۹

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکا خدا نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا (۱) اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا اور نیک اعمال کئے اور جو کچھ محمد پر نازل کیا گیا ہے اور پروردگار کی طرف سے برحق بھی ہے اس پر ایمان لے آئے تو خدا نے ان کی برائیوں کو دور کر دیا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دی (۲) یہ اس لئے کہ کفار نے باطل کا اتباع کیا ہے اور صاحبانِ ایمان نے اپنے پروردگار کی طرف سے آنے والے حق کا اتباع کیا ہے اور خدا اسی طرح لوگوں کے لئے

مثالیں بیان کرتا ہے (۳) پس جب کفار سے مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں اڑا دو یہاں تک کہ جب زخموں سے چور ہو جائیں تو ان کی مشکیں باندھ لو پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دیا جائے یا فدیہ لے لیا جائے یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہ یاد رکھنا اور اگر خدا چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن وہ ایک کو دوسرے کے ذریعہ آزمانا چاہتا ہے اور جو لوگ اس کی راہ میں قتل ہوئے وہ ان کے اعمال کو ضائع نہیں کر سکتا ہے (۴) وہ عنقریب انہیں منزل تک پہنچا دے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا (۵) وہ انہیں اس جنّت میں داخل کرے گا جو انہیں پہلے سے پہنچوا چکا ہے (۶) ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم بنا دے گا (۷) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے واسطے ڈگمگاہٹ ہے اور ان کے اعمال برباد ہیں (۸) یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا کے نازل کئے ہوئے احکام کو برا سمجھا تو خدا نے بھی ان کے اعمال کو ضائع کر دیا (۹) تو کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی ہے کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے والوں کا کیا انجام ہوا ہے بیشک اللہ نے انہیں تباہ و برباد کر دیا ہے اور کفار کے لئے بالکل ایسی ہی سزا مقرر ہے (۱۰) یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ صاحبانِ ایمان کا مولا اور سرپرست ہے اور کافروں کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے (۱۱) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال انجام دیئے خدا انہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ مزے کر رہے ہیں اور اسی طرح کھا رہے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں اور ان کا آخری ٹھکانا جہنّم ہی ہے (۱۲) اور کتنی ہی بستیاں تھیں جو تمہاری اس بستی سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں جس سے تمہیں نکال دیا ہے جب ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو کوئی مدد کرنے والا بھی نہ پیدا ہوا (۱۳) تو کیا جس کے پاس پروردگار کی طرف سے کھلی ہوئی دلیل موجود ہے وہ اس کے مثل ہو سکتا ہے جس کے لئے اس کے بدترین اعمال سنوار دیئے گئے ہیں اور پھر ان لوگوں نے اپنی خواہشات کا اتباع کر لیا ہے (۱۴) اس جنّت کی صفت جس کا صاحبانِ تقویٰ سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جس میں کسی طرح کی بو نہیں ہے اور کچھ نہریں دودھ کی بھی

ہیں جن کا مزہ بدلتا ہی نہیں ہے اور کچھ نہریں شراب کی بھی ہیں جن میں پینے والوں کے لئے لذّت ہے اور کچھ نہریں صاف و شفاف شہد کی ہیں اور ان کے لئے ہر طرح کے میوے بھی ہیں اور پروردگار کی طرف سے مغفرت بھی ہے کیا یہ متقی افراد ان کے جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ جہنّم میں رہنے والے ہیں اور جنہیں گرما گرم پانی پلایا جائے گا جس سے آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی (۱۵) اور ان میں سے کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو آپ کی باتیں بظاہر غور سے سنتے ہیں اس کے بعد جب آپ کے پاس سے باہر نکلتے ہیں تو جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے ان سے کہتے ہیں کہ انہوں نے ابھی کیا کہا تھا یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے اور انہوں نے اپنی خواہشات کا اتباع کر لیا ہے (۱۶) اور جن لوگوں نے ہدایت حاصل کر لی خدا نے ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا اور ان کو مزید تقویٰ عنایت فرما دیا (۱۷) پھر کیا یہ لوگ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اچانک ان کے پاس آ جائے جب کہ اس کی علامتیں ظاہر ہو گئی ہیں تو اگر وہ آ بھی گئی تو یہ کیا نصیحت حاصل کریں گے (۱۸) تو یہ سمجھ لو کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور اپنے اور ایماندار مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرتے رہو کہ اللہ تمہارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے خوب باخبر ہے (۱۹)

تفسیر

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ① جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو راہ خدا سے روکا خدا نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو رسول خدا کے بعد مرتد ہو گئے اور انہوں نے آل رسول کے حق کو غصب کیا اور لوگوں کو امیر المومنین کی ولایت اور ان کے بعد دوسرے آئمہ علیہم السلام کی ولایت و امامت سے لوگوں کو روکتے تھے یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنے سارے اعمال جو وہ رسول خدا کے ساتھ رہ کر جہاد کرتے رہے اور رسول کی مدد کرتے رہے وہ اعمال اپنے اس ارتداد کی وجہ سے سارے باطل کر بیٹھے تھے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے ذکریا۔ اور انہوں نے احمد بن محمد سے نقل کیا ہے اور اس نے الحسن بن عباس الحرشی سے نقل کیا ہے۔ اور انہوں نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی رحلت کے بعد مسجد نبوی لوگوں سے بھری تھی وہاں امیر المومنین علی علیہ السلام نے بلند آواز سے اس آیت

کی تلاوت کی۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ① ۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو راہ خدا سے روکا انہوں نے اپنے اعمال کو ضائع کر لیا۔

تو ابن عباس نے آپ سے عرض کیا۔ اے ابا الحسن علیہ السلام یہ جو آپ نے فرمایا ہے کیوں فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے تو قرآن کی آیت کی تلاوت کی ہے۔ پھر ابن عباس نے عرض کیا کہ اے ابوالحسن آپ نے کسی خاص مقصد کے لئے یہ آیت تلاوت کی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

اللہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ۔رسول جو تمھیں دے وہ لے لو اور جس سے وہ روکے اس سے رک جاؤ۔

کیا تم گواہی دیتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو اپنا خلیفہ و نائب قرار دیا تھا؟ ابن عباس نے عرض کیا میں نے فقط آپ کے بارے میں رسول خدا کی وصیت سنی ہے آپ کو خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اے ابن عباس پھر تو نے اس کی بیعت کیوں کی؟

ابن عباس نے کہا یا علی وہاں سارے لوگوں نے اس شخص کی بیعت کر لی تھی اور میں بھی وہاں موجود تھا لہٰذا میں نے اس کی بیعت کر لی۔ امیر مومنین علیہ السلام نے فرمایا ایسے سارے جمع ہو گئے تھے جیسے موسیٰ کی قوم بچھڑے پر جمع ہو گئے تھے اور یہاں تمھاری مثال بھی ایسے ہی ہے۔ تمھاری مثال ایسے ہے جیسے خدا فرماتا ہے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ⑰ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ⑱

اس شخص کی مثل ہے جو آگ کو روشن کرتا ہے اور جب آگ اس کے اردگرد کو روشن کر دیتی ہے اور وہ چلنا چاہتا ہے تو خدا ان کے نور کو لے جاتا ہے اور ان کو پھر تاریکیوں میں چھوڑ دیتا ہے وہ دیکھ نہیں سکتے یہ اندھے، بہرے اور گونگے ہیں جو واپس مڑنے والے نہیں ہیں۔ (سورہ بقرہ)

علامہ علی بن ابراھیم فرماتے ہیں کہ ہمیں الحسین بن محمد نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے رملہ بن محمد سے نقل کیا ہے اور اس نے اپنے اسناد کے ساتھ اسحاق بن عمار سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۔اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دے اور جو کچھ محمد پر نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے۔

یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ محمد پر نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے برحق ہے۔

هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ② اور وہ ایمان لائے یہ خدا کی طرف سے برحق ہے تو خدا نے ان کی برائیوں کو دور کر دیا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دی۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابوذر و سلمان و عمار اور مقداد کے بارے میں نازل ہوئی کہ جنھوں نے رسول خدا کے بعد اپنے رسول سے کئے ہوئے عہد کو نہیں توڑا تھا اور جو کچھ خدا کی طرف سے علی علیہ السلام کے بارے میں رسول پر نازل ہوا تھا اس پر ایمان لائے اور علی علیہ السلام کی ولایت پر ثابت قدم رہے۔ وہ جانتے تھے یہ علی کی ولایت خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے رسول نے خود علی کو مولیٰ نہیں قرار دیا۔ اور علی علیہ السلام کی ولایت خدا کی طرف سے برحق ہے۔ یہ ہی وہ لوگ ہیں خدا نے جن سے برائیوں کو دور کر دیا ہے اور ان کے حالات کی اصلاح کر دی ہے۔ اس کے بعد خدا دوسرے لوگوں کے حالات کو بیان کر رہا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ ۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہوں نے باطل کی اتباع کی ہے۔

فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے رسول خدا اور امیر المومنین علیہ السلام کے دشمنوں کی اتباع کی ہے۔

وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۔ (ترجمہ) اور وہ لوگ جنھوں نے حق کی اتباع کی۔

فرمایا ان سے مراد وہ ہیں جنھوں نے امیر المومنین علیہ السلام کی اتباع کی۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ذکر کیا اور انہوں نے ہمارے اصحاب کے ذریعے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا کہ سورہ محمدؐ میں ایک آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے اور ایک ہمارے دشمنوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس پر دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے جس میں خدا فرماتا ہے۔

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ③ اللہ ایسے ہی لوگوں کے لئے مثالیں پیش کرتا ہے۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۔ پس جب کفار سے مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں اڑا دو یہاں تک جب زخموں سے چور چور ہو جائیں تو ان کی مشکیں باندھ لو پھر اس کے بعد چاہے ان پر احسان کر کے چھوڑ دیا جائے یا فدیہ لیا جائے یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے۔

یہ یاد رکھنا اور اگر خدا چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن وہ ایک دوسرے کے ذریعے آزمانا چاہتا ہے اور جو لوگ اس کی راہ میں قتل ہوئے وہ ان کے اعمال کو ضائع نہیں کرسکتا ہے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ یہ قتل کا حکم نجم کے ان کفار و مشرکین کے بارے میں ہے جو زنادقہ ہیں یعنی خدا کو نہیں مانتے اور ان کے پاس کوئی کتاب خدا بھی نہیں ہے بلکہ وہ سورج و چاند اور ستاروں کی عبادت کرتے ہیں ان کے لئے حکم ہے کہ ایسے کفار و مشرکین جہاں بھی تمھارے سامنے آئیں ان کی گردنیں اڑا دو۔ اس میں خطابت جماعت کو ہے۔ لیکن اس کا تعلق رسول و امام کے ساتھ ہے یعنی رسول اور ان کے بعد وقت کے امام کے حکم سے یہ کام کیا جائے۔

اس کے بعد خدا امیر المومنین سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ اے ایمان والوں اگر تم خدا کی مدد کروگے تو خدا بھی تمھاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔

علامہ فرماتے ہیں یہ آیت امیر المومنین علی علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے افسوس ہے اور ان کے اعمال برباد ہیں یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا کے نازل کئے ہوئے احکام کو برا جانا تو خدا نے بھی ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

علامہ فرماتے ہیں ان کفار نے علی علیہ السلام کی ولایت کے احکام جو خدا نے نازل کئے ان کو برا جانا اور آپ کی ولایت کا انکار کیا تو خدا نے ان کے اعمال کو غارت کر دیا۔ ابوحمزہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ مراد یہ رسول خدا پر علی علیہ السلام کے بارے میں جو احکام نازل ہوئے ان کے انکار سے ان کفار کے اعمال ضائع ہوئے۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ تو کیا ان لوگوں نے زمین پر سیر نہیں کی ہے تا کہ یہ دیکھتے کہ ان سے پہلے والوں کا کیا انجام ہوا ہے؟ یعنی کیا یہ لوگ گذشتہ امتوں کے انجام کو نہیں دیکھتے ان کے ساتھ کفر و شرک کی وجہ سے کیا سلوک کیا گیا اور ان کو کیسے برباد کیا گیا "دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ" ۔ خدا نے ان کو تباہ و برباد کر دیا

یعنی ان کو عذاب کے ذریعے ھلاک کر دیا پھر فرمایا "وَلِلْكٰفِرِيْنَ" (یعنی وہ لوگ جنھوں نے علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہونے والے احکام اور آپؑ کی ولایت کا انکار کیا)۔ اور آپؑ کی خلافت و امامت کو ناپسند کیا ان کی مثال گذشتہ امتوں جیسی ہے کہ جو عذاب کی وجہ سے ھلاک ہوئیں ہیں۔ اس کے بعد اب خدا ان لوگوں کے بارے میں بیان کر رہا ہے جو علی

علیہ السلام کی ولایت و امامت پر قائم رہے۔

فرمایا: ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ خدا ایمان والوں کا مددگار و سرپرست ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل انجام دے خدا ان کو ایسے باغات میں داخل کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔

یعنی ولایت علی علیہ السلام پر ایمان لائے تو اس وجہ سے وہ ان باغات میں داخل ہونگے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ (اور وہ لوگ جو کافر ہونگے) یعنی جو علی علیہ السلام کے دشمن ہونگے یہ اس دنیا میں مزے کر رہے ہیں اور ایسے کھا رہے ہیں جیسے جانور کھا رہے ہیں اور ان کا آخری ٹھکانہ جھنم ہے۔ اس کے بعد پھر فرمایا:

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ اور کتنی ہی بستیاں تھیں جو تمھاری اس بستی سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں جس سے آپ کو نکال دیا ہے۔ ہم نے ان کو ھلاک کر دیا تو ان کا کوئی مددگار نہیں تھا۔ فرماتے ہیں کہ وہ امتیں جن کو ہم نے ان سے پہلے ھلاک کیا ہے آپ کی اس بستی (مکہ) کہ جس سے آپ کو نکالا گیا ہے ان کے لوگوں سے وہ امتیں کہیں زیادہ طاقتور تھیں اور ان کے پاس وسائل زیادہ تھے لیکن جب ہم نے ان سب کو ھلاک کیا تو کوئی ان کی مدد کرنے والا اور ان کو ہمارے عذاب سے بچانے والا نہیں تھا۔

"اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ" کیا وہ کہ جس کے پاس اپنے رب کی طرف سے کھلی ہوئی دلیل ہے۔

یعنی اس سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔ "كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ" (وہ اس کی مثل ہوسکتا ہے جس کے لئے اس کے برے اعمال سنوار دئے گئے ہیں)۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے امیر المومنین کے حقوق کو غصب کیا۔ یعنی کہ امیر المومنین علی علیہ السلام اور یہ لوگ برابر ہوسکتے ہیں کہ جن کے برے اعمال کو اچھا بنا کر پیش کیا جا رہا ہے جو اپنی خواہشات کی اتباع کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد خدا اپنے دوستوں اور اپنے دشمنوں کے لئے الگ الگ مثالیں پیش کی ہیں دوستوں کے لئے مثال پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۔ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ" اس جنت کی مثل جس کا متقین سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نھریں ہیں جس میں کسی قسم کی کوئی بو نہیں ہے اور کچھ نہریں دودھ کی ہیں جن کا مزہ بدلتا ہی نہیں ہے اور کچھ نہریں شراب کی ہیں جن کے پینے والوں کے لئے لذت ہے اور کچھ نہریں صاف و شفاف شھد کی ہیں اور ان باغات میں ہر قسم کے پھل بھی ہیں اور خدا کی طرف سے مغفرت بھی ہے تو کیا یہ متقی افراد ان لوگوں کی مثل ہوسکتے ہیں کہ جو ہمیشہ جھنم میں رہنے والے ہیں اور انھیں گرم پانی پلایا جائے گا جس سے ان کی آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گی؟۔

ان کے لئے اس جنت میں شراب کی نہریں ہیں یعنی وہ شراب جو خدا کے دوست پئیں گے اس کی خوشبو کستوری کی

مانند ہوگی اور بہت زیادہ لذیز ہوگی۔

اور وہ نہریں صاف وشفاف ہونگی۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی سے فرماتا ہے وہ لوگ جو ایسی جنت میں رہنے والے ہیں وہ ان افراد کے برابر اور مثل ہو سکتے ہیں جو جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے۔ یعنی خدا کا دوست دشمن خدا کی مانند نہیں ہوسکتا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ؕ اور ان اصحاب میں سے تو کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو آپ کی باتیں بظاہر غور سے سنتے ہیں اس کے بعد جب وہ آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو صاحبان علم سے کہتے ہیں ابھی ابھی محمدؐ نے کیا فرمایا تھا؟

یہ آیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے منافقین کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ جو رسول خدا کی باتوں کو سنتے تھے ان پر ایمان نہیں رکھتے تھے اور ان کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور جب وہ رسول خدا کی محفل سے باہر جاتے تو مومنین سے دریافت کیا کرتے تھے ابھی آپؐ نے محفل میں کی فرمایا اور کس کے بارے میں فرمایا تھا تو ان کے بارے میں خدا فرماتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے اور انہوں نے اپنی خواہشات کی اتباع کی ہے۔

حدثنا: علامہ علی ابن ابراھیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن احمد بن ثابت نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے الحسن بن محمد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے سماعۃ سے اور اس نے وھب بن حفص سے اور ان نے ابوبصیرؒ سے اور آپ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا رسول خدا اپنے اصحاب کو پکارتے تھے پس ان میں سے جس کے بارے خدا نیکی کا ارادہ کرتا تھا وہ آپ کی آواز کو سنتا بھی تھا اور یہ بھی پہچانتا تھا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور کس کے بارے میں فرما رہے ہیں اور جس کے ساتھ خدا شر کا ارادہ کرتا تھا تو اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے وہ رسول کی آواز کو سنتا ہی نہیں تھا اور سمجھ بھی نہیں سکتا تھا اور اسی کو خدا اس آیت میں بیان کرتا ہے۔ اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ (کہ جب یہ آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو مومنین سے سوال کرتے ہیں کہ رسول نے کیا کہا ہے)

اس کے بعد خدا ھدایت یافتہ لوگوں کے بارے میں بیان کر رہا ہے:

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝ اور جن لوگوں نے ھدایت حاصل کر لی تو خدا ان کی ھدایت ان میں اضافہ کرتا ہے اور ان کو مزید تقویٰ عنایت فرماتا رہتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت لوگوں کا رد ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان میں اضافہ نہیں ہوتا بس جو ہے وہی

ہے۔ تو ان کی رد میں خدا فرماتا ہے۔ ھدایت والوں کی ھدایت (ایمان) میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور ان کو مزید تقویٰ عطا کی جاتا ہے یعنی ایمان اور تقویٰ دونوں قابل زیادتی ونقصان ہیں۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ ۔ (پھر کیا وہ لوگ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں) سَاعَةَ سے مراد قیامت ہے۔

اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۔ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا کہ وہ قیامت ان کے پاس اچانک آجائے حالانکہ اس کی علامات ظاہر ہوگئی ہیں تو اگر وہ آبھی گئی تو یہ کیا عبرت حاصل کر سکیں گے۔

قیامت کی علامات

علامہ علی بن ابراھیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے سلمان بن مسلم الخشاب اور اس نے عبداللہ بن حریج مکی سے اور اس نے عطا بن ابی ریاح سے اور اسن نے عبداللہ بن عباس سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس کا بیان ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرتؐ کے ساتھ تھے اور ہم نے آپؐ کے ساتھ حج کے مناسک ادا کئے۔ آنحضرتؐ نے درکعبہ کی زنجیر کو پکڑا اور ہماری طرف متوجہ ہوئے اس وقت سلیمان باقی مسلمانوں کی بہ نسبت آنحضرت کے زیادہ قریب تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں علامات قیامت کی خبر نہ دوں تمام حاضرین نے کہا کیوں نہیں یارسولؐ اللہ!

آپؐ نے فرمایا: قیامت کی علامات میں نماز کا ضائع کرنا اور خواہشات کی پیروی کرنا اور دولت مندوں کی تعظیم اور دین کو دنیا کے عوض فروخت کرنا شامل ہے۔ اس وقت مومن کا دل اس کے سینے میں پگھل جائے گا جیسا کہ نمک پانی میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہوگی کہ مومن برائیاں دیکھ رہا ہوگا لیکن وہ انہیں بدلنے کی قدرت نہ رکھتا ہوگا۔ سلمان نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا! جی ہاں۔ سلمان: اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس وقت حکام ظالم ہونگے اور وزیر فاسق ہونگے اور حکومتی علمدار ظالم ہونگے اور حکومت کے مقرر کردہ امین خائن ہونگے۔

سلمان نے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا وقت بھی آئے گا؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جب عورتیں حکومت کریں گی اور کنیزوں سے مشورے لئے جائیں گے اور لڑکے بالے ممبروں پر ہونگے۔ جھوٹ کو فن سمجھا جائے گا اور زکوٰۃ کو تاوان تصور کیا جائے گا اور مال فے کو غنیمت سمجھا جائے گا اس وقت لوگ ماں باپ پر ظلم کریں گے اور اپنے دوستوں سے بھلائی کریں گے اور اس وقت دم دار ستارہ طلوع کرے گا۔ سلمان نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ کیا ایسا وقت بھی آئے گا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ہاں سلمان! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب بیوی اپنے شوہر کے ساتھ تجارت میں شریک ہوگی اور طوفانی بارشیں نازل ہونگی اور غریب ومفلس انسانوں کو حقیر اور پست سمجھا

جائے گا۔ اور اس وقت دکاندار کی یہ حالت ہوگی کہ خرید وفروخت کے باوجود یہ کہتا ہوا دکھائی دے گا کہ مجھے تو کچھ منافع حاصل نہیں ہوا اور خدا سے شکوہ کرے گا۔

سلمان نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ان پر ایسی اقوام حکومت کریں گی کہ اگر یہ لوگ کچھ بولیں گے تو وہ لوگ انہیں جان سے ماردیں گے۔ اور اگر خاموش رہیں گے تو وہ انہیں لوٹتے رہیں گے۔ اور بیت المال سے بھی انہیں کچھ نہ دیں گے اور ان کی عصمتوں کو پامال کریں گے اور ان کے خون بہائیں گے۔ لوگ ان کے ظلم وجور سے سہمے سہمے ہوں گے۔

سلمان نے عرض کیا: یارسول! کیا ایسا وقت بھی ہوگا؟

آنحضرت نے فرمایا: جی ہاں، سلمان اس ذات کی قسم جسکے قبضہ اختیار میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ایک مصیبت مشرق سے نازل ہوگی اور ایک مصیبت مغرب سے نازل ہوگی اور میری امت کو بدل کر رکھ دے گی اور میری امت کے کمزور لوگ اس سے سخت مصیبت اٹھائیں گے خدا کی طرف سے ان پر ہلاکت ہو جو چھوٹوں پر رحم نہ کریں گے اور بڑوں کا ادب نہ کریں گے اور کسی گناہ گار کو معاف نہ کریں گے۔ ان کے اجسام انسانوں جیسے ہونگے جبکہ ان کے دل شیاطین جیسے ہونگے۔

سلمان نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ایسا وقت بھی آئے گا؟ آنحضرت نے عرض کیا: جی ہاں، سلمان! اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب مرد مردوں سے جنسی تسکین حاصل کریں گے اور عورتیں، عورتوں سے جنسی تسکین حاصل کریں گے، جنسی تسکین کے لیے لڑکوں پر حملے کئے جائیں گے۔ مرد عورتوں کا حلیہ اختیار کریں گے اور عورتیں مردوں کا حلیہ اختیار کریں گی اور عورتیں گھڑسواری کریں گی۔ میری امت کی ایسی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

سلمان نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ آنحضرت فرمایا: جی ہاں، سلمان! اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ وہ وقت ہوگا جب یہود ونصاریٰ کی عبادت گاہوں کی طرح مساجد کو مزین کیا جائے گا۔ اور قرآن کریم کے نسخوں کو زیور پہنائے جائیں گے۔ اس وقت مینار بلند ہونگے۔ صفیں بکثرت ہونگی اور دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف بغض ہوگا اور ہر شخص کے مفادات دوسرے سے متصادم ہونگے۔

سلمان نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا وقت بھی آئے گا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! قسم اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب

میری امت کے مرد سونے کے زیورات سے اپنے آپ کو مزین کریں گے اور حریر ودیباج پہنیں گے اور چیتے کی کھالیں لے کر انہیں اپنا فرش بنائیں گے۔ سلمان نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جسکے دست تصرف میں میری جان ہے یہ وہ وقت ہوگا جب زنا عام ہو جائے گا۔ غیبت اور رشوت کا دور دورہ ہوگا۔ دین کو حقیر سمجھا جائے گا اور دنیا کو محترم گردانا جائے گا۔ سلمان نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جسکے دست مشیت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب طلاق کی شرح بڑھ جائے گی اور حدود الٰہی کو معطل کر دیا جائے گا۔ خدا کو کوئی بھی نقصان نہ دے سکے گا۔ اس وقت موسیقی اور غنا کے آلات عام ہونگے اور میری امت کے بدترین لوگ حکومت کریں گے۔ سلمان نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جسکے ہاتھوں میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب دولت مند افراد سیر وسیاحت کی نیت سے حج پر جائیں گے اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کی غرض سے حج کریں گے۔ اور غریب ومفلس لوگ ریاکاری اور شہرت کی غرض سے حج کریں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کا مقصد ان کی رضا حاصل کرنا نہیں ہوگا۔ وہ گا گا کر قرآن پڑھیں گے اس وقت لوگ دین کا علم حاصل کریں گے لیکن اللہ کی رضا مقصود نہ ہوگی۔ اس وقت حرام زادوں کی کثرت ہوگی اور قرآن کو موسیقی کے انداز میں پڑھیں گے اور دنیا پر جھپٹیں گے۔

سلمان نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب حرمتوں کو پامال کیا جائے گا اور گناہ بڑھ جائیں گے اور برے لوگ نیک لوگوں پر مسلط ہونگے۔ جھوٹ کو عروج ہوگا۔ جھگڑے عام ہونگے اور افلاس کی حکمرانی ہوگی۔ کپڑوں پر ناز کیا جائے گا اور بے وقتی بارشیں ہونگی۔ اور شطرنج کو اچھا سمجھا جائے گا۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو برا سمجھا جائے گا۔ اس وقت مومن کو ایک باندی سے زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔ اس وقت کے قاری اور عابد ایک دوسرے کو ذلیل کرتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ انہیں آسمانی ملکوت میں رجس ونجس کے الفاظ سے یاد کیا جائے گا۔ اس وقت دولت مندوں میں اتنی کنجوسی پائی جائے گی کہ ایک غریب دو جمعوں کے مابین لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرے گا لیکن ان کی تلی پر کوئی کچھ نہ رکھے گا۔ اس وقت زمین دھنسنے کے واقعات پیش آئیں گے۔ پھر کچھ عرصے بعد زمین اپنے تمام مدفون خزانے اگل دے گی۔ پھر آپؐ نے ستونوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ایسے ستونوں کی طرح سے سونا، چاندی باہر آجائے گا لیکن اس دن سونا چاندی کچھ فائدہ نہ دیں گے یہ بھی معنی ہے کہ قیامت اپنی نشانیوں کے ساتھ آئے گی۔

جائے گا۔ اور اس وقت دکاندار کی یہ حالت ہوگی کہ خرید وفروخت کے باوجود یہ کہتا ہوا دکھائی دے گا کہ مجھے تو کچھ منافع حاصل نہیں ہوا اور خدا سے شکوہ کرے گا۔

سلمان نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ان پر ایسی اقوام حکومت کریں گی کہ اگر یہ لوگ کچھ بولیں گے تو وہ لوگ انہیں جان سے ماردیں گے۔ اور اگر خاموش رہیں گے تو وہ انہیں لوٹتے رہیں گے۔ اور بیت المال سے بھی انہیں کچھ نہ دیں گے اور ان کی عصمتوں کو پامال کریں گے اور ان کے خون بہائیں گے۔ لوگ ان کے ظلم وجور سے سہمے سہمے ہوں گے۔

سلمان نے عرض کیا: یارسول! کیا ایسا وقت بھی ہوگا؟

آنحضرت نے فرمایا: جی ہاں، سلمان اس ذات کی قسم جسکے قبضہ اختیار میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ایک مصیبت مشرق سے نازل ہوگی اور ایک مصیبت مغرب سے نازل ہوگی اور میری امت کو بدل کر رکھ دے گی اور میری امت کے کمزور لوگ اس سے سخت مصیبت اٹھائیں گے خدا کی طرف سے ان پر ہلاکت ہو جو چھوٹوں پر رحم نہ کریں گے اور بڑوں کا ادب نہ کریں گے اور کسی گناہ گار کو معاف نہ کریں گے۔ ان کے اجسام انسانوں جیسے ہونگے جبکہ ان کے دل شیاطین جیسے ہونگے۔

سلمان نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ایسا وقت بھی آئے گا؟ آنحضرت نے عرض کیا: جی ہاں، سلمان! اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب مرد مردوں سے جنسی تسکین حاصل کریں گے اور عورتیں، عورتوں سے جنسی تسکین حاصل کریں گی، جنسی تسکین کے لیے لڑکوں پر حملے کئے جائیں گے۔ مرد عورتوں کا حلیہ اختیار کریں گے اور عورتیں مردوں کا حلیہ اختیار کریں گی اور عورتیں گھڑسواری کریں گی۔ میری امت کی ایسی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

سلمان نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ آنحضرت فرمایا: جی ہاں، سلمان! اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ وہ وقت ہوگا جب یہود ونصاریٰ کی عبادت گاہوں کی طرح مساجد کو مزین کیا جائے گا۔ اور قرآن کریم کے نسخوں کو زیور پہنائے جائیں گے۔ اس وقت مینار بلند ہونگے۔ صفیں بکثرت ہونگی اور دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف بغض ہوگا اور ہر شخص کے مفادات دوسرے سے متصادم ہونگے۔

سلمان نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا وقت بھی آئے گا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! قسم اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب

[illegible] کے مرد سونے کے زیورات سے اپنے آپ کو مزین کریں گے اور حریر ودیباج پہنیں گے اور چیتے کی کھالیں لے کر [illegible] فرش بنائیں گے۔ سلمان نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جسکے دست تصرف میں میری جان ہے یہ وہ وقت ہوگا جب زنا عام ہو جائے گا۔ غیبت اور رشوت کا دور دورہ ہوگا۔ دین کو حقیر سمجھا جائے گا اور دنیا کو محترم گردانا جائے گا۔ سلمان نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جسکے دست مشیت میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب طلاق کی شرح بڑھ جائے گی اور حدود الٰہی کو معطل کر دیا جائے گا۔ خدا کو کوئی بھی نقصان نہ دے سکے گا۔ اس وقت موسیقی اور غنا کے آلات عام ہونگے اور میری امت کے بدترین لوگ حکومت کریں گے۔ سلمان نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جسکے ہاتھوں میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب دولت مند افراد سیر وسیاحت کی نیت سے حج پر جائیں گے اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کی غرض سے حج کریں گے۔ اور غریب ومفلس لوگ ریاکاری اور شہرت کی غرض سے حج کریں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کا مقصد ان کی رضا حاصل کرنا نہیں ہوگا۔ وہ گا گا کر قرآن پڑھیں گے اس وقت لوگ دین کا علم حاصل کریں گے لیکن اللہ کی رضا مقصود نہ ہوگی۔ اس وقت حرام زادوں کی کثرت ہوگی اور قرآن کو موسیقی کے انداز میں پڑھیں گے اور دنیا پر جھپٹیں گے۔

سلمان نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: جی ہاں سلمان! اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب حرمتوں کو پامال کیا جائے گا اور گناہ بڑھ جائیں گے اور برے لوگ نیک لوگوں پر مسلط ہونگے۔ جھوٹ کو عروج ہوگا۔ جھگڑے عام ہونگے اور افلاس کی حکمرانی ہوگی۔ کپڑوں پر ناز کیا جائے گا اور بے وقتی بارشیں ہونگی۔ اور شطرنج کو اچھا سمجھا جائے گا۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو برا سمجھا جائے گا۔ اس وقت مومن کو ایک باندی سے زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔ اس وقت کے قاری اور عابد ایک دوسرے کو ذلیل کرتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ انہیں آسمانی ملکوت میں رجس ونجس کے الفاظ سے یاد کیا جائے گا۔ اس وقت دولت مندوں میں اتنی کنجوسی پائی جائے گی کہ ایک غریب دو جمعوں کے مابین لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرے گا لیکن ان کی تلی پر کوئی کچھ نہ رکھے گا۔ اس وقت زمین دھنسنے کے واقعات پیش آئیں گے۔ پھر کچھ عرصے بعد زمین اپنے تمام مدفون خزانے اگل دے گی۔ پھر آپؐ نے ستونوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ایسے ستونوں کی طرح سے سونا، چاندی باہر آجائے گا لیکن اس دن سونا چاندی کچھ فائدہ نہ دیں گے یہ بھی معنی ہے کہ قیامت اپنی نشانیوں کے ساتھ آئے گی۔

آیت ۲۰ تا ۳۸

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ
وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ
اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ
مَّعْرُوْفٌ ۭ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۭ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝
فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا
اَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى
اَبْصَارَهُمْ ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ اِنَّ
الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ
الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ
كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اِسْرَارَهُمْ ۝ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ
وَاَدْبَارَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ
فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ
يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ
بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا
اَخْبَارَكُمْ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا
الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ
وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ فَلَا تَهِنُوْا
وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۚ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۚ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ
اَعْمَالَكُمْ ۝ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا
يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا
فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ
لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا
يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝

ترجمہ

اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ آخر جہاد کے بارے میں سورہ کیوں نہیں نازل ہوتا
اور جب سورہ نازل ہوگیا اور اس میں جہاد کا ذکر کر دیا گیا تو آپ نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں

مرض تھا وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے رہ گئے جیسے موت کی سی غشی طاری ہوگئی ہو تو ان کے واسطے ویل اور افسوس ہے (۲۰) ان کے حق میں بہترین بات اطاعت اور نیک گفتگو ہے پھر جب جنگ کا معاملہ طے ہو جائے تو اگر خدا سے اپنے کئے وعدہ پر قائم رہیں تو ان کے حق میں بہت بہتر ہے (۲۱) تو کیا تم سے کچھ بعید ہے کہ تم صاحب اقتدار بن جاؤ تو زمین میں فساد برپا کرو اور قرابتداروں سے قطع تعلقات کرلو (۲۲) یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور ان کے کانوں کو بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا بنا دیا ہے (۲۳) تو کیا یہ لوگ قرآن میں ذرا بھی غور نہیں کرتے ہیں یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں (۲۴) بیشک جو لوگ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد الٹے پاؤں پلٹ گئے شیطان نے ان کی خواہشات کو آراستہ کر دیا ہے اور انہیں خوب ڈھیل دے دی ہے (۲۵) یہ اس لئے کہ ان لوگوں نے خدا کی نازل کی ہوئی باتوں کو ناپسند کرنے والوں سے یہ کہا کہ ہم بعض مسائل میں تمہاری ہی اطاعت کریں گے اور اللہ ان کی راز کی باتوں سے خوب باخبر ہے (۲۶) پھر اس وقت کیا ہوگا جب ملائکہ انہیں دنیا سے اٹھائیں گے اور ان کے چہروں اور پشت پر مسلسل مارتے جائیں گے (۲۷) یہ اس لئے کہ انہوں نے ان باتوں کا اتباع کیا ہے جو خدا کو ناراض کرنے والی ہیں اور اس کی مرضی کو ناپسند کیا ہے تو خدا نے بھی ان کے اعمال کو برباد کر کے رکھ دیا ہے (۲۸) کیا جن لوگوں کے دلوں میں بیماری پائی جاتی ہے ان کا خیال یہ ہے کہ خدا ان کے دلوں کے کینوں کو باہر نہیں لائے گا (۲۹) اور ہم چاہتے تو انہیں دکھلا دیتے اور آپ چہرہ کے آثار ہی سے پہچان لیتے اور ان کی گفتگو کے انداز سے تو بہرحال پہچان ہی لیں گے اور اللہ تم سب کے اعمال سے خوب باخبر ہے (۳۰) اور ہم یقیناً تم سب کا امتحان لیں گے تاکہ یہ دیکھیں کہ تم میں جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے کون لوگ ہیں اور اس سے تمہارے حالات کو باقاعدہ جانچ لیں (۳۱) بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کر لیا اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا اور ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی پیغمبر سے جھگڑا کیا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں اور اللہ عنقریب ان کے اعمال کو بالکل برباد کر دے گا (۳۲) ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول

کی اطاعت کرو اور خبردار اپنے اعمال کو برباد نہ کرو (۳۳) بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور خدا کی راہ میں رکاوٹ ڈالی اور پھر حالتِ کفر ہی میں مر گئے تو خدا انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا (۳۴) لہٰذا تم ہمت نہ ہارو اور دشمن کو صلح کی دعوت نہ دو اور تم سربلند ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال کے ثواب کو کم نہیں کرے گا (۳۵) یہ زندگانی دنیا تو صرف ایک کھیل تماشہ ہے اور اگر تم نے ایمان اور تقویٰ اختیار کر لیا تو خدا تمہیں مکمل اجر عطا کرے گا اور تم سے تمہارا مال طلب نہیں کرے گا (۳۶) وہ اگر طلب بھی کرے اور اصرار بھی کرے تو تم بخل ہی کرو گے اور خدا تمہارے کینوں کو خود ہی ظاہر کر دے گا (۳۷) ہاں ہاں تم وہی لوگ ہو جنہیں راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو تم میں سے بعض لوگ بخل کرنے لگتے ہیں اور جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ اپنے ہی حق میں بخل کرتے ہیں اور خدا سب سے بے نیاز ہے تم ہی سب اس کے فقیر اور محتاج ہو اور اگر تم منہ پھیر لو گے تو وہ تمہارے بدلے دوسری قوم کو لے آئے گا جو اس کے بعد تم جیسے نہ ہوں گے (۳۸)

تفسیر

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۔ اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ آخر جہاد کے بارے میں سورہ کیوں نازل نہیں ہوتا اور جب سورہ نازل ہوگا اور اس میں جہاد کا ذکر کر دیا گیا تو آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں کو دلوں میں مرض تھا وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے رہے گے جیسے موت کی سی غشی طاری ہوگئی ہو تو ان کے واسطے ویل اور افسوس ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اس سے مراد منافقین ہیں۔

فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۔ اور جنگ کا معاملہ یقینی ہو جائے گا۔ الْاَمْرُ سے مراد جنگ ہے۔

فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾

اگر یہ خدا سے کئے ہوئے وعدہ پر قائم رہے تو یہ ان کے لئے بہتر ہے تو کیا تم سے کچھ بعید ہے کہ تم

صاحب اقتدار ہو جاؤ اور زمین میں فساد برپا کر دو اور اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لو۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت بنو امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

علامہ علی بن ابراھیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن جعفر نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن محمد بن خالد نے نقل کیا اور اس نے الحسن بن علی الخراز نے نقل کیا اور اس نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے نقل کیا اور اس نے اپنے والد ابو العباس المکی نے ذکر کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپؑ نے فرمایا:

ایک دن حضرت علی علیہ السلام سے حضرت عمر کی ملاقات ہوئی تو اس نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے کہا کہ آپ یہ آیت بِاَیِّیکُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ ۔ کہ تم میں سے دیوانہ کون ہے۔ پڑھتے ہیں۔ اور اس سے میرے اور میرے دوسرے ساتھی پر طنز کرتے ہیں تو علی علیہ السلام نے فرمایا میں آپ کو اس آیت کے بارے میں بتاؤں کہ جو بنو امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور وہ آیت یہ ہے:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝۲۲ ۔ تو جناب عمر نے کہا کہ بنو امیہ آپ لوگوں سے زیادہ صلہ رحمی کرتے ہیں لیکن آپ بلا وجہ بنو امیہ اور بنی عدی اور بنی تیم سے عداوت رکھتے ہیں۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ "۔ بے شک جو لوگ ھدایت کے واضح ہونے کے بعد الٹے پاؤں پلٹ گئے۔

محمد بن قاسم بن عبید الکازی نے عبداللہ بن عبدالفارس سے نقل کیا ہے اور اس نے محمد بن علی سے اور انہوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا۔ آپ نے فرمایا یہ ان لوگوں کے بارے میں جو ولایت علیؑ کے واضح اور روشن ہو جانے کے بعد علی علیہ السلام کی ولایت کو چھوڑ گئے تھے۔

الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝۲۵ ۔ شیطان نے ان کی خواہشات کو آراستہ کر دیا اور انہیں خوب ڈھیل دے دی گئی۔

علامہ فرماتے ہیں یہ آیت بھی ان لوگوں کے بارے میں ہے جو علی علیہ السلام کو چھوڑ گئے اور ان میں فلاں فلاں قبیلہ اور بنو امیہ سرفہرست ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ ۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے خدا کی نازل کی ہوئی باتوں کو ناپسند کرنے والوں سے کہا۔

یعنی اللہ نے جو امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کو لوگوں پر فرض قرار دیا یہ اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔

سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ ۔ ہم عنقریب بعض معاملات میں تمھاری اطاعت کریں گے۔

امام فرماتے ہیں کہ بنو امیہ نے لوگوں کو اس معاملہ پر آمادہ کیا تھا کہ ہم رسول کے بعد حکومت و خلافت آل محمد

میں نہیں جانے دیں گے اور نہ ہی آل محمد کو خمس دیا جائے گا اور انہوں نے کہا کہ اگر ہم نے ان کو خمس دینا شروع کر دیا تو یہ غنی و بے نیاز ہو جائیں گے۔ تو لوگوں نے بنو امیہ سے کہا ٹھیک ہے ہم بعض معاملات میں تمھاری اطاعت کریں گے تو خدا نے یہ آیت نازل کی۔

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝۷۹ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝۸۰

کیا انہوں نے کسی بات کا محکم ارادہ کر لیا ہے تو ہم نے بھی یہ محکم ارادہ کر لیا ہے یا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کے راز اور خفیہ باتوں کو نہیں سنتے۔ ہم کیا ہمارے نمائندے بھی سب کچھ وہ لکھ رہے ہیں۔ (سورہ الزخرف آیت نمبر 79-80)

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۔ "یقیناً وہ جو ہدایت کے واضح و روشن ہونے بعد الٹے پاؤں مڑ گئے۔

علی بن ابراھیم فرماتے ہیں یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنھوں نے امیر المومنین علیہ السلام کے بارے میں خدا اور اس کے رسول سے کیا ہوا عھد توڑ دیا اور رسول کے بعد مرتد ہو گئے)

الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝۲۵ ۔ شیطان ان کے لئے ان کے اعمال کو مزین کرتا ہے۔ یعنی فلاں نے ان کو رسوا کیا ہے۔ "و املی لھم" یعنی ان کو مہلت دی گئی۔

یعنی ان کو اتنی وسعت کہ وہ ان افراد میں سے نہ ہو جائیں کہ جن کے بارے میں ہمارا محمد کوئی چیز کہے اور ان کے لئے طلب مغفرت کرے۔

"سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ" ہم عنقریب آپ کی بعض معاملات میں اطاعت کریں گے۔

یعنی ہم خمس بنی ھاشم کو نہ دینے میں تمھاری (بنو امیہ) کی اطاعت کریں گے اور آل محمدؐ کو خمس نہیں دیں گے۔ اور خدا تمھارے اسرار و مخفی باتوں کو جانتا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝۲۷ پھر اس وقت کیا ہوگا جب ملائکہ انہیں دنیا سے اٹھالیں گے اور ان کے چہروں اور پشتوں پر مسلسل مارتے جائیں گے۔ یعنی ان لوگوں کی حق کے خلاف بغاوت کرنے اور خدا اور رسول سے کئے ہوئے عھد کو توڑنے اور خلافت کو امیر المومنین سے روکنے کی وجہ کہ جس پر انہوں نے کعبہ میں بیٹھ کر پختہ ارادہ کیا تھا تو اس وجہ سے جب یہ لوگ مریں گے تو ان کو فرشتے جھنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے اور ان کے چہروں پر

ماریں گے اور ان کی پشت پر بھی ماریں گے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ اور یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے ان چیزوں کی اتباع کی ہے جو خدا کو ناراض کرنے والی ہیں۔

یعنی انہوں نے امیر المومنین علی علیہ السلام پر ظلم کرنے والوں سے محبت کی اور ان کی ولایت کو قبول کیا۔ اس وجہ سے

ان کے فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ ان کے سارے نیک اعمال جو انہوں نے انجام دئے تھے وہ برباد کر دیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا۔

یعنی ولایت امیر المومنین کا انکار کیا اور لوگوں کو امیر المومنین سے دور رکھا وہ مراد ہیں۔

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى ۔ اور ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد جن لوگوں نے رسول خدا سے جھگڑا کیا۔

یعنی ان لوگوں نے اہل بیت رسول کے بارے میں جو عہد کیا تھا اس کو توڑ دیا۔

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۚ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۚ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝ پس تم ہمت نہ ہارو اور دشمن کو صلح کی دعوت نہ دو اور تم سربلند ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال کے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔

وَلَنْ يَّتِرَكُمْ سے مراد ہے وہ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔

وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا اور وہ تم سے تمہارا مال طلب نہیں کرے گا اور اگر وہ مال طلب کرے بھی اور اسی پر اصرار بھی کرے تو تم تب بھی بخل ہی کرو گے۔

یعنی اگر خدا تم سے مال طلب کرے بھی تب بھی تم بخیل ہی رہو گے۔ وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝ اور خدا تمہارے کینوں کو خود ہی ظاہر کر دے گا۔

یعنی وہ عداوت و کینہ جو تمہارے دلوں میں موجود تھا خدا نے اس کو ظاہر کر دیا اور تم کھل کر خدا اور رسول اور علیؑ کے مقابل میں آ گئے۔

ھٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ ۔ مراد ندا ہے یعنی اے وہ لوگ۔

تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ ہاں ہاں تم وہ ہی لوگ ہو کہ جن کو پکارا جاتا ہے کہ آؤ راہ خدا میں خرچ کرو۔

تو تم میں سے بعض لوگ بخل کرنے لگے اور جو بخل کرتے ہیں وہ اپنے ہی حق میں بخل کرتے ہیں۔ اور خدا سب سے بے نیاز ہے اور

تم سب ہی اس کے فقیر اور محتاج ہو۔

اِنْ تَتَوَلَّوْا ۔ اور اگر تم منہ پھیر لو گے۔ یعنی اگر تم نے امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت سے منہ موڑ لیا۔

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۔ تو وہ تمہارے بدلے دوسری قوم کو لے آئے گا۔ یعنی اگر تم نے علی علیہ السلام کو چھوڑ دیا تو خدا تمہاری جگہ ایسے افراد کو لے آئے گا جو ولایت علیؑ کو قبول کرنے والے ہونگے۔

ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ ۔ پھر وہ اس کے بعد تم جیسے نہ ہونگے۔ یعنی وہ قوم تمہاری طرح دشمن علیؑ اور مخالف علیؑ اور آل محمدؐ پر ظلم کرنے والے نہیں ہونگے۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ محمد بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ ابن جعفر سے نقل کیا اور ان نے سندی بن محمد سے اور اس نے یونس بن یعقوب سے یعقوب بن قیس سے اور اس نے کہا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق نے فرمایا: اے فرزند قیس يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا سے مراد ہماری متقین محبوں کی اولاد مراد ہے)۔

سُوْرَةُ الْفَتْح

یہ سورہ مبارکہ الفتح مدنی سورہ ہے یعنی یہ مدینہ میں نازل ہوئی ہے اس کی آیت کی تعداد 29 ہے اور اس کے رکوع چار ہیں۔ قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 48 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 111 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اموال۔ عورتوں، غلاموں اور اپنی کنیزوں کو تلفی سے محفوظ رکھنے کے لئے سورہ الفتح کی تلاوت کرو جو شخص اس سورہ کو ہمیشہ پڑھے گا تو قیامت کے دن ایک منادی بلند آواز سے ندا دے گا جسے تمام اہل محشر سنیں گے منادی خدا کی طرف سے یہ اعلان کرے گا جو میرے مخلص بندوں میں سے ہے اسے میرے نیک بندوں میں شامل کرو اور اسے جنت النعیم میں داخل کرو اور اسے سربستہ شراب طہور پلاؤ جس میں کافور کی آمیزش ہو۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲﴾
وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ
الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۗ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۗ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۤنِّيْنَ بِاللّٰهِ
ظَنَّ السَّوْءِ ۗ عَلَيْهِمْ دَاۤئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ
وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۗ وَسَاۤءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۗ
وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ
اللّٰهَ ۗ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ
الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ
لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ
لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۗ بَلْ كَانَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ
ظَنَّ السَّوْءِ ۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۴
سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا
نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ
قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا
يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۵ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى
قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا
يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ
يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۶ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ
حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۷
لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ
مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝۱۸
وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۹ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ
مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ
عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲۰
وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝۲۱ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ
لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۲۲ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝۲۳ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۲۴ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ
مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ
مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ
تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۲۵ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا
وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۲۶ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ
الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ
مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا
فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝۲۷ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۲۸

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

بیشک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح عطا کی ہے (۱) تا کہ خدا آپ کے اگلے پچھلے تمام الزامات کو ختم کر دے اور آپ پر اپنی نعمت کو تمام کر دے اور آپ کو سیدھے راستہ کی ہدایت دے دے (۲) اور زبردست طریقہ سے آپ کی مدد کرے (۳) وہی خدا ہے جس نے مومنین کے دلوں میں سکون نازل کیا ہے تا کہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو جائے اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کے سارے لشکر ہیں اور وہی تمام باتوں کا جاننے والا اور صاحب حکمت ہے (۴) تا کہ مومن مرد اور مومنہ عورتوں کو ان جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان ہی میں ہمیشہ رہیں اور ان کی برائیوں کو ان سے دور کر دے اور یہی اللہ کے نزدیک عظیم ترین کامیابی ہے (۵) اور منافق مرد، منافق عورتیں اور مشرک مرد و عورت جو خدا کے بارے میں برے برے خیالات رکھتے ہیں ان سب پر عذاب نازل کرے ان کے سر عذاب کی گردش ہے اور ان پر اللہ کا غضب ہے خدا نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے جہنم کو مہیا کیا ہے جو بدترین انجام ہے (۶) اور اللہ ہی کے

لئے زمین و آسمان کے سارے لشکر ہیں اور وہ صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے (۷) پیغمبر ہم نے آپ کو گواہی دینے والا بشارت دینے والا اور عذاب الٰہی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (۸) تا کہ تم سب اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا احترام کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہو (۹) بیشک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ کی بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں کے اوپر اللہ ہی کا ہاتھ ہے اب اس کے بعد جو بیعت کو توڑ دیتا ہے وہ اپنے ہی خلاف اقدام کرتا ہے اور جو عہد الٰہی کو پورا کرتا ہے خدا عنقریب اسی کو اجر عظیم عطا کرے گا (۱۰) عنقریب یہ پیچھے رہ جانے والے گنوار آپ سے کہیں گے کہ ہمارے اموال اور اولاد نے مصروف کر لیا تھا آپ ہمارے حق میں استغفار کر دیں۔ یہ اپنی زبان سے وہ کہہ رہے ہیں جو یقیناً ان کے دل میں نہیں ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر خدا تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا فائدہ ہی پہنچانا چاہے تو کون ہے جو اس کے مقابلہ میں تمہارے امور کا اختیار رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۱۱) اصل میں تمہارا خیال یہ تھا کہ رسول اور صاحبانِ ایمان اب اپنے گھر والوں تک پلٹ کر نہیں آسکتے ہیں اور اس بات کو تمہارے دلوں میں خوب سجا دیا گیا تھا اور تم نے بدگمانی سے کام لیا اور تم ہلاک ہو جانے والی قوم ہو (۱۲) اور جو بھی خدا اور رسول پر ایمان نہ لائے گا ہم نے ایسے کافرین کے لئے جہنم کا انتظام کر رکھا ہے (۱۳) اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کا ملک ہے وہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے (۱۴) عنقریب یہ پیچھے رہ جانے والے تم سے کہیں گے جب تم مال غنیمت لینے کے لئے جانے لگو گے کہ اجازت دو ہم بھی تمہارے ساتھ چلے چلیں یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو تبدیل کر دیں تو تم کہہ دو کہ تم لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکتے ہو اللہ نے یہ بات پہلے سے طے کر دی ہے پھر یہ کہیں گے کہ تم لوگ ہم سے حسد رکھتے ہو حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ بات کو بہت کم سمجھ پاتے ہیں (۱۵) آپ ان پیچھے رہ جانے والوں سے کہہ دیں کہ عنقریب تمہیں ایک ایسی قوم کی طرف بلایا جائے گا جو انتہائی سخت جنگجو قوم ہوگی کہ تم ان سے جنگ کرتے رہو گے یا وہ مسلمان

ہو جائیں گے تو اگر تم خدا کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں بہترین اجر عنایت کرے گا اور اگر پھر منہ پھیر لو گے جس طرح پہلے کیا تھا تو تمہیں دردناک عذاب کے ذریعہ سزا دے گا (۱۶) اندھے آدمی کے لئے کوئی گناہ نہیں ہے اور لنگڑے آدمی کے لئے بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور مریض کی بھی کوئی ذمہ داری نہیں ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا خدا اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جو روگردانی کرے گا وہ اسے دردناک عذاب کی سزا دے گا (۱۷) یقیناً خدا صاحبانِ ایمان سے اس وقت راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے پھر اس نے وہ سب کچھ دیکھ لیا جو ان کے دلوں میں تھا تو ان پر سکون نازل کر دیا اور انہیں اس کے عوض قریبی فتح عنایت کر دی (۱۸) اور بہت سے منافع بھی دے دیئے جنہیں وہ حاصل کریں گے اور اللہ ہر ایک پر غالب آنے والا اور صاحب حکمت ہے (۱۹) اس نے تم سے بہت سے فوائد کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پھر اس غنیمتِ خیبر کو فوراً عطا کر دیا اور لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا اور تاکہ یہ صاحبانِ ایمان کے لئے ایک قدرت کی نشانی بنے اور وہ تمہیں سیدھے راستہ کی ہدایت دے دے (۲۰) اور دوسری غنیمتیں جن پر تم قادر نہیں ہو سکے خدا ان پر بھی حاوی ہے اور خدا تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۲۱) اور اگر یہ کفار تم سے جنگ کرتے تو یقیناً منہ پھیر کر بھاگ جاتے اور پھر انہیں کوئی سرپرست اور مددگار نصیب نہ ہوتا (۲۲) یہ اللہ کی ایک سنّت ہے جو پہلے بھی گزر چکی ہے اور تم اللہ کے طریقہ میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے (۲۳) وہی خدا ہے جس نے کفار کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے سرحد مکہ کے اندر تمہارے فتح پا جانے کے بعد بھی روک دیا اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۲۴) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا اور تم کو مسجد الحرام میں داخل ہونے سے روک دیا اور قربانی کے جانوروں کو روک دیا کہ وہ اپنی منزل پر پہنچنے سے رکے رہے اور اگر صاحب ایمان مرد اور باایمان عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے تھے اور نادانستگی میں انہیں بھی پامال کر ڈالنے کا خطرہ تھا اور اس طرح تمہیں لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچ جاتا تو تمہیں روکا بھی نہ جاتا۔ روکا اس لئے تاکہ خدا

جسے چاہے اسے اپنی رحمت میں داخل کر لے کہ یہ لوگ الگ ہو جاتے تو ہم کفار کو دردناک عذاب میں مبتلا کر دیتے (۲۵) یہ اس وقت کی بات ہے جب کفار نے اپنے دلوں میں زمانہ جاہلیت جیسی ضد قرار دے لی تھی کہ تم کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیں گے تو اللہ نے اپنے رسول اور صاحبانِ ایمان پر سکون نازل کر دیا اور انہیں کلمہ تقویٰ پر قائم رکھا اور وہ اسی کے حقدار اور اہل بھی تھے اور اللہ تو ہر شے کا جاننے والا ہے (۲۶) بیشک خدا نے اپنے رسول کو بالکل سچا خواب دکھلایا تھا کہ خدا نے چاہا تو تم لوگ مسجد الحرام میں امن و سکون کے ساتھ سر کے بال منڈا کر اور تھوڑے سے بال کاٹ کر داخل ہوں گے اور تمہیں کسی طرح کا خوف نہ ہوگا تو اسے وہ بھی معلوم تھا جو تمہیں نہیں معلوم تھا تو اس نے فتح مکہ سے پہلے ایک قریبی فتح قرار دے دی (۲۷) وہی وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیانِ عالم پر غالب بنائے اور گواہی کے لئے بس خدا ہی کافی ہے (۲۸) محمد (ص) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے لئے سخت ترین اور آپس میں انتہائی رحمدل ہیں تم انہیں دیکھو گے کہ بارگاہِ احدیت میں سرخم کئے ہوئے سجدہ ریز ہیں اور اپنے پروردگار سے فضل و کرم اور اس کی خوشنودی کے طلب گار ہیں، کثرتِ سجود کی بنا پر ان کے چہروں پر سجدہ کے نشانات پائے جاتے یہی ان کی مثال توریت میں ہے اور یہی ان کی صفت انجیل میں ہے جیسے کوئی کھیتی ہو جو پہلے سوئی نکالے پھر اسے مضبوط بنائے پھر وہ موٹی ہو جائے اور پھر اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائے کہ کاشتکاروں کو خوش کرنے لگے تاکہ ان کے ذریعہ کفار کو جلایا جائے اور اللہ نے صاحبانِ ایمان و عمل صالح سے مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے (۲۹)

تفسیر

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝۱ ۔ بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح عطا کی ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے ابن سنان سے اور انہوں نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپ نے اس سورہ کی شان نزول کو یوں

ذکر کیا ہے۔

شان نزول

امام صادق علیہ السلام نے اس سورہ کی شان نزول میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں حکم دیا کہ آپ مسجد الحرام میں داخل ہو جائیں اور طواف کریں اور حلق کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو اس خواب کے بارے میں ذکر کیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ مکہ جانے کے لئے تیار ہو جائیں اصحاب سارے تیار ہو گئے اور آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف خروج کیا جب آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف خروج کیا جب آپ نے مقام ذا الحلیفۃ پر پڑاؤ کیا اور وہاں سے عمرہ کے لئے احرام باندھا اور اپنی قربانیوں کو ساتھ لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 66 جانور قربانی کے ساتھ لئے اور اپنے احرام کے وقت ان کی گردنوں میں قربانی کی نشانی ڈال دی اور آپ نے ذی الحلیفۃ سے عمرے کا احرام باندھا اور تلبیہ کہتے ہوئے اور اپنی قربانی کے جانوروں کو ساتھ لے کر مکہ کی طرف رواں دواں تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی قریش مکہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے خالد بن ولید کو دو سو سواروں کو دے کر رسول کے راستہ کو روکنے روانہ کیا اس نے ایک پہاڑ کے قریب رسول خدا کا راستہ روکا۔ اور وہ رسول کے قافلہ کے ساتھ ساتھ چلا آرہا ہے اسی دوران ایک مقام پر نماز کا وقت ہوا آپ نے بلال کو اذان کا حکم دیا تو بلال نے اذان کہی اور آپ نے با جماعت نماز ادا کی جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو خالد بن ولید نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اے کاش ہم نماز کے دوران محمد پر حملہ کر دیتے کیونکہ محمد نے نماز کو نہیں توڑنا تھا تو یقیناً ہم ان پر کامیاب ہو جاتے اس نے کہا خیر ابھی دوسری نماز کا وقت آنے والا ہے ہم دوسری نماز کے دوران حملہ کر دیں گے۔ ادھر اس نے یہ منصوبہ بنایا تو فوراً جبرائیل علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے نماز خوف کا حکم لے کر نازل ہوئے اور یہ آیت نازل ہوئی۔

"وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ"۔ اور جب آپ مجاہدین کے درمیان ہوں اور ان کے لئے نماز قائم کریں۔ یہ ۱۰۵ آیت سورہ النساء میں اور اس کا تذکرہ نماز خوف میں ہو چکا ہے۔ جب دوسرا دن ہوا آپ نے مقام حدیبیہ پر پڑاؤ کیا اور یہ حرم کی جانب ہے راستہ میں رسول خدا عربوں سے مدد طلب کرتے رہے لیکن کسی عربی نے آپ کی اتباع نہیں کی۔ اور عرب والے یہ ہی کہتے تھے کہ محمد اور اس کے اصحاب حرم میں داخل ہونا چاہتے ہیں جب کہ قریش والے اپنے گھروں میں ان کے قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ محمد اور اس کے اصحاب واپس مدینہ کی طرف پلٹ کر نہیں جا سکیں گے جب رسول خدا حدیبیہ کے مقام پر کے ادھر قریش والے مکہ سے لات وعزیٰ ومنات کی قسمیں کھا کر نکلے اور ہم محمد کو ایک لمحہ کے لئے بھی مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ رسول خدا نے اپنا ایک وفد ان کی طرف روانہ کیا اور کہا جاؤ ان سے کہو کہ ہم جنگ کے لئے نہیں آئے۔ ہم فقط عمرہ کے مناسک ادا کرنے آئے ہیں۔ اور عمرہ ادا کریں گے اور اپنے جانوروں کی قربانی کریں گے اور ہم

ان کا خون بھی تمہارے لئے ہی چھوڑ جائیں گے۔ پس کفار مکہ نے عروہ بن مسعود کو آپ کی طرف روانہ کیا جو ایک عقلمند تھا یہ وہی آدمی ہے جس کے بارے میں کفار مکہ کہا کرتے تھے

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾

یہ کہتے ہیں مکہ و مدینہ میں سے کسی بڑے شخص پر یہ قرآن کیوں نہیں نازل ہوا۔ (الزخرف)

پس جب یہ عروہ رسول خدا کے پاس آیا اور اس نے رسول خدا کے علم کو بہت عظیم پایا۔ اس نے رسول خدا سے عرض کیا۔ اے محمد آپ اپنی قوم کو چھوڑ دیں اور واپس پلٹ جائیں۔ کیونکہ انہوں نے لات وعزیٰ کی قسمیں کھا رکھی ہیں کہ آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ کیونکہ مکہ ان کا حرم ہے وہ ایک لمحہ کے لئے بھی آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے، اے محمد کیا آپ اپنے خاندان اور اپنی قوم کو ہلاک کر دیں گے؟ رسول خدا نے فرمایا: میں جنگ کے لئے نہیں آیا میں فقط عمرہ کے مناسک کو ادا کرنے کے لئے آیا اور اپنے جانوروں کو فقط ذبح کروں گا اور ہم ان قربانیوں کا گوشت بھی ان کے لئے چھوڑ دیں گے پس عروہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کی بادشاہیت کو ایسے نہیں دیکھا جیسے آپ کی بادشاہت کو دیکھا ہے اس کے بعد عروہ قریش کے پاس آیا اور ان کو آپ کے آنے کے بارے میں خبر دی تو قریش نے کہا اللہ کی قسم اگر آج محمد مکہ میں داخل اور عرب والے ہمیں طعنہ دیں گے اور ہمیں ذلیل کریں گے اور عرب والے ہمارے خلاف جرأت کریں گے۔

اس کے بعد قریش والوں نے حفص بن احنف اور سھیل بن عمرو کو رسول خدا کی طرف روانہ کیا جب رسول خدا نے ان دونوں کی طرف دیکھا تو فرمایا: افسوس ہے قریش والوں کے لئے لگتا ہے کہ جنگ نے قریش کو کمزور کر دیا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ یہ میرے اور عرب والوں کے درمیان سے الگ کیوں نہیں ہوتے اگر یہ سچ ہوا تو میں نبوت کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی ان کے لئے قائم کر جاؤں گا۔ اور اگر میں جھوٹا ہوا تو عرب کے بھیڑیے میرے لئے کافی ہو نگے۔ ان کو میرے مقابل جنگ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ آج قریش کا کوئی فرد بھی اس سے ایسا سوال کرے جس میں خدا کی ناراضگی نہ ہو میں اس کا ان کو جواب دونگا اور جو مجھ سے مانگے کہ جس میں خدا کی ناراضگی نہ ہو وہ میں ان کو دونگا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ وہ دونوں رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: اے محمد! کیا آپ اسی سال عمرہ ادا کئے بغیر واپس نہیں جا سکتے؟ تا کہ ہم آپ کے لئے آئندہ سال کے لئے سوچ بچار کر سکیں۔ تا کہ ہم آپ کے اور دوسرے عربوں کے معاملہ میں فکر و نظر کر سکیں۔ کیونکہ عرب والے آپ کے اس سال آنے کے بارے میں بے خبر ہیں۔ پس اگر اس سال آپ ہمارے شہر میں اور ہمارے حرم میں داخل ہو نگے اور عرب والے ہمیں ذلیل کر دیں گے اور ہمارے خلاف اقدام کرنے کی جرأت کریں گے۔

آئندہ سال ہم آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے اسی ماہ میں تین دن کے لئے مکہ شہر کو خالی کر دیں گے تا کہ آپ مناسک عمرہ ادا کر کے واپس جا سکیں تو رسول خدا نے ان کی اس رائے کو قبول کیا۔ ان دونوں نے کہا کہ جو ہمارا آدمی آپ کے

پاس چلا جائے گا آپ وہ ہمیں واپس کر دیں گے اور جو آپ کا آدمی ہمارے پاس آ گیا وہ ہم واپس کر دیں گے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو آپ لوگوں کا فرد ہمارے پاس آئے گا ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ مکہ کے مسلمانوں کو اسلام کے اظہار کرنے پر کوئی اذیت نہ دی جائے گی۔ اور ان کو ناپسند قرار دے کر ان پر سختی نہ کی جائے گی اور ان کے لئے اسلام کی شریعت کے مطابق عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ کھڑی کی جائے گی۔ پس کفار کے نمائندوں نے اس بات کو قبول کر لیا۔ رسول خدا نے صلح کے قبول کرنے کا اظہار کر دیا۔ لیکن دوسرے عام اصحاب نے اس صلح کو ناپسند کیا اور اس کا انکار کر دیا کہ ہم صلح نہیں کریں گے اور صلح کی مخالفت کرنے میں فلاں صحابی سب سے زیادہ سخت تھا۔ اس نے رسول خدا سے کہا: یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ تو رسول خدا نے فرمایا! ہاں ہم حق پر ہیں۔ تو اس شخص نے پھر کہا کہ ہم اس دنیا میں ذلت کیوں قبول کریں اور ہتک آمیز صلح کیوں کریں؟

رسول خدا نے فرمایا! یقیناً میرے خدا نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا اور وہ میرے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ تو اس بندے نے کہا اے کاش میرے ساتھ چالیس افراد بھی ہوتے تو میں اس صلح کی مخالفت کر دیتا۔ پس صلح ہوگئی اور سہیل بن عمر و اور حفص بن احنف قریش والوں کی طرف واپس پلٹ گئے۔ تو عمرؓ نے رسول خدا سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے ہمیں نہیں کہا تھا کہ ہم مسجد الحرام میں داخل ہونگے اور عمرہ ادا کرنے کے بعد حلق کریں گے؟ (یعنی سر منڈوائیں گے)۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے اس سال کا وعدہ کیا تھا؟ میں نے تو تجھے کہا تھا میرے خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں مکہ کو فتح کروں گا اور خانہ خدا کا طواف کروں گا۔ اور سعی کروں گا اور حلق بھی کروں گا۔ جب اصحاب کی ایک کثیر تعداد نے آپ کی صلح پر اعتراض کیا اور اس کو ناپسند کیا تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا! اگر تم لوگوں کو میری صلح کرنا پسند نہیں ہے تو قریش والوں سے جنگ کرو اور ان کی طرف جاؤ وہ جنگ کے لئے آمادہ ہیں۔ اور تم ان پر حملہ کر دو۔ پس اصحاب رسول میں سے افراد قریش کی طرف چلے گئے جبکہ وہ جنگ کے لئے آمادہ تھے اور اصحاب نے ان پر حملہ کر دیا اور اس پر ان کو ایک سخت ہزیمت اٹھانی پڑی (شکست کا منہ دیکھنا پڑا)۔

اور جب واپس مڑ کر آئے اور رسول خدا کے قریب سے گزر رہے تھے تو رسول خدا مسکرائے اور فرمایا! اے علی تلوار اٹھاؤ اور ان قریش والوں کو روکو۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے تلوار اٹھائی اور آنے والے قریش پر حملہ کر دیا جب قریش والوں نے علی کو حملہ کرتے دیکھا تو سب واپس مڑ گئے۔ اے علی محمدؐ نے جنگ کی ابتدا کی ہے تو آپ نے فرمایا نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ جب قریش والے واپس مڑ گئے تو اصحاب رسول بھی شرمندہ ہو کر واپس آئے اور رسول سے عذر خواہی چاہی۔ رسول خدا نے ان سے فرمایا تم میرے وہی بدر والے اصحاب نہیں ہو کہ جب تم نے خدا سے مدد طلب کی اور خدا نے تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے مدد کی۔ تم میرے امد والے اصحاب نہیں ہو کہ پہاڑ پر چڑھ گئے تھے اور خدا اور اس کا رسول تم کو بلا رہا تھا تم میں

سے کوئی بھی واپس مڑ کر دیکھ بھی نہیں رہا تھا؟ کیا تم فلاں جنگ والے نہیں ہو؟ فلاں جنگ والے نہیں ہو؟ پس اصحاب نے عذر خواہی کی اور معذرت طلب کی اور جو کچھ کیا تھا اس پر شرمسار ہوئے اور عرض کیا خدا اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے جو آپ چاہتے ہیں اس پر عمل کریں۔

سہیل بن عمرو اور حفص بن احنف دوبارہ رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمدؐ قریش والے آپ کے مطالبہ کو تسلیم کر رہے ہیں لہٰذا جو کوئی مسلمان اپنے اسلام کا اظہار کرے گا اس کو اذیت نہیں دی جائے گی اور کسی کو اس کے دین کا معاملہ میں مجبور نہیں کیا جائے گا۔ رسول خدا نے صلح نامہ تحریر کرنے کے لئے علی علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا اے علی صلح نامہ لکھو۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے صلح نامہ لکھتے ہوئے تحریر کیا!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ سہیل بن عمرو نے اعتراض کر دیا۔ ہم الرحمٰن وغیرہ کو نہیں جانتے بلکہ آپ اس طرح لکھیں جیسے ہمارے آباؤ اجداد لکھتے آئے ہیں۔ باسمك اللّٰهم ۔ رسولؐ خدا نے فرمایا اے علی ایسے ہی لکھو۔ باسمك اللّٰهم ۔ کیونکہ یہ بھی اس کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام نے یوں تحریر فرمایا۔ یہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ اور قریش کے سرداروں کے درمیان طے پایا ہے۔ اس پر بھی سہیل بن عمرو پھر بول پڑا۔ اگر ہمیں یقین ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو پھر ہم آپ سے جنگ کیوں کرتے لہٰذا یوں لکھا جائے کہ یہ معاہدہ جو محمد بن عبداللہ اور قریش کے سرداروں کے درمیان طے پایا ہے کا آپ کو اپنا نسب پسند نہیں ہے؟ رسول خدا نے فرمایا! میں اللہ کا رسول ہوں خواہ تم اقرار کرو یا نہ کرو۔ پھر فرمایا! اے علی آپ اس رسول اللہ کے لفظ کو مٹا دیں اور محمدؐ بن عبداللہ لکھیں۔ علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کا نام نبوت سے کبھی بھی نہیں مٹا سکتا۔ رسول خدا نے اپنے ہاتھوں سے لفظ مٹایا اور تحریر فرمایا: یہ معاہدہ ہے جو محمدؐ بن عبداللہ اور سرداران قریش سہیل بن عمرو اور حفص بن احنف کے درمیان طے پایا ہے۔ انہوں نے اس بات پر صلح کی ہے کہ دونوں فریق دس سال تک ایک دوسرے کے خلاف جنگ نہیں کریں گے۔ وہ ایک دوسرے کے خلاف مدد بھی نہیں کریں گے۔

ایک دوسرے کے خلاف تلوار بھی نہیں چلائیں گے اور کوئی قیدی بھی نہیں رکھیں گے اگر کوئی مکہ والا مدینے چلا جائے گا تو وہ واپس کریں گے اور اگر کوئی مدینہ کا فرد مکہ آ گیا تو قریش والے واپس نہیں کریں گے۔ فریقین کے درمیان کسی قسم کی خیانت اور دھوکہ دہی اور چوری نہیں ہوگی۔ عرب کے دوسرے قبائل کو آزاد کر دیا جائے گا وہ جس سے چاہیں اپنا معاہدہ خواہ ہمارے ساتھ یا تمہارے ساتھ کریں وہ کر سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص مکہ میں اسلام کا اظہار کرے گا تو اس کو اذیت نہیں دی جائے گی اور نہ تنگ کیا جائے گا اور نہ اس کو طعنہ زنی کی جائے گی۔ اور اس کو دین چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ اس سال محمدؐ اپنے اصحاب کے ساتھ بغیر عمرہ ادا کئے ہوئے واپس چلے جائیں گے اور آئندہ سال ان کے لئے اسی ماہ میں مکہ کو تین دن کے لئے خالی کر دیا جائے گا اور سامان سفر اسلحہ کے علاوہ کوئی اسلحہ ساتھ نہیں لائیں گے اور ان کی تلواریں نیاموں میں ہونگی۔

یہ معاہدہ علی علیہ السلام نے لکھا اور مہاجر و انصار نے اس پر گواہی دی۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا!

اے علیؑ آج آ ... نے میرے نام سے رسول اللہ نہیں مٹایا۔ خدا کی قسم! ایک وقت آئے گا آپ کے ساتھ بھی یوں ہی معاملہ پیش آئے گا۔ اس وقت تو بھی خود امیر المومنین کا لفظ مٹائے گا۔ جب جنگ صفین کے موقعہ پر دونوں لشکروں کے درمیان صلح طے پائے گی۔ تو معاہدہ کے وقت یہ لکھا گیا یہ معاہدہ ہے جو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور معاویہ بن سفیان کے درمیان طے پایا ہے۔ تو اس پر عمرو بن عاص بولا اور کہا اگر ہم علی کو امیر المومنین مانتے تو پھر اس کے مقابل میں جنگ کیوں کرتے۔ لہٰذا یوں لکھو علی ابن ابی طالب اور معاویہ بن سفیان کے درمیان۔ اس وقت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا خدا اور خدا کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ اور اس کے بارے مجھے رسول نے خبر دی تھی۔ پھر آپ نے وہی لکھا۔

اس کے بعد جب امیر المومنین نے صلح حدیبیہ کے معاہدہ کو تحریر کر دیا تو قبیلہ خزاعہ کھڑا ہو گیا کہ ہم بھی اس معاہدہ میں جو محمد کے ساتھ لکھا جا رہا ہے۔ پھر بنو بکر کھڑے ہو گئے اور کہا ہم بھی قریش میں سے ہیں۔ پس انہوں نے معاہدہ کے دو نسخے تحریر کئے۔ ایک رسول خداؐ کے پاس رہا اور ایک سرداران قریش کے پاس۔ جب سہیل بن عمرو حفص بن احنف قریش کے پاس واپس چلے گئے تو رسول خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا!

اٹھو: قربانیاں ذبح کرو اور حلق کرو تو اصحاب نے اس کا انکار کر دیا اور کہا ہم قربانی کیسے کریں اور حلق کریں جبکہ ہم نے کعبہ کا طواف کیا ہی نہیں ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان ابھی سعی نہی کی۔ رسول خداؐ کو ان کی اس بات سے دکھ و رنج ہوا اور آپ نے ام المومنین ام سلمٰی سے اس کی شکایت کی۔ تو ام سلمٰی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنی قربانی ذبح کریں اور سر منڈوا لیں (حلق کریں) دوسروں کو چھوڑ دیں۔ پس رسول خدا نے اپنی قربانی کی اور حلق کیا۔ اس کے بعد اصحاب نے شک و تردید اور دل ناخواستہ اپنی اپنی قربانی ذبح کی اور حلق کیا۔ اور بعض اصحاب نے تقصیر کی (یعنی سر کے بال چھوٹے کئے)۔

رسول خداؐ نے قربانی کی تعظیم میں فرمایا: خدا رحم کرے حلق کرنے والوں پر تو قوم جس نے قربانی کو ذبح نہیں کیا تھا انہوں نے کہا یا رسولؐ اللہ! بال کٹوانے پر بھی؟

آپ نے پھر فرمایا: خدا رحم فرمائے حلق کرنے والوں پر تو انہوں نے کہا: مقصرین پر بھی (مقصرین سے مراد بال کٹوانے والے)۔ پھر فرمایا: خدا رحم کرے حلق کرنے والوں پر تو انہوں نے کہا مقصرین پر بھی۔ اس کے بعد رسول خدا نے مدینہ کی طرف کوچ فرمایا جب آپ مقام تفعیم کے مقام پر رکے تو وہ اصحاب جنہوں نے صلح کو پسند نہیں کیا، قبول نہ کیا وہ عذر خواہی اور معذرت طلب کرنے کے لیے رسول خدا کے پاس آئے اور اظہار ندامت کیا اور انہوں نے رسول خدا سے التجا کی کہ آپ ہمارے لئے خدا سے مغفرت طلب کریں۔ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

محمد بن جعفر نے بیان کیا ہے کہ مجھے محمد بن احمد نے بیان کیا ہے اور اس نے محمد بن حسین سے اور اس نے علی بن نعمان سے اس نے علی بن ایوب سے اس نے عمر بن یزید یباع سائری سے نقل کیا۔ وہ بیان کرتا ہے میں نے حضرت امام ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول "لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ" کے بارے میں عرض کیا: آپ علیہ السلام نے فرمایا! رسولؐ خدا اور آلؑ رسولِ خدا کا کوئی گناہ نہیں تھا جو خدا معاف کرتا بلکہ خدا نے ان کے شیعوں کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ

وہی خدا ہے جس نے مومنین کے دلوں میں سکون نازل کیا ہے تا کہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو جائے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ اور اللہ کے لئے ہی زمین و آسمان کے تمام لشکر ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ وہ خدا کے لشکر ہیں جو اس کے رسول کی مخالفت نہیں کرتے اور رسول کی صلح پر اعتراض بھی نہیں کرتے تو گویا جو رسول کی مخالفت کرے رسول کی صلح پر اعتراض کرے وہ خدا کا لشکر نہیں ہو سکتا بلکہ وہ شیطان کا لشکر ہوگا۔ (مترجم)

اس کے بعد خدا فرماتا ہے!

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا ۔ تا کہ مومن مرد اور مومنہ عورتوں کو ان جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ انہیں میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کی برائیوں کو ان سے دور کر دے اور یہ ہی خدا کے نزدیک بہترین کامیابی ہے۔

اور منافق مرد اور منافقہ عورتوں اور مشرک مرد و عورت جو خدا کے بارے میں برے برے خیالات رکھتے ہیں ان سب پر عذاب نازل کرے اور ان کے سر عذاب کی گردش ہے۔ علامہ فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول خدا کی صلح پر اعتراض کیا اور آپ پر تہمتیں لگائی تھیں۔

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۔ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۔ خدا کا ان پر غضب اور خدا کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے جہنم کو تیار کیا گیا ہے جو بدترین انجام ہے۔

یہ معاہدہ علی علیہ السلام نے لکھا اور مہاجر و انصار نے اس پر گواہی دی۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا!

اے علیؑ آج آپ نے میرے نام سے رسول اللہ نہیں مٹایا۔ خدا کی قسم! ایک وقت آئے گا آپ کے ساتھ بھی یوں ہی معاملہ پیش آئے گا۔ اس وقت تو بھی خود امیر المومنین کا لفظ مٹائے گا۔ جب جنگ صفین کے موقعہ پر دونوں لشکروں کے درمیان صلح طے پائے گی۔ تو معاہدہ کے وقت یہ لکھا گیا یہ معاہدہ ہے جو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور معاویہ بن سفیان کے درمیان طے پایا ہے۔ تو اس پر عمرو بن عاص بولا اور کہا اگر ہم علی کو امیر المومنین مانتے تو پھر اس کے مقابل میں جنگ کیوں کرتے۔ لہٰذا یوں لکھو علی ابن ابی طالب اور معاویہ بن سفیان کے درمیان۔ اس وقت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا خدا اور خدا کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ اور اس کے بارے مجھے رسول نے خبر دی تھی۔ پھر آپ نے وہی لکھا۔

اس کے بعد جب امیر المومنین نے صلح حدیبیہ کے معاہدہ کو تحریر کر دیا تو قبیلہ خزاعہ کھڑا ہو گیا کہ ہم بھی اس معاہدہ میں جو محمد کے ساتھ لکھا جا رہا ہے۔ پھر بنو بکر کھڑے ہو گئے اور کہا ہم بھی قریش میں سے ہیں۔ پس انہوں نے معاہدہ کے دو نسخے تحریر کئے۔ ایک رسول خداؐ کے پاس رہا اور ایک سرداران قریش کے پاس۔ جب سہیل بن عمرو حفص بن احنف قریش کے پاس واپس چلے گئے تو رسول خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا!

اٹھو: قربانیاں ذبح کرو اور حلق کرو تو اصحاب نے اس کا انکار کر دیا اور کہا ہم قربانی کیسے کریں اور حلق کریں جبکہ ہم نے کعبہ کا طواف کیا ہی نہیں ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان ابھی سعی نہی کی۔ رسول خداؐ کو ان کی اس بات سے دکھ و رنج ہوا اور آپ نے ام المومنین ام سلمیٰ سے اس کی شکایت کی۔ تو ام سلمیٰ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ آپ اپنی قربانی ذبح کریں اور سر منڈوا لیں (حلق کریں) دوسروں کو چھوڑ دیں۔ پس رسول خدا نے اپنی قربانی کی اور حلق کیا۔ اس کے بعد اصحاب نے شک و تردد اور دل ناخواستہ اپنی اپنی قربانی ذبح کی اور حلق کیا۔ اور بعض اصحاب نے تقصیر کی (یعنی سر کے بال چھوٹے کئے)۔

رسول خداؐ نے قربانی کی تعظیم میں فرمایا: خدا رحم کرے حلق کرنے والوں پر تو قوم جس نے قربانی کو ذبح نہیں کیا تھا انہوں نے کہا یا رسولؐ اللہ! بال کٹوانے پر بھی؟

آپ نے پھر فرمایا: خدا رحم فرمائے حلق کرنے والوں پر تو انہوں نے کہا: مقصرین پر بھی (مقصرین سے مراد بال کٹوانے والے)۔ پھر فرمایا: خدا رحم کرے حلق کرنے والوں پر تو انہوں نے کہا مقصرین پر بھی۔ اس کے بعد رسول خدا نے مدینہ کی طرف کوچ فرمایا جب آپ مقام تفعیم کے مقام پر رکے تو وہ اصحاب جنہوں نے صلح کو پسند نہیں کیا، قبول نہ کیا وہ عذر خواہی اور معذرت طلب کرنے کے لیے رسول خدا کے پاس آئے اور اظہار ندامت کیا اور انہوں نے رسول خدا سے التجا کی کہ آپ ہمارے لئے خدا سے مغفرت طلب کریں۔ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

محمد بن جعفر نے بیان کیا ہے کہ مجھے محمد بن احمد نے بیان کیا ہے اور اس نے محمد بن حسین سے اور اس نے علی بن نعمان سے اس نے علی بن ایوب سے اس نے عمر بن یزید بیاع سائری سے نقل کیا۔ وہ بیان کرتا ہے میں نے حضرت امام ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول "لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ" کے بارے میں عرض کیا:

آپ علیہ السلام نے فرمایا! رسولؐ خدا اور آلؑ رسولِ خدا کا کوئی گناہ نہیں تھا جو خدا معاف کرتا بلکہ خدا نے ان کے شیعوں کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ

وہی خدا ہے جس نے مومنین کے دلوں میں سکون نازل کیا ہے تا کہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو جائے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اور اللہ کے لئے ہی زمین و آسمان کے تمام لشکر ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ وہ خدا کے لشکر ہیں جو اس کے رسول کی مخالفت نہیں کرتے اور رسول کی صلح پر اعتراض بھی نہیں کرتے تو گویا جو رسول کی مخالفت کرے رسول کی صلح پر اعتراض کرے وہ خدا کا لشکر نہیں ہو سکتا بلکہ وہ شیطان کا لشکر ہوگا۔ (مترجم)

اس کے بعد خدا فرماتا ہے!

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا ۔ تا کہ مومن مرد اور مومنہ عورتوں کو ان جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ انہیں میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کی برائیوں کو ان سے دور کر دے اور یہ ہی خدا کے نزدیک بہترین کامیابی ہے۔

اور منافق مرد اور منافقہ عورتوں اور مشرک مرد و عورت جو خدا کے بارے میں برے برے خیالات رکھتے ہیں ان سب پر عذاب نازل کرے اور ان کے سر عذاب کی گردش ہے۔ علامہ فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول خدا کی صلح پر اعتراض کیا اور آپ پر تہمتیں لگائی تھیں۔

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ خدا کا ان پر غضب اور خدا کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے جہنم کو تیار کیا گیا ہے جو بدترین انجام ہے۔

یعنی جن لوگوں نے رسول خدا کی صلح پر اعتراض کیا ان کے بارے میں بیان ہوا ہے۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ

اے ہمارے رسول: ہم نے آپ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

اس کے بعد خدا نے اصحاب رسول کو خطاب فرمایا ہے:

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ ۔ تاکہ تم سب اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا احترام کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو۔ اس کے بعد بیعت کرنے والوں کی مدحت کرتے ہوئے خدا فرماتا ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۔ اور یقیناً اللہ ان مومنین پر راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے آپ کی بیعت کی)۔ علامہ فرماتے ہیں: کہ اس کی شرط یہ ہے کہ اس کے بعد وہ کبھی بھی رسول کا انکار نہ کریں اور ان کے کسی کام میں مخالفت نہ کریں اور آپ پر اعتراض بھی نہ کریں یہ رضایت ان کے لئے ہے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

بے شک وہ لوگ جو آپ کی بیعت کرتے ہیں اوہ درحقیقت اللہ کی بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اب اس کے بعد جو بیعت کو توڑ دیتا ہے وہ اپنے ہی خلاف اقدام کرتا ہے اور جو وعدہ الٰہی کو پورا کرتا ہے خدا عنقریب اس کو اجر عظیم عطا کرے گا۔

علامہ فرماتے ہیں کہ خدا کے راضی ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس کے بعد یہ لوگ خدا کے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان کو نہ توڑیں اور اس کو پورا کریں۔ اللہ کے ان سے راضی ہونے کی یہ ہی شرط ہے لوگوں نے ترتیب دینے میں آیت شرط کو مقدم کر دیا ہے اور آیت رضوان کو مئوخر کر دیا ہے حالانکہ نزول میں آیت رضوان مقدم ہے اور آیت شرط مئوخر ہے۔

اس کے بعد خدا ان عرب کے لوگوں کا تذکرہ کر رہا ہے جنہوں نے رسول خدا کی مخالفت کی۔ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ ۔ عنقریب یہ پیچھے رہ جانے والے اعراب آپ سے کہیں گے کہ ہمارے اموال اور اولاد نے مصروف کر لیا تھا لہٰذا آپ ان سے فرما دیں کہ اگر خدا تمہیں نقصان یا فائدہ پہنچانا چاہے تو کون ہے جو اس کے مقابل میں تمہارے امداد کو اختیار رکھتا ہے حقیقت یہ ہے کہ خدا تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

اصل یہ ہے کہ تمہارا خیال یہ تھا کہ رسول اور اس کے ساتھ مومنین اب اپنے گھروں کی طرف پلٹ کر نہیں آسکتے اور اس بات کو تمہارے دلوں میں خوب سجا دیا گیا تھا اور تم نے بدگمانی سے کام لیا اور تم ہلاک ہونے والی قوم ہو۔

جب رسول خدا صلح حدیبیہ کے بعد واپس مدینہ تشریف لائے اس کے بعد خدا نے اپنے رسول کو جنگ خیبر کے لئے جانے کا حکم دیا تو وہ لوگ جو مکہ کی طرف جانے کے وقت پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے اس وقت آپ کے ساتھ جانے کی اجازت طلب کی تو خدا نے ان کے لئے فرمایا:

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ۔ جب آپ مال غنیمت کے لئے جانے لگو گے تو اس وقت یہ پیچھے رہ جانے والے آپ سے عرض کریں گے کہ اجازت دو ہم بھی تمہارے ساتھ چلے جائیں یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے کلام کو تبدیل کر دیں۔ اے رسول! آپ ان سے کہہ دیں کہ تم لوگ اب ہمارے ساتھ نہیں جا سکتے۔ اللہ نے یہ بات پہلے سے طے کر دی ہے پھر یہ کہیں گے کہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ بات کو بہت کم سمجھ پاتے ہیں۔

اس کے بعد خدا پھر فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ

اے رسول آپ ان پیچھے رہنے والوں سے کہہ دیں کہ عنقریب تمہیں ایک ایسی قوم کی طرف پکارا جائے گا جو انتہائی سخت جنگجو قوم ہوگی۔

کہ تم ان سے جنگ ہی کرتے رہو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے تو اگر تم خدا کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں بہترین اجر عنایت کرے گا اور اگر منہ موڑ جاؤ گے جس طرح پہلے کیا تھا تو تمہیں دردناک عذاب کے ذریعے سزا دے گا۔ اس کے بعد خدا ان لوگوں کا ذکر کر رہا ہے جن کو جہاد سے خدا نے رخصت دی ہے۔ پس فرماتا ہے:

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

اندھے۔ لنگڑے اور مریض کے لئے کوئی گناہ نہیں ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا خدا اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور جو روگردانی

کرے گا ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ تم سے بہت سے فوائد کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پھر اس غنیمت خیر کو فوراً عطاء کر دیا اور لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا تا کہ یہ ایمان والوں کے لئے ایک قدرت کی نشانی بنے اور وہ تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت دیدے۔

یہ بہت زیادہ مال غنیمت کا وعدہ جنگ خیبر کے دن کا تھا جو مسلمانوں کو حاصل ہوئی تھی۔ اس کے بعد خدا نے پھر فرمایا:

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ اور دوسری وہ غنیمت جن پر تم قادر نہیں ہو سکے خدا اس پر بھی حاوی ہے خدا تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اس کے بعد خدا پھر فرماتا ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ یہی خدا ہے جس نے کفار کے ہاتھوں کو (صلح کے پہلے) تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو (فتح کے بعد) ان سے روکا اور تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

یعنی جب آپ لوگ مدینہ سے مکہ کی طرف چلے تو ان لوگوں نے آپ سے صلح کی خواہش کی۔ جبکہ اس سے قبل وہ مدینہ کی طرف آئے تو جنگ کے لئے آئے تھے۔ گویا آپ سے صلح کی خواہش کا اظہار کرتے تھے۔ اس کے بعد خدا نے صلح حدیبیہ کی صلح کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ" ۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور تمہیں مسجد حرام داخل ہونے سے روک دیا تھا اور قربانی کے جانوروں کو بھی روک دیا اور وہ اپنی منزل پر پہنچنے سے رکے رہے اور مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوئیں جن کو تم نہیں جانتے تھے۔ اور نادانستگی میں انہیں بھی پامال کر ڈالنے کا خطرہ تھا اور ایسے تمہیں لاعلمی کی وجہ سے نقصان ہو جاتا جس کو روک بھی نہ سکتے اور خدا نے روکا تا کہ خدا جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے کہ یہ لوگ الگ جاتے تو ہم کفار کو دردناک عذاب میں مبتلا کر دیتے۔

صلح کا اصل مقصد یہ تھا کہ مکہ کے اندر موجود مومنین کی حفاظت کرنا تھا اس لئے صلح کر لی۔ اور اس مقصد کو مسلمان نہیں سمجھ رہے تھے اس لئے خدا اور رسول پر اعتراض کر رہے تھے۔ خدا نے اپنے نبی کو اس کے بارے میں خبر دی کہ مکہ میں ایسے مومنین موجود ہیں اگر صلح نہ ہوئی اور جنگ ہوگئی تو سارے مارے جائیں گے تو جب صلح ہوگی تو انہوں اسلام کا اظہار کر دیا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ صلح بہت بڑی فتح ہے۔ اور اگر مکہ میں ایسے مومن موجود نہ ہوتے تو خدا ضرور مکہ والوں کو دردناک عذاب دیتا۔

احمد بن علی نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے الحسین بن عبداللہ سعدی سے نقل کیا ہے اور انہوں نے الحسن بن موسیٰ

[illegible] سے نقل اور انہوں نے عبداللہ بن حسین سے اور انہوں نے بعض اصحاب سے توسط سے ایک کرخی سے نقل کیا ہے وہ کرخی بیان کرتا ہے۔

ایک شخص حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی اے فرزند رسول کیا رسول خدا کے بعد حضرت علی علیہ السلام خدا کے امر کو نافذ کرنے میں قدرت و طاقت نہیں رکھتے تھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا کیوں نہیں: پھر اس نے عرض کیا تو پھر کیا وجہ ہے آپ نے اپنے حق کا دفاع نہیں کیا اور لوگوں کو روکا کیوں نہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تو نے سوال کر ہی لیا ہے تو اس کا جواب بھی سمجھو۔ امیر المومنین نے قرآن کی آیت پر عمل کرتے ہوئے ان کے خلاف تلوار نہیں اٹھائی اور اپنے حق کا دفاع نہیں کیا اس نے عرض کیا وہ کون سی آیت ہے؟

آپ نے فرمایا: وہ یہ آیت ہے جس میں خدا ارشاد فرماتا ہے لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اگر یہ لوگ ایمان والے مکہ والوں سے الگ ہو جاتے تو ہم کفار کو دردناک عذاب میں مبتلا کر دیتے۔

جیسے مکہ میں مومنین کی موجودگی کی وجہ کفار کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا ایسے ہی کافروں اور منافقوں کی پشتوں میں خدا کی امانتیں (مومنین) موجود تھے تو امیر المومنین ان کے آباؤ اجداد کو اس وقت تک نہیں قتل کرنا چاہتے تھے جب تک وہ مومنین ان کافروں اور منافقوں کی صلبوں سے پیدا نہیں ہو جاتے تو جب وہ مومن پیدا ہو گئے تو علی نے ان کفار و منافقین کو قتل کیا۔ ایسے ہی ہمارا بارا ول قائم بھی اس وقت تک ظہور نہیں فرمائے گا یہاں تک ہر منافق اور کافر کی صلب سے وہ مومن پیدا نہ ہو جائے جو ان کی صلب میں ہے اور جب آخری مومن ان منافق اور کافروں کی صلبوں سے پیدا ہو جائے گا تو پھر ہمارا قائم علیہ السلام ظہور فرمائے گا اور تمام کافروں اور منافقوں کو قتل کر دے گا۔

اس کے بعد خدا پھر فرماتا ہے۔

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ ۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب کفار نے اپنے دلوں میں زمانہ جاہلیت جیسی ضد قرار دے لی تھی۔ علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب صلح کے معاہدہ کی تحریر میں یہ لکھا گیا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ تو کفار قریش کے نمائندے سہیل بن عمرو اور اس کے دوسرے ساتھی نے کیا کہ اے محمد ہم بسم اللہ الرحمن اور رحیم کو نہیں جانتے لہٰذا اس کو ختم کرو اور وہی لکھو جو ہم لکھتے ہیں جس پر آپ نے کہا کہ وہی لکھو جو یہ کہتے ہیں تو لکھا گیا۔ باسمک اللھم ۔ اور جب محمد رسول اللہ لکھا گیا کہ اگر ہم محمد کو رسول مان لیں تو پھر ہماری جنگ لڑائی کیسی؟ لہٰذا یہ بھی ختم کرو۔ تو یہ جاہلیت والی ضد تھی کو ان کے دل میں پائی جاتی تھی۔ لہٰذا محمد بن عبداللہ لکھا گیا۔

"فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ" ۔ پس اللہ نے اپنے رسول اور ایمان والوں پر سکون نازل کیا اور انہیں کلمہ تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور یہ اس کے حقدار اور اہل تھے اور اللہ ہر چیز پر قادر اور جاننے والا ہے۔

اس کے بعد خدا نے رسول خدا کے اس خواب کا ذکر فرمایا ہے آپ نے دیکھی تھی اور اس کے بارے میں فرماتا ہے کہ ہم نے آپ کی خواب کو سچ کر دیا۔

"لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ" بے شک اللہ نے اپنے رسول کو بالکل سچا خواب دکھلایا تھا کہ خدا نے اگر چاہا تو تم لوگ مسجد الحرام میں امن وسکون کے ساتھ سر کے بال منڈا کر یا تھوڑے سے بال کاٹ کر داخل ہو جاؤ گے اور تمہیں کسی طرح کا خوف نہ ہوگا تو اسے وہ بھی معلوم تھا تو اس نے فتح مکہ سے پہلے ہی ایک قریبی فتح قرار دی۔

مکہ کی فتح سے پہلے اللہ نے ایک اور فتح کی نوید سنائی جو کہ فتح خیبر تھی جب رسول خدا صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس آ رہے تھے تو خدا نے خیبر کی فتح کی نوید سنائی اور خیبر کی طرف جانے کا حکم دیا۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین برحق کے ساتھ مبعوث فرمایا تا کہ وہ اسے تمام ادیان عالم پر غالب بنائے اور گواہی کے لئے فقط خدا ہی کافی ہے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ وہ امام قائم علیہ السلام آل محمدؐ سے ہوگا جس کے ذریعے خدا اپنے دین کو تمام ادیان عالم پر غالب قرار دے گا۔ اور یہ امام زمین کو عدل وانصاف سے یوں پر کر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم وجور سے پر ہو چکی ہوگی۔ یہ وہ ہے کہ جس کی تاویل تنزیل کے بعد ہوگی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام کا فعل نبی کا فعل شمار ہوگا تو یہ کام نبی کا لیکن کرے گا آخری امام مہدیؑ اور اس کے فعل کو خدا نے نسبت نبی کی طرف دی ہے۔

اس کے بعد اللہ اپنے نبی اور ان کے اصحاب کے اوصاف جو تورات وانجیل میں ذکر ہوئے ہیں ان کو بیان کر رہا ہے۔

"وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ" محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کفار کے لئے بہت سخت ہیں اور آپس میں انتہائی رحمدل ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ وہ بارگاہ احدیت میں سرخم کئے ہوئے سجدہ ریز ہیں اور اپنے خدا سے فضل وکرم اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں اور کثرت سجود کی وجہ سے ان کے چہروں پر نشانات پائے جاتے ہیں۔ یہ ہی ان کی امثال تورات میں بھی ہیں اور انجیل میں بھی ان کی مثل ایسے ہے جیسے کوئی کھیتی ہو جو پہلے سوئی نکالے اور پھر اسے مظبوط بنائے پھر موٹی ہو جائے اور پھر وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائے کہ کاشتکاروں کو خوش کر دے تا کہ ان کے ذریعے کفار کو جلایا جائے اور اللہ نے صاحبان ایمان اور نیک وصالح عمل سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ "یعنی آپ کے ساتھی کفار کو قتل کرنے کے لئے بڑے قوی وبہادر ومظبوط ہیں اور آپس میں رحیم ورحمدل ہیں۔

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

یہ سورہ مبارکہ حجرات مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد اٹھارہ ہیں۔ اور اس کے رکوع کی تعداد دو (2) ہے قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 49 ہے اور نزولی ترتیب میں اس کا نمبر 106 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں ذکر ہوا ہے کہ:

جو شخص سورہ حجرات کو ہر دن یا ہر رات پڑھے گا وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زائرین میں سے ہوگا۔

تفسیر مجمع البیان میں رسول خدا کی حدیث ذکر ہوئی ہے جو شخص سورہ حجرات کی تلاوت کرے گا اسے ان تمام افراد کی تعداد کے برابر جنہوں نے خدا کی اطاعت کی ہے یا خدا کی نافرمانی کی ہے۔ دس نیکیاں دی جائیں گی۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ

وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۞ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ
اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ
فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۞ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ
اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ
وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۞ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۞ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ
تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۞ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۞

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

ایمان والو خبردار خدا اور رسول کے سامنے اپنی بات کو آگے نہ بڑھاو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ ہر بات کا سننے والا اور جاننے والا ہے (۱) ایمان والو خبردار اپنی آواز کو نبی کی آواز پر بلند نہ کرنا اور ان سے اس طرح بلند آواز میں بات بھی نہ کرنا جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہیں

ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں اس کا شعور بھی نہ ہو (۲) بیشک جو لوگ رسول اللہ کے سامنے اپنی آواز کو دھیما رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے تقویٰ کے لئے آزما لیا ہے اور ان ہی کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے (۳) بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان کی اکثریت کچھ نہیں سمجھتی ہے (۴) اور اگر یہ اتنا صبر کر لیتے کہ آپ نکل کر باہر آ جاتے تو یہ ان کے حق میں زیادہ بہتر ہوتا اور اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے (۵) ایمان والو اگر کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کرو ایسا نہ ہو کہ کسی قوم تک ناواقفیت میں پہنچ جاؤ اور اس کے بعد اپنے اقدام پر شرمندہ ہونا پڑے (۶) اور یاد رکھو کہ تمہارے درمیان خدا کا رسول موجود ہے یہ اگر بہت سی باتوں میں تمہاری بات مان لیتا تو تم زحمت میں پڑ جاتے لیکن خدا نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا ہے اور کفر، فسق اور معصیت کو تمہارے لئے ناپسندیدہ قرار دے دیا ہے اور درحقیقت یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں (۷) یہ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے (۸) اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں جھگڑا کریں تو تم سب ان کے درمیان صلح کراؤ اس کے بعد اگر ایک دوسرے پر ظلم کرے تو سب مل کر اس سے جنگ کرو جو زیادتی کرنے والا گروہ ہے یہاں تک کہ وہ بھی حکمِ خدا کی طرف واپس آ جائے پھر اگر پلٹ آئے تو عدل کے ساتھ اصلاح کر دو اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۹) مومنین آپس میں بالکل بھائی بھائی ہیں لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ شاید تم پر رحم کیا جائے (۱۰)

تفسیر

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۞

اے ایمان والو! خبردار خدا اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ ہر بات کا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ آیت بنو تمیم کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جب یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وفد بنا کر آئے تو رسول خدا کے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے آواز دی۔ اے محمدؐ باہر تشریف لائیں۔ اور جب رسول خدا باہر تشریف لائے تو وہ آپ کے آگے آگے چلنا شروع ہو گئے اور آپ کے ساتھ بلند آواز میں گفتگو کرتے اور دوران گفتگو بات بات پر کہتے اے محمد اے محمد آپ کی فلاں چیز کے بارے میں کیا رائے ہے اور آپ کے ساتھ ایسے باتیں کرتے جیسے وہ ایک دوسرے سے کرتے تھے تو ان کے لئے خدا نے فرمایا:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُولِهِ" اے ایمان والو خبردار خدا اور رسول سے آگے مت بڑھو۔

پھر فرمایا: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ" اے ایمان والو! خبردار نبی کی آواز سے اپنی آوازوں کو بلند مت کرو۔ اور ان کے ساتھ ایسے بات مت کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے سارے اعمال ضبط ہو جائیں اور تمہیں اس کا شعور ہی نہ ہو۔

"إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ" اور یقیناً وہ جو آپ کو حجروں کے عقب سے پکارتے ہیں۔

یعنی بنو تمیم والے مراد ہیں۔ ان کی اکثریت عقل سے کام نہیں لیتی۔ یہ آپ کو اس انداز میں پکارنے کے بجائے صبر کرتے اور آپ خود ان کے پاس آتے تو یہ ان کے لئے زیادہ اچھا ہوتا۔ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ⑥

اے ایمان والو اگر کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ کسی قوم تک ناواقفیت میں پہنچ جاؤ اور اس کے بعد اپنے اقدام پر شرمندہ ہونا پڑے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت فرزند رسول خدا حضرت ابراہیم کی والدہ ماریہ القبطیہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور اس کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تو رسول خدا بہت خوش ہوئے تو ایک ام المومنین نے کہا یا رسول اللہ آپ اس پر زیادہ خوش نہ ہوں یہ آپ کا فرزند نہیں ہے بلکہ یہ جریح القبطی کا بیٹا ہے کیونکہ وہ ہر روز ماریہ کے پاس آتا تھا اور اس کے ماریہ سے غلط تعلقات تھے۔ یہ سن کر رسول خدا غضبناک ہوئے اور امیر المومنین علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ تلوار اٹھاؤ اور

[illegible] کر کے میرے پاس لے آؤ۔ حضرت علی علیہ السلام نے تلوار کو اٹھایا اور عرض کی یا رسول اللہ کی مجھے حتمی حکم دیا گیا [illegible] اس پر اقدام کروں یا تحقیق کر کے اپنی ذمہ داری نبھاؤں۔ رسول خدا نے فرمایا اے علی اس کی تحقیق کرو۔

پس امیر المومنین علی علیہ السلام ماریہ قبطیہ کے مشرب پر آئے وہاں جریح موجود تھا جب اس نے امیر المومنین کو دیکھا [illegible] بھاگ گیا اور ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا۔ جب امیر المومنین اس کے قریب گئے تو امیر المومنین نے آواز [illegible] پس اس نے عرض کیا اے علی میرے بارے میں خدا سے ڈرو۔ یہاں لوگ نہیں ہیں خدا کی قسم میں مجبوب (جس کا [illegible] ہوں۔ پھر اس نے اپنی شرم گاہ کو ننگا کر دیا تو واقعاً وہ مجبوب تھا۔ علی علیہ السلام اس کو ساتھ لے کر رسول خدا کے [illegible] آئے تو رسول خدا نے فرمایا اے جریح تیرا معاملہ کیا ہے؟ تو اس نے عرض کیا یا رسول قبطیہ والے اپنے غلاموں کو مجبوب کر [illegible] کیونکہ قبطی اس کو پسند نہیں کرتے کہ کوئی اور ان کے گھروں میں داخل ہو سوائے قبطیوں کے لہٰذا وہ اپنے قبطیوں کے آلہ [illegible] کو خصی کر دیتے ہیں تاکہ وہ ان کے گھروں میں خدمت لے سکیں پس اسی وجہ سے ماریہ کے والد نے مجھے اس کے ساتھ [illegible] کیا تاکہ میں اس کے گھریلو کاموں میں مدد کروں اور تنہائی میں اس کے ساتھ انس ایجاد کروں تاکہ وہ پریشان نہ ہو جائے تو خدا نے یہ آیت نازل کی۔

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ" عبداللہ بن موسیٰ نے احمد بن رشید سے اور اس نے مروان بن مسلم سے نقل کیا ہے اور اس نے عبداللہ بن بکیر سے نقل کی ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: [illegible] آپ پر قربان ہو جاؤں حضرت رسول خدا نے ایک قبطی شخص کے قتل کا حکم دیا حالانکہ وہ جانتے تھے یہ خبر دینے والے نے [illegible] جھوٹ بولا ہے یا آپ نہیں جانتے تھے اور آپ فقط قبطی کے قتل کو علی علیہ السلام کی تحقیق کی وجہ سے ٹالنا چاہتے تھے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیوں نہیں وہ جانتے تھے خدا کی قسم وہ سب سے زیادہ جانتے تھے اگر علی علیہ السلام جانتے ہوتے کہ یہ حکم رسول خدا کا حتمی حکم ہے تو آپ خالی ہاتھ نہ آتے بلکہ حتماً اس کا سر لے کر رسول کی خدمت میں حاضر ہوتے لیکن رسول خدا نے یہ حکم اس لئے دیا تھا تاکہ ماریہ پر لگنے والی تہمت ختم ہو جائے اور وہ جھوٹ بولنے والی اپنے جھوٹ سے پلٹ جائے۔ لیکن وہ نہ مانی اور اس کے لئے اپنے جھوٹ کی وجہ سے ایک مسلمان کا قتل ہونا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

وَلَكِنَّ اللهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ.....

لیکن خدا نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب قرار دیا اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا ہے اور کفر، فسق اور معصیت کو تمہارے لئے پسند نہیں کرتا۔

محمد بن جعفر نے یحییٰ بن زکریا سے نقل کیا ہے اور اس نے علی بن حسان سے نقل کیا ہے اور اس نے عبدالرحمن ابن کثیر

سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے اس قول کی تفسیر میں فرمایا کہ ایمان سے امیر المومنین علی علیہ السلام مراد ہیں۔ اور کفر، فسق اور عصیان سے علی علیہ السلام کے مخالفین مراد ہیں۔

وَاِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں جھگڑا کریں تو تم سب ان کے درمیان صلح کراؤ اس کے بعد اگر ایک دوسرے پر ظلم کرے تو سب مل کو اس سے جنگ کرو جو زیادتی کرنے والا گروہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ حکم خدا کی طرف واپس آجائے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان کے درمیان اصلاح کردو اور انصاف سے کام لو اور خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ اہل بغاوت اور تاویل کے خلاف تلوار کا حکم ہے۔

علی بن ابراہیم قمی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے نقل کی ہے اور انہوں نے قاسم بن محمد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے سلیمان بن داؤد النقری سے نقل کیا ہے اور انہوں نے خفص بن غیاث سے نقل کیا ہے اور انہوں نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے: آپ علیہ السلام نے فرمایا!

ایک شخص نے امیر المومنین کی جنگوں کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا؟ اور سوال کرنے والا ہمارے محبوں اور دوستوں میں سے تھا تو ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ تلواروں کے ساتھ مبعوث فرمایا تھا۔ ان میں سے تین تلواریں ننگی ہیں جو نیام میں نہیں رکھی جائیں گی یہاں تک کہ جنگ و جہاد ختم نہ ہو جائے اور یہ جنگ اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ کرے۔ اور جب سورج مغرب سے طلوع کرے گا تو سارے لوگ امن میں ہو جائیں گے اور یہ وہ دن ہوگا جو شخص اس دن سے پہلے ایمان کو قبول نہیں کرے گا اس دن کا ایمان اس کو فائدہ نہیں دے گا اور نہ ہی اس کا ایمان کوئی خیر پا سکے گا۔ اور ان میں سے ایک تلوار وہ ہے جو ملفوف ہے۔ جس کو کپڑے کے ساتھ لپیٹا ہوا ہے اور ایک تلوار وہ ہے جو نیام میں ہے یہ دونوں تلواریں ہمارے دشمنوں کے خلاف ننگی ہوں گی اور ان کا معاملہ ہمارے سپرد ہے۔ لیکن وہ تین تلواریں جو ظاہر اور ننگی ہیں۔

1- وہ تلوار ہے جو عرب کے مشرکوں کے خلاف ہے جیسا کہ خدا نے ارشاد فرمایا:

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۔ (سورہ توبہ ۵) خدا نے فرمایا: مشرکین کو تم جہاں بھی پاؤ قتل کر دو۔ اور ان کو پکڑو اور ان کو قیدی بناؤ اور ان کے لئے تمام راستے اور گذرگاہ پر بیٹھ جاؤ اور راستے ان کے لئے تنگ کر دو پھر اگر یہ توبہ قبول کریں۔ یعنی ایمان لے آئیں تو پھر یہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔

پس مشرکین عرب سے کچھ قبول نہیں کیا جائے ان کی سزا فقط قتل ہے یا اسلام میں داخل ہونا ہے اور ان کا مال اور ان

کی اولاد ایسے ہی قیدی ہوں گے جیسے رسول خدا قیدی کیا کرتے تھے۔ اگر قیدی کر دے جائیں تو ان کو معاف کر دو اور ان سے فدیہ لیا کرو۔

2- دوسری تلوار وہ ہے جو اہل ذمہ کے لئے ہے۔ ان کے بارے میں خدا نے فرمایا:

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۔ یہ آیت اہل ذمہ کے بارے میں نازل ہوئی اور پھر اس کو منسوخ کر دیا گیا اور اس کی ناسخ یہ والی آیت ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝

ایمان والو! ان لوگوں سے جہاد کرو جو خدا اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور جس چیز کو خدا اور اس کے رسول نے حرام کیا ہوا ہے اسے حرام نہیں سمجھتے اور اہل کتاب کے ہوتے ہوئے بھی دین خدا کو اپنے لئے لازم قرار نہیں دیتے۔ ان کے خلاف لڑو یہاں تک کہ یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے ذلت کے ساتھ تمہارے سامنے جزیہ پیش کرنے پر آمادہ نہ ہو جائیں۔ (سورہ توبہ)

پس مسلمانوں کے ملک میں جو کافر رہتے ہیں ان سے یا جزیہ قبول کیا جائے گا اور یا ان کو قتل کر دیا جائے گا اور ان کا مال اور اولاد سب قیدی ہیں۔ لیکن اگر وہ جزیہ قبول کر لیں تو پھر ان کی اولاد اور مال ہم پر حرام ہے اور جو وہ نکاح کریں وہ بھی قبول ہوگا پس کافر ذمی سے جزیہ یا قتل کے علاوہ کچھ قبول نہیں ہوگا۔

3- تیسری تلوار عجم کے مشرکین کے لئے ہے یعنی ترک۔ دیلم اور خزرج کے مشرکین کے بارے میں ہے۔ ان کے لئے خدا نے سورہ محمدؐ میں فرمایا:

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۔ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۔ پس جب کفار سے مقابلہ کرو تو ان کی گردنیں اڑا دو یہاں تک کہ جب زخموں سے چور چور ہو جائیں تو ان کی مشکیں باندھ لو پھر اس کے بعد اگر چاہو تو ان پر احسان کر کے چھوڑ دینا اور اگر چاہو تو فدیہ لے لینا یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے۔

یعنی ان کفار اور مسلمانوں کے درمیان مقابلہ ہو تو پھر ان کے قتل یا مسلمان ہونے کے علاوہ کچھ قابل قبول نہیں ہے اور جب تک حالت جنگ میں ہوں ان کافر حربی کی عورتوں کے ساتھ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔

4۔ چوتھی تلوار جو لپیٹی ہوئی ہے یہ تلوار باغیوں کے خلاف ہے اور قرآن کی تاویل پر اٹھے گی۔ اس کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے:

"وَاِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝"

اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کروا دو اور اگر ان میں سے ایک دوسرے پر بغاوت کرے تو جو بغاوت کرنے والا گروہ ہے اس کے خلاف جنگ کرو۔ یہاں تک کہ وہ حکم خدا کے سامنے سرخم کرے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا نے فرمایا تم میں سے ایک وہ ہے جو قرآن کی تاویل پر ایسے ہی جنگ کرے گا جیسے میں تنزیل قرآن پر جنگ کر رہا ہوں تو آپؐ سے سوال کیا گیا کہ وہ کون ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا! وہ ہوگا جو اس وقت میری ٹوٹی ہوئی جوتی کی مرمت کر رہا ہے۔ دیکھا گیا تو وہ امیر المومنین علی علیہ السلام تھے جو نبی اکرمؐ کی جوتی کی مرمت کر رہے تھے۔

حضرت عمار بن یاسر فرماتے ہیں کہ میں نے اس پرچم کے سائے میں تین دفعہ رسول خدا کے ساتھ ملکر جہاد کیا ہے اور آج میں اس پرچم کے سائے میں چوتھی مرتبہ جہاد کر رہا ہوں خدا کی قسم اگر یہ ہمیں ہجر کی سرحدوں تک بھی ماریں تب بھی ہمیں یقین ہے کہ ہم حق پر ہیں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ امیر المومنین علی علیہ السلام کی ان کے درمیان وہی شہرت تھی جو رسول خدا نے فتح مکہ کے دن اپنائی تھی۔ آپؐ نے فتح مکہ کے دن اعلان عام کر دیا تھا ان میں سے کسی کو قیدی نہ بنایا جائے اور جو شخص اپنا دروازہ بند رکھے گا وہ امن میں رہے گا جو ہتھیار ڈال دے گا وہ بھی امن میں رہے گا اور جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بھی امن میں ہے ایسے امیر المومنینؑ نے بصرہ میں اعلان عام کیا تھا ان کی اولادوں کو قیدی نہ بناؤ اور ان کے زخمیوں کو قتل نہ کرو اور جو بھاگ جائے اس کا پیچھا نہ کرو۔ اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر دے وہ بھی امن میں ہوگا۔

5۔ پانچویں تلوار جو غلاف میں ہے یا نیام میں ہے یہ وہ تلوار ہے جو قصاص کی تلوار ہے جس کے لئے نظام قصاص کو قائم کیا جاتا ہے جس کے لئے خدا نے فرمایا:

"اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ" (سورہ مائدہ۔ ۴۵) یہ وہ تلوار ہے جو خدا نے مقتولین کے ورثاء کے سپرد کی ہے اور اس کا حکم ہمارے ہاتھ میں ہے پس یہ وہ تلواریں جن کے لیے خدا نے اپنے رسول کو مبعوث فرمایا ہے۔ جو شخص ان کا انکار

کرے یا ان میں سے کسی کا انکار کرے ان کی سیرت اور ان کے احکام کا انکار کرے پس وہ کافر ہے کہ اس نے رسول خدا پر نازل ہونے والی تمام چیزوں کا انکار کیا ہے۔

آیت ۱۱ تا ۱۸

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ قُلْ

اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾

ترجمہ

ایمان والو خبردار کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے کہ شاید وہ اس سے بہتر ہو اور عورتوں کی بھی کوئی جماعت دوسری جماعت کا مسخرہ نہ کرے کہ شاید وہی عورتیں ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے بھی نہ دینا اور برے برے القاب سے یاد بھی نہ کرنا کہ ایمان کے بعد بدکاری کا نام ہی بہت برا ہے اور جو شخص بھی توبہ نہ کرے تو سمجھو کہ یہی لوگ درحقیقت ظالمین ہیں (۱۱) ایمان والو اکثر گمانوں سے اجتناب کرو کہ بعض گمان گناہ کا درجہ رکھتے ہیں اور خبردار ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت بھی نہ کرو کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے یقیناً تم اسے برا سمجھو گے تو اللہ سے ڈرو کہ بیشک اللہ بہت بڑا توبہ کا قبول کرنے والا اور مہربان ہے (۱۲) انسانو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور پھر تم میں شاخیں اور قبیلے قرار دیئے ہیں تاکہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان سکو بیشک تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ محترم وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے اور اللہ ہر شے کا جاننے والا اور ہر بات سے باخبر ہے (۱۳) یہ بدو عرب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہ اسلام لائے ہیں کہ ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل

نہیں ہوا ہے اور اگر تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا کہ وہ بڑا غفور اور رحیم ہے (۱۴) صاحبانِ ایمان صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اور پھر کبھی شک نہیں کیا اور اس کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد بھی کیا درحقیقت یہی لوگ اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں (۱۵) آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم خدا کو اپنا دین سکھا رہے ہو جب کہ وہ آسمان اور زمین کی ہر شے سے باخبر ہے اور وہ کائنات کی ہر چیز کا جاننے والا ہے (۱۶) یہ لوگ آپ پر احسان جتاتے ہیں کہ اسلام لے آئے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ ہمارے اوپر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو یہ خدا کا احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان لانے کی ہدایت دے دی ہے اگر تم واقعاً دعوائے ایمان میں سچے ہو (۱۷) بیشک اللہ آسمان و زمین کے ہر غیب کا جاننے والا ہے اور وہ تمہارے تمام اعمال کا بھی دیکھنے والا ہے (۱۸)

تفسیر

اے ایمان والو! خبردار کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے شاید وہ اس سے بہتر ہو اور عورتوں کی کوئی جماعت کسی دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑائے شاید وہی عورتیں ان سے بہتر ہوں۔

یہ آیت حضرت ام المومنین صفیہ بنت حی بن اخطبؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس کی شان نزول کچھ یوں ہے کہ بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ دونوں نے حضرت صفیہ بنت حی کو اذیت دینے کے لئے کہا کرتیں تھی۔ اے یہودی کی بیٹی! جناب صفیہ نے اس کی رسول خدا سے شکایت کی تو رسول خدا نے اس سے فرمایا آپ نے ان کو جواب کیوں نہیں دیا؟ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کو کیا جواب دوں؟ آپ نے فرمایا ان سے کہو میرا بابا حضرت ہارون نبی خدا ہیں اور میرے چاچا حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہیں اور میرے شوہر محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ہیں۔ پس مجھے مذاق کیوں کرتی ہیں کیا تم میرے اس فضل کا انکار کرسکتی ہو؟ پس وہ ان کے پاس گئی اور ان دونوں سے یہ کہہ دیا تو ان دونوں نے کہا یہ آپ کو رسول اللہ نے تعلیم دیا ہوگا۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ

الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ

اے ایمان والو! خبردار کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے اور ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد نہ کرنا ایمان کے بعد بدکاری کا نام ہی برا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۔ اے انساں ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور پھر تم میں شاخیں اور قبیلے قرار دئے ہیں تاکہ پہچانے جاؤ۔

علامہ فرماتے ہیں شُعُوْبًا یہ عجم ہیں۔ اور قبائل یہ عربوں میں ہیں۔ ''اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۔ (بے شک خدا کے نزدیک سب سے زیادہ عزت دار اور مکرم وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ یہ آیت ان لوگوں کا رد ہے جو اپنے حسب ونسب پر فخر کرتے ہیں۔ رسول خدا نے فتح مکہ کے دن فرمایا اے لوگو! تحقیق اللہ نے جاہلیت کے تکبر وغرور کو اسلام کی وجہ سے ختم کر دیا ہے اور جو تم اپنے آباؤ اجداد کی وجہ سے فخر کرتے تھے اب اس کو اسلام نے ختم کر دیا ہے۔ عربیت نہ تمہاری ماں ہے نہ تمہارا باپ۔ یہ فقط ایک زبان ہے جو اس زبان میں گفتگو کرے گا وہ عربی ہے آگاہ ہو جاؤ تم سب آدم اور حوا کی اولاد ہو اور آدم کو خدا نے مٹی سے خلق کیا ہے۔ لہٰذا تم میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک وہی ہے جو زیادہ تقویٰ کا مالک ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۔ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا

یہ عرب کے بدو آپ کے پاس آ کر کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں آپ ان سے کہہ دیں تم ایمان نہیں لائے ہو بلکہ تم کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں۔

یعنی اے رسول آپ ان سے کہہ دیں کہ تم نے تو تلوار کے خوف سے ظاہری اسلام کو قبول کیا ہے۔

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۔ اور اولہ وبراہین سے قائل ہو کر تم نے ابھی دلوں سے ایمان کو قبول ہی نہیں کیا۔

لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ۔ یعنی تمہارے اعمال سے کوئی چیز کم نہیں کی جائے گی)۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا ۔ بس مومن وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور پھر ان کے بارے میں کسی قسم کا شک نہ کریں۔ اور پھر اپنی جانوں اور مال سے راہ خدا میں جہاد کریں۔

علامہ فرماتے ہیں: یہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۔ کیا تم خدا کو اپنے دین کی تعلیم دینا چاہتے ہو۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۔ اے رسول یہ لوگ آپ کو پر احسان جتاتے ہیں کہ ہم اسلام لے کر آئے ہیں آپ ان سے کہہ دیں کہ ہمارے اوپر اسلام کا احسان نہ رکھو یہ تو خدا کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی۔ اگر واقعاً تم اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہو۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت خندق کے دن نازل ہوئی۔ ایک شخص حضرت عمار بن یاسر کے قریب سے گزر رہا تھا اور آپ اس وقت ضندق کھود رہے تھے۔ آپ کے کھودنے کی وجہ سے زمین سے غبار اڑا اور اس شخص نے اپنے ناک پر کپڑا ڈالا اور گذر گیا تو جناب عمار نے فرمایا: مساجد کی تعمیر کرنے والے اور ان میں نماز پڑھنے والے اور وہ جو گزرتے ہوئے گرد وغبار سے دور ہو کر گزرتے ہیں وہ برابر نہیں ہو سکتے۔ یہ سن کر وہ حضرت عمار کی طرف متوجہ ہوا اور غصے میں کہا اے کالی حبشن کے بیٹے کیا تو مجھے یہ کہہ رہا ہے؟ پھر وہ آدمی رسول خدا کے پاس آیا اور کہا ہم آپ کے دین میں اس لئے نہیں آئے تھے کہ ہماری حیثیت خراب ہو جائے تو رسول خدا نے فرمایا: تو اپنے اسلام کا ہم پر احسان جتاتا ہے۔ پس تم جاؤ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ یعنی اگر تم اپنے دعویٰ ایمان میں اگر سچے ہو۔

سُوْرَۃُ قٓ

یہ سورہ مبارکہ "قٓ" مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 45 ہے اور اس کے رکوع تین ہیں۔ قرآن میں موجود ترتیب میں اس کا نمبر 50 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 34 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث منقول ہوئی ہے آپ نے فرمایا: جو شخص ہمیشہ واجب اور مستحب نمازوں میں سورہ مبارکہ 'قٓ' کی تلاوت کرتا رہے گا اللہ اس کے رزق میں وسعت قرار دے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور قیامت کے دن اس کا حساب آسان کر دے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قٓ ۟ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝۱ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝۳ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝۴ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝۵ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝۶ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۷ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۸ وَنَزَّلْنَا

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝۹ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝۱۰ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝۱۲ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝۱۳ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝۱۴ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۵ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝۱۶ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝۱۷ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝۱۸ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝۱۹ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝۲۰ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝۲۱ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝۲۲

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

قٓ۔ قرآن مجید کی قسم (۱) لیکن ان کفار کو تعجب ہے کہ ان ہی میں سے کوئی شخص پیغمبر بن کر آ گیا اس

لئے ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ بات بالکل عجیب ہے (۲) کیا جب ہم خاک ہو جائیں گے تو دوبارہ واپس ہوں گے یہ بڑی بعید بات ہے (۳) ہم جانتے ہیں کہ زمین ان کے جسموں میں سے کس قدر کم کر دیتی ہے اور ہمارے پاس ایک محفوظ کتاب موجود ہے (۴) حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے حق کے آنے کے بعد اس کا انکار کر دیا ہے تو وہ ایک بے چینی کی بات میں مبتلا ہیں (۵) کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا ہے کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے اور پھر آراستہ بھی کر دیا ہے اور اس میں کہیں شگاف بھی نہیں ہے (۶) اور زمین کو فرش کر دیا ہے اور اس میں پہاڑ ڈال دیئے ہیں اور ہر طرح کی خوبصورت چیزیں اُگا دی ہیں (۷) یہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہر بندہ کے لئے سامانِ نصیحت اور وجہِ بصیرت ہے (۸) اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی نازل کیا ہے پھر اس سے باغات اور کھیتی کا غلہ اُگایا ہے (۹) اور لمبی لمبی کھجوریں اُگائی ہیں جن کے بور آپس میں گتھے ہوئے ہیں (۱۰) یہ سب ہمارے بندوں کے لئے رزق کا سامان ہے اور ہم نے اسی پانی سے مردہ زمینوں کو زندہ کیا ہے اور اسی طرح تمہیں بھی زمین سے نکالیں گے (۱۱) ان سے پہلے قومِ نوح اصحابِ رس اور ثمود نے بھی تکذیب کی تھی (۱۲) اور قومِ عاد، فرعون اور برادرانِ لوط نے بھی (۱۳) اور اصحابِ ایکہ اور قومِ تبع نے بھی اور ان سب نے رسولوں کی تکذیب کی تو ہمارا وعدہ پورا ہو گیا (۱۴) تو کیا ہم پہلی خلقت سے عاجز تھے ہرگز نہیں۔ تو پھر حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ نئی خلقت کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں (۱۵) اور ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ اس کا نفس کیا کیا وسوسے پیدا کرتا ہے اور ہم اس سے رگ گردن سے زیادہ قریب ہیں (۱۶) جب کہ دو لکھنے والے اس کی حرکتوں کو لکھ لیتے ہیں جو داہنے اور بائیں بیٹھے ہوئے ہیں (۱۷) وہ کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا ہے مگر یہ کہ ایک نگہبان اس کے پاس موجود رہتا ہے (۱۸) اور موت کی بیہوشی یقیناً طاری ہو گی کہ یہی وہ بات ہے جس سے تو بھاگا کرتا تھا (۱۹) اور پھر صور پھونکا جائے گا کہ یہ عذاب کے وعدہ کا دن ہے (۲۰) اور ہر نفس کو اس انداز سے آنا ہو گا کہ اس کے ساتھ ہنکانے والے اور گواہی دینے والے فرشتے بھی ہوں گے (۲۱) یقیناً تم اس کی طرف سے غفلت

میں تھے تو ہم نے تمہارے پردوں کو اُٹھا دیا ہے اور اب تمہاری نگاہ بہت تیز ہو گئی ہے (۲۲)

تفسیر

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ : قٓ قرآن مجید کی قسم۔

علامہ فرماتے ہیں ق ایک پہاڑ کا نام ہے جو بہت بڑا ہے اور اس نے پوری دنیا کا احاطہ کیا ہوا ہے اور قوم یاجوج ماجوج اس کے پیچھے ہے۔ اور اس کے بعد خدا نے قرآن مجید کی قسم اٹھائی ہے۔

بَلْ عَجِبُوْٓا : بلکہ قریش والے تعجب کر رہے ہیں۔

اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ کہ خود ان میں سے ہی ایک ڈرانے والا آ گیا ہے۔

یعنی مکہ کے قریش والے اس بات پر تعجب کر رہا ہے کہ خود ان میں سے ایک ڈرانے والا آ گیا ہے۔

(یعنی مکہ کے قریش والے اس بات پر تعجب کر رہے ہیں کہ خود ان میں سے ایک رسول آ گیا ہے جو ان ہی کے خاندان کا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔)

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ : پس کافر کہتے ہیں کہ یہ بڑی عجیب چیز ہے۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝ : کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو دوبارہ ہمیں واپس پلٹایا جائے گا؟ یہ بڑی عجیب بات ہے۔

یہ آیت ابی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس نے ابوجہل سے کہا تھا اے ابوجہل میرے پاس آؤ میں تمہیں محمدؐ کی ایک بڑی عجیب بات بتاؤں اس کے بعد اس نے ایک بوسیدہ ہڈی کو اٹھایا اور اس کو ہاتھ سے مسل کر ریزہ ریزہ کر کے کہا کہ دیکھو محمدؐ کا یہ گمان ہے کہ یہ دوبارہ زندہ کر دی جائے گی اور یہ بڑی عجیب بات ہے۔ اس کے بعد خدا نے فرمایا:

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝ : حقیقت ہے کہ ان لوگوں نے حق کے آنے کے بعد اس کا انکار کیا ہے یہ تو ایک بے چینی کی بات میں مبتلا ہیں۔

یعنی حق کے واضح و روشن ہونے بعد اس میں اختلاف کر رہے ہیں۔ اس کے بعد خدا دوبارہ محشور ہونے اور حشر کے بارے میں استدلال کرتے ہوئے مثال دیتا ہے۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝

کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسس کو کیسے بنایا ہے اور پھر اس کو مزین کیا ہے اور اس میں کہیں شگاف بھی نہیں ہے اور زمین کو بچھایا ہے ہے اور اس پر پہاڑ کھڑے کر دیئے اور پھر ہر طرح کی خوبصورت چیزیں اگا دیں ہیں۔

بَهِيْجٍ". خوبصورت چیزیں۔ اور پھر فرمایا:

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ". پھر ہم نے زمین سے باغات اور کھیتی کا غلہ اگایا ہے) یعنی ہر قسم کا غلہ اگایا ہے۔

اس کے بعد خدا نے فرمایا: وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا ۔ اور ہم اس زمین سے لمبی لمبی کھجوروں کے درختوں کو اگایا ہے۔

اس کے بعد خدا نے فرمایا ہے: طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ اور ان کھجوروں کے لئے گچھے ہیں جو آپس میں ملے ہوئے ہیں اور یہ سب کچھ بندوں کے لئے رزق ہے۔

اس کے بعد خدا کفار کی اس بات کا جواب دے رہا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم دوبارہ زندہ ہونگے؟ خدا فرماتا ہے پھر یہ ہی زمین مردہ ہو جاتی ہے اور پھر ہم اس پر پانی برساتے ہیں جس سے وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۔ اور پھر اسی پانی کے ذریعے ہم مردہ زمین کو زندہ کر دیتے ہیں تو تمہارا دوبارہ زندہ ہونا بھی تو ایسے ہی ہے۔ یعنی جس طرح ہم مردہ زمین پر بارش برساتے ہیں اور اس سے نباتات دوبارہ اگنا شروع ہو جاتے ہیں اور زمین زندہ ہو جاتی ہے ایسے ہی تم بھی دوبارہ زندہ ہو جاؤ گے اور قبروں سے نکل آؤ گے۔

اس کے بعد خدا گذشتہ امتوں کی ہلاکت کے بارے میں ذکر کر رہا ہے۔ وہ بھی ایسے ہی ہماری تکذیب کرنے والی تھیں اور ان کو بھی ہم نے ہلاک کر دیا۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ ۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور اصحاب رس اور ثمود نے بھی تکذیب کی تھی۔

یعنی یہ وہ قومیں ہیں جن کو ہلاک کر دیا گیا تھا اور ان کی ہلاکت کی وجہ یہ ہی تھی کہ وہ ہماری آیات کی تکذیب کرتے تھے ان قوموں میں سے بعض تو وہ تھے مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے استغنا حاصل کرتے تھے۔ یعنی مرد مرد کی وجہ سے عورت سے بے نیاز تھا اور عورت عورت کی وجہ سے مردوں سے بے نیاز تھیں ۔ "رس" (یہ آذربائیجان کے اطراف میں ایک نہر تھی جن کے کنارے پر آباد لوگوں کو اصحاب رس کہا جاتا تھا)۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

"اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۔ تو کیا ہم پہلی دفعہ کی خلقت سے عاجز تھے۔؟

یعنی خدا استدلال کرتے ہوئے فرماتا ہے یہ لوگ جو دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں شک کر رہے ہیں کیا ہم نے

ان کو پہلی مرتبہ خلق نہیں کیا؟ کیا ہم اس خلقت اول میں عاجز ہوئے تھے تاکہ آپ دوبارہ تخلیق کے بارے میں یہ شک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝

(ترجمہ) اور ہم نے اس انسان کو خلق کیا ہے لہٰذا ہمیں معلوم ہے کہ ان کا نفس کیا کیا وسوسے پیدا کرتا ہے اور ہم اس کی رگ حیات سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

"حبل الورید" یعنی گردن کی رگ جو زندگی کی رگ ہے یعنی اگر اسے کاٹ دیا جائے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ تو خدا اس سے بھی زیادہ قریب ہے تو پھر وہ ہماری ہر حرکت اور ہر وسوسے کو جانتا ہے۔

وَاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ ۔ اور وہ لوگ ہیں کہ جن کا علاقہ بہت سرسبز ہوتا اور گھنے گھنے درخت ہوتے تھے اور یہ وہاں رہتے تھے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے۔ "وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۔ اور ان پر موت کی بے ہوشی یقیناً طاری ہوگی۔

علامہ فرماتے ہیں کہ یہاں قلب ہو گیا ہے اصل میں یوں تھا۔ "وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ" یعنی ان کو موت کی وجہ سے غشی طاری ہو گئی۔

ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ (یہ ہی وہ بات ہے کہ جس سے تو بھاگا کرتا تھا)۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

"وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝ ۔ اور ہر نفس کو قیامت کے دن اس انداز میں آنا ہوگا کہ اس کے ساتھ ایک چلانے والا اور گواہی دینے والا ہوگا۔ (یعنی وہ گواہی دینے والا اس کے خلاف گواہی دے گا اور چلانے والا اس کو ہانک کر چلائے گا۔

"وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝ ۔ اور پھر اس کا ساتھی کہے گا کہ اس کا عمل میرے پاس تیار ہے۔

آیت ۲۲ تا ۴۵

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ

وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ
اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾
يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَاُزْلِفَتِ
الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ
حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿٣٣﴾
ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا
وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ
بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى
لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ
لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾
وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ
الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا
الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا
يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ

بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾

ترجمہ

اور اس کا ساتھی فرشتہ کہے گا کہ یہ اس کا عمل میرے پاس تیار موجود ہے (۲۳) حکم ہوگا کہ تم دونوں ہر ناشکرے سرکش کو جہنّم میں ڈال دو (۲۴) جو خیر سے روکنے والا حد سے تجاوز کرنے والا اور شبہات پیدا کرنے والا تھا (۲۵) جس نے اللہ کے ساتھ دوسرے خدا بنا دیئے تھے تم دونوں اس کو شدید عذاب میں ڈال دو (۲۶) پھر اس کا ساتھی شیطان کہے گا کہ خدایا میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا ہے یہ خود ہی گمراہی میں بہت دور تک چلا گیا تھا (۲۷) ارشاد ہوگا کہ میرے پاس جھگڑا مت کرو میں پہلے ہی عذاب کی خبر دے چکا ہوں (۲۸) میرے پاس بات میں تبدیلی نہیں ہوتی ہے اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں (۲۹) جس دن ہم جہنّم سے کہیں گے کہ تو بھر گیا تو وہ کہے گا کہ کیا کچھ اور مل سکتا ہے (۳۰) اور جنّت کو صاحبانِ تقویٰ سے قریب تر کر دیا جائے گا (۳۱) یہ وہ جگہ ہے جس کا وعدہ ہر خدا کی طرف رجوع کرنے والے اور نفس کی حفاظت کرنے والے سے کیا جاتا ہے (۳۲) جو شخص بھی رحمان سے پس غیب ڈرتا ہے اور اس کی بارگاہ میں رجوع کرنے والے دل کے ساتھ حاضر ہوتا ہے (۳۳) تم سب سلامتی کے ساتھی جنّت میں داخل ہو جاؤ کہ یہ ہمیشگی کا دن ہے (۳۴) وہاں ان کے لئے جو کچھ بھی چاہیں گے سب حاضر رہے گا اور ہمارے پاس مزید بھی ہے (۳۵) اور ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا ہے جو ان سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں تو انہوں نے تمام شہروں کو چھان مارا تھا لیکن موت سے چھٹکارا کہاں ہے (۳۶) اس واقعہ میں نصیحت کا سامان موجود ہے اس انسان کے لئے جس کے پاس دل ہو یا جو حضورِ قلب کے ساتھ بات سنتا ہو (۳۷) اور ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی مخلوقات کو چھ دن میں پیدا کیا ہے اور ہمیں اس سلسلہ میں کوئی تھکن چھو بھی نہیں سکی ہے (۳۸) لہٰذا آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور

طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے رب کی تسبیح کیا کریں (۳۹) اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس کی تسبیح کریں اور سجدوں کے بعد بھی اس کی تسبیح کیا کریں (۴۰) اور اس دن کو غور سے سنو جس دن قدرت کا منادی اسرافیل قریب ہی کی جگہ سے آواز دے گا (۴۱) جس دن صدائے آسمان کو سب بخوبی سن لیں گے اور وہی دن قبروں سے نکلنے کا دن ہے (۴۲) بیشک ہم ہی موت وحیات دینے والے ہیں اور ہماری ہی طرف سب کی بازگشت ہے (۴۳) اسی دن زمین ان لوگوں کی طرف سے شق ہوجائے گی اور یہ تیزی سے نکل کھڑے ہوں گے کہ یہ حشر ہمارے لئے بہت آسان ہے (۴۴) ہمیں خوب معلوم ہے کہ یہ لوگ کیا کررہے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں آپ قرآن کے ذریعہ ان لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں جو عذاب سے ڈرنے والے ہیں (۴۵)

تفسیر

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۲۴

تم دونوں ہی ناشکرے سرکش کو جہنم میں ڈال دو۔

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کو خطاب ہے اسی سے وہ صادوق علیہ السلام کا قول ہے کہ علی جہنم اور جنت کو تقسیم کرنے والا ہے۔ ابوالقاسم الحسینی نے بیان کیا ہے کہ مجھے فرات بن ابراہیم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے محمد بن احمد بن حسان نے نقل کیا ہے اور انہوں نے محمد بن مروان نے نقل کیا ہے اور انہوں نے عبید بن یحییٰ نے اور اس نے محمد بن الحسین ابن علی بن الحسین سے نقل کیا ہے اور اس نے اپنے باباؑ سے اور اس نے اپنے جد سے اور اس نے علی بن ابی طالب علی علیہ السلام سے اس قول کے بارے میں

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ نقل کیا ہے (آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب محشر کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرلے گا اس دن اے علی میں اور آپ عرش کے دائیں جانب ہونگے۔

اس دن خدا مجھ سے اور آپ سے فرمائے گا آپ دونوں ہر اس شخص کو جنت میں داخل کریں جو آپ سے محبت رکھتا تھا

اور اس کو جہنم میں ڈالو دو جو آپ کی تکذیب کرتا تھا۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے عبداللہ بن مغیرہ سے نقل کیا ہے اور اس نے ابن سنان سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا فرمایا کرتے تھے جب بھی کوئی خدا سے سوال وحاجت طلب کرو وسیلہ کا سوال ضرور کرو۔ پس ہم نے نبی اکرمؐ سے وسیلہ کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ جنت میں میرا درجہ ہے۔ اور اس کے ایک ہزار زینے ہونگے جو جوہرہ اور زبرجد۔ لولو، سونے اور چاندی کے ہونگے پس جب اس کو قیامت کے دن نبیوں کے درجات کے ساتھ رکھا جائے گا تو وہ ان درجات کے درمیان ایسے چمکے گا جیسے ستاروں میں چاند تو کوئی نبی، ولی، شہید، صدیق ومرسل باقی نہیں رہے گا مگر وہ یہ کہے گا کہ طوبیٰ ہے جس کے لئے یہ درجہ ہے۔

اس کے بعد ایک منادی نداء دے گا جس کو تمام نبی، صدیق، شہداء اور مومنین سنیں گے اور وہ نداء یہ ہوگی کہ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ ہے۔

اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا کہ: اس کے بعد ایک نورانی تاج بادشاہت کا تاج میرے سر پر سجایا جائے گا جس پر یہ عبارت ہوگی:

"لا الا الله محمد رسول الله علی ولی الله"۔ یہ ہی فلاح پانے والے اور خدا کی طرف سے کامیاب ہونے والے ہیں۔

علی میرے ساتھ ہونگے اور پھر ہم جس نبی کے نزدیک سے گذریں گے وہ یہ ہی کہے گا یہ دونوں خدا کے مقرب فرشتے ہیں اور جب فرشتوں کے قریب سے گذریں گے تو وہ بھی یہ ہی کہیں گے کہ یہ دونوں خدا کے مقرب فرشتے ہیں لیکن ہم نے ان کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور ہم ان کو پہچان بھی نہیں رہے۔ یا یہ دونوں نبی مرسل ہیں پھر میں سب سے بلند درجہ پر فائز ہونگا اور میرے درجہ سے نیچے والے درجے پر علی فائز ہونگے جب میں سب سے بلند درجہ پر اور علی اس کے نیچے والے درجہ پر فائز ہو جائیں گے تو علی کے ہاتھ میں میرا پرچم بلند ہوگا جس کا نام لوائے حمد ہے۔ پس جو نبی ومرسل، شہید وصدیق ومومن ہماری طرف دیکھے گا وہ کہے گا طوبیٰ ہے ان دونوں بندوں کے لئے جو خدا کی بارگاہ میں بہت زیادہ مکرم ہیں پس اس کے بعد منادی نداء دے گا جس کو تمام انبیاء ومرسلین اور اہل محشر سنیں گے وہ یہ ہوگی۔ یہ میرا حبیب محمد ہے اور یہ میرا ولی علی ابن ابی طالب ہے۔ طوبیٰ ہے اس شخص کے لئے جو علی سے محبت کرتا تھا اور ویل ہے اس کے لئے جو علی سے بغض رکھتا تھا اور اس کی تکذیب کرتا تھا۔ اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا: محشر کے میدان میں جو جو آپ کا محب موجود ہوگا وہ یہ ندا سن کر خوش ہوجائے گا اور اس کا چہرہ سفید ہوجائے گا اور اس کا دل باغ باغ ہوجائے گا۔ اور جو جو آپ کا دشمن ہوگا اور جس جس نے آپ کے خلاف جنگ کی ہوگی یا آپ کا منکر ہوگا وہ

پریشان ہو جائے گا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور اس کے قدم ڈگمگا جائیں گے اور ہم ایسے ہی اپنے مقام پر رہیں گے تو دو فرشتے میرے پاس آئیں گے ان میں سے ایک رضوان جو جنت کا خازن ہوگا۔ رضوان جنت میرے پاس آئے گا اور مجھے سلام کرے گا میں اسے سلام کا جواب دوں گا اور اسے کہوں گا: اے حسین ترین اور بہترین خوشبو والے فرشتے: تم کون ہو؟ تو وہ کہے گا میں رضوان جنت ہوں۔ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں آپؐ کے پاس آؤں اور جنت کی چابیاں آپؐ کے حوالے کر دوں۔ یہ چابیاں ہیں اور مجھ سے لے لیجئے۔ پس میں اسے کہوں گا میں نے انہیں اپنے رب کی طرف سے قبول کر لیا ہے۔ اس نے جو نعامات مجھ پر کئے ہیں میں اس پر اس کی حمد کرتا ہوں۔ یہ چابیاں میرے برادر علی ابن ابی طالب کے حوالے کر دو۔ وہ چابیاں علی ابن ابی طالب کے حوالے کرے گا پھر وہ چلا جائے گا اور وہ داروغہ جہنم میرے قریب آئے گا، مجھے سلام کرے گا اور کہے گا۔ اے اللہ کے حبیب آپؐ پر میرا سلام، میں اس کے سلام کا جواب دوں گا اور کہوں گا: اے خوف و دہشت سے بھرپور چہرے والے فرشتے تم کون ہو؟ تو وہ کہے گا میں جہنم کا داروغہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جہنم کی چابیاں آپ کے حوالے کر دوں۔ تو اس وقت میں کہوں گا: میں نے اپنے پروردگار کی طرف سے چابیاں قبول کر لی ہیں۔ اس کے احسانات و انعامات پر اس کی حمد کرتا ہوں یہ چابیاں علی ابن ابی طالب کے حوالے کر دو۔ وہ چابیاں علی کے حوالے کر کے چلا جائے گا۔ پس علی کے پاس جنت اور جہنم کی چابیاں آجائیں گی۔ علی جہنم کے کنارے پر جائیں گے اور اس کی زمام اپنے ہاتھ میں لیں گے تو اس وقت جہنم زور سے چیخے گی اس کی حرارت میں شدت آجائے گی اور اس کے شعلے بھڑکنے لگیں گے۔ اس وقت امام علیؑ جہنم سے کہیں گے یہ میرا دشمن ہے اسے لے لو۔ اس دن جہنم علی ابن ابی طالب کی اس طرح اطاعت کرے گی جیسے غلام اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہے۔ جب آپؑ چاہیں گے دائیں طرف جاتو وہ دائیں طرف جائے گی۔ جب آچاہیں گے بائیں طرف جاتو وہ بائیں طرف جائے گی۔ اس دن جہنم صرف آپؑ کے حکم کی تعمیل کرے گی یہی وجہ ہے کہ جسکی بنا پر امام علی علیہ السلام کو جنت اور جہنم کا "قسیم" کہا گیا ہے۔

"مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ۝" ۔ خیر سے روکنے والا حد سے تجاوز کرنے والا شبہات پیدا کرنے والا تھا۔

خیر سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت آل محمد کے حقوق ہیں۔ اور جو اس سے روکنے والا ہے وہ تجاوز کرنے والا اور شبہات ڈالنے والا ہے یہ علی علیہ السلام کا ایک بہت بڑا دشمن تھا جو مراد ہے۔ جب حاکم اول نے رسول کی بیٹی کو فدک کی تحریر لکھ دی اور اس کے ایک ساتھی نے اس تحریر کو بی بی سے لیا اور پھر اس نے اس کو پھاڑ دیا تو اس نے حد سے تجاوز کیا۔ اور شبہہ ڈالنے والا تھا۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

"الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝" ۔ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بنا لیا تھا تم دونوں اس کو سخت عذاب میں ڈال دو)۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے آل محمدؐ کی امامت اور خمس کا انکار کیا تھا اور کہتے تھے یہ دونوں چیزیں آل محمدؐ کو نہیں ملنے چاہیں۔

"قَالَ قَرِيْنُهٗ" شیطان نے کہا اس مراد جبتر ہے۔

"رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ" ۔ اے میرے خدا میں نے تو اس کو گمراہ نہیں کیا تھا۔

یعنی دوسرا شیطان کا ساتھی جن کا نام زریق ہے وہ کہے گا کہ میں نے تو اس اول شیطان کو گمراہ نہیں کیا تھا۔

"وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝" یہ تو خود ہی گمراہی میں بہت دور تک چلا گیا تھا) اس کے بعد خدا دونوں شیطانوں سے کہے گا۔

"قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ" ۔ میرے پاس جھگڑا مت کرو میں تو تم کو پہلے ہی عذاب کی خبر دے چکا ہوں۔ میرے پاس بات میں تبدیلی نہیں ہوتی اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں) یعنی جو کچھ تم کر چکے ہو اس کو نیکیوں میں اب تبدیل نہیں کیا جائے گا اور جو میں نے تم سے وعدہ کیا ہے اس میں خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ لہٰذا جو جو تم کر چکے ہو اس کی سزا ضرور ملے گی۔ خدا فرماتا ہے:

"يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝" ۔ جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کہ تو کیا پر ہو چکی ہے تو وہ عرض کرے گی اے خدا یا کچھ اور ہے؟

علامہ فرماتے ہیں کہ خدا جو جہنم سے سوال کرے گا وہ فقط اس وجہ سے ہے کہ خدا نے جہنم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ تجھے ضرور بھر دے گا تو جب خدا جہنم کو پر کر دے گا تو پھر اس سے سوال کرے گا کیا تو بھر چکی ہے تو وہ جواب میں عرض کرے گی خدا یا کیا اور مل سکتا ہے؟ یعنی میرے اندر اس سے زیادہ کی گنجائش ہے؟ اس کے بعد جنت خدا کی بارگاہ میں عرض کرے گی اے خدا یا تو نے جہنم سے وعدہ کیا تھا کہ اس کو پر کرے گا اور تو نے اس کے وعدہ کو پورا کر دیا ہے۔ اور تو نے میرے ساتھ بھی وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے بھی اپنے نیک بندوں سے پر کرے گا تو مجھے کیوں نہیں پر کیا جا رہا؟ جبکہ تو نے جہنم کو پر کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں اس کے بعد خدا اسی دن ایک مخلوق کو خلق کرے گا اور اس کے ذریعے جنت کو پر کر دے گا۔

حضرت امام ابو عبداللہ صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کے لئے طوبیٰ ہے جنہوں نے دنیا کے رنج و غم کو نہیں دیکھا ہوگا اور جنت میں چلے جائیں گے۔

"وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ" ۔ اس دن جنت کو صاحبان تقویٰ سے مزین کر دیا جائے۔ اُزْلِفَتِ یعنی مزین کر دیا جائے گا۔

"غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝" یعنی جنت کو جلدی جلدی مزین کیا جائے گا۔

"لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝" جنت میں ان کے لئے جو کچھ وہ چاہیں گے وہ سب کچھ ہوگا اور ہمارے پاس مزید بھی ہے۔

فرماتے ہیں مزید سے مراد ہے کہ ہمارے پاس ان کے لئے رحمت وکرم کی نظر ہے جو ہم ان پر کریں گے اور وہ ہماری رحمت دیکھیں گے۔

"فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ" ۔ پس انہوں نے تمام شہروں کو چھان مارا تھا) یعنی وہ موت کے خوف سے در بدر اور شہر بہ شہر گھومتے رہے تا کہ موت سے نجات حاصل کر سکیں لیکن موت سے پھر بھی وہ بچ نہ سکے اور موت نے انکو آلیا۔

"اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ" ۔ اور اس واقعہ میں عبرت ونصیحت کا سامان موجود ہے ہر اس شخص کے لئے جس کے پاس دل ہے۔

یعنی جس کے پاس عبرت حاصل کرنے والا دل ہے وہ اس سے عبرت اور مردہ بستیوں سے عبرت ونصیحت حاصل کرے گا۔

"اَلسَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ" ۔ (جو حضورِ قلب کے ساتھ بات کو سنتا ہے)۔ یعنی جو حضور قلب سے بات سنتا ہے اور اس کی اطاعت کرتا ہے اس کے لئے عبرت ہے۔

"وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ" ۔ اور اس کان غور سے سنو جس دن قدرت کا منادی قریب کی جگہ سے ندا دے گا۔

امام فرماتے ہیں کہ یعنی وہ دن جس دن خدا کی طرف سے مُن شدہ منادی قریب سے ہمارے قائم کے نام اور ان کے والد کے نام سے ندا دے گا کہ لوگوں سنو قائم آل محمد محمدیؐ ابن حسن عسکری ظہور کر چکا ہے۔

"يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ" ۔ جس دن حق کی آواز کو سب غور سے سن لیں گے اور وہ ہی دن خروج کا دن ہوگا۔

فرماتے ہیں کہ قائم آل محمدؐ کے خروج وظہور کی آواز آسمان سے آئے گی اور وہی دن خروج یعنی (رجعت) کا دن ہوگا۔

احمد بن ادریس نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے محمد بن احمد سے اور اس نے عمر بن عبدالعزیز سے اور اس نے جمیل سے اور اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

آپؑ نے فرمایا "ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ" ۔ سے مراد رجعت کا دن ہے۔

"يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا" ۔ اسی دن زمین کی طرف سے شق کر دی جائے گی۔

اس کے بارے میں علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ رجعت کے دن ہوگا۔ ابوبصیر نے فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام سے خدا کے اس قول کے بارے میں سوال کیا گیا۔ "وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ" ۔ رات کے ایک حصے

میں بھی اس کی تسبیح کرو اور سجدوں کے بعد بھی اس کی تسبیح کیا کرو اس سے کیا مراد ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ نماز مغرب کے بعد چار رکعت نماز ادا کیا کرو۔

"فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ" ۔ آپ قرآن کے ذریعے ان کو نصیحت کریں جو عذاب سے ڈرنے والے ہیں)۔ یعنی ان کو ہمارا عذاب والا وعدہ یاد کراتے ہیں۔

سُوْرَۃُ الذّٰرِیَاتِ

سورہ مبارکہ کی ذاریات مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد ساٹھ (60) ہے اور اس کے رکوع کی تعداد (3) تین ہے۔ اور قرآن میں موجود ترتیب میں اس کا نمبر 51 ہے اور نزولی ترتیب میں اس کا نمبر 67 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب اعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص دن یا رات کے وقت سورہ ذاریات کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کے حالات اور اس کی معیشت کی اصلاح کرے گا۔ اور اس کی روزی میں اضافہ کرے گا اور اس کی قبر کو ایسے چراغ سے منور کرے گا جو قیامت تک کے لئے اس میں چمکتا رہے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝۱ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝۲ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝۳
فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝۴ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝۵ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝۶
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝۷ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝۸ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ
اُفِكَ ۝۹ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝۱۱ يَسْـَٔلُوْنَ
اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۲ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝۱۳ ذُوْقُوْا
فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۱۴ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ
جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝۱۵ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

مُحْسِنِيْنَ ۝۱۶ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝۱۷ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ
يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۱۸ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝۱۹ وَفِي
الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝۲۰ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝۲۱ وَفِي
السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝۲۲ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ
مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝۲۳ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ
الْمُكْرَمِيْنَ ۝۲۴ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ
مُّنْكَرُوْنَ ۝۲۵ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝۲۶ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ
اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝۲۷ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ
بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝۲۸ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ
عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝۲۹ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ
الْعَلِيْمُ ۝۳۰

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

ان ہواؤں کی قسم جو بادلوں کو منتشر کرنے والی ہیں (۱) پھر بادل کا بوجھ اٹھانے والی ہیں (۲) پھر دھیرے دھیرے چلنے والی ہیں (۳) پھر ایک امر کی تقسیم کرنے والی ہیں (۴) تم سے جس بات کا وعدہ کیا گیا ہے وہ سچی ہے (۵) اور جزا و سزا بہر حال واقع ہونے والی ہے (۶) اور مختلف راستوں والے آسمان کی قسم (۷) کہ تم لوگ مختلف باتوں میں پڑے ہوئے ہو (۸) حق سے وہی گمراہ کیا

جا سکتا ہے جو بہکایا جا چکا ہے (۹) بیشک اٹکل پچو لگانے والے مارے جائیں گے (۱۰) جو اپنی غفلت میں بھولے پڑے ہوئے ہیں (۱۱) یہ پوچھتے ہیں کہ آخر قیامت کا دن کب آئے گا (۱۲) تو یہ وہی دن ہے جس دن انہیں جہنّم کی آگ پر تپایا جائے گا (۱۳) کہ اب اپنا عذاب چکھو اور یہی وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی مچائے ہوئے تھے (۱۴) بیشک متقی افراد باغات اور چشموں کے درمیان ہوں گے (۱۵) جو کچھ ان کا پروردگار عطا کرنے والا ہے اسے وصول کر رہے ہوں گے کہ یہ لوگ پہلے سے نیک کردار تھے (۱۶) یہ رات کے وقت بہت کم سوتے تھے (۱۷) اور سحر کے وقت اللہ کی بارگاہ میں استغفار کیا کرتے تھے (۱۸) اور ان کے اموال میں مانگنے والے اور مانگنے والے محروم افراد کے لئے ایک حق تھا (۱۹) اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں (۲۰) اور خود تمہارے اندر بھی۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو (۲۱) اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جن باتوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے سب کچھ موجود ہے (۲۲) آسمان و زمین کے مالک کی قسم یہ قرآن بالکل برحق ہے جس طرح تم خود باتیں کر رہے ہو (۲۳) کیا تمہارے پاس ابراہیم کے محترم مہمانوں کا ذکر پہنچا ہے (۲۴) جب وہ ان کے پاس وارد ہوئے اور سلام کیا تو ابراہیم نے جواب سلام دیتے ہوئے کہا کہ تم تو انجانی قوم معلوم ہوتے ہو (۲۵) پھر اپنے گھر جا کر ایک موٹا تازہ بچھڑا تیار کر کے لے آئے (۲۶) پھر ان کی طرف بڑھا دیا اور کہا کیا آپ لوگ نہیں کھاتے ہیں (۲۷) پھر اپنے نفس میں خوف کا احساس کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں اور پھر انہیں ایک دانشمند فرزند کی بشارت دیدی (۲۸) یہ سن کر ان کی زوجہ شور مچاتی ہوئی آئیں اور انہوں نے منہ پیٹ لیا کہ میں بڑھیا بانجھ (یہ کیا بات ہے) (۲۹) ان لوگوں نے کہا یہ ایسا ہی ہوگا یہ تمہارے پروردگار کا ارشاد ہے وہ بڑی حکمت والا اور ہر چیز کا جاننے والا ہے (۳۰)

تفسیر

"وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ①" ۔ان ہواؤں کی قسم جو بادلوں کو منتشر کرنے والی ہیں۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور اس نے جمیل سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ ابن الکوا نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ذاریات سے مراد ہوائیں ہیں اور فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا "پھر بادلوں کا بوجھ اٹھانے والی ہیں) اس کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ وقرا بادل ہیں یعنی وہ ہوائیں جو بادلوں کا بوجھ اٹھانے والی ہیں۔

"فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ③" ۔ اور وہ کشتیوں کو چلانے والی ہیں) یُسْرًا یعنی کشتیاں مراد ہیں۔

"فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ④" ۔ پھر وہ ایک امر کی تقسیم کرنے والی ہیں۔ فرمایا اس سے مراد ملائکہ ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں کہ ساری قسمیں ہیں اور ان کا مقسم علیہ کہ جس پر قسم اٹھائی جا رہی ہے۔

"اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ⑤ وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ⑥" ۔ تم سے جس بات کا وعدہ کیا گیا تھا وہ سچی ہے اور جزا و سزا ہر حال میں واقع ہونے والی ہے۔

دین یعنی جزا اور سزا ضرور برضرور واقع ہونے والی ہے۔

"وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ⑦" ۔ اور مختلف راستوں والے آسمان کی قسم۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے الحسین بن خالد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا مجھے خدا کے اس قول "وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ" کے بارے میں بیان فرمائیں تو آپ نے فرمایا: آسمان اول ایسے ستونوں والا ہے جو زمین تک ہیں۔ آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرتے فرمایا: وہ ایسے جڑے ہوئے ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا کیسے ستونوں والا ہے۔ جبکہ اللہ خود فرماتا ہے "السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا" (تم نے آسمان کو دیکھا ہے کہ بغیر ستونوں کے اس نے اس کو بلند کیا ہے) تو آپؑ نے فرمایا سبحان اللہ کیا خدا نے یوں نہیں فرمایا: "بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا" تو میں نے کہا کیوں نہیں ایسے ہی ہے آپ نے فرمایا: مراد ہے کہ ستون ہیں لیکن تم اس کو دیکھ نہیں سکتے)۔ پھر میں نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ میں آپ پر قربان ہو جاؤں یہ کیسے ہے؟

پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو پھیلایا اور اس پر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو رکھ دیا اور فرمایا کہ یہ ہے دنیا کی زمین اور یہ دنیا کا آسمان اور اس کے اوپر ایک قبلہ ہے اور دوسری زمین دنیاوی آسمان کے اوپر ہے۔ دوسرے آسمان کے اوپر ایک اور قبلہ ہے اور اس کی تیسری زمین دوسرے آسمان کے اوپر ہے اور تیسرا آسمان پر بھی ایک قبلہ ہے اور چوتھی زمین تیسرے آسمان پر ہے اور چوتھے آسمان پر ایک قبلہ ہے اور پانچویں زمین چوتھے آسمان پر ہے اور اس چوتھے پر بھی ایک قبلہ ہے اور چھٹی زمین پانچویں آسمان پر ہے اور چھٹے آسمان پر بھی ایک قبلہ ہے اور ساتویں زمین چھٹے آسمان پر ہے ساتویں آسمان

پر بھی دیک قبلہ ہے اور اس قبلہ کے اوپر عرش خدا ہے۔

یہ خدا کے اس قول سے ہے جس میں خدا نے فرمایا ہے کہ:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ

وہ اللہ ہے جس نے سات آسمانوں کو طبقہ طبقہ خلق کیا اور زمین کو بھی اس کی مثل قرار دیا۔ اور ان کے درمیان اپنے امر کو نازل کرتا ہے۔ (سورہ طلاق۔ ۱۲)

امام فرماتے ہیں کہ اس امر کا صاحب رسول خدا ہیں اور رسول کے بعد ان کے وصی اس امر کے صاحب ہیں۔ اور ہمارا قائم اس امر کا صاحب ہوگا آسمانوں سے اس کی طرف امر نازل ہوگا جو آسمانوں اور زمینوں کے درمیان ہوگا۔ میں نے عرض کیا کیا ہمارے نیچے فقط ایک ہی زمین ہے؟ پس آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں! ہمارے نیچے فقط ایک ہی زمین ہے اور باقی چھ ہمارے اوپر ہیں۔

جعفر بن احمد نے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالکریم بن عبدالرحیم نے بیان کیا ہے اس نے محمد بن علی سے اور اس نے محمد بن الفضل سے نقل کی اور انہوں نے ابوحمزہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر سے سنا ہے آپؑ نے خدا کے اس قول کے بارے میں فرمایا:

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ۵ ۔ یہ علی علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ۙ۶ ۔ میں دین سے مراد علی علیہ السلام ہیں۔

"وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ۷ ۔ میں آسمان سے مراد رسول خدا ہیں۔ اور علی علیہ السلام ذَاتِ الْحُبُكِ ہیں۔

"اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ۸ ۔ وہ قول جس میں اختلاف کیا گیا ہے وہ علی علیہ السلام مراد ہیں۔

یعنی اس امت نے علی علیہ السلام کی ولایت و امامت میں اختلاف کیا ہے۔ پس جو آپ کی ولایت پر قائم رہے گا وہ جنت میں جائے گا اور آپ علیہ السلام کی ولایت و امامت کا انکار کرے گا اس میں اختلاف کرے گا خدا اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

"یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۙ۹ ۔ حق سے وہی گمراہ کیا جا سکتا ہے جو بہکایا گیا۔

یعنی علی علیہ السلام کی ولایت و امامت سے وہی گمراہ ہوتا ہے جو بہکایا گیا ہو۔ یعنی علی علیہ السلام کی ولایت و امامت سے وہی گمراہ ہوتا ہے جو بہکایا گیا ہو اور جو علی علیہ السلام کی ولایت سے گمراہ ہوگا اسے جنت سے بہکایا جائے گا۔

"قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ۱۰ ۔ وہم و گمان کرنے والے مارے گئے۔

یعنی وہ لوگ جو دین میں اپنی رائے وہم و گمان کہ جو بغیر علم و یقین کے ہوتے ہیں اس سے کام لینے والے مراد ہیں یہ

لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

"الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ۱۱ ۔ جو اپنی غفلت میں بھولے پڑے ہوتے ہیں۔ غَمْرَةٍ سے مراد ضلالت اور ساہی وہ فرد ہے جو خدا کے ذکر کو فراموش کر چکا ہو۔ "یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ۙ۱۲ یہ پوچھتے ہیں کہ آخر قیامت کے دن کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب آئے گا اور جزا اور سزا کا دن کب واقع ہوگا جس کے بارے میں ہمیں ڈرایا جا رہا ہے۔

"یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ۙ۱۳ ۔ وہ دن ہوگا جس دن ان کو جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا) یعنی ان کو آگ کا عذاب دیا جائے گا۔

"ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ ۔ اب اس عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ وہی عذاب ہے جس سے تم کو ڈرایا جاتا تھا اور جس کی تم جلدی کا شور مچائے ہوئے تھے۔ کہ یعنی وہ عذاب جلدی آ جائے۔ اس کے بعد خدا متقین کے بارے میں بیان فرما رہا ہے:

"اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۙ۱۵ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ۙ۱۶ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۙ۱۷"

بے شک متقی لوگ باغات اور چشموں کے درمیان ہونگے اور جو کچھ ان کا خدا ان کو عطاء کرنے والا ہے اسے وصول کرنے والے ہونگے اور یہ لوگ شروع سے ہی نیک کردار تھے۔ اور یہ لوگ راتوں کو کم سوتے تھے اور یَهْجَعُوْنَ ۙ۱۷ کا معنی ہے راتوں کو سونا۔

"وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۙ۱۸ ۔ اور یہ لوگ راتوں کو سحری کے وقت استغفار طلب کرتے تھے۔

"وَفِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۙ۱۹ ۔ اور ان کے احوال میں سائل اور محروم کا حق تھا۔

سائل وہ ہے جو سوال کرے اور مانگ لے۔ اور محروم وہ ہے جو سوال نہیں کرتا اس کو عزت نفس سوال کرنے سے روکتی ہے۔

"وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ۙ۲۰ اور زمین میں مومنین کے لئے نشانیاں ہیں) یعنی جو کچھ خدا نے خلق کیا سب میں ان کے لئے نشانیاں ہیں جیسے کہ ایک عربی شاعر نے کہا: فی کل شیء له آیة. تدل علی انه واحد. ہر چیز میں اس کی نشانی ہے جو اس بات کو بیان کرتی ہے کہ اس کا خالق فقط ایک ہے۔

"وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۙ۲۱ ۔ اور خود تمہارے اندر بھی۔ کیا تم دیکھ نہیں رہے؟

یعنی خود انسان کے اندر اس کے خالق کے ہونے اور اس کے ایک ہونے پر بہت زیادہ نشانیاں ہیں جو بیان کرتی ہیں کہ اس انسان کو خلق کرنے والا یکتا و مدبر بے حکمت والا ہے اس نے اس انسان کو دیکھنے والا سننے والا بنایا ہے۔ کبھی یہ غضب

ناک ہوتا ہے اور کبھی راضی ہوتا ہے کبھی بھوک محسوس کرتا ہے اور کبھی سیر ہو جاتا ہے اس کی یہ سب کیفیات اللہ کے ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

"وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جن باتوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ سب کچھ موجود ہے۔

آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے اور اس بارش کی وجہ سے زمین سے تمام مخلوقات کا رزق اگتا ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ رجعت۔ قیامت کی خبریں ہیں۔ یہ سب خبریں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ ذات ہی فقط جانتا ہے کہ رجعت اور قیامت کب ہونگے اس کے بعد خدا پھر قسم کھاتا ہے۔

"فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ زمین و آسمان کے رب کی قسم یہ بالکل برحق ہے جیسے کہ تم خود ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو۔ یعنی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے یہ برحق ہے اور ضرور برضرور ہو کر رہے گا۔ اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جیسے کہ تم خود ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو اس وقت تمہیں کوئی اپنے آپ میں شک نہیں ہوتا ایسے ان کے واقع ہونے کے بارے میں شک نہ کرو۔

اس کے بعد خدا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ذکر کر رہا ہے۔ جس کے بارے میں سورہ ھود میں ہم نے ذکر کر دیا ہے۔

"فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ ۔ جب فرشتوں نے ابراہیم کو اسحاق کی ولادت کی خبر دی تو اس وقت ابراہیم کی زوجہ اس جماعت میں شور مچاتی ہوئی آئی۔

"فَصَكَّتْ وَجْهَهَا" پس اس نے اپنا منہ پیٹ لیا۔ یعنی جب حضرت جبرائیل نے آپ کو اسحاق کی ولادت کی خبر دی تو حیرت کی وجہ سے بی بی اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور کہا "وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾" (اس نے کہا یہ بوڑھی بانجھ عورت بچہ پیدا کرے گی) عقیم اس عورت کو کہا جاتا ہے جو بانجھ ہو جائے۔

پارہ نمبر 27

آیت ۳۱ تا ۶۰

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ
مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ
لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا
فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ
الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ
فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ
الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ
ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ
فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ
وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا
فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ
فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَی الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ
بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ
الذِّكْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا
لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ
ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ
یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾

ترجمہ

ابراہیم نے کہا کہ اے فرشتو تمہیں کیا مہم درپیش ہے (۳۱) انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک مجرم قوم کی طرف بھیجا گیا ہے (۳۲) تاکہ ان کے اوپر مٹی کے کھرنجے دار پتھر برسائیں (۳۳) جن پر پروردگار کی طرف سے حد سے گزر جانے والوں کے لئے نشانی لگی ہوئی ہے (۳۴) پھر ہم نے اس بستی کے تمام مومنین کو باہر نکال لیا (۳۵) اور وہاں مسلمانوں کے ایک گھر کے علاوہ کسی کو پایا بھی نہیں (۳۶) اور وہاں ان لوگوں کے لئے ایک نشانی بھی چھوڑ دی جو دردناک عذاب سے ڈرنے والے ہیں (۳۷) اور موسیٰؑ کے واقعہ میں بھی ہماری نشانیاں ہیں جب ہم نے ان کو فرعون کی طرف کھلی ہوئی دلیل دے کر بھیجا (۳۸) تو اس نے لشکر کے دَم پر منہ موڑ لیا اور کہا کہ یہ جادوگر یا دیوانہ ہے (۳۹) تو ہم نے اسے اور اس کی فوج کو گرفت میں لے کر دریا میں ڈال دیا اور وہ قابلِ ملامت تھا ہی (۴۰) اور قومِ عاد میں بھی ایک نشانی ہے جب ہم نے ان کی طرف بانجھ ہوا کو چلا دیا (۴۱)

کہ جس چیز کے پاس سے گزر جاتی تھی اسے بوسیدہ ہڈی کی طرح ریزہ ریزہ کر دیتی تھی (۴۲) اور قوم ثمود میں بھی ایک نشانی ہے جب ان سے کہا گیا کہ تھوڑے دن مزے کر لو (۴۳) تو ان لوگوں نے حکمِ خدا کی نافرمانی کی تو انہیں بجلی نے اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ دیکھتے ہی رہ گئے (۴۴) پھر نہ وہ اٹھنے کے قابل تھے اور نہ مدد طلب کرنے کے لائق تھے (۴۵) اور ان سے پہلے قومِ نوح تھی کہ وہ تو سب ہی فاسق اور بدکار تھے (۴۶) اور آسمان کو ہم نے اپنی طاقت سے بنایا ہے اور ہم ہی اسے وسعت دینے والے ہیں (۴۷) اور زمین کو ہم نے فرش کیا ہے تو ہم بہترین ہموار کرنے والے ہیں (۴۸) اور ہر شے میں سے ہم نے جوڑا بنایا ہے کہ شاید تم نصیحت حاصل کر سکو (۴۹) لہٰذا اب خدا کی طرف دوڑ پڑو کہ میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں (۵۰) اور خبردار اس کے ساتھ کسی دوسرے کو خدا نہ بنانا کہ میں تمہارے لئے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں (۵۱) اسی طرح ان سے پہلے کسی قوم کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر یہ کہ ان لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ یہ جادوگر ہے یا دیوانہ (۵۲) کیا انہوں نے ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کی ہے۔ نہیں بلکہ یہ سب کے سب سرکش ہیں (۵۳) لہٰذا آپ ان سے منہ موڑ لیں پھر آپ پر کوئی الزام نہیں ہے (۵۴) اور یاد دہانی بہرحال کراتے رہیں کہ یاد دہانی صاحبانِ ایمان کے حق میں مفید ہوتی ہے (۵۵) اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے (۵۶) میں ان سے نہ رزق کا طلبگار ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ یہ مجھے کچھ کھلائیں (۵۷) بیشک رزق دینے والا، صاحب قوت اور زبردست صرف اللہ ہے (۵۸) پھر ان ظالمین کے لئے بھی ویسے ہی نتائج ہیں جیسے ان کے اصحاب کے لئے تھے لہٰذا یہ جلدی نہ کریں (۵۹) پھر کفار کے لئے اس دن ویل اور عذاب ہے جس دن کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے (۶۰)

تفسیر

وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ﴿۴۱﴾ . اور قومِ عاد میں ایک ہماری نشانی ہے جب ہم نے ان کے

درمیان ایک تیز وتند ہوا کو چلایا۔

عقیم یعنی سب کچھ برباد کر دینے والی ہوا۔ ایسی ہوا کہ جس نے کسی درخت کو نہ چھوڑا اور نہ کسی زمین پر اگنے والی نباتات کو چھوڑا۔ سب کو راکھ کر دیا۔

"وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰی حِیْنٍ" اور قوم ثمود میں بھی ہماری نشانی ہے جب ان سے کہا گیا کہ تم چند دن مزہ کرلو۔

علامہ فرماتے ہیں اس مقام پر حین سے مراد تین دن کا وقت ہے۔

"وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْیدٍ" اور آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا

ید سے مراد قوۃ وطاقت ہے یعنی ہم نے اپنی قدرت سے خلق کیا۔

"فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰهِ" (لہٰذا تم سب خدا کی طرف بھاگ دوڑ)۔

یعنی تم سب خانہ خدا کے حج کے لئے دوڑو۔

"كَذٰلِكَ مَآ اَتَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ اَتَوَاصَوْا بِهٖ"

اسی طرح ان سے پہلے کسی قوم کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر یہ کہ ان لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ یہ جادوگر یا دیوانہ ہے کیا انہوں نے ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کی ہے۔

یہ آیت قریش والوں کے لئے نازل ہوئی جب انہوں نے حضرت رسول خدا کو جادوگر اور دیوانہ کہنا شروع کر دیا تو آپ کو اس کا دکھ ورنج ہوا تو خدا نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا یہ قریش والے ہی ایسے نہیں ہیں بلکہ اس سے قبل بھی جس قوم کے پاس کوئی نبی یا رسول آیا اس نے بھی ایسے ہی کہا تھا۔

"فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ" (لہٰذا آپ ان سے منہ نہ موڑیں پھر آپ پر کوئی الزام نہیں ہے)۔

یہ خطاب بھی رسول خدا سے ہے آپ ان قریش والوں سے منہ موڑ لیں۔ فرماتے ہیں کہ جب خدا نے ان لوگوں کی ہلاکت کا ارادہ کیا تو خدا نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل کی۔

"فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ" پھر خدا کو بدا ہوا اور پھر یہ آیت نازل فرمائی۔

"وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ" (یاد دہانی بہرحال کراتے رہو کہ یاد دہانی ایمان والوں کے حق میں مفید ہوتی ہے)۔

یہ آیت ان لوگوں کے لئے رد ہے جو خدا کی بداء اور مشیت کے منکر ہیں۔

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ"

(اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اپنی عبادت کے لئے)

فرماتے ہیں جن وانسانوں کو خدا نے اپنے امر ونہی اور تکلیف کے لئے خلق کیا ہے تو ان کی خلقت جبر کے لئے نہیں ہے کہ وہ عبادت کریں لیکن ان کی خلقت اختیار کے تحت ہے، تاکہ اپنے امر نہی کے ذریعے ان کا امتحان کیا جائے کہ کون ان میں سے ہماری اطاعت کرتا ہے اور کون جو ہماری نافرمانی کرتا ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ آیت منسوخ ہو چکی ہے اور یہ "وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ" (یعنی یہ ہمیشہ اختلاف کرنے والے ہیں)۔

"مَآ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ" (میں ان سے رزق کا طلب گار ہوں) یعنی میں نے انسان کو کسی غرض کے لئے خلق نہیں کیا۔

"فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا" (تحقیق یہ لوگ جو ظلم کرنے والے ہیں) یعنی جن لوگوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہے ان کے لئے ویسے ہی نتائج ہیں جیسے ان کے اصحاب کے لئے تھے۔ لہٰذا جلدی نہ کریں۔ پھر کفار کے لئے اس دن ویل اور عذاب ہے جس دن کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

یہ سورہ مبارکہ الطور مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 49 ہے۔ اور اس کے رکوع کی تعداد دو (2) ہے۔ موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 52 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 72 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سورہ طور کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی تمام اچھائیوں سے نوازے گا۔ مجمع البیان میں حضرت رسولؐ خدا سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ مبارکہ الطور کی تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے عذاب سے محفوظ رکھے اور اسے اپنی جنت کی نعمتوں سے بہرور کرے۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ
الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ
رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّتَسِيْرُ
الْجِبَالُ سَيْرًا ۙ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ
يَّلْعَبُوْنَ ۙ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۙ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ
كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۙ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۱۵﴾
اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ
اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۙ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ
وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۙ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ
بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ
كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۙ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا
يَشْتَهُوْنَ ۙ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۙ﴿۲۳﴾
وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۙ﴿۲۴﴾ وَاَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۙ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا
مُشْفِقِيْنَ ۙ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۙ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ
قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۙ﴿۲۸﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

طور کی قسم (۱) اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم (۲) جو کشادہ اوراق میں ہے (۳) اور بیت معمور کی قسم (۴) اور بلند چھت (آسمان) کی قسم (۵) اور بھڑکتے ہوئے سمندر کی قسم (۶) یقیناً تمہارے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے (۷) اور اس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں ہے (۸) جس دن آسمان باقاعدہ چکر کھانے لگیں گے (۹) اور پہاڑ باقاعدہ حرکت میں آجائیں گے (۱۰) پھر جھٹلانے والوں

کے لئے عذاب اور بربادی ہی ہے (۱۱) جو محلات میں پڑے کھیل تماشہ کر رہے ہیں (۱۲) جس دن انہیں بھرپور طریقہ سے جہنم میں ڈھکیل دیا جائے گا (۱۳) یہی وہ جہنم کی آگ ہے جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے (۱۴) آیا یہ جادو ہے یا تمہیں کچھ سجھائی نہیں دے رہا ہے (۱۵) اب اس میں چلے جاؤ پھر چاہے صبر کرو یا نہ کرو سب برابر ہے یہ تمہارے ان اعمال کی سزا دی جا رہی ہے جو تم انجام دیا کرتے تھے (۱۶) بیشک صاحبانِ تقویٰ باغات اور نعمتوں کے درمیان رہیں گے (۱۷) جو خدا عنایت کرے گا اس میں خوش حال رہیں گے اور خدا انہیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا (۱۸) اب یہیں آرام سے کھاؤ پیو ان اعمال کی بنا پر جو تم نے انجام دیئے تھے (۱۹) وہ برابر سے بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم ان کا جوڑا کشادہ چشم حوروں کو قرار دیں گے (۲۰) اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا اتباع کیا تو ہم ان کی ذریت کو بھی ان ہی سے ملا دیں گے اور کسی کے عمل میں سے ذرہ برابر بھی کم نہیں کریں گے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا گروی ہے (۲۱) اور ہم جس طرح کے میوے یا گوشت وہ چاہیں گے اس سے بڑھ کر ان کی امداد کریں گے (۲۲) وہ آپس میں جامِ شراب پر جھگڑا کریں گے لیکن وہاں کوئی لغویت اور گناہ نہ ہوگا (۲۳) اور ان کے گرد وہ نوجوان لڑکے چکر لگاتے ہوں گے جو پوشیدہ اور محتاط موتیوں جیسے حسین و جمیل ہوں گے (۲۴) اور پھر ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے سوال جواب کریں گے (۲۵) کہیں گے کہ ہم تو اپنے گھر میں خدا سے بہت ڈرتے تھے (۲۶) تو خدا نے ہم پر یہ احسان کیا اور ہمیں جہنم کی زہریلی ہوا سے بچا لیا (۲۷) ہم اس سے پہلے بھی اسی سے دعائیں کیا کرتے تھے کہ وہ یقیناً بڑا احسان کرنے والا اور مہربان ہے (۲۸)

تفسیر

"وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾" ۔طور کی قسم اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم۔طور ایک پہاڑ ہے جس کا نام طور سینا ہے۔کتاب مسطور یعنی وہ کتاب جس کو لکھا گیا ہو۔

"فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾" ۔جو کشادہ اوراق میں ہے اور بیت معمور کی قسم۔

بیت معمور چوتھے آسمان پر ایک گھر جس کا نام بیت معمور ہے جس میں ہر روز ستر (70) ہزار ملک داخل ہوتے ہیں اور جو فرشتہ ایک دفعہ اس میں داخل ہو جائے دوبارہ اس میں کبھی داخل نہیں ہوگا۔

"وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾" ۔اور بلند چھت کی قسم۔اس سے مراد آسمان ہے۔

"وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾" ۔اور بھڑکتے ہوئے سمندر کی قسم۔یعنی یہ سمندر ہے جو قیامت کے دن جاری ہوگا۔یہ سب قسمیں ہیں اور ان کا جواب یہ ہے۔ "اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾" ۔یقیناً تمہارے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے اور اس کا دفع کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

"يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾" ۔جس دن آسمان باقاعدہ چکر کھانے لگیں گے۔تَمُوْرُ تنفس کرنا۔سانس لینا۔

"وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۙ﴿۱۰﴾" ۔اور پہاڑ باقاعدہ حرکت میں آجائیں گے۔یعنی ہوا کی مانند پہاڑ حرکت کریں گے۔

"فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۙ﴿۱۲﴾" ۔جو محلات میں پڑے کھیل تماشہ کر رہے ہیں۔یعنی وہ گناہوں میں کھیلا کرتے تھے۔

"يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۙ﴿۱۳﴾" ۔جس دن انہیں بھرپور طریقہ سے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

یعنی ان کو جہنم کی آگ میں دھکیل دیا جائے گا۔فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عمرو بن عاص اور عتبہ بن ابی معیط کے قریب سے گذرے وہ دونوں دیوار کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور شراب نوشی کر کے یہ شعر پڑھ رہے تھے جو حمزہ بن عبدالمطلب کے لیے کہے گئے جب وہ قتل ہوئے تھے اور شعر یہ تھا۔

كم من حواری تلوح عظامه
وراء الحرب ان بحر فيبقرا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے خدا تو ان دونوں پر لعنت فرما۔اور ان کو فتنہ میں مبتلا کر دے اور ان کو جہنم میں ڈال دے۔

"اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ" ۔اب اس میں چلے جاؤ پھر چاہے صبر کرو یا نہ کرو۔سب برابر ہے۔یعنی اب تم جرأت کرو یا نہ کرو یہ مراد ہے ورنہ کوئی شخص بھی آگ پر صبر نہیں کر سکتا اور اس پر دلیل یہ ہے کہ پس وہ آگ پر صبر نہیں کریں گے یعنی وہ اس پر جرأت نہیں کر سکیں گے۔

"وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ"

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی اتباع کی۔تو ہم ان ذریت کو بھی ان کے ساتھ ملا دیں گے۔

ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومنین میں سے ہمارے شیعوں کے چھوٹے

بچے جو بالغ ہونے سے پہلے مر جاتے ہیں ان کی تربیت جناب فاطمہ علیہا السلام فرماتی ہیں۔ یہ اولاد اپنے والدین کو ہدیہ کر دی جائے گی۔

ابو العباس نے بیان کیا ہے اس نے یحییٰ بن زکریا سے نقل کیا ہے۔ اس نے علی بن حسان سے اور اس نے عبد الرحمن بن کثیر سے اور اس نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا: "وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ آپ نے فرمایا: جو لوگ نبی اکرمؐ پر اور امیر المومنین اور ان کی ذریت آئمہ اور اوصیاء علیہم السلام پر ایمان رکھنے والے ہیں ان کے ساتھ ان کی ذریت کو بھی ہم ملحق کریں گے اور ان کی ذریت میں سے کسی کی حجت میں نقص کوئی نہیں کریں گے۔ وہ دلیل و حجت جس کو نبی اکرمؐ لے کر آئے وہ ہی حجت علی علیہ السلام میں ہے اور وہی باقی آئمہ کے بارے میں۔ لہٰذا ان کی دلیل بھی ایک ہے اور ان کی اطاعت بھی ایک ہی ہے۔

"وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۔ اور کسی کے عمل میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں کریں گے۔ یعنی ان کے اعمال میں ذرہ برابر بھی نقصان نہیں ہوگا۔

لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۔ وہاں کوئی لغو اور گناہ نہیں ہوگا۔ جنت میں لغو نہیں ہوگا اور نہ ہی فحاشی ہوگی اور مومن جنت میں شراب پیئے گا لیکن وہاں اس کو گناہ نہیں ہوگا یعنی جنت میں شراب پاک و طاہر ہوگا۔ نجس و حرام نہیں ہوگا۔ اس کے بعد خدا جنت والوں کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۔ پھر وہ جنت میں ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے سوال و جواب کریں گے۔ اور پھر فرمایا کہ جنت میں "قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۔ کہیں گے کہ ہم تو اپنے گھروں میں خدا سے بہت ڈرتے تھے۔

یعنی خدا کے عذاب سے خائف رہتے تھے۔

"فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۔ تو خدا نے ہم پر احسان کیا ہے کہ اس نے جہنم کی زہریلی ہوا کے عذاب سے بچا لیا ہے۔

سَّمُوْمِ: انتہائی گرم و زہریلی ہوا کا عذاب۔

آیت ۲۹ تا ۴۹

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۔ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۔ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۔ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۔ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۔ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۔ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۔ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۔ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۔ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۔ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۔ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۔ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۔ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۔ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۔ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۔ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۔

ترجمہ

لہٰذا آپ لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں۔ خدا کے فضل سے آپ نہ کاہن ہیں اور نہ مجنون (۲۹) کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے اور ہم اس کے بارے میں حوادث زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں (۳۰) تو آپ کہہ دیجئے کہ بیشک تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں (۳۱) کیا ان کی عقلیں یہ باتیں بتاتی ہیں یا یہ واقعاً سرکش قوم ہیں (۳۲) یا یہ کہتے ہیں کہ نبی نے قرآن گھڑ لیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں (۳۳) اگر یہ اپنی بات میں سچے ہیں تو یہ بھی ایسا ہی کوئی کلام لے آئیں (۳۴) کیا یہ بغیر کسی چیز کے ازخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود ہی پیدا کرنے والے ہیں (۳۵) یا انہوں نے آسمان و زمین کو پیدا کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ یقین کرنے والے نہیں ہیں (۳۶) یا ان کے پاس پروردگار کے خزانے ہیں یہی لوگ حاکم ہیں (۳۷) یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس کے ذریعہ آسمان کی باتیں سن لیا کرتے ہیں تو ان کا سننے والا کوئی واضح ثبوت لے آئے (۳۸) یا خدا کے لئے لڑکیاں ہیں اور تمہارے لئے لڑکے ہیں (۳۹) یا تم ان سے کوئی اجرِ رسالت مانگتے ہو کہ یہ اس کے بوجھ کے نیچے دبے جا رہے ہیں (۴۰) یا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ یہ اسے لکھ رہے ہیں (۴۱) یا یہ کوئی مکاری کرنا چاہتے ہیں تو یاد رکھو کہ کفار خود اپنی چال میں پھنس جانے والے ہیں (۴۲) یا ان کے لئے خدا کے علاوہ کوئی دوسرا خدا ہے جب کہ خدا ان کے شرک سے پاک و پاکیزہ ہے (۴۳) اور یہ اگر آسمان کے ٹکڑوں کو گرتا ہوا بھی دیکھ لیں گے تو بھی کہیں گے یہ تو تہ بہ تہ بادل ہیں (۴۴) تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ وہ دن دیکھ لیں جس دن بیہوش ہو جائیں گے (۴۵) جس دن ان کی کوئی چال کام نہ آئے گی اور نہ کوئی مدد کرنے والا ہوگا (۴۶) اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے لئے اس کے علاوہ بھی عذاب ہے لیکن ان کی اکثریت اس سے بے خبر ہے (۴۷) آپ اپنے پروردگار کے حکم کے لئے صبر کریں آپ ہماری نگاہ کے سامنے ہیں اور ہمیشہ قیام کرتے وقت اپنے پروردگار کی تسبیح کرتے رہیں (۴۸) اور رات کے ایک حصہ میں اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد

بھی تسبیح پروردگار کرتے رہیں (۴۹)

تفسیر

"اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ" کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رسول شاعر ہے؟

یعنی یہ قریش والے ہمارے محمدؐ کو جو واقعاً ہمارے رسول ہیں اس کو کیا یہ شاعر کا عنوان دیتے ہیں کہ یہ رسول نہیں بلکہ شاعر ہے۔

"نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ" اور ہم اس کے بارے میں حوادث زمانے کا انتظار کر رہے ہیں۔

اس کے جواب میں خدا فرماتا ہے اے میرے محمدؐ آپ ان لوگوں سے کہہ دیں:

"قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ" "اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ" آپ ان سے کہہ دیں تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں کیا ان کی عقلیں یہ بات بتاتی ہیں یا یہ واقعاً سرکش لوگ ہیں؟

یعنی کیا قریش والے جو اپنے آپ کو سب دنیا سے زیادہ عقلمند سمجھتے ہیں ان کی عقلوں نے بتایا کہ محمدؐ شاعر ہے یا واقعاً یہ سرکش اور گمراہ ہیں یعنی عقل تو محمدؐ کے رسول ہونے کو محال نہیں قرار دیتی فقط یہ سرکشی کر رہے ہیں۔

"اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ" کیا یہ کہتے ہیں کہ محمدؐ نے یہ خود بنایا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

یعنی یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے علیؑ کو خود اپنی مرضی سے اپنا جانشین بنا لیا ہے۔ خدا نے اس کا حکم نہیں دیا حقیقت یہ ہے کہ یہ اصلاً ایمان لانے والے نہیں ہیں اس وجہ سے یہ بہانے تلاش کر رہے ہیں نہ محمدؐ نے خود بنایا ہے اور نہ ہی اپنی رائے سے یہ کام کیا ہے۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے:

"فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ" اگر یہ اپنی بات میں سچے ہیں تو یہ بھی ایسی کوئی کلام لے کر آئیں۔

یعنی یہ بھی قرآن جیسی کوئی کتاب لے آئیں اور علی علیہ السلام جیسا کوئی بندہ پیش کریں۔

"اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ" کیا خدا کے لئے لڑکے ہیں اور تمہارے لئے لڑکیاں۔

قریش والے کہتے تھے ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں اور خدا نے ان کو اپنے لئے رکھا ہے اور ہمارے لئے خدا نے لڑکے رکھے ہیں ان کو رد کرنے کے لئے خدا کہہ رہا ہے۔

"اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ ۔ اے محمدؐ کیا تم ان سے کوئی اجر رسالت مانگتے ہو کہ یہ اس کے بوجھ کے نیچے دبے جا رہے ہیں؟

یعنی اجر رسالت ان کے لیے بوجھ بنتا جا رہا ہے حالانکہ آپ نے ان سے کوئی اجر رسالت نہیں مانگا۔

"وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ یقیناً وہ لوگ جو ظلم کرنے والے ہیں ان کے لئے اس کے علاوہ وہ عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

فرماتے ہیں وہ عذاب جو اس عذاب جہنم کے علاوہ ہوگا وہ رجعت کے دن تلوار کا عذاب ہوگا جس کا ان کو سامنا کرنا ہوگا اور یہ ان لوگوں کے لئے ہوگا جن لوگوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہوگا ان کو رجعت کے دن تلوار سے قتل کیا جائے گا۔

"وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا ۔ اور آپ اپنے رب کے حکم کے لئے صبر کریں پس آپ ہماری نگاہ کے سامنے ہیں۔

یعنی آپ ہماری حفاظت میں اور ہمارے حصار میں محفوظ ہیں اور ہماری نعمتوں کے حصار میں ہیں۔

"وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ ۔ اور ہمیشہ قیام کرتے وقت اپنے رب کی تسبیح کرتے رہو۔

یعنی جب آپ نماز شب کے لئے کھڑے ہو تو اس سے قبل اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہو۔

"فَسَبِّحْهُ ۔ پس آپ اس کی تسبیح کریں۔ یعنی نماز شب سے قبل۔

"وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ ۔ اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد۔

ابو نصر نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ نماز مغرب کے بعد چار رکعت نماز ادا کرو (یعنی نماز عشاء) اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد دو رکعت نماز فجر کے نام ادا کرو۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ

یہ سورہ مبارکہ النجم مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 62 ہے اور اس کے رکوع تین ہیں موجودہ ترتیب قرآن میں اس کا نمبر 53 ہے اور نزولی ترتیب میں اس کا نمبر 23 ہے۔

تلاوت کا ثواب

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص سورہ مبارکہ النجم کی ہر دن اور ہر رات تلاوت کرے گا وہ لوگوں میں ایک قابل تعریف اور ہر دل عزیز سمجھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔

نیز مجمع البیان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہے: جو شخص سورہ نجم کی تلاوت کرے گا تو اللہ ان لوگوں کی تعداد کے برابر جنہوں نے نبی اکرمؐ کی تصدیق کی تھی یا آپ کا انکار کیا تھا دس دس نیکیاں عطاء فرمائے گا۔ یہ سورہ ان چار سورتوں میں جن میں سجدہ واجب ہے دوسری سورہ ہے۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝١ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝٢ وَمَا يَنْطِقُ
عَنِ الْهَوٰى ۝٣ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝٤ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝٥ ذُوْ
مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۝٦ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝٧ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝٨ فَكَانَ
قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝٩ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝١٠ مَا كَذَبَ
الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝١١ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰي مَا يَرٰى ۝١٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝١٣
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝١٤ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝١٥ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ

مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ
الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾
اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِىَ اِلَّآ
اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ
يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ
الْهُدٰى ﴿٢٣﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

قسم ہے ستارہ کی جب وہ ٹوٹا (۱) تمہارا ساتھی نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا (۲) اور وہ اپنی خواہش سے کلام بھی نہیں کرتا ہے (۳) اس کا کلام وہی وحی ہے جو مسلسل نازل ہوتی رہتی ہے (۴) اسے نہایت طاقت والے نے تعلیم دی ہے (۵) وہ صاحب حسن و جمال جو سیدھا کھڑا ہوا (۶) جب کہ وہ بلند ترین افق پر تھا (۷) پھر وہ قریب ہوا اور آگے بڑھا (۸) یہاں تک کہ دو کمان یا اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا (۹) پھر خدا نے اپنے بندہ کی طرف جس راز کی بات چاہی وحی کر دی (۱۰) دل نے اس بات کو جھٹلایا نہیں جس کو آنکھوں نے دیکھا (۱۱) کیا تم اس سے اس بات کے بارے میں جھگڑا کر رہے ہو جو وہ دیکھ رہا ہے (۱۲) اور اس نے تو اسے ایک بار اور بھی دیکھا ہے (۱۳) سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک (۱۴) جس کے پاس جنت الماویٰ بھی ہے (۱۵) جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ کہ چھا رہا تھا (۱۶) اس وقت اس کی آنکھ نہ بہکی اور نہ حد سے آگے بڑھی (۱۷) اس نے اپنے پروردگار کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں (۱۸) کیا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو دیکھا ہے (۱۹) اور منات جو

ان کا تیسرا ہے اسے بھی دیکھا ہے (۲۰) تو کیا تمہارے لئے لڑکے ہیں اور اس کے لئے لڑکیاں ہیں (۲۱) یہ انتہائی ناانصافی کی تقسیم ہے (۲۲) یہ سب وہ نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے طے کر لئے ہیں خدا نے ان کے بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے۔ درحقیقت یہ لوگ صرف اپنے گمانوں کا اتباع کر رہے ہیں اور جو کچھ ان کا دل چاہتا ہے اور یقیناً ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے (۲۳) کیا انسان کو وہ سب مل سکتا ہے جس کی آرزو کرے (۲۴) بس اللہ ہی کے لئے دنیا اور آخرت سب کچھ ہے (۲۵)

تفسیر

"وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾" قسم ہے ستارے کی جب وہ بلند ہوا۔

فرماتے ہیں نجم سے مراد رسول خدا ہیں اور جب آپ معراج کی رات آسمان کی طرف بلند ہوئے تو اس وقت آپ ہوا میں بلند ہوئے تھے۔

"هَوٰى" (اگر ھا کے فتح کے ساتھ ہوں تو اس کا معنی ہے بلند ہونا اور اگر "هَوٰى. ھا" کے ضمہ کے ساتھ ہو اس کا معنی ہے گرنا۔

یہ آیت معراج کے انکار کرنے والوں کے رد میں ہے اور اس میں خدا نے حضرت رسول خدا کی قسم اٹھائی ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام انبیاء پر فضیلت پر واضح دلیل ہے اور اس قسم کا جواب یہ ہے۔

"مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾"

تمہارا ساتھی نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے اور وہ اپنی خواہشات کے تحت گفتگو بھی نہیں کرتا۔ یعنی اس کی کلام اپنی خواہشات نفسانی کی وجہ سے نہیں ہوتی۔

"اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾" اس کی کلام نہیں ہوتی مگر وحی ہے جو مسلسل اس پر نازل ہوتی رہتی ہے وہ ایک انتہائی طاقت ور نے اسکو تعلیم دی ہے۔ یعنی ان کی کلام قرآن ہے جو وحی کے ذریعے آپ کے پاس آتا ہے اور یہ قرآن وحی ایک طاقتور نے تعلیم دی ہے۔ علی بن ابراہیم کے نزدیک اس طاقتور سے مراد ذات خدا ہے۔ اور دوسرے لوگوں نے اس سے جبرائیل مراد لیا ہے۔ (دونوں میں جمع ممکن ہے کیونکہ جبرائیل واسطہ ہے اور وحی کا اصل مرکز تو خدا ہی ہے۔ مترجم)

ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۝ ۔ وہ صاحب حسن و جمال ہے جو سیدھا کھڑا ہے۔

فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ذات رسول خدا ہے جو انتہائی خوبصورت و صاحب جمال و کمال تھے (اور ہر خوبی میں مثل ستون کھڑے ہوتے کہ گویا وہ حسن و کمال آپ کی وجہ سے قائم ہے) یاسر نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا خدا نے جو نبی بھی معبوث فرمایا اس کو صاحب قوت و طاقت اور حسن و جمال بنا کر معبوث فرمایا ہے۔

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ۔ وہ رسول خدا تھے جو بلند ترین افق پر موجود تھے جن کو حکم ہوا۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ ۔ پھر وہ قریب ہوا اور آگے بڑھا۔

یعنی رسول خدا اپنے رب کے قریب ہوئے اور آگے بڑھتے گئے۔ یعنی وہ افق اعلیٰ سے آگے اتنے آئے کہ

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ ۔ یہاں تک اس سے دو کمان یا اس سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا۔

یعنی رسول خدا کا مقام الٰہیہ کے اتنے قریب ہوئے کہ گویا کمان کے دو سروں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا تھا۔ یعنی اس کی رحمت و نعمت کے آپ اتنے قریب ہوئے تھے بلکہ اس سے بھی کم نزدیک ترین۔

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ ۔ پس اللہ نے اپنے بندے پر جو وہ چاہتا تھا۔

یہ وحی کی تھی جو بلا واسطہ ہوئی اس کو وحی مشافہہ کہا جاتا ہے۔

جناب احمد بن ادریس نے احمد بن محمد سے نقل کیا ہے پھر انہوں نے الحسین بن عباس سے نقل کیا ہے اور انہوں نے حضرت امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا:

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ ۔ جو رسول خدا نے علی علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین قرار دیا ہے اس میں وہ نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے۔ اور نہ ہی آپ نے جو علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا وہ اپنی خواہشات سے فرمایا ہے بلکہ جو کچھ آپ نے کیا ہے اور جو کچھ کہا ہے وہ سب خدا کی وحی کے تحت کیا ہے۔ جو وحی آپ کی طرف کی گئی تھی اور یہ وحی عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ (جس کو ایک طاقتور نے تعلیم دی ہے) پھر خدا نے آپ کو اذن دیا۔ آپ آسمانوں کی طرف گئے اور پھر فرمایا

ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ ۔

وہ صاحب حسن و جمال سیدھا افق الاعلیٰ پر کھڑا ہوا پھر وہ قریب ہوا اور قریب ہوا یہاں تک کہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

یعنی خدا کی کلام کہاں سے ہوتی جہاں رسول نے اس کو سنا ان دونوں کے درمیان کمان کے دوسروں کے برابر یا اس

سے بھی کم فاصلہ رہ گیا تھا۔

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ ۔ (پس وہ چاہتا تھا اس نے اپنے بندے پر وحی فرمائی) رسول خدا سے اس وحی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ کیا تھا؟ آپ نے فرمایا جو میری طرف وحی کی گئی وہ یہ تھی کہ علی تمام اوصیاء کا سردار متقین کا امام سفید پیشانیوں والوں کا قائد اور خاتم انبیاء کا خلیفہ ہے۔ پس ایک قوم نے اس کلام پر اعتراض کیا اور کہا یہ سب کچھ خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہے تو اس کے جواب میں خدا نے اپنے رسول سے فرمایا کہ آپ یہ کہہ دیں:

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ ۔ جو کچھ آنکھوں نے دیکھا ہے اس کو دل نے جھٹلایا نہیں ہے۔ پھر ان اعتراض کرنے والوں کو رد کرتے ہوئے خدا فرماتا ہے: اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰي مَا يَرٰى ۝ ۔ کیا تم سے اس بات کے بارے میں جھگڑا کر رہے ہو جو کچھ اس نے دیکھا ہے۔

اس کے بعد رسول خدا نے ان لوگوں سے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں علیؑ کو لوگوں کے درمیان اپنا خلیفہ نصب کر دوں اور میں تم سب سے کہتا ہوں۔

هذا وليكم من بعدي. یہ علیؑ میرے بعد تمہارا ولی و حاکم ہے۔ یہ کشتی کی مانند ہے جو سوار ہو گیا وہ کامیاب ہوگا اور جو اس سے نکل گیا وہ غرق ہو جائے گا۔ اس کے بعد فرمایا: ''وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ ۔ اور پھر اس نے اس کو ایک بار اور بھی دیکھا) فرماتے ہیں کہ میں نے وحی کو دوسری مرتبہ دیکھا۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ ۔ سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک دیکھا۔ فرمایا سدرۃ المنتہیٰ وہ مقام ہے جس کے نیچے اللہ نے جنت میں ہمارے شیعوں کو خلق کیا ہے۔ پھر خدا نے فرمایا: اے میرے رسول ان سے کہہ دیں:

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝ ۔ جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا۔

فرماتے ہیں سدرہ پر نور کے حجاب چھا گئے تھے۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ ۔ اس وقت آنکھیں نہ بہکی۔ یعنی سدرہ پر نور کے حجابات کو دیکھ کر آنکھیں چکا چوند نہیں ہوئی تھیں۔ یعنی ایسا نور نہیں دیکھا جس کو آنکھ دیکھ نہ سکے۔

وَمَا طَغٰى ۝ ۔ اور دل بھی گمراہ نہ ہوا یعنی اس نور کو دیکھ کر آنکھ اور دل پریشان نہیں ہوا جو کچھ اس کی طرف وحی ہوئی وہ اس میں حد سے آگے نہیں بڑھا اور حد سے کم بھی نہیں رہا۔

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝ ۔ اور اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں۔ فرماتے ہیں جو کچھ آپ نے وہاں سنا اگر آپ کا دل قوی نہ ہوتا تو اس کو برداشت نہ کر سکتے۔ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ:

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ ۔ یقیناً اس نے اس کو دوسری مرتبہ دیکھا تو وہ ساتویں

آسمان پر دیکھا اور یہ سدرہ منتہیٰ بھی ساتویں آسمان پر ہے کہ جس کے قریب جنت ماویٰ ہے۔

"عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝" یعنی جنت ماویٰ سدرہ المنتہیٰ کے قریب ہے اور سدرہ المنتہیٰ ساتویں آسمان میں ہے۔ تو جنت ماویٰ بھی اس کے نزدیک ہے۔ پس یہ آیت ان لوگوں کا رد ہے جو اس کے قائل ہیں کہ خدا نے جنت کو ابھی خلق نہیں کیا بلکہ وہ قیامت کے دن خلق کرے گا۔

علی علیہ السلام سات مقامات پر:

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے سنا ہے اور انہوں نے ابان بن عثمان سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابوداؤد سے اور انہوں نے ابو بردۃ اسلمی سے اور انہوں نے حضرت رسول خدا سے سنا ہے آپؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ خدا نے آپ کو سات مقامات پر میرے ساتھ قرار دیا ہے۔

پہلا مقام:

معراج کی رات جب میں آسمانوں پر تھا تو جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کہا، اے محمد! آپ کے بھائی علیؑ کہاں ہیں؟ میں نے کہا میں اس کو زمین پر اپنے پیچھے اپنا خلیفہ بنا کر آیا ہوں۔ تو اس نے کہا کہ آپ خدا سے دعا کریں کہ وہ علی کو بھی آپ کے ساتھ یہاں لے آئے۔ پس میں نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی تو اچانک میں نے دیکھا کہ بالکل آپ کی مثال کو اپنے پاس پایا۔ یہ اس وقت تھا جب تمام ملائکہ صفیں بنا کر کھڑے تھے تو میں نے کہا اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ تو اس نے کہا یا رسول اللہ: یہ وہی ہیں جن کے سامنے قیامت کے دن خدا آپ کی وجہ سے فخر و مباہات کرے گا پس میں ان کے قریب گیا اور جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا۔ میں نے سب کچھ ان کے سامنے بیان کیا۔

دوسرا مقام:

تو پھر جبرائیل علیہ السلام نے مجھے پوچھا اے رسول خدا آپؐ کے بھائی علی کہاں ہیں؟ تو میں نے کہا اس کو میں اپنا خلیفہ قرار دے کر اپنے پیچھے زمین پر چھوڑ آیا ہوں۔ پھر جناب جبرائیل نے کہا! آپ خدا سے دعا کریں کہ وہ اسے بھی یہاں آپ کے پاس لے آئے۔ پس میں نے دعا کی۔ پس اچانک آپ کی مثال میرے ساتھ موجود تھی پس میرے لیئے ساتویں آسمان کے پردے چاک کر دیئے گئے میں ان کے رہنے والوں کو ان کی عمارتوں اور ہر ایک فرشتے کے مقام کو میں نے دیکھا۔

تیسرا مقام:

جب مجھے جنات کی طرف روانہ کیا گیا تو جبرائیل نے پھر سوال کیا یا رسول اللہ! آپ کا بھائی کہاں ہے؟ میں نے کہا

میں اس کو اپنے پیچھے اپنا خلیفہ بنا کر چھوڑ آیا ہوں۔ تو اس نے کہا آپ خدا سے دعا کریں تو اسے بھی یہاں لے آئے۔ پس میں نے دعا کی۔ اچانک میں نے دیکھا کہ آپؐ میرے پاس ہیں جو کچھ میں نے جنات سے کہا جو کچھ انہوں نے مجھے جواب دیا تو نے سب کچھ سنا تھا۔

چوتھا مقام:

خدا نے ہمیں لیلۃ القدر کے ساتھ خاص قرار دیا ہے اور اس میں ہمارے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے۔

پانچواں مقام:

میں نے آپ کے بارے میں خدا سے دعا کی تو خدا نے مجھے آپ میں سب کچھ عطا کر دیا سوائے نبوت کے۔ پس خدا نے فرمایا اے محمدؐ نبوت کو میں نے فقط آپ کے ساتھ خاص کر دیا ہے اور اس کا آپ پر ہی اختتام کر دوں گا۔

چھٹا مقام:

جب مجھے معراج کی رات آسمان پر لے جایا گیا اور وہاں تمام انبیاء نے میری اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ کی مثال میرے بالکل پیچھے تھی۔

ساتواں مقام:

جب خدا مختلف گروہوں کو ہمارے ہاتھوں سے ہلاک کروائے گا۔

یہ رد ہے ان لوگوں کا جو معراج نبی کا انکار کرتے ہیں۔ اور جو لوگ جنت و جہنم کی خلقت کا انکار کرتے ہیں ان کا بھی رد ہے نیز ان کے رد کے لئے یہ حدیث بھی ہے۔

رسول خدا کا فاطمہ کے سامنے علیؑ کے فضائل بیان کرنا

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اور آپ نے فرمایا: جب بھی رسول خداؐ کے پاس کسی شخص کے بارے میں یہ ذکر کیا جاتا کہ فلاں شخص نے جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا رشتہ طلب کیا ہے تو آپ اس سے منہ موڑ لیتے تھے۔ یہاں تک کہ تمام لوگ مایوس ہو گئے۔ پس جب رسول خداؐ نے آپ کی شادی کا علیؑ سے ارادہ کیا تو فوراً آپ جناب فاطمہ کے پاس گئے اور آپ سے اس کے بارے میں مشورہ کیا۔ تو آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ اولیٰ ہیں میرے بارے میں آپ اس کو بھی سب سے زیادہ بہتر جانتے ہیں جو قریش کی عورتوں نے علی کے بارے میں مجھے بیان کیا ہے۔

علی کا قد چھوٹا ہے اور پیٹ بڑا ہے۔ بازو لمبے ہیں۔ جوڑ موٹے موٹے ہیں اور دونوں کنپٹیوں سے گنجا ہے۔ اس کے دونوں کندھے ایسے چوڑے ہیں جیسے اونٹ کے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور جب وہ مسکراتے ہیں تو ان کے دانت ظاہر ہوتے ہیں سب کچھ کے علاوہ ایک غریب آدمی ہے جس کے پاس کوئی مال ثروت نہیں ہے۔ رسول نے فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا: اے فاطمہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے مردوں پر مجھے شرف بخشا ہے اور تمام کائنات کے مردوں میں سے خدا نے سب سے پہلے میرا انتخاب کیا اور مجھے نبی بنا دیا اور پھر دوبارہ نگاہ انتخاب کی دوسری مرتبہ علی علیہ السلام کا انتخاب کیا اور اس تمام کائنات کے مردوں سے قرار دے کر میرا وصی قرار دیا ہے اور پھر تمام عورتوں میں سے آپ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اے فاطمہ جب راتوں رات مجھے آسمانوں کی طرف سیر کروائی گئی تو میں نے بیت المقدس میں ایک چٹان کو دیکھا جس پر یوں تحریر تھا۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ امدتہ بوزیرہ و نصرۃ بوزیرہ"

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں میں نے اس کے وزیر کے ساتھ تائید کی ہے اور میں نے اس کی اسکے وزیر کے ساتھ مدد کی ہے۔

میں نے جبرائیل سے سوال کیا اے جبرائیل میرا وزیر کون ہے؟ تو اس نے کہا: وہ علی ابن ابی طالب ہیں۔ اور جب میں سدرۃ المنتہیٰ پہنچا تو وہاں میں نے اس پر لکھا ہوا پایا۔ "انی انا اللہ لا الہ الا انا وحدی محمد صفوتی من خلقی الدیۃ بوزیرہ و نصرۃ بوزیرہ۔ میں اکیلا ہی اللہ ہوں میں ایک کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ محمد میری تمام مخلوقات میں سے میرا چنا ہوا ہے۔ اس کی میں نے اس کے وزیر سے تائید کی ہے اور میں نے اس کی اس کے وزیر کے ذریعے مدد کی ہے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا میرا وزیر کون ہے؟ تو اس نے کہا وہ علی اب ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

اور جب میں سدرۃ المنتہیٰ سے آگے عرش خدا کے پاس گیا تو اس کے ہر ستون کے اوپر یہ لکھا ہوا پایا۔

"انا اللہ لا الہ الا انا محمد حبیبی ایدۃ بوزیرہ و نصرۃ بوزیرہ۔ جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت میں ایک درخت دیکھا جس کا نام طوبیٰ ہے اس کی جڑیں علیؑ کے گھر میں تھیں اور جنت میں کوئی محل و مکان ایسا نہیں تھا مگر یہ کہ اس میں اس کی شاخ تھی۔ اور ہر شاخ کے اوپر ایک ایک ظرف ہے جس کو سندس اور مستبرق سے مزین کیا گیا ہے اور ایک مومن بندے کے لئے دس دس لاکھ ظرف ہونگے اور ہر میں ایک لاکھ قسم کے حلے ہونگے جن کے رنگ مختلف ہونگے جو سب رنگ آنکھوں کو بھائیں گے۔ یہ جنت والوں کے لئے لباس ہونگے اور جنت کے وسط میں ایک ظل (سایہ) ہوگا جس کی زمین کی آسمان کی مانند چوڑائی تھی۔ اور یہ جنت ہے جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے جس کو خدا نے مومنین کے لئے تیار کیا ہے اور اس سائے میں ایک گھوڑے سوار سو سال سفر کرے تب بھی وہ اس سائے کو دوسری طرف پار نہیں کر سکے گا اور اس شاخ کے نیچے اہل جنت کے لئے ہر قسم کے پھل ہونگے جو ان کے گھر میں ہونگے ہر شاخ پر سو قسم کے پھل ہونگے جو تم دنیا میں دیکھتے ہو

اور ان میں سے بعض ایسے ہونگے جن کو تم نے دنیا میں دیکھا بھی نہیں ہوگا اور ان کے بارے میں سنا نہیں ہوگا اور اس کی مثل کے بارے میں بھی نہیں سنا ہوگا جیسے ہی اس پھل کو توڑ دیا جائے گا تو اس کی جگہ فوراً دوسرا آ جاتا ہے۔ اور اس درخت کی جڑوں سے چار قسم کی نہریں جاری ہونگی ایک نہر پانی کی جو گندا نہیں ہوگا۔ دوسری نہر دودھ کی ہے جس کا ذائقہ کبھی خراب نہیں ہوگا۔ ایک شراب کی ہے جو اپنے پینے والوں کے لئے بے مزیدار ہوگی اور ایک نہر شہد کی ہے۔

اے فاطمہ خدا نے علیؑ کو سات خصوصیات عطاء فرمائی ہیں۔

1۔ وہ شق قبر میں میرے ساتھ سب سے پہلا ہوگا یعنی میری شق قبر کے بعد اس کی قبر کو شق کیا جائے گا۔

2۔ پل صراط پر میرے ساتھ سب سے پہلے یہ کھڑا ہوا ہوگا اور جہنم سے کہے گا اس کو لے لو یہ میرا دشمن ہے۔ اور اس کو چھوڑ دو یہ میرا محب ہے۔

3۔ جب مجھے جنت کا لباس پہنایا جائے گا تو سب سے پہلے علی کو لباس پہنایا جائے گا۔

4۔ جب میں عرش کے کنارے کے پاس کھڑا کیا جاؤں گا تو سب سے پہلے میرے ساتھ علیؑ کو کھڑا کیا جائے گا۔

5۔ میرے ساتھ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا علیؑ ہوگا۔

6۔ علیین میں میرے ساتھ سب سے پہلے علی کو سکونت دی جائے گی۔

7۔ حیق مختوم سے میرے ساتھ سب سے پہلے جس کو سیراب کیا جائے گا وہ علیؑ ہوگا جس کی خوشبو مشک کی ہوگی۔

اس سے انس لینے والے انس حاصل کریں گے۔ اے فاطمہ یہ وہ مقام و منزلت ہے جو خدا علیؑ کو آخرت میں عطاء کرے گا اور اللہ نے جنت کو اس کے لئے تیار کیا ہوا ہے دنیا میں اس کے پاس مال دنیا نہیں ہے۔ اب جو تو نے کہا ہے کہ علی کا پیٹ بڑا ہے وہ اس وجہ سے وہ پیٹ علم سے پر ہے جس کے ساتھ خدا نے علی کو خاص قرار دیا ہے اور اس کے ساتھ مکرم کیا ہے۔ اور جو آپ نے کہا کہ علی دونوں کنپٹیوں سے گنجے ہیں تو یہ مثل آدم خلق ہوئے ہیں۔ اس کے ہاتھ و بازو لمبے ہیں خدا نے اس کے ہاتھ و بازوؤں کو اس لئے لمبا رکھا ہے تا کہ ان ہاتھوں کے ذریعے اپنے اور اپنے رسول کے دشمنوں کو قتل کروائے گا۔ اور ان کے ذریعے خدا اپنے دین کو مضبوط کرے گا اگر چہ مشرکین اس کو پسند نہیں کریں گے اور اس کے ذریعے خدا اسلام کو فتوحات عطاء کرے گا یہ مشرکین کو تنزیل قرآن پر قتل کرے گا اور منافقین جو اہل بغاوت سے ہونگے بیعت توڑنے والے ہونگے اور اہل فسق ہونگے ان کو قرآن کی تاویل پر قتل کرے گا اور اس کی صلب سے جوانان جنت کے سرداروں کو پیدا کرے گا اور ان دونوں کے ذریعے خدا جنت کو مزین کرے گا۔

اے فاطمہ خدا نے جتنے نبی مبعوث فرمائے ہیں سب کی ذریت کو خدا نے اس کی صلب میں قرار دیا ہے لیکن خدا نے میری نسل و ذریت کو علی کی صلب میں قرار دیا ہے اگر علی نہ ہوتے تو میری کوئی ذریت نہ ہوتی۔ جناب فاطمہ نے عرض کی یا رسول

اللہ میں علی کے علاوہ کسی کا انتخاب نہیں کروں گی۔ میں نے اس کو اختیار کیا ہے۔ پس رسول خدا نے فاطمہ کی شادی علی علیہ السلام سے کردی تو ابن عباس نے اس وقت کہا خدا کی قسم علی کے علاوہ فاطمہ کے لئے کوئی کفو نہیں ہے۔

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ﴿۱۶﴾ ۔ جب سدرہ کو اس چیز نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا۔

فرماتے ہیں جب خدا نے اپنے لیئے اور اپنے رسول کے درمیان جو حجاب تھا اس کو اٹھایا تو اس کے نور نے تمام سدرہ کو ڈھانپ لیا۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ﴿۱۷﴾ ۔ یعنی جو کچھ آنکھوں نے دیکھا اور دل نے احساس کیا اس کا انکار نہیں کیا۔

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ﴿۱۸﴾ ۔ فرماتے ہیں آپ نے جبرائیل کی ساق پر ایک موتی دیکھا جیسے سبزے پر ایک قطرہ ہو اور اس کے چھ سو پر تھے اور ہر پر زمین و آسمان کو پر کئے ہوئے تھا۔

اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ﴿۱۹﴾ ۔ کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا ہے۔

فرماتے ہیں لات ایک مرد کا نام ہے اور عزیٰ ایک عورت تھی۔

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ﴿۲۰﴾ ۔ اور منات جو ان کا تیسرا ہے اس کو بھی دیکھا ہے۔

فرماتے ہیں یہ ایک بت تھا جس کو مشک سے بنایا گیا تھا۔ جو حرم سے باہر چھ میل کے فاصلے پر رکھا گیا تھا۔

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ﴿۲۱﴾ ۔ کیا تمہارے لئے بیٹے ہیں اور اس کے لئے بیٹیاں ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جیسا قریش کہتے ہیں کہ ملائکہ رحمٰن کی لڑکیاں ہیں تو خدا ان کو رد کر رہا ہے اور استفہام انکاری کے ذریعے۔

رد کرتے ہوئے فرمایا: اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰی ﴿۲۲﴾ ۔ کیا تمہارے لئے لڑکے اور لڑکیاں ہیں یہ انتہائی ناانصافی کی تقسیم ہے)'' ضِیْزٰی۔ ناقص

اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ ۔ یہ لات، عزیٰ اور منات فقط یہ ان کے رکھے ہوئے نام ہیں جو ان کے آباؤ اجداد نے رکھے ہیں ورنہ خدا کی طرف سے کوئی ان کے پاس دلیل نازل نہیں ہوئی۔

سلطان۔ حجت و دلیل۔ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كٰٓبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۔ جو لوگ کبیرہ اور فحش باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ صغیرہ کے علاوہ) یعنی جو گناہ صغیرہ کو جہالت کی وجہ سے کر لیتے ہیں اور پھر نادم ہو جاتے ہیں اور پھر خدا کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں تو خدا ان کو معاف کر دیتا ہے۔ یہ اس کی مثل ہو جاتے ہیں۔ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۔ گویا یہ وہ ابھی ماؤں کے شکم سے باہر آئے ہیں۔

آیت ۲۶ تا ۶۲

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَرْضٰۤی ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰی ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْـًٔا ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰی ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۙ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی ﴿۳۱﴾ الَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كٰٓبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ﴿۳۲﴾ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰی قَلِیْلًا وَّاَكْدٰی ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَیْبِ فَهُوَ یَرٰی ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی ﴿۳۶﴾ وَاِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤی ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ﴿۳۸﴾ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی ﴿۴۰﴾ ثُمَّ

يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ
وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ
وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ
هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا
الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَا فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ
اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ
الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا
لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾

ترجمہ

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی سفارش کسی کے کام نہیں آسکتی ہے جب تک خدا۔۔۔۔جس کے بارے میں چاہے اور اسے پسند کرے۔۔۔۔اجازت نہ دے دے (۲۶) بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں وہ ملائکہ کے نام لڑکیوں جیسے رکھتے ہیں (۲۷) حالانکہ ان کے پاس اس سلسلہ میں کوئی علم نہیں ہے یہ صرف وہم وگمان کے پیچھے چلے جارہے ہیں اور گمان حق کے بارے میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا ہے (۲۸) لہٰذا جو شخص بھی ہمارے ذکر سے منہ پھیرے اور زندگانی دنیا کے علاوہ کچھ نہ چاہے آپ بھی اس سے کنارہ کش ہوجائیں (۲۹) یہی ان کے علم کی انتہا ہے اور بیشک آپ کا پروردگار

خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بہک گیا ہے اور کون ہدایت کے راستہ پر ہے (۳۰) اور اللہ ہی کے لئے زمین وآسمان کے کل اختیارات ہیں تاکہ وہ بدعمل افراد کو ان کے اعمال کی سزا دے سکے اور نیک عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کا اچھا بدلہ دے سکے (۳۱) جو لوگ گناہان کبیرہ اور فحش باتوں سے پرہیز کرتے ہیں (گناہان صغیرہ کے علاوہ) بیشک آپ کا پروردگار ان کے لئے بہت وسیع مغفرت والا ہے وہ اس وقت بھی تم سب کے حالات سے خوب واقف تھا جب اس نے تمہیں خاک سے پیدا کیا تھا اور اس وقت بھی جب تم ماں کے شکم میں جنین کی منزل میں تھے لہٰذا اپنے نفس کو زیادہ پاکیزہ قرار نہ دو وہ متقی افراد کو خوب پہچانتا ہے (۳۲) کیا آپ نے اسے بھی دیکھا ہے جس نے منہ پھیر لیا (۳۳) اور تھوڑا سا راہِ خدا میں دے کر بند کر دیا (۳۴) کیا اس کے پاس علم غیب ہے جس کے ذریعے وہ دیکھ رہا ہے (۳۵) یا اسے اس بات کی خبر ہی نہیں ہے جو موسیٰ کے صحیفوں میں تھی (۳۶) یا ابراہیم کے صحیفوں میں تھی جنہوں نے پورا پورا حق ادا کیا ہے (۳۷) کوئی شخص بھی دوسرے کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے (۳۸) اور انسان کے لئے صرف اتنا ہی ہے جتنی اس نے کوشش کی ہے (۳۹) اور اس کی کوشش عنقریب اس کے سامنے پیش کر دی جائے گی (۴۰) اس کے بعد اسے پورا بدلہ دیا جائے گا (۴۱) اور بیشک سب کی آخری منزل پروردگار کی بارگاہ ہے (۴۲) اور یہ کہ اسی نے ہنسایا بھی ہے اور۔۔۔۔رلایا بھی ہے (۴۳) اور وہی موت وحیات کا دینے والا ہے (۴۴) اور اسی نے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا ہے (۴۵) اس نطفہ سے جو رحم میں ڈالا جاتا ہے (۴۶) اور اسی کے ذمہ دوسری زندگی بھی ہے (۴۷) اور اسی نے مالدار بنایا ہے اور سرمایہ عطا کیا ہے (۴۸) اور وہی ستارہ شعریٰ کا مالک ہے (۴۹) اور اسی نے پہلے قوم عاد کو ہلاک کیا ہے (۵۰) اور قوم ثمود کو بھی پھر کسی کو باقی نہیں چھوڑا ہے (۵۱) اور قوم نوح کو ان سے پہلے کہ وہ لوگ بڑے ظالم اور سرکش تھے (۵۲) اور اسی نے قوم لوط کی اُلٹی بستیوں کو پٹک دیا ہے (۵۳) پھر ان کو ڈھانک لیا جس چیز نے کہ ڈھانک لیا (۵۴) اب تم اپنے پروردگار کی کس نعمت پر شک کر رہے ہو (۵۵) بیشک یہ پیغمبر بھی اگلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے (۵۶) دیکھو قیامت قریب آگئی ہے (۵۷) اللہ کے علاوہ کوئی اس کا ٹالنے والا نہیں ہے (۵۸) کیا تم اس بات سے تعجب

کر رہے ہو(۵۹) اور پھر ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو(۶۰) اور تم بالکل غافل ہو(۶۱) (اب سے غنیمت ہے) کہ اللہ کے لئے سجدہ کرو اور اس کی عبادت کرو(۶۲)

تفسیر

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿۳۷﴾ ابراہیم وہ ہے جس نے پورا پورا حق ادا کر دیا۔

فرماتے ہیں ابراہیم کو جو جو حکم ہوا یا وحی ہوئی سب آپ نے پورا پورا عمل کیا اور اپنے بیٹے کو ذبح کرنے والے حکم کو بھی پورا کر دیا۔

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ اور بے شک اپنے رب تک پہنچو تو رک جاؤ۔ فرماتے ہیں جب گفتگو خدا تک چلی جائے تو وہاں رک جاؤ۔ عرش کے نیچے کی ہر چیز کے بارے میں گفتگو کرو عرش کے اوپر والے کے بارے میں گفتگو مت کرو۔ کیونکہ جو قوم عرش کے اوپر والے کے بارے بحث و گفتگو کرتے ان کی عقل ضائع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ مردیوں ہو جاتا ہے کہ اس کو آواز سامنے سے دی جاتی ہے اور وہ جواب پیچھے منہ کر کے دیتا ہے اور جب اس کو پیچھے سے آواز دی جاتی ہے تو وہ سامنے والوں کو جواب دیتا ہے یعنی پاگل سا ہو جاتا ہے تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ خدا کے اوصاف اپنی طرف سے بیان نہ کرو۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وہی خدا ہے جو ہنساتا بھی ہے اور وہی رلاتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ کائنات کی ہر چیز ہنستی بھی ہے اور روتی بھی ہے۔ آسمان کا رونا ہے وہ بارش برساتا ہے اور زمین کا ہنسنا ہے کہ وہ سبزا اگاتی ہے جیسا کے شاعر نے کہا ہے۔

کل یوم باقحوان جدید
تضحك الارض من بكا اسماء

ہر دن کا باقحوان نئی ہوتی ہے، آسمان کے رونے سے زمین ہنستی ہے

مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ اس نطفہ سے جو رحم میں ڈالا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں جب نطفہ رحم میں ڈالا جاتا ہے وہ نطفہ خون میں منتقل ہو جاتا ہے تو پہلے خون تھا پھر نطفہ بنا اور پھر دوبارہ خون بن جاتا ہے۔ دماغ میں ایک رگ ہے جس کو ورید کہا جاتا ہے اور یہ نطفہ پشت کی رگوں میں جاری ہوتا ہے جو قطرہ قطرہ ہو کر خصیتین اور مثانہ میں جمع ہوتا ہے اور سفید رنگ کا ہو جاتا ہے اور عورت کا نطفہ اس کی چھاتی سے جاری ہوتا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ اور اسی نے مال دار بنایا اور سرمایہ عطا کیا ہے۔ اس آیت کے ذیل میں امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا نے ہر انسان کو اس کی معیشت کے ذریعے غنی کر دیا ہے اور ہاتھ کی کمائی پر اس کو راضی کر دیا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ اور وہی ستارہ شعریٰ کا رب و مالک ہے۔ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ شعریٰ ایک ستارہ ہے جس کی قریش اور دوسرے عرب والے عبادت کیا کرتے تھے۔ یہ ستارہ رات کے آخری حصہ میں طلوع کرتا ہے۔

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ اور ان بستیوں کو الٹ دیا۔

فرماتے ہیں تَفِكَه بصرہ ہے اور اس پر دلیل علی علیہ السلام کا وہ قول ہے جس میں آپ نے فرمایا: یا اهل الموتفكة یا جند المراة اتباع البهية (اے زیر و زبر شدہ زمین کے باسیو! اے عورت کے لشکر والو۔ اے جانور (اونٹ) کی اتباع کرنے والو! جب اونٹ آگے بڑھتا ہے تو تم آگے آتے تھے اور جب وہ زخمی ہو کر گر گیا تو تم سب فرار کر گئے تمہارا پانی کڑوا ہے اور تمہارے اخلاق احلام۔ گندے ہیں۔ تم میں منافقت کی مہریں لگی ہیں اور ستر نبیوں کے ذریعے خدا نے تم پر لعنت کی ہے اس کے بارے میں مجھے رسول خدا نے خبر دی ہے اور ان کو جبرائیل نے خبر دی تھی۔ کہ میں آپ کو سب سے پست زمین دکھاؤں گا تو آپ نے دیکھا کہ بصرہ تمام زمینوں میں پانی کے زیادہ قریب ہے اور آسمان سے سب سے زیادہ دور ہے اس میں دس شہروں میں سے نو شہر اس میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے والدین گمراہ اور اس کے رہنے والے گناہگار جو اس سے نکل جائے گا وہ رحمت کو پائے گا۔ اس کی زمین اپنے رہنے والوں کو دو دفعہ تباہ و برباد کر چکی ہے اور خدا اس کو تیسری مرتبہ برباد کرے گا اور وہ رجعت کے زمانہ کے قریب ہوگا۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ اب تم اپنے رب کی کس نعمت پر شک کر رہے ہو۔ یعنی تم کس دلیل رجعت کے ساتھ خدا سے جھگڑ کر رہے ہو۔ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ بے شک یہ بھی پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے۔ هٰذَا نَذِيْرٌ سے مراد رسول خدا کی ذات ہے۔ علی بن حسین نے احمد بن ابو عبد اللہ سے اور اس نے محمد بن علی سے اور اس نے علی بن اسباط سے اور اس نے علی بن معمر سے اور اس نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے اس آیت هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب خدا نے عالم ذر میں سب سے پہلے مخلوقات کو خلق کیا تو خدا نے ساری مخلوق کو جمع کیا اور پھر محمد کو مبعوث کیا ان میں سے بعض آپ پر ایمان لے آئے اور بعض نے آپ کا انکار کر دیا تو خدا نے فرمایا یہ پہلے ڈرانے والا ہے یعنی یہ محمد ہیں جس نے مخلوق کو سب سے پہلے خدا کی طرف دعوت دی عالم ذر اولیٰ ہیں لہٰذا یہ نذیر اول ہیں۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ دیکھو قیامت قریب آ گئی ہے۔ اَزِفَتِ کا معنی ہے قریب ہونا یعنی قیامت قریب آ گئی ہے۔

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝ . اللہ کے علاوہ کوئی اس کو ٹالنے والا نہیں ہے۔ یعنی قیامت کو فقط اللہ ہی ٹال سکتا ہے۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ . کیا تم اس بات پر تعجب کر رہے ہو۔ یعنی یہ جو اخبار و واقعات تمہارے لئے [illegible] ہو رہے ہیں ان پر تعجب کیوں کر رہے ہو؟ تم ہنستے ہو روتے نہیں ہو تم غافل ہو۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

یہ سورۃ القمر کی سورت ہے اور اس کی آیات کی تعداد 55 ہے اور اس کے رکوع کی تعداد تین (3) ہے اور اس کا [illegible] ترتیب میں نمبر 54 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 37 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا جو شخص سورہ قمر کی تلاوت کرے گا تو جب اللہ تعالیٰ اسے قبر سے نکالے گا تو وہ جنت کی ناقہ پر سوار ہوگا اور جنت میں جائے گا۔

تفسیر مجمع البیان میں روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا جو شخص سورہ قمر کی ہر رات تلاوت کرے گا جب وہ قیامت کے دن محشور ہوگا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا اور جس نے ہر روز و رات اس کی تلاوت کی ہوگی اس کے درجات اس سے بھی زیادہ بلند ہونگے وہ جب قیامت کے دن محشور ہوگا تو اس کے چہرے کی روشنی تمام مخلوق پر برتر ہوگی۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت ۱ تا ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝١ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا
سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝٢ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝٣
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَاۗءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝٤ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ
النُّذُرُ ۝٥ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝٦ خُشَّعًا
اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝٧

مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝۸ كَذَّبَتْ
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝۹ فَدَعَا
رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝۱۰ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝۱۱
وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝۱۲ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى
ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝۱۳ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝۱۴ وَلَقَدْ
تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۱۵ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝۱۶ وَلَقَدْ
يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۱۷ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ
عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝۱۸ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ
مُّسْتَمِرٍّ ۝۱۹ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝۲۰ فَكَيْفَ
كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝۲۱ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۲۲

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

قیامت قریب آ گئی اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے (۱) اور یہ کوئی بھی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک مسلسل جادو ہے (۲) اور انہوں نے تکذیب کی اور اپنی خواہشات کا اتباع کیا اور ہر بات کی ایک منزل ہوا کرتی ہے (۳) یقیناً ان کے پاس اتنی خبریں آ چکی ہیں جن میں تنبیہ کا سامان موجود ہے (۴) انتہائی درجہ کی حکمت کی باتیں ہیں لیکن انہیں ڈرانے والی باتیں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتیں (۵) لہٰذا آپ ان سے منہ پھیر لیں جس دن ایک بلانے والا (اسرافیل)

انہیں ایک ناپسندہ امر کی طرف بلائے گا (۶) یہ نظریں جھکائے ہوئے قبروں سے اس طرح نکلیں گے جس طرح ٹڈیاں پھیلی ہوئی ہوں (۷) سب کسی بلانے والے کی طرف سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہوں گے اور کفار یہ کہہ رہے ہوں گے کہ آج کا دن بڑا سخت دن ہے (۸) ان سے پہلے قومِ نوح نے بھی تکذیب کی تھی کہ انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہہ دیا کہ یہ دیوانہ ہے بلکہ اسے جھڑکا بھی گیا (۹) تو اس نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میں مغلوب ہو گیا ہوں میری مدد فرما (۱۰) تو ہم نے ایک موسلا دھار بارش کے ساتھ آسمان کے دروازے کھول دیئے (۱۱) اور زمین سے بھی چشمے جاری کر دیئے اور پھر دونوں پانی ایک خاص مقررہ مقصد کے لئے باہم مل گئے (۱۲) اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی کشتی میں سوار کر لیا (۱۳) جو ہماری نگاہ کے سامنے چل رہی تھی اور یہ اس بندے کی جزا تھی جس کا انکار کیا گیا تھا (۱۴) اور ہم نے اسے ایک نشانی بنا کر چھوڑ دیا ہے تو کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے (۱۵) پھر ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا ثابت ہوا (۱۶) اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے (۱۷) اور قومِ عاد نے بھی تکذیب کی تو ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا رہا (۱۸) ہم نے ان کے اوپر تیز و تند آندھی بھیج دی ایک مسلسل نحوست والے منحوس دن میں (۱۹) جو لوگوں کو جگہ سے یوں اُٹھا لیتی تھی جیسے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں (۲۰) پھر دیکھو ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا ثابت ہوا (۲۱) اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے (۲۲)

تفسیر

''اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ. قیامت قریب آ گئی۔ رسول خدا کے جانے کے بعد قیامت ہی ہے کیونکہ نبوت و رسالت دنیا سے منقطع ہو گئی ہے اور اس کا کٹ جانا یہ بھی قیامت ہے۔

'' وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱. اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ مکہ کے قریش نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی نبوت کی دلیل اور معجزہ طلب کیا تو رسول خدا نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور تمام لوگوں نے ان دونوں

ٹکڑوں کو الگ الگ دیکھا اور پھر دوبارہ ٹکڑے آپس میں مل گئے تو قریش کے کفار نے کہہ دیا یہ واضح و بہت بڑا جادو ہے۔

یہ بھی روایت ہوا ہے کہ "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ" اس سے مراد امام زمانہ کا ظہور ہے۔

حبیب بن الحسن بن ابان الاجری نے کہا ہے کہ مجھے محمد بن ہشام نے نقل کیا ہے اس نے محمد سے نقل کیا ہے اس نے یونس سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چاند کی چودھویں رات کو اصحاب عقبہ کے چودہ افراد جمع ہو کر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ جو بھی نبی خدا کی طرف سے مبعوث ہوا اس کا کوئی نہ کوئی معجزہ ضرور ہوتا تھا۔ آپ کا آج کی رات کون سا معجزہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا اگر واقعاً آپ کی خدا کی بارگاہ میں کوئی قدر و منزلت ہے تو اس چاند کو حکم دیں کہ وہ دو ٹکڑوں میں کٹ جائے۔ خود حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی اے محمدؐ اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور اس نے فرمایا کہ میں نے پوری کائنات میں ہر چیز کو آپ کی اطاعت کا حکم دیا ہوا ہے۔ پس رسول خدا نے سر اٹھایا اور چاند کو دو ٹکڑوں میں تقسیم ہونے کا حکم دیا تو وہ فوراً دو ٹکڑوں میں کٹ گیا۔

اس کے بعد رسولؐ خدا نے خدا کا شکر ادا کرنے کی خاطر سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ ہمارے شیعوں نے بھی سجدہ کیا تو نبی اکرمؐ نے سجدے سے سر اٹھایا اور دوسرے لوگوں نے بھی سر اٹھایا اور عرض کی یا رسول اللہ اب آپ اس کو دوبارہ حکم دیں کہ وہ اسی طرح ہو جائے جیسے وہ پہلے تھا تو آپ نے حکم دیا تو چاند دوبارہ اپنی پہلی حالت میں چلا گیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ دوبارہ حکم دیں کہ اس کو پھر پھٹ جائے تو وہ حکم دیا تو وہ بھی پھٹ گیا پھر نبی اکرمؐ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ ہمارے شیعوں نے بھی سجدہ شکر ادا کیا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے جو دوست مختلف ممالک اور شہروں کی طرف سفر پر گئے ہوئے ہیں جب وہ واپس پلٹ کر آئیں گے ہم ان سے اس رات کے اس واقعہ کے بارے میں سوال کریں گے اگر انہوں نے بھی اس کی تصدیق کر دی تو ہم مان جائیں گے کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے معجزہ ہے اور آپ کی نبوت و رسالت کی نشانی ہے۔ اور اگر ان لوگوں نے اس کی تصدیق نہ کی اور انہوں نے ہماری طرح نہ دیکھا ہوا تو پھر ہمیں یقین ہو جائے گا کہ یہ جادو ہے جو آپ نے ہمارے ساتھ کیا ہے۔ تو خدا نے یہ سورہ نازل فرمائی۔ "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ①"

"وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ" اور انہوں نے تکذیب کی اور اپنی خواہشات کی اتباع کی۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبیوں کی تکذیب کی ہے اور اپنی رائے اور خواہش کے مطابق عمل کیا ہے۔

"وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ④" یقیناً ان کے پاس ان کی خبریں آ چکی ہیں کہ جن میں ان کے لئے تنبیہ کا سامان موجود ہے۔

یعنی ان خبروں میں وعظ و نصیحت ان لوگوں کے لئے ہے۔ "فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ⑥"

پس آپ ان سے منہ موڑ لیں ایک دن ان کو ایک بلانے والا ایک ناپسندا مر طرف کی بلائے گا۔

فرماتے ہیں کہ جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو وہ ان کو اس امر کی دعوت دیں گے جس کا یہ لوگ انکار کریں گے: کیونکہ وہ کام ان کے مزاج کے خلاف ہوگا۔ "مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۔" سب کسی بلانے والے کے بلانے پر سر اٹھائے بھاگے جا رہے ہونگے۔

یعنی جب رجعت کا دن ہوگا وہ بلانے والا بلائے گا پلٹ آؤ تو اس پر کفار کہیں گے کہ آج کتنی سختی ہو رہی ہے۔

"يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ⑧" کفار یہ کہہ رہے ہونگے کہ آج کا دن بڑا سخت دن ہے اس کے بعد خدا گذشتہ امتوں کی ہلاکت کی داستان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ⑨" ان سے قبل قوم نوح نے بھی تکذیب کی تھی انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہہ دیا کہ کوئی دیوانہ ہے بلکہ اسے جھڑکا بھی گیا۔ فرماتے ہیں کہ نوح کی قوم نے حضرت نوح کی تکذیب بھی کی ان کو اذیتیں بھی دیں اور ان کو رجم کرنے کا بھی ارادہ کر لیا اور ظلم یہ ہے آپ کو جھڑکا جاتا تھا یہ سب کچھ نبی برداشت کرتے رہے۔

"فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ⑪" اور پھر ہم نے موسلا دھار بارش کے ساتھ آسمان کے دروازے کھول دئے۔

"ماء منهمر" یعنی موسلا دھار بارش جو قطرہ قطرہ ہو کر نہ برسے۔

"وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ⑫" اور ہم نے زمین کے چشمے بھی جاری کر دئے اور پھر دونوں پانی مقدر شدہ مقصد کے لئے باہم مل گئے۔ یعنی زمین کا پانی اور آسمان کا پانی۔ طوفان نوح میں آسمانوں سے مسلسل موسلا دھار بارش اور زمین کے چشمے ابھرنا شروع ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے طوفان آ گیا۔

"وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ⑬" اور ہم نے نوح علیہ السلام کو تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کر دیا۔

یعنی تختوں سے مراد کشتی کے تخت ہیں کیل سے مراد بھی وہ ہی کیل ہیں جو تختوں کو جوڑنے کے لئے لگائے گئے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے دُسُر سے مراد ایک قسم کی حشیش ہے جس کے ساتھ کشتی کو باندھا جاتا تھا۔

"تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۔" جو ہماری نگاہوں کے سامنے چل رہی تھی۔ یعنی ہمارے حکم اور ہماری حفاظت میں چل رہی تھی۔

"وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ" اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا یعنی جو قرآن سے نصیحت حاصل کرنا چاہے اس کے لئے یہ قرآن آسان ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہو سہی۔

"اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا" ہم ان پر تیز تند آندھی بھیج دی یعنی ٹھنڈی اور تیز ہوا ان کے لئے عذاب

کے طور پر بھیج دی گئی۔

آیت ۲۳ تا ۵۵

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا
لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ
اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ
فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ
بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً
فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ
مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا
اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ
شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ
عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ
صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ
يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ
النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ
مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾
يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ۭ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ
شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ
اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾
وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِيْ
مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

ترجمہ

اور ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۲۳) اور کہہ دیا کہ کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک شخص کا اتباع کرلیں اس طرح تو ہم گمراہی اور دیوانگی کا شکار ہو جائیں گے (۲۴) کیا ہم سب کے درمیان ذکر صرف اسی پر نازل ہوا ہے درحقیقت یہ جھوٹا ہے اور بڑائی کا طلبگار ہے (۲۵) تو عنقریب کل ہی انہیں معلوم ہو جائے گا جھوٹا اور متکبر کون ہے (۲۶) ہم ان کے امتحان کے لئے ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں لہٰذا تم اس کا انتظار کرو اور صبر سے کام لو (۲۷) اور انہیں باخبر کر دو کہ پانی ان کے درمیان تقسیم ہوگا اور ہر ایک کو اپنی باری پر حاضر ہونا چاہئے (۲۸) تو ان لوگوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی اور اس نے اونٹنی کو پکڑ کر اس کی کونچیں کاٹ دیں (۲۹) پھر سب نے دیکھا کہ ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا ثابت ہوا (۳۰) ہم نے ان کے اوپر ایک چنگھاڑ کو بھیج دیا تو یہ سب کے سب باڑے کے بھوسے کی طرح ہو گئے (۳۱) اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی

نصیحت حاصل کرنے والا ہے (۳۲) اور قومِ لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۳۳) تو ہم نے ان کے اوپر پتھر برسائے صرف لوط کی آل کے علاوہ کہ ان کو سحر کے ہنگام ہی بچالیا (۳۴) یہ ہماری ایک نعمت تھی اور اسی طرح ہم شکر گزار بندوں کو جزا دیتے ہیں (۳۵) اور لوط نے انہیں ہماری گرفت سے ڈرایا لیکن ان لوگوں نے ڈرانے ہی میں شک کیا (۳۶) اور ان سے مہمان کے بارے میں ناجائز مطالبات کرنے لگے تو ہم نے ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کہ اب عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو (۳۷) اور ان کے اوپر صبح سویرے نہ ٹلنے والا عذاب نازل ہوگیا (۳۸) کہ اب ہمارے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو (۳۹) اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے (۴۰) اور فرعون والوں تک بھی پیغمبر آئے (۴۱) تو انہوں نے ہماری ساری نشانیوں کا انکار کر دیا تو ہم نے بھی ایک زبردست صاحبِ اقتدار کی طرح انہیں اپنی گرفت میں لے لیا (۴۲) تو کیا تمہارے کفار ان سب سے بہتر ہیں یا ان کے لئے کتابوں میں کوئی معافی نامہ لکھ دیا گیا ہے (۴۳) یا ان کا کہنا یہ ہے کہ ہمارے پاس بڑی جماعت ہے جو ایک دوسرے کی مدد کرنے والی ہے (۴۴) عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور سب پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے (۴۵) بلکہ ان کا موعد قیامت کا ہے اور قیامت انتہائی سخت اور تلخ حقیقت ہے (۴۶) بیشک مجرمین گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہیں (۴۷) قیامت کے دن یہ آگ پر منہ کے بل کھینچے جائیں گے کہ اب جہنّم کا مزہ چکھو (۴۸) بیشک ہم نے ہر شے کو ایک اندازہ کے مطابق پیدا کیا ہے (۴۹) اور ہمارا حکم پلک جھپکنے کی طرح کی ایک بات ہے (۵۰) اور ہم نے تمہارے ساتھیوں کو پہلے ہی ہلاک کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے (۵۱) اور ان لوگوں نے جو کچھ بھی کیا ہے سب نامہ اعمال میں محفوظ ہے (۵۲) اور ہر چھوٹا اور بڑا عمل اس میں درج کر دیا گیا ہے (۵۳) بیشک صاحبانِ تقویٰ باغات اور نہروں کے درمیان ہوں گے (۵۴) اس پاکیزہ مقام پر جو صاحبِ اقتدار بادشاہ کی بارگاہ میں ہے (۵۵)

تفسیر

"اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ. ہم ان کے امتحان کے لئے ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں۔

فتنہ. یعنی اس قوم کے امتحان کے لئے۔

"فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ. (تو انہوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی) فرماتے ہیں اس سے مراد قدار نامی شخص ہے جس نے حضرت صالح کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں۔

"فَكَانُوا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ۝. تو وہ سب کے سب باڑے کے بھوسے کی طرح ہو گئے۔ حشیش ایک بوٹی ہے اس کے بھوسے کی مانند سب برباد ہو گئے۔

"اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ. تو کیا تمہارے کفار ان سب سے بہتر ہیں؟ یہ قریش والوں کو خطاب ہے کہ وہ گذشتہ امتیں جن کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے ان کے مقابل میں تمہارے یہ کفار کیا بہتر ہیں کہ ان کو ہلاک نہیں کیا جائے گا۔

"اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝. کیا ان کے لئے کتابوں میں کوئی معافی نامہ لکھ دیا گیا ہے۔ یعنی یا ان کفار مکہ کے لئے گذشتہ کتابوں میں کوئی ضمانت نامہ لکھ دیا گیا کہ یہ جو کچھ چاہے کریں ان کو ہلاک نہیں کیا جائے۔ جب کہ گذشتہ امتوں کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ قریش کے لوگ سب آپس میں جمع ہوئے تا کہ ایک دوسرے کی مدد کریں اور آپ کو قتل کریں تو اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

"اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝. اے محمد! کیا یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک بڑی جماعت ہے جو ایک دوسرے کی مدد کرنے والی ہے عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور سب پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے یعنی بدر کے دن ان کو شکست ہوگی اور ان میں سے کچھ قتل ہو جائیں گے۔ پھر فرمایا! "بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ. بلکہ ان کا وعدہ گاہ قیامت ہوگی۔ اور قیامت سخت اور تلخ حقیقت ہے اور اس دن کا معاملہ اور سخت ہوگا۔ "اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝. بے شک مجرم گمراہی اور دیوانگی میں ہیں۔ "سعر" یعنی عذاب۔ سعر جہنم میں ایک بہت بڑی وادی ہے جس کا عذاب سخت ترین ہوگا۔

"اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝. (ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے مطابق خلق کیا ہے) یعنی ہر چیز کے لئے ایک وقت معین اور اس کی انتہا بھی معین ہے۔

محمد بن ابو عبداللہ نے کہا ہے کہ مجھے موسیٰ بن عمران نے نقل کیا ہے اور اس نے حسین بن یزید سے اور اس نے اسماعیل بن مسلم سے نقل کیا ہے اور اس نے حضرت ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: میں نے خدا کی

کتاب میں اہل قدر کا نام پایا ہے اور وہ ہے خدا کا قول۔

"اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ۭ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝"

اس سے مراد مجرمون ہیں جس کی اول و آخرین ہے یہ ہمیشہ نہیں رہے گی

"وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ۝ ۔ اور ہمارا حکم پلک جھپکنے کی طرح ایک بات ہے۔ یعنی جب ہم حکم کا ارادہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں "کن" (یعنی ہوجا) (فیکون) ہوجاتا ہے۔

"وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ ۔ اور ہم نے تمہارے ساتھیوں کو پہلے ہی ہلاک کر دیا ہے۔ یعنی یہ خطاب بھی کفار کو ہے جو بتوں کی عبادت میں تمہارے ساتھی تھے ان کو ہم نے پہلے بھی ہلاک کر دیا تھا۔

"وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝ ۔ اور ان لوگوں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ ان کے نامہ اعمال میں لکھا ہوا ہے۔ یعنی ان کے نامہ اعمال کی کتابوں میں سب کام جو یہ کرتے ہیں وہ لکھے جا چکے ہیں۔

"وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ ۔ یعنی ہر چھوٹا اور بڑا عمل اس میں درج ہے یعنی جو گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا سب ان کے نامہ اعمال میں لکھے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد متقین کے لئے جو کچھ تیار کیا گیا ہے اس کو خدا بیان کر رہا ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

متقی لوگ باغات اور نہروں کے درمیان ہونگے۔ اس پاکیزہ مقام کو جو صاحب اقتدار بادشاہوں کی بارگاہ میں ہے۔

سورہ قمر ختم شدہ است

سُوْرَةُ الرَّحْمٰن

سورۃ الرحمٰن مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 78 ہے اور اس کے رکوع تین ہیں۔ موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 55 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 97 ہے۔

تلاوت کا ثواب:

رسول خداؐ سے ایک حدیث نقل ہوئی جس میں آپؐ نے فرمایا ہے: ہر چیز کے لئے ایک عروس ہے اور قرآن کی عروس سورہ رحمٰن ہے۔ کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے آپ نے فرمایا سورہ رحمٰن کی تلاوت اور اس کے ساتھ قیام ہرگز نہ چھوڑنا کیونکہ یہ سورہ منافقین کے دلوں میں ہرگز نہیں ٹھہرتا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سورہ کو ایک انسانی شکل دے گا جو نہایت حسین و جمیل ہوگی اور اس سے عمدہ خوشبو آئے گی پھر وہ ایک ایسی جگہ قیام کرے گی کہ جو خداوند کریم کے بہت قریب ہوگی۔ خدا اس سورہ سے سوال کرے گا دنیاوی زندگی میں کون تھا جو تیری تلاوت کرتا تھا اور تیرے ساتھ قیام کرتا تھا؟

یہ سورہ جواب دے گی خدایا! فلاں فلاں تیرے بندے ہیں تو اس وقت ان کے چہرے خوشی سے چمک اٹھیں گے اب خدا ان سے مخاطب ہوگا تم جس جس کی مغفرت چاہتے ہو اس کی سفارش کر سکتے ہو تو اس وقت وہ اپنی آرزو کے مطابق لوگوں کی سفارش کریں گے ان سے کہا جائے گا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور جہاں چاہو سکونت اختیار کرو۔ ایک اور حدیث میں حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص سورہ رحمٰن کی تلاوت کرے اور جب وہ آیت فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پڑھے تو کہے اے خدایا میں تیری کسی نعمت کا انکار نہیں کرتا۔ اگر وہ رات کو تلاوت کرے گا اور اسی رات مرجائے تو بھی خدا اسے شہید قرار دے گا۔

تفسیر مجمع البیان میں حدیث ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا۔ جو شخص سورہ رحمٰن کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ نے اس کو جو نعمتیں عطاء کی ہوئیں ہیں ان کی شکر گزاری کا حق خود ادا کروائے گا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝۵ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝۶
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝۷ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝۸
وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝۹ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا
لِلْاَنَامِ ۝۱۰ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝۱۱ وَالْحَبُّ ذُو
الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝۱۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۳ خَلَقَ الْاِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝۱۴ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝۱۵ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۶ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝۱۷ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۸ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝۱۹ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا
يَبْغِيٰنِ ۝۲۰ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۱ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ
وَالْمَرْجَانُ ۝۲۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۳ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَـَٔاتُ فِي
الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝۲۴ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۵

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

وہ خدا بڑا مہربان ہے (۱) اس نے قرآن کی تعلیم دی ہے (۲) انسان کو پیدا کیا ہے (۳) اور اسے بیان سکھایا ہے (۴) آفتاب و ماہتاب سب اسی کے مقرر کردہ حساب کے ساتھ چل رہے ہیں (۵) اور بوٹیاں بیلیں اور درخت سب اسی کا سجدہ کر رہے ہیں (۶) اس نے آسمان کو بلند کیا ہے اور انصاف کی ترازو قائم کی ہے (۷) تاکہ تم لوگ وزن میں حد سے تجاوز نہ کرو (۸) اور انصاف کے

ساتھ وزن کو قائم کرو اور تولنے میں کم نہ تولو (۹) اور اسی نے زمین کو انسانوں کے لئے وضع کیا ہے (۱۰) اس میں میوے ہیں اور وہ کھجوریں ہیں جن کے خوشوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں (۱۱) وہ دانے ہیں جن کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول بھی ہیں (۱۲) اب تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۱۳) اس نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے (۱۴) اور جنات کو آگ کے شعلوں سے پیدا کیا ہے (۱۵) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۱۶) وہ چاند اور سورج دونوں کے مشرق اور مغرب کا مالک ہے (۱۷) پھر تم دونوں اپنی رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (۱۸) اس نے دو دریا بہائے ہیں جو آپس میں مل جاتے ہیں (۱۹) ان کے درمیان حدِ فاصل ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کر سکتے (۲۰) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۲۱) ان دونوں دریاوں سے موتی اور مونگے برآمد ہوتے ہیں (۲۲) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۲۳) اسی کے وہ جہاز بھی ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح کھڑے رہتے ہیں (۲۴) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۲۵)

تفسیر

"اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۳ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝۴"

خدا بڑا مہربان ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان کی تعلیم دی۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کی ہے اور انہوں نے الحسین بن خالد سے اور اس نے ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلق کیا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا خلق الانسان سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا اس انسان سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔ میں نے پھر عرض کی کہ علمہ البیان سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا ہر وہ چیز جس کی انسان کو ضرورت و احتیاج تھی۔ اس کے بیان کی تعلیم دی۔ میں نے عرض کی:

"اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝۵ ۔ (الشمس اور القمر اس کے مقرر کردہ حساب پر چل رہے ہیں) سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہوگا۔ میں نے عرض کیا کیا ان دونوں کو عذاب ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا تم نے ایسی

چیز کے بارے میں سوال کر دیا ہے تو اس کو سمجھو۔ سورج اور چاند اللہ کی دو نشانیاں ہیں جو اس کے حکم کے مطابق چل رہے ہیں اور خدا کے اطاعت گذار ہیں۔ اور ان دونوں کی روشنی عرش کے نور سے ہے اور ان کی گرمی جہنم کی آگ سے ہے۔ اور جب قیامت ہوگی تو ان کی روشنی دنور واپس عرش کے نور کی طرف چلا جائے گا اور ان کی گرمی جہنم کی طرف واپس چلی جائے گی پھر نہ سورج رہے گا اور نہ چاند چاندر ہے گا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ پھر میں نے عرض کیا "وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝" (اور ستارہ اور درخت دونوں اس کا سجدہ کرتے ہیں) اس سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا نجم سے مراد ذات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور قرآن اس کے علاوہ ایک اور مورد میں بھی رسول کو نجم کہا گیا ہے سورہ النجم میں فرمایا

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ (اور ستارہ کی قسم جب وہ فضاؤں میں بلند ہوا۔) تو جب آپ معراج پر گئے تو اس وقت آپ فضاؤں میں بلند ہوئے۔ فرمایا علامات اور نجم سے لوگ ہدایت حاصل کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: علامات سے مراد آپ کے اوصیاء ہیں اور نجم سے مراد رسول خدا ہیں۔

میں نے عرض کی يَسْجُدٰنِ ۝ سے کیا مراد ہے وہ کیسے سجدہ کرتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا اس سے مراد ہے کہ یہ خدا کی عبادت کرتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ (اور اس نے آسمان کو بلند کیا اور میزان کو قائم کیا) سے کیا مراد ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: آسمان سے مراد رسول خدا ہیں جسکو خدا نے سب سے زیادہ بلندی عطاء کی ہے اور میزان سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں جن کو اپنی مخلوق کے لئے نصب کیا ہے میں نے عرض کیا پھر اس سے کیا مراد ہے کہ

"اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ تا کہ تم وزن کرنے میں حد سے زیادہ تجاوز نہ کرو۔ آپؑ نے فرمایا اس سے مراد ہے کہ امام برحق کی نافرمانی نہ کرو۔ میں نے عرض کی کہ

"وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ۔ اور انصاف کے ساتھ وزن کرو۔ سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا اسے مراد ہے کہ امام برحق کی اطاعت میں عدل کرو۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ:

"وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ (اور تولنے میں کمی نہ کرو) آپ علیہ السلام نے فرمایا امام برحق عادل کے حق کو ضائع مت کرو اور ان پر ظلم نہ کرو ان کی نافرمانی نہ کرو۔

"وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ ۔ اور زمین کو اس نے لوگوں کے لئے بنایا ہے۔

اَنَامِ۔ یعنی انسانوں کے لئے۔

"فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ ۔ اس میں لوگوں کے لئے ہر قسم کے کثرت کے ساتھ پھل اور کھجوریں ہیں جب کے خوشوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں)

آپ نے فرمایا کہ کھجوریں بہت زیادہ جو غلافوں میں ہوتی ہیں پھر ان سے باہر ظاہر ہوتی ہیں۔

"وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ ۔ (وہ دانے ہیں جن کا بھوسا ہوتا اور خوشبودار پھول بھی ہیں)۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان مراد گندم اور جو اور دوسرا غلہ ہے اور عصف سے مراد تین اور ریحان سے مراد وہ جو پھول میں سے کھائے جاتے ہیں۔

"فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ۔ پس دونوں خدا کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ظاہراً مراد خطاب جنوں و انسانوں کو ہے باطن میں۔ وہ لوگ مراد ہیں جو خدا رسول اور امیر المومنین کے دشمنوں کے سردار تھے۔

حدثنا: احمد بن علی نے بیان کیا ہے کہ مجھے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا ہے اس نے محمد بن الحسین سے اور اس نے محمد بن مسلم سے اور اس نے علی بن ابوحمزہ سے۔ علی بن ابوحمزہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا کہ کیا مراد ہے؟

"فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ۔ تو آپ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میری کن نعمتوں کا انکار کرو گے۔ محمدؐ کا یا علیؑ کا؟

"رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ ۔ وہ دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ دونوں مشرقوں سے مراد سردی کا مشرق اور گرمی کا مشرق اور مغربین سے مراد بھی ایسے ہیں ہے کیونکہ دونوں موسموں کا مشرق و مغرب الگ الگ ہوتا ہے۔ سیف بن عمیرہ کی روایت ہے جو اس نے اسحاق بن عمار اور اس نے ابوبصیر سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے اس میں آپ نے فرمایا "مشرقین" سے مراد رسول خدا اور امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں اور مغربین سے حسنؑ و حسینؑ مراد ہیں۔ اور ان دونوں کی جو مثل ہیں ان میں بھی یہ جاری وساری ہے۔ "رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ ۔ علیؑ و محمدؐ ہماری بڑی نعمتیں ہیں۔

"مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ ۔ (اس نے دو دریا جاری کیے ہیں جو آپس میں مل جاتے ہیں اور ان کے درمیان حد فاصل ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے زیادتی و تجاوز نہیں کرتے۔ یحییٰ بن سعید القطان نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا: دو دریا علی و فاطمہ ہیں جو بہت گہرے دریا ہیں۔ ان دونوں کے درمیان برزخ رسول خدا کی ذات ہیں اور یہ دونوں دریا اسی وجہ سے ایک دوسرے پر تجاوز نہیں کرتے۔

"يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ ۔ اور ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد حسن و حسین علیہما السلام ہیں۔ علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ دونوں دریاؤں سے مراد علی علیہ السلام اور فاطمہ علیہا السلام ہیں اور لولو و مرجان سے مراد حسنؑ و حسینؑ ہیں۔

"وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۵﴾ . اور اسی کے علاوہ وہ جہاز بھی ہیں جو دریاؤں میں پہاڑوں کی مانند کھڑے ہوتے ہیں۔

آپ نے فرمایا یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ الخنس نے اپنے بھائی صخر کے لئے مرثیہ پڑھا اور اس نے علم کا استعمال کیا ہے۔

"وان صخرا لمولانا و سیدنا
وان صخرا اذا یستوقد النار
ان صخرا لتاتم الهدا
کانه علم فی راسه نار

تحقیق: میرا بھائی صخر ہمارا مولا اور ہمارا سردار ہے اور صخر جب آگ کو روشن کرتا اور صخر سے ہدایت حاصل ہوتی ہے صخر وہ پہاڑ ہے جس کے سر سے آگ نکل رہی ہے تو علم یعنی پہاڑ ہے۔ ایسے ہی آیت میں ہے کہ وہ جہاز پہاڑوں کی مانند ہوتے ہیں۔

آیت نمبر ۲۶ تا ۴۵

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ
اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً
كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ
ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ
الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾
يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾

ترجمہ

جو بھی روئے زمین پر ہے سب فنا ہو جانے والے ہیں (۲۶) صرف تمہارے رب کی ذات جو صاحب جلال و اکرام ہے وہی باقی رہنے والی ہے (۲۷) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۲۸) آسمان و زمین میں جو بھی ہے سب اسی سے سوال کرتے ہیں اور وہ ہر روز ایک نئی شان والا ہے (۲۹) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۳۰) اے دونوں گروہو ہم عنقریب ہی تمہاری طرف متوجہ ہوں گے (۳۱) تو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۳۲) اے گروہ جن و انس اگر تم میں قدرت ہو کہ آسمان و زمین کے اطراف سے باہر نکل جاؤ تو نکل جاؤ مگر یاد رکھو کہ تم قوت اور غلبہ کے بغیر نہیں نکل سکتے ہو (۳۳) تو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۳۴) تمہارے اوپر آگ کا سبز شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو تم دونوں کسی طرح نہیں روک سکتے ہو (۳۵) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۳۶) پھر جب آسمان

پھٹ کر تیل کی طرح سرخ ہو جائے گا (۳۷) تو تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۳۸) پھر اس دن کسی انسان یا جن سے اس کے گناہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا (۳۹) تو پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۴۰) مجرم افراد تو اپنی نشانی ہی سے پہچان لئے جائیں گے پھر پیشانی اور پیروں سے پکڑ لئے جائیں گے (۴۱) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۴۲) یہی وہ جہنم ہے جس کا مجرمین انکار کر رہے تھے (۴۳) اب اس کے اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان چکر لگاتے پھریں گے (۴۴) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۴۵)

تفسیر

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ . جو بھی روئے زمین پر ہے سب فنا ہو جائے گا۔ آپؑ نے فرمایا جو کچھ جنوں و انسانوں کے علاوہ بھی جو جو کچھ اس زمین پر ہے سب فنا ہو جائے گا۔

"وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ . صرف تمہارے رب کا وَجْهُ جو صاحب جلال اور اکرام ہے وہ باقی رہ جائے گا۔

حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم آل محمدؐ خدا کا چہرہ ہیں جو اس کی طرف سے آئے ہیں۔ ہم باقی رہیں گے۔

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ . آسمان و زمین میں جو بھی ہے وہ بس اسی سے سوال کرتے ہیں اور وہ ہر روز ایک نئی شان والا ہے) یعنی وہ ہر روز زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ رزق دیتا ہے اور اس میں زیادتی کرتا ہے اور کمی کرتا ہے۔ (اس سے ثابت ہوتا ہے یہ کہنا کہ جو اس نے لکھ دیا ہے پس وہ ہی دے گا ایسا نہیں بلکہ وہ ہر روز کمی و زیادتی کرتا ہے تو دعاؤں سے رزق میں زیادتی اور گناہوں میں کمی ہو جاتی ہے) ایسے موت کو بھی دعاؤں سے ٹالا جا سکتا ہے۔ (مترجم)

" سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ . عنقریب یہ دونوں وزنی چیزیں تمہاری طرف متوجہ ہونے والی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا:

" ثَقَلَيْنِ " سے مراد ہم آل محمدؐ اور قرآن کتاب خدا ہیں اور اس پر دلیل رسول خدا کی وہ حدیث ہے جس میں آپؐ

نے فرمایا:

"انی تارك فیكم الثقلین كتاب الله و عترتی اهل بیتی. میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک خدا کی کتاب اور دوسری میری عترت یعنی اہل بیت ہے)۔

"يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ "

اے جن و انسان کے گروپ اگر تم میں قدرت ہو کہ آسمان و زمین کے اطراف سے باہر نکل جاؤ تو نکل جاؤ مگر یاد رکھو تم قوت و طاقت کے بغیر نہیں نکل سکتے۔

آپ نے فرمایا جب قیامت کا دن آئے گا تو دنیا دی آسمان اس زمین کو گھیرے گا پھر دوسرا آسمان پہلے آسمان کو گھیرے گا پھر تیسرا آسمان دوسرے آسمان کو گھیرے گا اور پھر ہر بعد والا آسمان پہلے والے آسمان کو گھیرے گا پھر منادی آواز دے گا اے جنوں و انسانوں کے گروہ اگر تم زمین و آسمان کے اطراف میں باہر نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ اور تم خدا کی طاقت کے بغیر نہیں نکل سکتے۔ یعنی خدا کی طرف سے حجت کے بغیر نہیں نکل سکتے۔

"فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ . پس اس دن کسی سے اس کے گناہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا خواہ وہ جنوں سے ہو یا انسانوں سے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں میں سے جو لوگ بھی ہیں۔ ان سے گناہوں کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا۔ اس سے مراد یہ ہے جو شخص امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت و امامت کا اقرار کرتا ہے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرتا ہے اور خدا کی وحدانیت پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا ہے پھر اس سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے اور دنیا میں مرنے سے قبل توبہ بھی نہیں کر سکتا تو مر جاتا ہے تو اس کو عالم برزخ میں عذاب دیا جائے گا اور جب وہ محشر کے دن قبر سے باہر آئے گا تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا تا کہ قیامت کے دن اس کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے۔

"هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ . یہ ہی وہ جہنم ہے کہ جس کا مجرم انکار کر رہے تھے۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب امیر المومنین کے بڑے بڑے دشمنوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو اس وقت زندیق اور جبریہ سے کہا جائے گا کہ یہ وہ جہنم ہے کس کا تم انکار کرتے تھے۔

"يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝ . اور وہ اب اس کے اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان چکر لگاتے پھریں گے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جہنم کی شدت گرمی کی وجہ سے اس کے ظروف ہیں۔

آیت نمبر ۴۶ تا ۷۸

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ
اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ
وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ
الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾
مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ
نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ
وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ

حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ
وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

ترجمہ

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۴۵) اور جو شخص بھی اپنے رب کی بارگاہ میں کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو دو غات ہیں (۴۶) پھر تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۴۷) اور دونوں باغات درختوں کی ٹہنیوں و میووں سے لدے ہوں گے (۴۸) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (۴۹) ان دونوں میں دو چشمے بھی جاری ہوں گے (۵۰) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۵۱) ان دونوں میں ہر میوے کے جوڑے ہوں گے (۵۲) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۵۳) یہ لوگ ان فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر اطلس کے ہوں گے اور دونوں باغات کے میوے انتہائی قریب سے حاصل کرلیں گے (۵۴) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۵۵) ان جنتوں میں محدود نگاہ والی حوریں ہوں گی جن کو انسان اور جنات میں سے کسی نے پہلے چھوا بھی نہ ہوگا (۵۶) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۵۷) وہ حوریں اس طرح کی ہوں گی جیسے سرخ یاقوت اور مونگے (۵۸) پھر تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۵۹) کیا احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ کچھ اور بھی ہوسکتا ہے (۶۰) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۶۱) اور ان دونوں کے علاوہ دو باغات اور ہوں گے (۶۲) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۶۳) دونوں نہایت درجہ سرسبز و شاداب ہوں گے (۶۴) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۶۵) ان دونوں باغات میں بھی دو جوش مارتے ہوئے چشمے ہوں گے (۶۶) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۶۷) ان دونوں باغات میں میوے، کھجوریں اور

انار ہوں گے (۶۸) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۶۹) ان جنتوں میں نیک سیرت اور خوب صورت عورتیں ہوں گی (۷۰) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۷۱) وہ حوریں ہیں جو خیموں کے اندر چھپی بیٹھی ہوں گی (۷۲) تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۷۳) انہیں ان سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ تک نہ لگایا ہوگا (۷۴) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۷۵) وہ لوگ سبز قالینوں اور بہترین مسندوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے (۷۶) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے (۷۷) بڑا بابرکت ہے آپ کے پروردگار کا نام جو صاحب جلال بھی ہے اور صاحب اکرام بھی ہے (۷۸)

تفسیر

"هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ . کیا احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ کچھ اور ہو سکتا ہے۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس کو خدا اپنی معرفت حق کی نعمت عطاء کرتا ہے اس کا بدلہ سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے۔

"وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝ . اور ان دونوں کے علاوہ دو باغ اور بھی ہیں۔ جناب احمد بن ادریس بیان کرتے ہیں کہ مجھے احمد بن محمد نے نقل کیا اور اس نے الحسین بن غالب سے نقل کیا ہے اور اس نے عثمان بن محمد بن عمر اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام صادق علیہ اسلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ دو باغ دنیاوی ہیں جو سرسبز ہونگے اور جب مومنین حساب سے فارغ نہیں ہونگے اس وقت تک ان دونوں باغوں سے کھاتے رہیں گے۔ "مُدْهَآمَّتٰنِ ۝ . اور وہ دونوں نہایت درجہ کے سرسبز ہونگے۔ نیز جناب احمد بن ادریس سے ہے انہوں نے محمد بن احمد سے نقل کیا ہے اور اس نے یعقوب بن یزید سے نقل کی ہے اور اس نے علی بن حماد الخزاز سے اور اس نے حسین بن احمد منقری سے اور اس نے ہونس بن ظبیان اور اس نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا مکہ اور مدینہ کے درمیان باغ ہونگے جو کھجوروں کے ہونگے اور دونوں شہروں سے متصل ہونگے۔ "فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ . اور جنتوں میں محدود نگاہوں والی حوریں ہونگی۔ یعنی وہ ایسی نورانی ہونگی کہ ان کے نور کی وجہ سے ان کی طرف نگاہیں نہیں دیکھ سکیں گی۔

"لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ . ان کو انسانوں اور جنوں میں سے کسی نے بھی اس سے قبل مس نہیں کیا

ہوگا۔

"فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝ . اور ان دونوں باغوں میں جوش مارنے والے چشمے ہونگے۔ یعنی جوش مار مار کر وہ پانی باہر پھوٹیں گے۔

"فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ . ان باغوں میں خوبصورت اور نیک سیرت عورتیں ہونگی۔ اور فرماتے ہیں کوثر کے کنارے ایسی نباتات ہونگی اگر ان میں سے ایک کو اکھاڑا جائے گا تو دوسری فوراً اس کی جگہ آجائے گی۔

"حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ . جنت میں ایسی حوریں ہونگی جو خیموں کے اندر چھپی ہونگی۔ یعنی ان کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔

"تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ . بڑا بابرکت ہے آپ کے رب کا نام جو صاحب جلال بھی ہے اور صاحب اکرام بھی ہے۔

سعد بن ظریف نے حضرت باقر علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم اللہ کا جلال ہیں۔ اور ہم ہی اس کی کرامت ہیں اللہ اپنے بندوں کو ہماری اطاعت کی وجہ سے اس کرامت سے مکرم فرمائے گا۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

یہ سورۃ الواقعہ مکی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 96 ہے اور اس کے رکوع تین ہیں اور قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 56 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 46 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا جو شخص ہر شب جمعہ سورہ واقعہ کی تلاوت کرے گا تو خدا اسے دوست رکھتا ہے اور اسے لوگوں کا محبوب بنا دیتا ہے اور وہ دنیا میں ہرگز ناراضی اور تکلیف نہیں دیکھتا۔ فقر و فاقہ اور آفات بلیات سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا امیر المومنین کے رفقاء میں شمار ہوگا۔ اور یہ سورہ امیر المومنین کا سورہ ہے۔ نیز آپ سے منقول ہے جسے جنت کا اشتیاق ہے وہ سورہ واقعہ کی تلاوت کرے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا: جو شخص ہر رات سونے سے پہلے سورہ واقعہ کی تلاوت کرے گا تو جب وہ خدا سے ملاقات کرے گا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۴۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝۲ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝۳
اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝۴ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝۵ فَكَانَتْ هَبَآءً
مُّنْۢبَثًّا ۝۶ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝۷ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ
الْمَيْمَنَةِ ۝۸ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝۹ وَالسّٰبِقُوْنَ
السّٰبِقُوْنَ ۝۱۰ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝۱۱ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۱۲ ثُلَّةٌ مِّنَ

الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝۱۴ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝۱۵ مُّتَّكِـِٕيْنَ
عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝۱۶ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝۱۷ بِاَكْوَابٍ
وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝۱۸ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝۱۹
وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝۲۰ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝۲۱ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝۲۲
كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝۲۳ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲۴ لَا
يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝۲۵ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝۲۶ وَاَصْحٰبُ
الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝۲۷ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝۲۸ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝۲۹
وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝۳۰ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝۳۱ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝۳۲ لَّا مَقْطُوْعَةٍ
وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝۳۳ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝۳۴ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝۳۵ فَجَعَلْنٰهُنَّ
اَبْكَارًا ۝۳۶ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝۳۷ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝۳۸ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۹ وَثُلَّةٌ
مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝۴۰

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

جب قیامت برپا ہوگی (۱) اور اس کے قائم ہونے میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے (۲) وہ الٹ پلٹ کر دینے والی ہوگی (۳) جب زمین کو زبردست جھٹکے لگیں گے (۴) اور پہاڑ بالکل چور چور ہو جائیں گے (۵) پھر ذرات بن کر منتشر ہو جائیں گے (۶) اور تم تین گروہ ہو جاؤ گے (۷) پھر داہنے ہاتھ والے اور کیا کہنا داہنے ہاتھ والوں کا (۸) اور بائیں ہاتھ والے اور کیا پوچھنا ہے بائیں

ہاتھ والوں کا (۹) اور سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں (۱۰) وہی اللہ کی بارگاہ کے مقرب ہیں (۱۱) نعمتوں بھری جنتوں میں ہوں گے (۱۲) بہت سے لوگ اگلے لوگوں میں سے ہوں گے (۱۳) اور کچھ آخر دور کے ہوں گے (۱۴) موتی اور یاقوت سے جڑے ہوئے تختوں پر (۱۵) ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے (۱۶) ان کے گرد ہمیشہ نوجوان رہنے والے بچے گردش کر رہے ہوں گے (۱۷) پیالے اور ٹونٹی دار کنٹر اور شراب کے جام لئے ہوئے ہوں گے (۱۸) جس سے نہ دردسر پیدا ہوگا اور نہ ہوش وحواس گم ہوں گے (۱۹) اور ان کی پسند کے میوے لئے ہوں گے (۲۰) اور ان پرندوں کا گوشت جس کی انہیں خواہش ہوگی (۲۱) اور کشادہ چشم حوریں ہوں گی (۲۲) جیسے سربستہ موتی (۲۳) یہ سب درحقیقت ان کے اعمال کی جزا اور اس کا انعام ہوگا (۲۴) وہاں نہ کوئی لغویات سنیں گے اور نہ گناہ کی باتیں (۲۵) صرف ہر طرف سلام ہی سلام ہوگا (۲۶) اور داہنی طرف والے اصحاب۔۔۔ کیا کہنا ان اصحاب یمین کا (۲۷) بے کانٹے کی بیر (۲۸) لدے گتھے ہوئے کیلے (۲۹) پھیلے ہوئے سائے (۳۰) اور جھرنے سے گرتے ہوئے پانی (۳۱) کثیر تعداد کے میووں کے درمیان ہوں گے (۳۲) جن کا سلسلہ نہ ختم ہوگا اور نہ ان پر کوئی روک ٹوک ہوگی (۳۳) اور اونچے قسم کے گدے ہوں گے (۳۴) بیشک ان حوروں کو ہم نے ایجاد کیا ہے (۳۵) تو انہیں نت نئی بنایا ہے (۳۶) یہ کنواریاں اور آپس میں ہمجولیاں ہوں گی (۳۷) یہ سب اصحاب یمین کے لئے ہیں (۳۸) جن کا ایک گروہ پہلے لوگوں کا ہے (۳۹) اور ایک گروہ آخری لوگوں کا ہے (۴۰)

تفسیر

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝۲ ۔ جب قیامت برپا ہوگی اور اس کے برپا ہونے میں ذرا برابر بھی جھوٹ نہیں ہے۔

یعنی قیامت حق ہے اور اس کا واقع ہونا بھی حق ہے کہ جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝۳ ۔ یہ تہہ وبالا کر دینے والی ہے۔

فرماتے ہیں کہ یہ قیامت خدا کے دشمنوں کے لئے خَافِضَةٌ ہے یعنی ذلیل ورسوا کر دینے والی ہے اور خدا کے دوستوں کے لئے رَّافِعَةٌ ہے یعنی ان کو سربلند کرنے والی ہے۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝۴ ۔ جب زمین کو زبردست جھٹکے لگیں گے۔ یعنی زمین کے بعض حصے کو دوسرے بعض حصے پر مارا جائے گا۔

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝۵ ۔ اور پہاڑ چور چور ہو جائیں گے۔ یعنی پہاڑوں کو جڑوں سے اکھاڑ دیا جائے اور چور چور کر دیا جائے گا۔

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝۶ ۔ پھر وہ ذرات بن کر منتشر ہو جائیں گے۔ گویا ان کی صورت ایسے ذرات کی مانند ہو جائے کہ سورج کی شعاعیں روشندان کے ذریعے کمرے کے اندر آتی ہیں تو اس میں ذرات نظر آتے ہیں ان کی مانند یہ پہاڑ ہو جائیں گے۔

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝۷ ۔ اور تم تین گروہ ہو جاؤ گے۔ یعنی قیامت کے دن انسانوں کے تین گروہ ہونگے۔

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝۸ ۔ پھر داہنے ہاتھ والے اور کیا کہنا داہنے ہاتھ والوں کا۔ فرماتے ہیں کہ مومنین کا گروہ ہوگا جو اتباع کرنے والے ہونگے وہ حساب کے لئے کھڑے نہ ہونگے۔

وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝۹ ۔ بائیں ہاتھ والے اصحاب اور کیا پوچھنا بائیں ہاتھ والوں کا۔ یعنی ان کا حال برا ہوگا۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝۱۰ ۔ اور سبقت کرنے والے تو ہیں ہی سبقت کرنے والے۔ یعنی یہ وہ گروہ ہے جو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

اخبرنا: فرماتے ہیں مجھے الحسن بن علی نے اپنے باپ سے خبر دی ہے اور انہوں نے الحسن بن سیعد سے اور اس نے الحسین بن علوان کلبی سے اور اس نے علی بن حسین العبدی سے اور اس نے ابو ہارون عبدی سے اس نے ربعیۃ السعدی سے اور اس نے حذیفہ بن الیمان سے نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں تیرہ رجب کو حضرت رسول خدا نے بلال ؓ کو اپنے پاس بلایا اور وقت نماز سے قبل آپ کو اذان کا حکم دیا جب بلال نے بے وقت اذان دی تو لوگوں میں شدید خوف وہراس پھیل گیا اور لوگ دوڑتے ہوئے آئے اور جمع ہو گئے اور کہنے لگے رسول خدا ہمارے درمیان زندہ سلامت موجود ہیں تو یہ بے وقت اذان کیوں۔ پس سارے اصحاب جمع ہو گئے اور وحشت زدہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے سامنے تشریف لائے چلتے چلتے مسجد کے ایک دروازے کے قریب آئے اور

دروازے کی چوکھٹ کو پکڑا اور لوگوں کو سلام کیا اور پھر فرمایا اے حق کے طلبگارو کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟ سب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہم سن رہے ہیں۔ اطاعت گذار ہیں۔ پھر فرمایا کیا تم میرا پیغام دوسروں تک پہنچاؤ گے؟ سب نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے لئے اس کی ضمانت لیتے ہیں۔ رسول خدا نے فرمایا میں تم لوگوں کو خبر دیتا ہوں کہ خدا نے خلق کو دو قسموں کا خلق کیا ہے اور مجھے ان میں سے بہتر قسم میں قرار دیا ہے اور وہ دو قسمیں ایک دائیں ہاتھ والے اور دوسرے بائیں ہاتھ والے اور میں دائیں ہاتھ والوں میں سے ہوں اور ان میں سے سب سے افضل اور خیر ہوں اور پھر ان دو قسموں کو پھر خدا نے تین گروہ قرار دیا ہے اور مجھے ان تین میں سے جو سب سے بہتر گروہ ہے اس میں سے قرار دیا ہے اور وہ تین گروہ (1۔ دائیں ہاتھ والے اصحاب 2۔ بائیں ہاتھ والے اصحاب 3۔ سابقون) اور میں سابقون میں سے ہوں اور سابقون میں سے سب سے افضل وخیر ہوں۔ اور پھر خدا نے ان تین گروہ کو قبائل میں قرار دیا ہے اور مجھے ان قبائل میں سے سب سے بہتر قبیلہ سے قرار دیا ہے جیسا کہ خدا نے ارشاد فرمایا:

(یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ)

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے خلق کیا اور پھر ہم نے تمہیں خاندان اور قبائل میں قرار دیا تا کہ تمہاری شناخت ہو سکے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔ (سورہ حجرات۔ ۱۳)

پس میرا قبیلہ سب قبائل میں سے بہتر اور افضل ہے اور میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور تمام اولاد آدم میں سے خدا کے نزدیک سب سے محترم و مکرم ہوں اور اس پر مجھے فخر بھی نہیں ہے۔ پھر میرے قبیلہ کو مختلف گھروں میں قرار دیا اور مجھے ان سب گھروں میں سے افضل و بہتر گھر میں قرار دیا گیا۔ اور اس گھر کے بہتر ہونے کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے جس میں خدا فرماتا ہے۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾ (سورہ احزاب)

آگاہ ہو جاؤ کہ میرے خدا نے میرے اہل بیت میں سے تین افراد پر مجھے اختیار کیا ہے اور مجھے ان تینوں کا سردار قرار دیا ہے اور میں ان تینوں سے زیادہ صاحب تقویٰ ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر بھی نہیں ہے۔ اللہ نے مجھے علی۔ جعفر۔ ابو طالب کے دونوں فرزند میں اور حمزہ بن عبد المطلب کو اور ہم چاروں مکہ میں سوئے ہوئے تھے۔ اور چاروں کے چہروں پر کپڑا تھا۔ علی ابن ابی طالب میری دائیں طرف تھے اور جعفر بن ابو طالب میرے بائیں طرف تھے اور حمزہ بن عبد المطلب میرے قدموں کی طرف سوئے ہوئے تھے پس مجھے ملائکہ کے پروں کے ذریعے نیند سے بیدار کیا گیا۔ اس وقت علیؑ کا بازو میرے سینے

پر آیا اور میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ جبرائیل تین فرشتوں کے ساتھ میرے پاس تھا ان فرشتوں میں سے ایک نے آہستہ سے کہا ان چاروں میں سے کس کی طرف آپ کو روانہ کیا گیا ہے؟ پس جبرائیل نے میرے پاؤں کو مس کیا اور کہا کہ اس کی طرف۔ انہوں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے؟

جبرائیل نے فرمایا: یہ محمدؐ سید الانبیاء ہیں اور یہ علی ابن ابی طالب سید الاوصیاء ہیں اور یہ جعفر بن ابو طالب ہیں جن کو خدا جنت میں دو پر دے گا جن کے ذریعے وہ جنت میں پرواز کریں گے۔ اور یہ حمزہ بن عبد المطلب ہیں جو سید الشہداء ہیں۔

اخبرنا: علامہ فرماتے ہیں مجھے احمد بن ادریس نے خبر دی ہے اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور اس نے الحسن بن علی س اور اس نے ابساط سے اور اس نے سالم بباع الزبطی سے اور اس نے کہا ہے لہ میں نے ابو سعید المدائنی سے سنا ہے اور اس نے ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا آپ نے فرمایا:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾۔ سے حزقیل مومن آل فرعون ہے

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۴﴾۔ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾۔ پہلے والوں سب سے کچھ۔ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں یہ وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے گذشتہ انبیاء کی اتباع پیروی کی تھی۔

وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۴﴾۔ آخری امت سے تھوڑے۔ فرماتے ہیں ان میں سے وہ مراد ہیں جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع و پیروی کی تھی۔

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾۔ وہ موتی اور یاقوت سے مزین تختوں پر ہونگے۔ یعنی جن پر موتی اور یاقوت کو نصب کیا گیا ہوگا۔

یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾۔ اور ان کے اردگرد ہمیشہ نوجوان رہنے والے لڑکے طواف کریں گے۔ یعنی وہ ایسے نوجوان ہونگے جو خوش مزاج اور خوش کرنے والے ہونگے۔

لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ﴿۲۵﴾۔ وہاں نہ وہ لغویات سنیں گے اور نہ ہی گناہ کی باتیں ہونگی۔ یعنی جنت میں نہ گالیاں۔ نہ جھوٹ اور نہ ہی غنا سنا جائے گا۔

وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ﴿۲۷﴾۔ داہنی طرف والے اصحاب اور داہنی طرف والے اصحاب کا کیا کہنا۔ فرماتے ہیں کہ ان اصحاب سے علی اور اس کے شیعہ مراد ہیں۔

فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾۔ بغیر کانٹوں کے بیر کے درخت۔ یعنی یہ ایسے درخت ہونگے نہ ان پر پتے ہوں گے اور نہ

کانٹے ہونگے بلکہ پھل ہی پھل ہوگا۔

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ گتھے ہوئے کیلے۔ یعنی اتنے زیادہ ایک دوسرے کے اوپر چڑھے ہونگے۔

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ پھیلے ہوئے سائے۔ یعنی وہ سائے ایسے ہونگے ان کا وسط جنت کے عرض (یعنی چوڑائی) برابر اور جنت کا عرض آسمان زمین کے عرض کے برابر ہوگا اور اس سائے میں تیز رفتار گھوڑا ابھی سو سال بھی چلتا رہے تو اس کے عرض کو پار نہیں کر سکے گا۔

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ چشموں سے گرتے ہوئے پانی۔ یعنی فوارے کی شکل میں پانی کا گرنا۔

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ اس پانی کا تسلسل ختم نہ ہونے والا اور نہ کوئی اس سے روکنے والا ہوگا۔ یعنی وہ پانی ختم نہ ہوگا اور نہ کوئی ان کو اس پانی سے روکے گا۔

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ اور ان کو نئی بنایا گیا ہے۔ یعنی وہ حوریں جنت میں ہونگی وہ جنت میں ہی نئی خلق ہوئی ہیں۔

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ اور ہم نے ان کو کنواریاں رکھا ہے۔ عرباً یعنی وہ عربی زبان میں گفتگو کرنے والی ہیں۔

(اَتْرَابًا) یعنی مساوی سن ہونگی۔ چھوٹی بڑی نہیں ہونگی۔

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ یہ حوریں امیر المومنین علی علیہ السلام کے اصحاب کے لئے ہونگی۔ (ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾) یعنی وہ اصحاب امیر المومنین کچھ تھوڑے سے نبی کے دور کے طبقے سے ہونگے جن کے لئے یہ حوریں ہیں۔

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ اور کچھ نبی اکرم کی رحلت کے بعد کے طبقہ سے کچھ ہونگے۔

آیت نمبر ۴۱ تا ۹۶

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ
مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ
مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا
يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى
مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾
لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ
عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ
الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾
ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ
وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ
نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ
مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ
مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا
تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ
شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا
لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ
النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ
اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَىِٕذٍ
تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَاۤ
اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّاۤ
اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّاۤ
اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾
وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾
وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

ترجمہ

اور بائیں ہاتھ والے تو ان کا کیا پوچھنا ہے (۴۱) گرم گرم کھولتا ہوا پانی (۴۲) کالے سیاہ
دھوئیں کا سایہ (۴۳) جو نہ ٹھنڈا ہو اور نہ اچھا لگے (۴۴) یہ وہی لوگ ہیں جو پہلے بہت آرام کی
زندگی گزار رہے تھے (۴۵) اور بڑے بڑے گناہوں پر اصرار کر رہے تھے (۴۶) اور کہتے تھے
کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈی ہو جائیں گے تو ہمیں دوبارہ اٹھایا جائے گا (۴۷)
کیا ہمارے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے (۴۸) آپ کہہ دیجئے کہ اولین و آخرین سب کے
سب (۴۹) ایک مقررہ دن کی وعدہ گاہ پر جمع کئے جائیں گے (۵۰) اس کے بعد تم اے گمراہو اور

جھٹلانے والوں (۵۱) تھوہڑ کے درخت کے کھانے والے ہو گے (۵۲) پھر اس سے اپنے پیٹ
بھرو گے (۵۳) پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے (۵۴) پھر اس طرح پیو گے جس طرح پیاسے اونٹ
پیتے ہیں (۵۵) یہ قیامت کے دن ان کی مہمانداری کا سامان ہوگا (۵۶) ہم نے تم کو پیدا کیا ہے تو
دوبارہ پیدا کرنے کی تصدیق کیوں نہیں کرتے (۵۷) کیا تم نے اس نطفہ کو دیکھا ہے جو رحم میں
ڈالتے ہو (۵۸) اسے تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں (۵۹) ہم نے تمہارے
درمیان موت کو مقدر کر دیا ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں ہیں (۶۰) کہ تم جیسے اور لوگ پیدا
کر دیں اور تمہیں اس عالم میں دوبارہ ایجاد کر دیں جسے تم جانتے بھی نہیں ہو (۶۱) اور تم پہلی خلقت
کو تو جانتے ہو تو پھر اس میں غور کیوں نہیں کرتے ہو (۶۲) اس دانہ کو بھی دیکھا ہے جو تم زمین میں
بوتے ہو (۶۳) اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں (۶۴) اگر ہم چاہیں تو اسے چور چور
بنا دیں تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ (۶۵) کہ ہم تو بڑے گھاٹے میں رہے (۶۶) بلکہ ہم تو محروم ہی
رہ گئے (۶۷) کیا تم نے اس پانی کو دیکھا ہے جس کو تم پیتے ہو (۶۸) اسے تم نے بادل سے برسایا
ہے یا اس کے برسانے والے ہم ہیں (۶۹) اگر ہم چاہتے تو اسے کھارا بنا دیتے تو پھر تم ہمارا شکر یہ
کیوں نہیں ادا کرتے ہو (۷۰) کیا تم نے اس آگ کو دیکھا ہے جسے لکڑی سے نکالتے ہو (۷۱) اس
کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں (۷۲) ہم نے اسے یاددہانی کا
ذریعہ اور مسافروں کے لئے نفع کا سامان قرار دیا ہے (۷۳) اب آپ اپنے عظیم پروردگار کے نام
کی تسبیح کریں (۷۴) اور میں تو تاروں کے منازل کی قسم کھا کر کہتا ہوں (۷۵) اور تم جانتے ہو کہ
یہ قسم بہت بڑی قسم ہے (۷۶) یہ بڑا محترم قرآن ہے (۷۷) جسے ایک پوشیدہ کتاب میں رکھا گیا
ہے (۷۸) اسے پاک و پاکیزہ افراد کے علاوہ کوئی چھو بھی نہیں سکتا ہے (۷۹) یہ رب العالمین کی
طرف سے نازل کیا گیا ہے (۸۰) تو کیا تم لوگ اس کلام سے انکار کرتے ہو (۸۱) اور تم نے اپنی
روزی یہی قرار دے رکھی ہے کہ اس کا انکار کرتے رہو (۸۲) پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ جب جان
گلے تک پہنچ جائے (۸۳) اور تم اس وقت دیکھتے ہی رہ جاؤ (۸۴) اور ہم تمہاری نسبت مرنے

والے سے قریب ہیں مگر تم دیکھ نہیں سکتے ہو (۸۵) پس اگر تم کسی کے دباؤ میں نہیں ہو اور بالکل آزاد ہو (۸۶) تو اس روح کو کیوں نہیں پلٹا دیتے ہو اگر اپنی بات میں سچے ہو (۸۷) پھر اگر مرنے والا مقربین میں سے ہے (۸۸) تو اس کے لئے آسائش، خوشبودار پھول اور نعمتوں کے باغات ہیں (۸۹) اور اگر اصحاب یمین میں سے ہے (۹۰) تو اصحاب یمین کی طرف سے تمہارے لئے سلام ہے (۹۱) اور اگر جھٹلانے والوں اور گمراہوں میں سے ہے (۹۲) تو کھولتے ہوئے پانی کی مہمانی ہے (۹۳) اور جہنم میں جھونک دینے کی سزا ہے (۹۴) یہی وہ بات ہے جو بالکل برحق اور یقینی ہے (۹۵) لہٰذا اپنے عظیم پروردگار کے نام کی تسبیح کرتے رہو (۹۶)

تفسیر

(وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾) بائیں ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والوں کا کیا حال ہوگا۔ فرماتے یہ وہ لوگ ہونگے جو آل محمد کے دشمن ہونگے اور ان سے منہ موڑنے والے ہونگے اور ان پر ظلم کرنے والے ہونگے۔

(فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ﴿۴۲﴾) جلتی ہوئی ہوا اور جلانے والے پانی میں ہیں۔ فرماتے ہیں کہ سموم جہنم کا ایک نام ہے اور حمیم وہ پانی ہے جو کھولتا ہوگا۔

(وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾) اور ان کے لئے سیاہ دھوئیں کے سائے کی مانند ہونگے۔ یعنی وہ ایسے سائے ہونگے جن میں انتہا درجہ کی گرمی ہوگی۔

(لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِیْمٍ ﴿۴۴﴾) جس میں نہ ٹھنڈ ہوگی اور نہ آرام و راحت۔ یعنی وہ ایسے سائے ہونگے جو طبیعت کے لئے سازگار نہیں ہونگے۔

(فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ ﴿۵۵﴾) پس وہ اس کو پیاسے اونٹ کی طرح پینے والے ہونگے۔ هِیْمِ سے مراد پیاسے اونٹ اور زَقُّوْمٍ سے مراد تھوہر کا درخت ہے

(هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۵۶﴾) یہ قیامت والے دن ان کی ضیافت ہوگی۔ یعنی قیامت والے دن ان کے لئے یہ ان کے اعمال کی جزاء ہوگی۔

(اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾) کیا تم اس نطفہ کو نہیں دیکھتے جو تم رحم میں ٹپکاتے ہو۔ "مَّا تُمْنُوْنَ" سے مراد نطفہ مرد ہے جو عورتوں کے رحم میں گرتا ہے

(اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾) اور وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو اس کو تم نہیں دیکھتے۔ یعنی تم آگ روشن کرتے ہو اس کو بھڑکاتے ہو اور اس سے فائدے حاصل کرتے ہو جن درختوں سے یہ آگ تم کو حاصل ہوتی ہے۔

(ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾) کیا ان درختوں کو تم خلق کرنے والے ہو یا ان کو ہم پیدا کرنے والے ہیں؟

(نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾) ہم نے اس کو یاد دھانی کا ذریعہ اور ضرورت مند کے لئے متاع قرار دیا ہے۔ یعنی یہ آگ جہنم کی آگ کی یاد دلاتی ہے اور محتاج و ضرورتمند کو متاع زندگی فراہم کرنے میں مدد کرتی ہے۔

(فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾) میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے مقامات کی۔ فرماتے ہیں کہ اس میں لا زائدہ ہے جو تاکید کے لئے آئی ہے اس کا معنی ہے کہ قسم کھاتا ہوں ستاروں کے مقامات کی۔ علامہ فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن احمد بن ثابت نے بیان کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ مجھے الحسن بن محمد بن سماعۃ نے اور احمد بن الحسن القزاز دونوں نے بیان کیا ہے اور انہوں نے صالح بن خالد سے اور اس نے ثابت بن شریح اور اس نے روان بن تغلب سے اور اس نے عبدالاعلیٰ الثعلبی فرماتے ہیں اس نے مجھے دیکھا نہیں ہے میں فقط عبدالاعلی سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعبدالرحمٰن اسلمی سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام سورہ واقعہ کو اس کے ساتھ تلاوت کیا کرتے تھے۔ (و تجعلون شکر کم انکم تکذبون) اور جب وہ واپس آئے تو اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ عنقریب کہنے والا کہے گا کہ اس طرح علیؑ کیوں پڑھا کرتے تھے۔ اور میں نے اس کو یوں اس لئے پڑھا ہے کیونکہ میں نے رسول خدا سے ایسے ہی سنا ہے اور جب ان پر بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے تھے کہ ہمارے لیے فلاں فلاں ستارے بارش برساتے ہیں تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

تجعلون شکر کم انکم تکذبون) یعنی تم ہماری نعمتوں کا شکریہ قرار دیتے ہو کہ تم ان کی تکذیب کرتے ہو؟

ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے خدا کے اس قول کے ذیل میں فرمایا:

(وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾) آپ نے فرمایا یہ آیت یوں نہیں بلکہ یوں ہے:

(وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾) مراد ہے کہ جب ان کی روح حلقوم تک پہنچ جائے گی۔ اس میں لا زائدہ ہے اور ایسے ہی (فَلَوْلَاۤ اِنْ كُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ ﴿۸۷﴾) میں بھی لا زائدہ ہے مراد ہے

جب تمہاری روح حلق تک پہنچ جائے تو اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اس کو واپس بدن میں پلٹا کے دکھاؤ۔

(وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝) یعنی اگر تم علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہو تو تم پر سلامتی ہے اور جو اصحاب یمین سے ہونگے ان پر عذاب نازل نہیں ہوگا۔

(وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝) یعنی اگر تم آل محمدؐ کے دشمنوں میں سے ہو پھر تمہارے لئے حمیم اور جحیم ہے۔

(اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝) (یہ جو بیان ہوا یہ سب حق الیقین ہے) پس آپ اپنے رب کے نام کی تسبیح کرو جو بہت عظیم ہے۔

(فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۝) پس اگر وہ مقرب بندوں سے ہیں تو اس کی قبر میں راحت اور ریحان ہوگا اور آخرت جنت نعیم میں ہوگا۔

اور اگر (اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝) اگر مرنے والا ان افراد میں سے ہے تو اس کی قبر میں حمیم ہوگا اور آخرت میں اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

سورۃ الحدید مدنی سورہ ہے اور اسکی آیت کی تعداد (29) ہے اور اس کے رکوع کی تعداد 4 ہے۔ قرآن میں موجود ترتیب میں اس کا نمبر 57 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 94 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے جو شخص ہر نماز فریضہ میں ہمیشہ سورہ حدید اور سورہ مجادلہ پڑھا کرے گا تو اس کی موت تک اللہ اسے کوئی سزا نہیں دے گا۔ اور وہ اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال میں کبھی کوئی برائی نہیں دیکھے گا۔ مجمع البیان میں روایت ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا جو شخص سورہ حدید پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کے لئے لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٣ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٤ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي
الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا
مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا
لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ
لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸
هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰي عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۹ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ
مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ
اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرٌ ۝۱۰ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝۱۱ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۲ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ
ارْجِعُوْا وَرَاۗءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ

بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝۱۳ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ
نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ
وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ
الْغَرُوْرُ ۝۱۴ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ
مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۵ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ
قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۱۶

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

محوِ تسبیح پروردگار ہے ہر وہ چیز جو زمین و آسمان میں ہے اور وہ پروردگار صاحبِ عزت بھی ہے اور صاحبِ حکمت بھی ہے (۱) آسمان و زمین کا کل اختیار اسی کے پاس ہے اور وہی حیات موت کا دینے والا ہے اور ہر شے پر اختیار رکھنے والا ہے (۲) وہی اوّل ہے وہی آخر وہی ظاہر ہے وہی باطن اور وہی ہر شے کا جاننے والا ہے (۳) وہی وہ ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا ہے اور پھر عرش پر اپنا اقتدار قائم کیا ہے وہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہے یا زمین سے خارج ہوتی ہے اور جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے اور آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی رہو اور وہ تمہارے اعمال کا دیکھنے والا ہے (۴) آسمان و زمین کا ملک اسی کے لئے ہے اور تمام امور کی بازگشت اسی کی طرف ہے (۵) وہ رات کو دن میں اور دن کو

رات میں داخل کرتا ہے اور وہ سینوں کے رازوں سے بھی باخبر ہے (۶) تم لوگ اللہ و رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اس نے تمہیں اپنا نائب قرار دیا ہے۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے راہِ خدا میں خرچ کیا ان کے لئے اجرِ عظیم ہے (۷) اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خدا پر ایمان نہیں لاتے ہو جب کہ رسول تمہیں دعوت دے رہا ہے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ اور خدا تم سے اس بات کا عہد بھی لے چکا ہے اگر تم اعتبار کرنے والے ہو (۸) وہی وہ ہے جو اپنے بندے پر کھلی ہوئی نشانیاں نازل کرتا ہے تا کہ تمہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکال کر لے آئے اور اللہ تمہارے حال پر یقیناً مہربان و رحم کرنے والا ہے (۹) اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے ہو جب کہ آسمان و زمین کی وراثت اسی کے لئے ہے اور تم میں سے فتح سے پہلے انفاق کرنے والا اور جہاد کرنے والا اس کے جیسا نہیں ہو سکتا ہے جو فتح کے بعد انفاق اور جہاد کرے۔ پہلے جہاد کرنے والے کا درجہ بہت بلند ہے اگرچہ خدا نے سب سے نیکی کا وعدہ کیا ہے اور وہ تمہارے جملہ اعمال سے باخبر ہے (۱۰) کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کو دوگنا کر دے اور اس کے لئے باعزت اجر بھی ہو (۱۱) اس دن تم باایمان مرد اور باایمان عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نورِ ایمان ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہے اور ان سے کہا جا رہا ہے کہ آج تمہاری بشارت کا سامان وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور تم ہمیشہ ان ہی میں رہنے والے ہو اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے (۱۲) اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں صاحبانِ ایمان سے کہیں گے کہ ذرا ہماری طرف بھی نظرِ مرحمت کرو کہ ہم تمہارے نور سے استفادہ کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ اپنے پیچھے کی طرف پلٹ جاؤ اور اپنے شیاطین سے نور کی التماس کرو اس کے بعد ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس کے اندر کی طرف رحمت ہو گی اور باہر کی طرف عذاب ہو گا (۱۳) اور منافقین ایمان والوں سے پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے تو وہ کہیں گے بیشک مگر تم نے اپنے کو بلاؤں میں مبتلا کر دیا اور ہمارے لئے مصائب کے منتظر رہے اور تم نے رسالت میں شک کیا اور تمہیں تمناؤں نے دھوکہ میں ڈالے

رکھا یہاں تک کہ حکمِ خدا آ گیا اور تمہیں دھوکہ باز شیطان نے دھوکہ دیا ہے (۱۴) تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ کفار سے تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے وہی تم سب کا صاحبِ اختیار ہے اور تمہارا بدترین انجام ہے (۱۵) کیا صاحبانِ ایمان کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ ان کے دل ذکرِ خدا اور اس کی طرف سے نازل ہونے والے حق کے لئے نرم ہو جائیں اور وہ ان اہلِ کتاب کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں کتاب دی گئی تو ایک عرصہ گزرنے کے بعد ان کے دل سخت ہو گئے اور ان کی اکثریت بدکار ہو گئی (۱۶)

تفسیر

(سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝) آسمانوں اور زمین میں کو کچھ ہے وہ سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ یہ ہی وہ سورہ ہے جس کے بارے میں نبی اکرم کا فرمان ہے کہ مجھے جوامع الکلام عطا کیا گیا ہے۔

(هُوَ الْاَوَّلُ) یعنی وہ ذات ہے جو ہر چیز سے پہلے ہے یعنی کچھ نہیں تھا وہ تھا۔

(وَالْاٰخِرُ) یعنی کچھ نہیں رہے گا لیکن وہ رہے گا۔

(وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝) یعنی وہ سینوں میں پوشیدہ کا بھی جاننے والا ہے۔ یعنی وہ انسان کی پوشیدہ ضمیر کا علم بھی رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ اس کے دل و دماغ میں کیا ہے۔

وَالَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ) وہ ہی اللہ ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ ایام میں خلق کیا ہے یعنی اس نے چھ اوقات میں ذکر کیا ہے یہ آیت رد ہے دھریوں کا کہ جو اس کے قائل ہیں کہ آناً فاناً ایک دھماکہ کے نتیجہ میں ساری کائنات وجود میں آئی تو اس کا رد ہے کہ نہیں بلکہ ایک بنانے والے نے چھ ایام میں خلق کیا ہے۔

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

فرماتے ہیں کہ سب آیات حکمات ہیں۔ پھر وہ عرش پر غالب ہوا اور وہ اسے بھی جانتا ہے جو کچھ زمین میں پوشیدہ

ہے اور اس کو بھی جانتا ہے جو کچھ آسمان سے اترتا ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے جو شخص قرض دیتا ہے اس لئے اللہ کی بارگاہ میں اٹھارہ اجر ہیں اور جو شخص صدقہ دیتا ہے اس کے لیے اللہ کی بارگاہ میں دس اجر ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرض ہمیشہ محتاج اور ضرورت مند لیتا ہے اور صدقہ تو بعض اوقات غیر محتاج کو بھی دیا جاتا ہے۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ) جس دن تم دیکھو کہ مومن مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور دائیں جانب تیزی سے چل رہا ہوگا۔

فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن نور تقسیم ہوگا اور ہر ایک کو اس کے ایمان کی مقدار کے حساب سے نور ملے گا۔ منافقین کو بھی نور ملے گا لیکن ان کا نور بہت کم ہوگا جو ان کے دائیں پاؤں کے انگوٹھے میں تھوڑا سا چھلکے گا اور منافق اپنے نور کو دیکھے گا پھر وہ مومنین سے کہے گا اپنے نور میں سے کچھ حصہ مجھے بھی دے دیں تو اس وقت مومن اس سے کہے گا۔

ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا) تم واپس پلٹ جاؤ اور نور کو تلاش کرو۔ پس وہ واپس پلٹ جائیں گے۔ اسی دوران ان کے اور مومنین کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں دروازہ ہوگا اور وہ اس دیوار کے عقب سے مومنین کو ندا دیں گے۔

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ) کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھی نہیں تھے تو مومنین ان سے کہیں گے جی ہاں تم ہمارے ساتھ تھے لیکن تم نے دنیا میں اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا تھا۔

وَارْتَبْتُمْ) اور تم نے حق میں شک کیا تھا۔

وَتَرَبَّصْتُمْ) اور تم نے اپنے آپ کو حق سے دور رکھا تھا۔ اور تمہاری خواہشات نے تم کو دھوکا دیا تھا۔ اور جب خدا کا امر آیا تو تم کو غرور نے دھوکے میں رکھا تھا اور تم خدا اور اس کے رسول سے دور رہے تھے۔

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ) پس آج کے دن تم سے کوئی فدیہ نہیں لیا جائے گا۔ فرماتے ہیں: خدا کی قسم یہ یہود و نصاریٰ کے لوگ مراد نہیں جن کے بارے میں ذکر ہو رہا ہے بلکہ یہ اہل قبلہ یعنی مسلمانوں کے افراد مراد ہیں جن سے یہ کہا جا رہا ہے:

مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِىَ مَوْلٰىكُمْ ۭ) اب تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ ہی تمہارے لئے بہترین جگہ ہے۔ یعنی یہ ہی تمہارے لئے سزاوار ہے کہ تم اب جہنم میں ہی رہو۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا) کیا اب تک ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا؟

اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ) کہ ان کے دل خدا کے ذکر کی وجہ سے نرم ہو جائیں۔ احمد بن ادریس فرماتے

ہیں کہ مجھے احمد بن محمد نے بیان کیا اور اس نے علی بن الحکم سے اور اس نے ابو جعفر سے اور اس نے اسحاق بن عمار سے اور اس نے ابو ابراہیم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپ سے خدا کے اس قول

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ) " کوئی ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پھر اللہ اسے بڑھاتا چلا جائے اور اس کے لئے بہترین اجر ہے"۔ کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کن کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ آپ صلہ رحمی کے لئے نازل ہوئی ہے۔

آیت نمبر ۱۷ تا ۲۹

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۱۷ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۱۸ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۱۹ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۲۰ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا
فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا
تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿٢٣﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ
يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ
وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ
وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ
يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا
وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا
بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا
ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا

تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ
الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾

ترجمہ

یادرکھو کہ خدا مردہ زمینوں کا زندہ کرنے والا ہے اور ہم نے تمام نشانیوں کو واضح کر کے بیان کر دیا ہے تا کہ تم عقل سے کام لے سکو (۱۷) بیشک خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور جنہوں نے راہِ خدا میں اخلاص کے ساتھ مال خرچ کیا ہے ان کا اجر دوگنا کر دیا جائے گا اور ان کے لئے بڑا باعزت اجر ہے (۱۸) اور جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان لائے وہی خدا کے نزدیک صدیق اور شہید کا درجہ رکھتے ہیں اور ان ہی کے لئے ان کا اجر اور نور ہے اور جنہوں نے کفر اختیار کر لیا اور ہماری آیات کی تکذیب کر دی وہی دراصل اصحابِ جہنم ہیں (۱۹) یادرکھو کہ زندگی دنیا صرف ایک کھیل، تماشہ، آرائش، باہمی تفاخر اور اموال و اولاد کی کثرت کا مقابلہ ہے اور بس جیسے کوئی بارش ہو جس کی قوت نامیہ کسان کو خوش کر دے اور اس کے بعد وہ کھیتی خشک ہو جائے پھر تم اسے زرد دیکھو اور آخر میں وہ ریزہ ریزہ ہو جائے اور آخرت میں شدید عذاب بھی ہے اور مغفرت اور رضائے الٰہی بھی ہے اور زندگانی دنیا تو بس ایک دھوکہ کا سرمایہ ہے اور کچھ نہیں ہے (۲۰) تم سب اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف سبقت کرو جس کی وسعت زمین و آسمان کے برابر ہے اور جسے ان لوگوں کے لئے مہیا کیا گیا ہے جو خدا اور رسول پر ایمان لائے ہیں یہی درحقیقت فضلِ خدا ہے جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ تو بہت بڑے فضل کا مالک ہے (۲۱) زمین میں کوئی بھی مصیبت وارد ہوتی ہے یا تمہارے نفس پر نازل ہوتی ہے تو نفس کے پیدا ہونے کے پہلے سے وہ کتابِ الٰہی میں مقدر ہو چکی ہے اور یہ خدا کے لئے بہت آسان شے ہے (۲۲) یہ

تقدیر اس لئے ہے کہ جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اس کا افسوس نہ کرو اور جو مل جائے اس پر غرور نہ کرو کہ اللہ اکڑنے والے مغرور افراد کو پسند نہیں کرتا ہے (۲۳) جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو بھی خدا سے روگردانی کرے گا اسے معلوم رہے کہ خدا سب سے بے نیاز اور قابلِ حمد و ستائش ہے (۲۴) بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان کو نازل کیا ہے تاکہ لوگ انصاف کے ساتھ قیام کریں اور ہم نے لوہے کو بھی نازل کیا ہے جس میں شدید جنگ کا سامان اور بہت سے دوسرے منافع بھی ہیں اور اس لئے کہ خدا یہ دیکھے کہ کون ہے جو بغیر دیکھے اس کی اور اس کے رسول کی مدد کرتا ہے اور یقیناً اللہ بڑا صاحبِ قوت اور صاحبِ عزت ہے (۲۵) اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں کتاب اور نبوت قرار دی تو ان میں سے کچھ ہدایت یافتہ تھے اور بہت سے فاسق اور بدکار تھے (۲۶) پھر ہم نے ان ہی کے نقشِ قدم پر دوسرے رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا کردی اور ان کا اتباع کرنے والوں کے دلوں میں مہربانی اور محبت قرار دے دی اور جس رہبانیت کو ان لوگوں نے از خود ایجاد کرلیا تھا اور اس سے رضائے خدا کے طلبگار تھے اسے ہم نے ان کے اوپر فرض نہیں قرار دیا تھا اور انہوں نے خود بھی اس کی مکمل پاسداری نہیں کی تو ہم نے ان میں سے واقعاً ایمان لانے والوں کو اجر عطا کردیا اور ان میں سے بہت سے تو بالکل فاسق اور بدکردار تھے (۲۷) ایمان والو اللہ سے ڈرو اور رسول پر واقعی ایمان لے آؤ تاکہ خدا تمہیں اپنی رحمت کے دہرے حصّے عطا کردے اور تمہارے لئے ایسا نور قرار دے دے جس کی روشنی میں چل سکو اور تمہیں بخش دے اور اللہ بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے (۲۸) تاکہ اہلِ کتاب کو معلوم ہوجائے کہ وہ فضلِ خدا کے بارے میں کوئی اختیار نہیں رکھتے ہیں اور فضل تمام تر خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کردیتا ہے اور وہ بہت بڑے فضل کا مالک ہے (۲۹)

تفسیر

لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ) تاکہ تم اپنے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہوجایا کرو۔

محمد بن ابی عبداللہ نے فرمایا کہ مجھے سہل بن زیاد نے اور اس نے الحسن بن عباس اور ابن الحریش سے اور اس نے ابو جعفر ثانی امام علی نقی علیہ السلام سے اس قول خدا کے بارے میں سوال کیا: (لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ) یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے والد سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: یہ نازل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

کوئی مصیبت زمین پر تم پر نہیں آتی مگر یہ اس کے پیدا کرنے سے قبل وہ ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہے اللہ کے لئے یقیناً آسان ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن جعفر الرزاز نے اور اس نے یحییٰ بن زکریا سے اور اس نے علی بن حسان سے اور اس نے عبدالرحمٰن بن کثیر سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کیا آپ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: خدا نے سچ فرمایا ہے اور اس نے اس کی تبلیغ فرمائی ہے۔ اس کی آسمان میں کتاب اس کا علم ہے اور زمین میں اس کی کتاب لیلۃ القدر میں ہمارا علم ہے۔ ابوجعفر ثانی نے خدا کے اس قول کے بارے میں (لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ) فرمایا یہ آیت علی علیہ السلام کے بہت بڑے دشمن اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جس کا نام زریق تھا۔ اور ایک اس سے پہلے تھا اور ایک اس کے بعد دشمن تھا۔ ان کی طرف سے جو علی علیہ السلام کو رسول خدا کے بعد مصیبت آئی تھی اس کے بارے میں ہے۔ جب میرے نانا نے یہ فرمایا وہ مرد جس نے سوال کیا تھا وہ یہ کہہ کر چلا گیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی صاحبِ حکمت ہیں۔ کہ جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے اس کے بعد وہ نظر نہیں آیا تھا۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ :

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ ۔ اس کے بارے میں حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جب حسین بن علی علیہ السلام کا سر اقدس یزید ملعون کے

دربار میں پیش کیا گیا اور اس کے ساتھ علی بن حسین زین العابدینؑ اور امیر المومنین علی علیہ السلام کی بیٹیوں کو بھی دربار میں پیش کیا گیا تو اس وقت یزید نے امام علی بن حسینؑ سے مخاطب ہو کر کہا:

اے علی بن حسینؑ الحمد لله الذي قتل اباك۔ تمام حمد ہے اس اللہ کے لئے جس نے تیرے باپ کو قتل کیا۔

تو امام علی بن حسینؑ نے فرمایا: خدا لعنت کرے اس پر جس نے میرے بابا کو قتل کیا ہے۔ یہ سن کر یزید غضبناک ہو گیا اور اس نے علی بن حسینؑ کے قتل کا حکم دے دیا۔ تو امام علی بن حسینؑ نے فرمایا اگر تو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے تو رسول زادیوں کو مدینہ ان کے گھروں تک کون پہنچائے گا۔ کیونکہ میرے علاوہ کوئی ان کا محرم نہیں ہے۔ اس کے بعد یزید نے قتل کا حکم واپس لے لیا۔ اور کہا کہ اے علی بن حسینؑ آپ خود ہی ان کو ان کی منازل تک لے کر جائیں گے پھر اس نے آپ کو اپنے قریب بلایا اور اپنے ہاتھوں سے طوق کو اتارا پھر کہا اے علی بن حسینؑ آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ کام کیوں کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس: لئے کہ تو چاہتا ہے کہ تیرے علاوہ کسی اور کا میرے پر احسان نہ ہو تو یزید نے کہا خدا کی قسم میرا یہ ارادہ نہیں تھا۔ اس کے بعد یزید نے علیؑ بن حسینؑ سے کہا: (وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝) (سورہ شوریٰ) یہ جو کچھ تم پر مصیبت نازل ہوئی ہے یہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہوئی ہے۔

امام علی بن حسینؑ نے فرمایا: خدا کی قسم یہ ہمارے لئے نازل نہیں ہوئی بلکہ ہمارے بارے میں یہ نازل ہوئی ہے۔

(مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝)

زمین پر یا جو تمہارے اوپر مصیبت نازل ہوئی ہے وہ کتاب میں اس سے قبل لکھی ہوئی ہے جو ہم سے فوت ہو جائے ہم اس پر رنجیدہ نہیں ہوتے اور جو ہمیں مل جائے اس پر بہت خوش نہیں ہوتے۔ ہم ہی میں کہ اس دنیا میں سے جو فوت ہو جائے اس پر رنجیدہ نہیں ہوتے جو اس سے ہمیں مل جائے اس پر خوش نہیں ہوتے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ) بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو واضح و روشن دلیلیں دے کر مبعوث کیا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان کو نازل کیا۔ فرماتے ہیں میزان سے مراد امام ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطاء فرمائے گا۔

فرماتے ہیں اس کی رحمت کے دو حصے عطاء ہونگے۔ ایک حصہ یہ ہے کہ وہ تمہیں جہنم سے بچائے گا اور دوسرے حصہ کے ذریعے تمہیں جنت عطاء فرمائے گا۔

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ) اور وہ تمہارے لئے وہ قرار دے گا جس کی روشنی میں تم چل پھر سکو گے۔ نُوْرًا سے مراد ایمان ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حسین بن علیؑ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور انہوں نے الحسین بن سعید سے نقل کیا اور اس نے النضر بن سوید سے نقل کیا ہے اور اس نے القاسم بن سلیمان سے نقل کیا ہے اور اس نے سماعۃ بن مہران سے نقل کیا ہے اور حضرت ابو عبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

(كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ) سے مراد الحسن والحسین علیہما السلام ہیں اور (نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ) سے مراد امام علیہ السلام ہیں جو ایک کے بعد ایک آئے ہیں اور مہدیؑ تک جن کی اقتداء کی جائے گی اور اطاعت جن کی واجب ہے۔

یہ اس لئے ہے کہ اہل کتاب جان لیں کہ اللہ کے فضل میں ان کا کچھ بھی اختیار نہیں ہے اور یہ سارا فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطاء کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ

سورۃ المجادلہ یہ مدنی سورہ ہے اور اس کی آیات کی تعداد 22 ہے اور اس کے رکوع تین ہیں۔ قرآن میں موجودہ ترتیب میں اس کا نمبر 58 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 105 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں درج ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص سورہ حدید اور سورہ مجادلہ واجب نمازوں میں پڑھے اور اس کا ورد رکھے تو خدا اس کی پوری زندگی میں کوئی مصیبت و آفت نازل نہیں کرے گا وہ اپنے اور اپنے خاندان میں کوئی برائی نہیں دیکھے گا، نیز وہ فقر و فاقہ سے بھی محفوظ رہے گا۔ نیز رسول خدا سے منقول ہے جو آپؐ نے فرمایا! جو شخص سورہ مجادلہ کی تلاوت کرے گا تو روز قیامت وہ اللہ کی جماعت میں شمار ہوگا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ

قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۭ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى

مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۱

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تم سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث کر رہی تھی اور اللہ سے فریاد کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی باتیں سن رہا تھا کہ وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے (۱) جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں ان کی عورتیں ان کی مائیں نہیں ہیں۔ مائیں تو صرف وہ عورتیں ہیں جنہوں نے پیدا کیا ہے۔ اور یہ لوگ یقیناً بہت بری اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور اللہ بہت معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے (۲) جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کریں اور پھر اپنی بات سے پلٹنا چاہیں انہیں چاہئے کہ عورت کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کریں کہ یہ خدا کی طرف سے تمہارے لئے نصیحت ہے اور خدا تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۳) پھر کسی شخص کے لئے غلام ممکن نہ ہو تو آپس میں ایک دوسرے کو مس کرنے سے پہلے دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے پھر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اس لئے تاکہ تم خدا اور رسول پر صحیح ایمان رکھو اور یہ اللہ کے مقرر کردہ حدود ہیں اور کافروں کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے (۴) بیشک جو لوگ خدا اور رسول سے دشمنی کرتے ہیں وہ ویسے ہی ذلیل ہوں گے جیسے ان سے پہلے والے

ذلیل ہوئے ہیں اور ہم نے کھلی ہوئی نشانیاں نازل کر دیں اور کافروں کے لئے رسوا کن عذاب ہے (۵) جس دن خدا سب کو زندہ کرے گا اور انہیں ان کے اعمال سے باخبر کرے گا جسے اس نے محفوظ کر رکھا ہے اور ان لوگوں نے خود بھلا دیا ہے اور اللہ ہر شے کی نگرانی کرنے والا ہے (۶) کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اللہ زمین و آسمان کی ہر شے سے باخبر ہے کہیں بھی تین آدمیوں کے درمیان راز کی بات نہیں ہوتی ہے مگر یہ کہ وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور پانچ کی رازداری ہوتی ہے تو وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے اور کم و بیش بھی کوئی رازداری ہوتی ہے تو وہ ان کے ساتھ ضرور رہتا ہے چاہے وہ کہیں بھی رہیں اس کے بعد روزِ قیامت انہیں باخبر کرے گا کہ انہوں نے کیا کیا ہے کہ بیشک وہ ہر شے کا جاننے والا ہے (۷) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں راز کی باتوں سے منع کیا گیا لیکن وہ پھر بھی ایسی باتیں کرتے ہیں اور گناہ اور ظلم اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ راز کی باتیں کرتے ہیں اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو اس طرح مخاطب کرتے ہیں جس طرح خدا نے انہیں نہیں سکھایا ہے اور اپنے دل ہی دل میں کہتے ہیں کہ ہم غلطی پر ہیں تو خدا ہماری باتوں پر عذاب کیوں نہیں نازل کرتا۔ حالانکہ ان کے لئے جہنم ہی کافی ہے جس میں انہیں جلنا ہے اور وہ بدترین انجام ہے (۸) ایمان والو جب بھی راز کی باتیں کرو تو خبردار گناہ اور تعدی اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ نہ کرنا بلکہ نیکی اور تقویٰ کے ساتھ باتیں کرنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا کہ بالآخر اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے (۹) یہ رازداری شیطان کی طرف سے صاحبانِ ایمان کو دکھ پہنچانے کے لئے ہوتی ہے حالانکہ وہ انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے جب تک خدا اجازت نہ دے دے اور صاحبانِ ایمان کا بھروسہ صرف اللہ پر ہوتا ہے (۱۰) ایمان والو جب تم سے مجلس میں وسعت پیدا کرنے کے لئے کہا جائے تو دوسروں کو جگہ دیدو تاکہ خدا تمہیں جنت میں وسعت دے سکے اور جب تم سے کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جاؤ کہ خدا صاحبانِ ایمان اور جن کو علم دیا گیا ہے ان کے درجات کو بلند کرنا چاہتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۱۱)

تفسیر

(قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ①)

بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سنی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں گفتگو کر رہی تھی اللہ آپ دونوں کی گفتگو سن رہا تھا اللہ یقیناً بڑا سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

شان نزول:۔

اسلام میں سب سے پہلے جس شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کیا یعنی اس کو طلاق ظہاری دی اس کا نام اوس بن صامت تھا یہ غرد انصار میں سے تھا اور ایک بوڑھا شخص تھا وہ ایک دن اپنی بیوی پر غضبناک ہوا اور اس نے اپنی بیوی سے کہہ دیا۔" انت علی کظھر امی " (تو میری ماں کی مانند ہے) اس کے بعد وہ نادم و پشیمان ہوا زمانہ جاہلیت میں جب کوئی مرد یہ کلمات اپنی بیوی سے کہہ دیتا تھا اس کی بیوی اس مرد پر حرام ہو جاتی تھی۔ اور اس نے اپنی بیوی خولہ سے یہ کہہ دیا اب وہ پشیمان ہوا اور اس نے خولہ سے کہا اے خولہ زمانہ جاہلیت میں جب ہم ایسے کلمات کہتے تھے وہ بیوی حرام ہو جاتی تھی۔ لیکن اب اسلام آ چکا ہے لہٰذا تم رسولؐ خدا کے پاس جاؤ آپ سے اس کے بارے میں سوال کرو شاید کوئی حل نکل آئے۔ پس وہ خولہ رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں اے رسول خدا اوس بن صامت میرا شوہر ہے اور میرے بچوں کا باپ ہے اور میرے چاچا زاد بھی ہے اس نے مجھے یوں کہہ دیا ہے "انت علی لظھر امی"

اور زمانہ جاہلیت میں ہم ان کلمات کی وجہ سے آپس میں حرام ہو جاتے تھے اب خدا نے آپ کو ہمارے پاس اپنا اسلام دے کر بھیجا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے تو پھر یہ سورت نازل ہوئی۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے علی بن الحسین نے بیان کیا ہے اس نے کہا کہ مجھے محمد بن ابی عبداللہ نے بیان کیا ہے اس نے الحسن بن محبوب سے نقل کیا ہے اور اس نے ابو ولاد سے نقل کیا ہے اور اس نے حمران سے نقل کیا ہے اس نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان عورتوں میں سے ایک عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص نے میرے ساتھ شادی کی تھی اور اس سے میری اولاد بھی ہے اور میں نے دنیا اور آخرت میں اس کی مدد بھی کی ہے اور اس نے بھی ایسے ہی میری مدد کی ہے آج تک مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں ہوئی تھی۔ رسولؐ خدا نے فرمایا آج اس کی شکایت کیوں کر رہی ہو؟

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آج اس نے مجھے یہ کلمات کہہ دئے ہیں۔ "انت علی کظھر امی" اور ظہار کر دیا ہے اور مجھے اپنے گھر سے باہر نکال دیا ہے۔

آپ میرے معاملہ میں غور فرمائیں اور اس کا کوئی حل ذکر کریں۔ رسولؐ خدا نے اس عورت سے فرمایا اس وقت تک میرے پاس اس حکم کے لئے قرآن کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی ہے تا کہ میں تیرے اور تیرے شوہر کے درمیان کوئی فیصلہ کر سکوں اور میں پسند نہیں کرتا کہ علم خدا کے نازل ہونے سے قبل کوئی بات خود سے کروں۔ یہ سن کر اس عورت نے رونا شروع کر دیا اور خدا اور اس کے رسول کی بارگاہ میں التجا کرنا شروع کر دی لیکن رسول خدا نے اس کو کچھ نہ کہا اس کے بعد وہ چلی گئی۔ خدا نے اس کا رسول خدا کی خدمت میں اپنے شوہر کی شکایت کرنا سن لیا تو خدا نے یہ سورہ نازل فرمائی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ①) رسول خدا نے اس عورت کو بلایا اور فرمایا اپنے شوہر کو میرے پاس لے کر آؤ۔ پس وہ عورت اپنے شوہر کو لے کر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تو رسول خدا نے فرمایا: اے بندہ خدا کیا تو نے اپنی بیوی سے یہ کلمات "انت علی لظھر امی" کہے ہیں؟

اس نے عرض کی یا رسول اللہ: میں نے یہ کلمات ادا کئے ہیں۔ تو رسول خدا نے اس سے فرمایا کہ خدا نے تیرے بارے میں قرآن نازل کر دیا ہے اور آپ نے قرآن پڑھا: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ①)

اپنی عورت کو اپنے پاس رکھو تو نے ایک برا قول کہا ہے اور خدا نے تجھے معاف کر دیا ہے اور تجھے بخش دیا ہے اور آئندہ ایسے کلمات دوبارہ مت کہنا۔

امام فرماتے ہیں کہ وہ مرد اپنی بیوی کو ساتھ لے کر چلا گیا جو اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کیا تھا اس پر نادم و پشیمان تھا۔ اور خدا نے تمام مومنین کے لئے اس کام کو ناپسند قرار دیا اور یہ آیت نازل کی: (وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا) وہ لوگ جو اپنی عورتوں سے ظہار کر لیتے ہیں اور پھر اپنے کہے سے پلٹنا چاہتے ہیں یعنی جو کچھ وہ اپنی بیویوں سے کہہ چکے ہیں کہ " انت علی لظھر امی تو جو یہ کہہ چکا ہے اس کو خدا نے معاف کر دیا ہے اور اس کے اس قول کو بخش دیا ہے پس وہ مرد جس نے ایسا کیا ہے وہ کفارہ ادا کرے۔

فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۔) ایک دوسرے کو مس کرنے سے قبل ایک غلام آزاد کریں پھر مباشرت کریں۔ اور اگر اس کے لیے غلام آزاد کرنا ناممکن ہو تو پھر (ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ۔

اسی طرح تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے پس جو غلام نہ پائے وہ مباشرت کرنے سے قبل دو ماہ متواتر روزے رکھے اور اگر کوئی ایسا بھی نہ کر سکے تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں یہ روکنے کے بعد ایک کفارہ ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ یہ سب کچھ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو۔

اور یہ خدا کی مقرر کردہ حدیں ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا یہ حد ہے ظہار کرنے کی۔

حمران نے کہا ہے کہ حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں اگر کوئی ترک مباشرت ہر قسم اٹھائے۔ یا اذیت دینے کے لئے ترک مباشرت کرے یا غصہ میں ہو تو یہ ظہار نہیں ہوگا۔ ایسے ہی وہ جماع کے علاوہ دوسرے کاموں کے لئے دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں یہ کہے کہ فلاں کام میں تو میری ماں کی مانند ہے تب بھی ظہار نہیں ہوگا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ ۔ (کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشی کرنے سے روکا گیا تھا۔ جس کام سے انہیں روکا گیا تھا وہ پھر اس کا اعادہ کر رہے ہیں) علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اصحاب ایسے بھی تھے آپ کے پاس آتے اور سوالات کرتے اور کہتے کہ ان کے بارے میں آپ خدا سے سوال کریں۔

اور وہ رسول خدا سے وہ سوال کرتے تھے جو ان کے لئے جائز و مناسب نہیں تھے تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

وہ آپس میں گناہگاری اور ظلم و زیادتی اور رسول خدا کی نافرمانی کے بارے میں سرگوشی کرتے ہیں۔

اور رسول کے پاس آتے ہیں کہ تو یوں کہتے ہیں

(انعم صباحاً و انعمَ ساداً) تمہاری صبح اچھی ہو اور تمہاری شام اچھی ہو اور یہ زمانہ جاہلیت کا سلام تھا (جیسے آج کے دور میں بھی بعض لوگ ایک دوسرے کو سلام کرنے کی بجائے صبح بخیر یا شام بخیر کہتے ہیں) تو خدا نے نازل فرمایا:

(اِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ) جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ان الفاظ میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا۔ رسول خدا نے ان لوگوں سے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسے سلام کے بارے میں

بتاتا ہوں جو اس سے زیادہ بہتر ہے اور اہل جنت کا سلام ہے اور وہ یوں ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ یہ کہا کرو۔ اس کے بعد خدا نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اے ایمان والے! جب تم سرگوشی کرو تو گناہ اور ظلم و زیادتی اور رسول کی نافرمانی کے بارے میں سرگوشی مت کرو۔ بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشیاں کرو اللہ سے ڈرو کہ سب نے اس کی بارگاہ میں جمع ہونا ہے۔

پھر خدا نے فرمایا:

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ شَيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

پس نجوی و سرگوشی یہ شیطان کی طرف سے ہے تاکہ وہ مومنین کو رنجیدہ خاطر کرے حالانکہ یہ اللہ کی اجازت کے بغیر انہیں کوئی نقصان نہیں دے سکتے۔ اہل ایمان کو اللہ پر ہی توکل و بھروسا رکھنا چاہیئے۔

شان نزول:۔

علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے محمد بن ابن ابی عمیر سے نقل کیا ہے اور اس نے ابوبصیر سے اور اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ ایک رات حضرت فاطمہ زہرا سلام علیہا نے خواب دیکھا: رسولؐ اللہ نے انہیں، حضرت امام علیؑ اور حضرت حسنؑ و حسینؑ کو ساتھ لیا اور مدینہ سے باہر چلے گئے۔ ان کے سامنے دو راستے آئے۔ رسولؐ اللہ نے دائیں راستے کو اپنایا۔ چلتے چلتے سامنے باغ آگیا جس میں کھجوریں تھیں اور پانی بھی تھا وہاں رسول اللہ نے ایک بکری جس کے ایک کان میں سفید نقطہ تھا پس آپؐ نے اسکے ذبح کا حکم دیا جب ان سب نے وہ گوشت کھایا تو سب اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اس دوران آپؐ خوف زدہ ہوئیں اور رونے لگیں۔ اس خواب کے بارے میں رسولؐ اللہ کو نہیں بتایا گیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ سواری لے کر تشریف لائے۔ حضرت علیؑ، حضرت زہراؑ، حسن و حسینؑ کو سوار کیا اور مدینہ سے باہر چل پڑے۔ جب مدینہ سے باہر نکلے تو سامنے دو راستے پیدا ہوئے۔ رسولؐ اللہ نے دائیں راستے کو اپنایا اور اسی

راستے پر چل پڑے۔ جاتے جاتے آپؐ کے سامنے ایک مقام پر کھجوروں کا درخت آیا۔ جہاں پانی بھی موجود تھا۔ آپؐ نے وہاں ایک بکری خریدی اور بکری بالکل اسی طرح کی تھی جسکو حضرت فاطمہؑ نے خواب میں دیکھا تھا۔ آپؐ نے اسے ذبح کرنے کا یا۔ اسے ذبح کیا گیا اور پکایا گیا۔ جب پک کر تیار ہوگئی تو انہوں نے کھانے کا ارادہ کیا۔ تو جناب فاطمہؑ زاہرا خوف زدہ ہوکر رونے لگیں۔ تو رسولؐ اللہ نے آپؑ سے پوچھا کیا بات ہے؟ آپؑ نے عرض کیا میں نے گذشتہ رات اسی طرح کا خواب دیکھا تھا اور آج اس خواب کے مطابق آپؐ نے سارا کچھ کیا۔ اب مجھے خوف ہے کہ اب وہی بات سامنے نہ آجائے۔ رسولؐ اللہ اس وقت اٹھے، دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے پروردگار کے حضور مناجات کیں۔ اس وقت جبرائیل امین نازل ہوئے۔ اور کہا یہ شیطان ہے۔ کہ جسے "ربا" کہا جاتا ہے۔ اس نے حضرت فاطمہؑ کو خواب میں ڈرایا ہے اور وہ اہل ایمان کو نیند کی حالت میں اذیتیں دیتا ہے۔ اس وقت جناب جبرائیل نے حکم دیا اور اسے لایا گیا اور اس سے پوچھا کہ تو نے حضرت فاطمہؑ کو خوف زدہ کیا تھا؟ اس نے کہا: جی ہاں! جبرائیل امین نے رسولؐ اللہ کے حضور عرض کیا: جب کبھی آپؐ خواب میں کوئی ناپسندیدہ امر دیکھیں تو اس وقت یہ دعا پڑھیں: (اعوذ بما عاذت به ملائكة الله المقربون و انبياء الله المرسلون و عباده الصالحون من شر مارائت من رويای) بعد از سورہ حمد، سورہ معوذتین اور سورۃ توحید پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے جو کچھ خواب میں دیکھا ہے نقصانات سے بچا جاسکتا ہے۔ پس خدا نے اپنے رسولؐ پر یہ آیت نازل کی: (اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝)

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا اور اس نے احمد بن محمد سے اور اس نے علی بن الحکم سے اور اس نے ابوبکر الحزمی سے اور بکر بن ابی بکر سے ان نے سلیمان بن خالد سے نقل کیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس سے فلاں دشمن علیؑ مراد ہیں۔

(مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ۔ کبھی تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر یہ کہ ان کا چوتھا اللہ ہوتا ہے۔

فرماتے ہیں اصحاب رسول میں سے تین آدمی فلاں فلاں اور ابن فلاں یہ تینوں خانہ کعبہ میں جمع ہوئے اور خانہ خدا میں آپس میں معاہدہ کیا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرجائیں گے تو امر خلافت کو بنو ہاشم میں نہیں جانے دیا جائے گا اور اس کا سردار فلاں ابن فلاں تھا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ ۔ اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجالس میں کشادگی پیدا کرو تو کشادگی کیا کرو اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔ علامہ فرماتے ہیں جب بھی

رسول خدا مسجد میں تشریف لاتے تو آپؐ کے احترام میں اصحاب کھڑے ہو جاتے تھے تو خدا نے اس کام سے ان کو روکا کہ تم کھڑے مت ہوا کرو۔ اور پھر رسول خدا کے لئے مجلس میں جگہ وسیع کر دیا کرو۔

وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا۔ اور جب تم سے کہا جائے اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو۔

یعنی جب کہا جائے کہ محفل سے یا مجلس میں کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو۔ اس پر اعتراض نہ کیا کرو۔

آیت نمبر ۱۲ تا ۲۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ
لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا
اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

ترجمہ

ایمان والو جب بھی رسول سے کوئی راز کی بات کرو تو پہلے صدقہ نکال دو کہ یہی تمہارے حق میں بہتری اور پاکیزگی کی بات ہے پھر اگر صدقہ ممکن نہ ہو تو خدا بہت بخشنے والا اور مہربان ہے (۱۲) کیا تم اس بات سے ڈر گئے ہو کہ اپنی رازدارانہ باتوں سے پہلے خیرات نکال دو اب جب کہ تم نے ایسا نہیں کیا ہے اور خدا نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے تو اب نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو کہ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے (۱۳) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا ہے جنہوں نے اس قوم سے دوستی کر لی ہے جس پر خدا نے عذاب نازل کیا ہے یہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے اور یہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور خود بھی اپنے جھوٹ سے باخبر ہیں (۱۴) اللہ

نے ان کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے کہ یہ بہت برے اعمال کر رہے تھے (۱۵) انہوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا لیا ہے اور راہِ خدا میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں تو ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے (۱۶) اللہ کے مقابلہ میں ان کا مال اور ان کی اولاد کوئی کام آنے والا نہیں ہے یہ سب جہنمی ہیں اور وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں (۱۷) جس دن خدا ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا اور یہ اس سے بھی ایسی ہی قسمیں کھائیں گے جیسی تم سے کھاتے ہیں اور ان کا خیال ہوگا کہ ان کے پاس کوئی بات ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹے ہیں (۱۸) ان پر شیطان غالب آ گیا ہے اور اس نے انہیں ذکرِ خدا سے غافل کر دیا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ یہ شیطان کا گروہ ہیں اور شیطان کا گروہ بہرحال خسارہ میں رہنے والا ہے (۱۹) بیشک جو لوگ خدا اور رسول سے دشمنی کرتے ہیں ان کا شمار ذلیل ترین لوگوں میں ہے (۲۰) اللہ نے یہ لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آنے والے ہیں بیشک اللہ صاحبِ قوت اور صاحبِ عزت ہے (۲۱) آپ کبھی نہ دیکھیں گے کہ جو قوم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والی ہے وہ ان لوگوں سے دوستی کر رہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کرنے والے ہیں چاہے وہ ان کے باپ دادا یا اولاد یا برادران یا عشیرہ اور قبیلہ والے ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ نے صاحبانِ ایمان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور ان کی اپنی خاص روح کے ذریعہ تائید کی ہے اور وہ انہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان ہی میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ خدا ان سے راضی ہوگا اور وہ خدا سے راضی ہوں گے یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں اور آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کا گروہ ہی نجات پانے والا ہے (۲۲)

تفسیر

اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے قبل کچھ صدقہ دے دیا کرو۔
جب تم رسول خدا سے کسی حاجت کے بارے میں کوئی سوال کرنا چاہو تو اپنے مخفی سوال سے قبل صدقہ دیا کرو تا کہ تمہاری حاجت کو جلد پورا کیا جائے۔ اس آیت پر امیر المومنین علیہ السلام کے علاوہ کسی نے بھی عمل نہیں کیا تھا امیر المومنین نے ایک

دینار کو دس درہم میں تبدیل کیا اور ہر مرتبہ ایک درہم صدقہ دیتے اور رسول خدا سے تنہائی میں کافی دیر تک مخفی باتیں کیا کرتے تھے آپ نے دس مرتبہ رسول خدا سے تنہائی میں باتیں کی۔

حدثنا: علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے احمد بن زیاد نے نقل کیا اور اس نے الحسن بن محمد بن سماعۃ سے اور اس نے صفوان سے اور اس نے ابن مسکان اور اس نے ابوبصیر سے نقل کی اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ ابو بصیر بیان کرتا ہے کہ میں نے آپ علیہ اسلام سے خدا کے اس قول (اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۔) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علی علیہ السلام نے رسول خدا کے ساتھ تنہائی میں باتیں کرنے کا صدقہ دیا اس پر سوائے آپ کے کسی نے عمل نہیں کیا اور بعد میں یہ آیت منسوخ ہوگئی۔ اور اس آیت کو اس آیت نے منسوخ کر دیا۔

ءَ اَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۔ کیا تم رسول کے ساتھ اپنی سرگوشیوں سے قبل صدقہ دینے سے ڈر گئے ہو؟۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن محمد الحسینی نے بیان کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ مجھے الحسین بن سعید نے بیان کیا ہے اس نے محمد بن مروان سے نقل کیا اور اس نے عبید بن خنیس سے اور اس نے صباح سے اور اس نے لیث بن ابی سلیم سے اور اس نے مجاہد سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: قرآن میں ایک آیت ہے جس پر مجھ سے قبل بھی کسی نے عمل نہیں کیا اور میرے بعد بھی کسی نے اس پر عمل نہیں کیا اور وہ آیت نجویٰ ہے۔ میرے پاس ایک دینار تھا جس کو میں نے دس درہموں میں تبدیل کروایا اور ہر ایک دفعہ رسول سے نجویٰ کرنے کے لئے ایک درہم صدقہ دیتا اور آپ سے تنہائی میں گفتگو کرتا تھا ایسے میں نے دس مرتبہ کیا اس کے بعد خدا نے اس کو منسوخ کر دیا۔ اور اس کی ناسخ یہ آیت نازل ہوئی۔

ءَ اَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۔ کیا تم اپنی سرگوشیوں سے قبل صدقہ دینے سے ڈرتے ہو؟ اب جب کہ یہ کام تم نے نہیں کیا اور اللہ نے تمہیں معاف کر دیا تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم بجالاتے ہو اللہ اس سے خوب واقف و آگاہ ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۔ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہیں جن پر اللہ غضبناک ہوا ہے یہ لوگ نہ تمہارے ہیں اور نہ ان کے ہیں حالانکہ وہ خود جانتے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً برا ہے۔

علامہ علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ آیت ایک صحابی کے بارے میں نازل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے قریب سے گذر رہے تھے یہ موصوف ایک یہودی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول خدا کی خبریں اس کو لکھوا رہے تھے۔ تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

۳

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۔ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۔ پس اس آیت کے نازل ہونے کے بعد موصوف رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تجھے دیکھ رہا تھا کہ یہودی کے لئے کچھ لکھ رہا تھا۔ جب خدا نے اس سے تم لوگوں کو منع کیا ہے تو اس پر اس نے عرض کیا یا رسول میں اس سے وہ چیزیں لکھ رہا تھا جو تورات میں آپ کی شان میں نازل ہوئیں ہیں اور اس نے وہ کاغذ نکالا اور وہ تحریر آپ کے سامنے پڑھنا شروع کر دیا۔ تو رسول خدا اس پر بہت غضبناک ہو گئے۔ تو انصار نے اس سے کہا کہ کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ رسول خدا تجھ پر غضبناک ہو چکے ہیں اس پر اس نے کہا کہ میں خدا اور اس کے رسول کے غضب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں نے تو تورات سے فقط وہ کچھ لکھا جو آپ کے بارے میں پایا جاتا ہے تو اس پر رسول خدا نے فرمایا: اے فلاں اگر موسیٰ بن عمران ان کے درمیان پائے جائیں پھر تو اس میں رطبت حاصل کرے گا اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں تو اس کا کفر کر دے گا۔

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۔ انہوں نے اپنی قسمیں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر وہ لوگوں کو راہ خدا سے روکتے ہیں پس ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ یعنی ان کے تئیں ان کے اور کافروں کے درمیان حجاب ہے۔ اور ان کا ایمان فقط زبانی اقرار ہے جو اسلام کی تلوار کے خوف سے اقرار کرتے ہیں تاکہ ان سے جذیہ اٹھا لیا جائے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ ۔ جس دن خدا ان کو سب کو اٹھائے اور جمع کرے گا تو یہ ایسے ہی قسمیں اٹھائیں گے جیسے آج آپ کے سامنے قسمیں اٹھاتے ہیں۔

علامہ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ ان تمام لوگوں کو محشر میں جمع کرے گا جنہوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہوگا اور ان کا حق غصب کیا ہوگا تو جب ان کے اعمال نامے ان کے سامنے پیش کئے جائیں گے تو وہ خدا کے سامنے قسمیں اٹھائیں گے کہ ہم نے ان اعمال میں سے کوئی کام نہیں کیا اور ایسے جیسے آج آپؐ کے سامنے قسمیں اٹھاتے ہیں جب کہ وہ قسم اٹھا چکے ہیں کہ ہم ولایت وخلافت کو بنو ہاشم میں نہیں جانے دیں گے اور اس وقت جب انہوں نے رسول خدا کے گھاٹی سے نیچے اترتے وقت آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ جب خدا نے ان کے اس منصوبے کے بارے میں اپنے نبی کو آگاہ کر دیا اور ان کی سازش رسول کے سامنے عیاں ہوگئی تو انہوں نے قسمیں اٹھائیں کہ انہوں نے ایسا کوئی منصوبہ نہیں بنایا تھا اور نہ کوئی ایسی بات کہی تھی۔ تو اس پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۚ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ ۔ (سورہ توبہ۔ ۷۴) یہ خدا کی قسمیں کھاتے ہیں انہوں نے ایسا نہیں کہا حالانکہ انہوں کلمات کفر ادا کیے ہیں اور اسلام کے لانے کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور

انہوں نے اس کام کے بارے میں ہمت کی ہے جس پر یہ کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ اور یہ اس پر کامیاب نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ خدا اور اس کا رسول اپنے فضل سے بے نیاز کر دے اور اگر یہ توبہ کریں تو یہ ان کے لئے بہتر ہوگا۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ

آپ کسی قوم کو نہیں پائیں گے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہو اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی بھی کرے۔ خواہ وہ دشمن ان کا باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہی ہوں نہ ہوں۔

یعنی جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی نہیں کریں گے۔ خواہ وہ اس کے قریبی ہی کیوں نہ ہوں۔

(اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ) اور جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو ثبت کر دیا ہے۔

فرماتے ہیں: کہ یہ لوگ آئمہ آل محمدؐ علیہم السلام ہیں۔

وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ . اور ان کی ایک روح کے ذریعے تائید کی ہے۔

فرماتے ہیں: کہ روح ایک بہت عظیم مخلوق ہے جو جبرائیل و میکائیل سے بھی زیادہ عظیم ہے وہ رسول خداؐ کے ساتھ اور ان کے بعد آئمہ ھدیٰ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ: یعنی آل محمدؐ ہی اللہ کا گروہ ہے۔ اور اس کے مددگار ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کا گروہ کامیاب گروہ ہے۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

یہ سورہ مبارکہ الحشر مدنی ہے اور اس کی آیات کی تعداد 24 ہے اور اس کے رکوع تین ہیں اور اس کی موجودہ قرآن میں ترتیب میں نمبر 59 ہے اور ترتیب نزولی میں اس کا نمبر 101 ہے۔

تلاوت کا ثواب:۔

کتاب ثواب الاعمال میں حضرت رسول خداؐ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص سورہ حشر کی تلاوت کرے گا تو [illegible] دوزخ عرش و کرسی حجاب، ساتوں آسمان ساتوں زمین، حشرات الارض اور ہوائیں، پرندے، درخت، چلتے پھرتے چاند اور سورج اور ملائکہ سب اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں اور پڑھنے والا اسی رات یا دن میں مر جائے تو اس کا شمار شہداء میں ہوگا۔ (اضافہ من جانب مترجم)

آیت نمبر ۱ تا ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①
هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ②
وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ

وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٤ مَا قَطَعْتُمْ
مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ
الْفٰسِقِيْنَ ۝٥ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ
مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ
وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ
لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ۝٧ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝٨ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٩ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ
بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ

رَّحِيْمٌ ۝١٠ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ
فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ۝١١ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا
لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ
لَا يُنْصَرُوْنَ ۝١٢ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝١٣ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ
اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ۚ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا
وَقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝١٤ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٥ كَمَثَلِ
الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ
اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ
خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝١٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ۝١٨ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۚ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝١٩ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

اللہ ہی کے لئے محوِ تسبیح ہے جو کچھ بھی زمین و آسمان میں ہے اور وہی صاحبِ عزت اور صاحبِ حکمت ہے (۱) وہی وہ ہے جس نے اہلِ کتاب کے کافروں کو پہلے ہی حشر میں ان کے وطن سے نکال باہر کیا تم تو اس کا تصور بھی نہیں کر رہے تھے کہ یہ نکل سکیں گے اور ان کا بھی یہی خیال تھا کہ ان کے قلعے انہیں خدا سے بچالیں گے لیکن خدا ایسے رخ سے پیش آیا جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہیں تھا اور ان کے دلوں میں رعب پیدا کر دیا کہ وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے اور صاحبانِ ایمان کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے تو صاحبانِ نظر عبرت حاصل کرو (۲) اور اگر خدا نے ان کے حق میں جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو ان پر دنیا ہی میں عذاب نازل کر دیتا اور آخرت میں تو جہنّم کا عذاب طے ہی ہے (۳) یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور رسول سے اختلاف کیا اور جو خدا سے اختلاف کرے اس کے حق میں خدا سخت عذاب کرنے والا ہے (۴) مسلمانو تم نے جو بھی کھجور کی شاخ کاٹی ہے یا اسے اس کی جڑوں پر رہنے دیا ہے یہ سب خدا کی اجازت سے ہوا ہے اور اس لئے تاکہ خدا فاسقین کو رُسوا کرے (۵) اور خدا نے جو کچھ ان کی طرف سے مالِ غنیمت اپنے رسول کو دلوایا ہے جس کے لئے تم نے گھوڑے یا اونٹ کے ذریعہ کوئی دوڑ دھوپ نہیں کی ہے۔۔۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو غلبہ عنایت کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے (۶) تو کچھ بھی اللہ نے اہلِ قریہ کی طرف سے اپنے رسول کو دلوایا ہے وہ سب اللہ، رسول اور رسول کے قرابتدار، ایتام، مساکین اور مسافران غربت زدہ کے لئے ہے تاکہ سارا مال صرف مالداروں کے درمیان گھوم پھر کر نہ رہ جائے اور جو کچھ بھی رسول تمہیں دیدے اسے لے لو اور جس چیز سے منع کر دے اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو

کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے (۷) یہ مال ان مہاجر فقراء کے لئے بھی ہے جنہیں ان کے گھروں اور اموال سے نکال باہر کر دیا گیا ہے اور وہ صرف خدا کے فضل اور اس کی مرضی کے طلبگار ہیں اور خدا اور رسول کی مدد کرنے والے ہیں کہ یہی لوگ دعوائے ایمان میں سچے ہیں (۸) اور جن لوگوں نے دارالہجرت اور ایمان کو ان سے پہلے اختیار کیا تھا وہ ہجرت کرنے والوں کو دوست رکھتے ہیں اور جو کچھ انہیں دیا گیا ہے اپنے دلوں میں اس کی طرف سے کوئی ضرورت نہیں محسوس کرتے ہیں اور اپنے نفس پر دوسروں کو مقدم کرتے ہیں چاہے انہیں کتنی ہی ضرورت کیوں نہ ہو۔۔۔ اور جسے بھی اس کے نفس کی حرص سے بچالیا جائے وہی لوگ نجات پانے والے ہیں (۹) اور جو لوگ ان کے بعد آئے اور ان کا کہنا یہ ہے کہ خدایا ہمیں معاف کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جنہوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے اور ہمارے دلوں میں صاحبانِ ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ نہ قرار دینا کہ تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے (۱۰) کیا تم نے منافقین کا حال نہیں دیکھا ہے کہ یہ اپنے اہلِ کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں نکال دیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل چلیں گے اور تمہارے بارے میں کسی کی اطاعت نہ کریں گے اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو بھی ہم تمہاری مدد کریں گے اور خدا گواہ ہے کہ یہ سب بالکل جھوٹے ہیں (۱۱) وہ اگر نکال بھی دیئے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ہرگز ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر مدد بھی کریں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کی کوئی مدد کرنے والا نہ ہوگا (۱۲) مسلمانو تم ان کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ خوف رکھتے ہو یہ اس لئے کہ یہ قوم سمجھدار نہیں ہے (۱۳) یہ کبھی تم سے اجتماعی طور پر جنگ نہ کریں گے مگر یہ کہ محفوظ بستیوں میں ہوں یا دیواروں کے پیچھے ہوں ان کی دھاک آپس میں بہت ہے اور تم یہ خیال کرتے ہو کہ یہ سب متحد ہیں ہرگز نہیں ان کے دلوں میں سخت تفرقہ ہے اور یہ اس لئے کہ اس قوم کے پاس عقل نہیں ہے (۱۴) جس طرح کہ ابھی حال میں ان سے پہلے والوں کا حشر ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے کام کے وبال کا مزہ چکھ لیا ہے اور پھر ان کے لئے دردناک عذاب بھی ہے (۱۵) ان کی مثال شیطان جیسی ہے کہ اس نے انسان سے کہا کہ کفر

اختیار کرلے اور جب وہ کافر ہوگیا تو کہنے لگا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں میں تو عالمین کے پروردگار سے ڈرتا ہوں (۱۶) تو ان دونوں کا انجام یہ ہے کہ دونوں جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہی ظالمین کی واقعی سزا ہے (۱۷) ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیج دیا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ وہ یقیناً تمہارے اعمال سے باخبر ہے (۱۸) اور خبردار ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے خود ان کے نفس کو بھی بھلا دیا اور وہ سب واقعی فاسق اور بدکار ہیں (۱۹) اصحابِ جنّت اور اصحاب جہنم ایک جیسے نہیں ہو سکتے، اصحاب جنّت وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں (۲۰)

تفسیر

اللہ کے لئے محو تسبیح ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور وہی صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے وہی ہے جس نے اہل کتاب کے کے کافروں کو پہلے ہی حشر میں ان کے وطن سے نکال باہر کیا تو تم کو اس کا تصور ہی نہیں کر رہے تھے کہ یہ نکل سکیں گے اور ان کا بھی یہی خیال تھا ان کے قلعے انہیں خدا سے بچالیں گے لیکن خدا ایسے رخ سے پیش آیا جس کا انہیں وہم وگمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں رعب پیدا کر دیا کہ وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور صاحب ایمان کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے تو صاحبان نظر عبرت حاصل کریں۔

شان نزول:۔

اس سورہ کی سبب نزول کچھ ہوں ہے کہ مدینہ میں یہودیوں کے تین قبیلے آباد تھے جن کے نام بنوقریظہ۔ بنونضیر اور بنو قینقاع تھا۔ ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ اہل حجاز میں سے نہ تھے انہوں نے اپنی مذہبی کتب میں یہ پڑھا تھا کہ ایک پیغمبر مدینہ میں ظہور کرے گا لہٰذا اسلئے انہوں نے اس سرزمین کیطرف کوچ کیا اور مدینہ میں آکر آخری پیغمبر کا انتظار کرنے لگے۔ جس وقت رسول اللہ نے مدینہ کیطرف ہجرت کی تو ان کے ساتھ عدم تعرض کے معاہدے کئے لیکن انہیں جب موقع ملا تو عہد کوڑ دیا۔ ان عہد شکنوں کے علاوہ جنگ احد کے بعد کعب بن اشرف چالیس سواروں کے ساتھ مکہ پہنچا اور اپنے ساتھیوں سمیت قریش کے پاس گیا۔ اور ان سے عہد کیا کہ سب مل کر محمدؐ کے خلاف جنگ کریں۔ اس کے بعد ابوسفیان چالیس مکہ افراد اور کعب بن اشرف چالیس یہودیوں کے ساتھ مسجد الحرام میں وارد ہوئے۔ اور انہوں نے خانہ کعبہ کے پاس اپنے عہد کو مضبوط

کیا۔ اس بات کی خبر بذریعہ وحی پیغمبر اکرمؐ کو مل گئی۔

دوسری بات یہ کہ حضور اکرمؐ ایک دن اپنے چند بزرگ اصحابہ کے ساتھ قبیلہ بنونضیر کے پاس آئے یہ لوگ مدینہ کے قریب رہتے تھے۔ پیغمبر اکرمؐ کی آمد کا مقصد یہ تھا کہ ان سے کچھ رقم بطور قرض لیں اور بنو عامر کے دو مقتولوں کی دیت ادا کریں۔ جو عمرو امیہ کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ پیغمبر اسلامؐ یہودیوں کے قلعہ کے باہر تھے۔ آپؐ نے کعب بن اشرف سے اس سلسلہ میں بات کی اس دوران یہودیوں نے پیغمبر اسلام کے خلاف ایک سازش تیار کرلی، ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ایک موقع پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا اب وہ تمہاری دیوار کے پاس بیٹھا ہے۔ ایک آدمی چھت پر جائے اور ایک بھاری پتھر اس پہ پھینک دے۔ اس طرح اس سے نجات مل جائے گی ان کا ایک فرد جس کا نام عمر بن حجاش تھا آمادگی ظاہر کی وہ چھت پر چلا گیا اس واقعہ رسولؐ خدا کو وحی ہوئی۔ آپؐ وہاں سے اٹھ کر مدینہ چلے آئے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں سے کوئی بات نہ کی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ پیغمبر اسلام ابھی واپس آئیں گے۔ جب انہیں یقین ہوگیا کہ اب پیغمبر اسلام واپس آنے والے نہیں۔ تو وہ مدینہ چلے گئے۔ آپؐ نے اپنے اصحاب کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور ان کی اس عہد شکنی پر جنگ کرنے کے لئے تیار کیا جب انہیں اس امر کی اطلاع ملی تو وہ اپنے قلعوں میں چلے گئے اور اپنے اوپر دروازے بند کردئے۔ قلعہ کے نزدیک کھجور کے درخت تھے۔ پیغمبر اسلامؐ نے ان کو کاٹنے کا حکم دیا، صحابہ نے وہ درخت کاٹ ڈالے محاصرہ کے دنوں کے طول کھینچا۔ پیغمبر اسلام نے خون ریزی سے بچتے ہوئے ان سے کہا کہ وہ مدینہ چھوڑ کر چلے جائیں۔ انہوں نے اس بات کو قبول کیا۔ کچھ سامان وہ اپنا ساتھ لے گئے اور کچھ سامان چھوڑ گئے۔ ان کی ایک جماعت شام کی طرف چلی گئی اور کچھ خیبر کیطرف چلے گئے۔ ان کے چھوڑے ہوئے اموال، زمینیں باغات اور گھر مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔ چلتے وقت انہوں نے اپنے گھروں کو توڑ پھوڑ دیا۔ اس واقعہ کی حقیقت کو بتانے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝

"وہی نے جس نے اہل کتاب کافروں کو پہلے ہی حملے میں ان کے گھروں سے باہر نکال دیا۔ تمہارا یہ گمان ہی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے۔ اور وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ کے عذاب سے بچالیں گے مگر اللہ کا عذاب ان پر اسی طرف سے آیا۔ جہاں سے ان کا خیال تک بھی نہ تھا۔

اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں سے برباد کر رہے تھے۔ پس بصیرت رکھنے والو عبرت حاصل کرو''۔

اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن ابی اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ ۔

کیا آپ نے ان منافقین کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر اہل کتاب بھائیوں کو کہتے ہیں۔ اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے بارے میں ہم کبھی کسی کی بات ہرگز نہیں مانیں گے اگر تمہارے خلاف جنگ کی گئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ لیکن اس (بات) کی اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ قطعی جھوٹے ہیں۔

اس مندرجہ ذیل بالا آیت کے بعد آیت 15 بھی ان کے بارے میں نازل ہوئی۔ فرمایا:

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾ ۔

''یہودیوں کے اس گروہ کا کام ان لوگوں کی مانند ہے جو ان سے کچھ پہلے تھے۔ انہوں نے اپنے کام کا تلخ مزا چکھا۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے''۔

پھر اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن ابی اور بنونضیر کے بارے میں فرمایا:

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ ۔

''ان کا کام شیطان کی طرح سے جس نے انسان سے کہا تو کافر ہو جا، لیکن جب وہ کافر ہو گیا تو اس نے کہا میں تجھ سے بری ہوں۔ میں اس خدا سے ڈرتا ہوں جو عالمین کا پروردگار ہے۔ ان کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں جہنم کی آگ میں ہیں۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے اور ظالموں کی سزا یہی ہے''۔

ابن عباس سے روایت یہ ہے کہ بنونضیر کے یہودیوں کے مقابلے میں جو اسلام کو کامیابی حاصل ہوئی اور ان کا مال [illegible] آیا تو رسول اللہؐ نے انصار سے فرمایا: اگر تم پسند کرو تو اپنے مال اور گھر مہاجرین میں تقسیم کرو اور ان اموال غنیمت میں [illegible] کے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ اگر چاہو تو تمہارے اموال اور گھر تمہارے ہی رہیں اور ان اموال میں سے تمہیں کچھ نہ دیا جائے تو [illegible] انصار نے عرض کیا ہم اپنے اموال اور گھر مہاجرین میں تقسیم کر دیتے ہیں اور اموال غنیمت میں سے بھی کچھ نہیں لیتے۔ [illegible] مہاجرین کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں آپ نے مال مہاجرین میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا تھا۔ صرف دو آدمیوں کو جو انصار میں سے تھے مال ملا تھا۔ ایک سہل بن حنیف تھے اور دوسرے ابو دجانہ تھے۔ انہوں نے اپنی ضرورت کا ذکر کیا تھا تو انہیں مال [illegible] سے بھول گیا تھا''۔

آیت نمبر ۲۱ تا ۲۴

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ ۔

ترجمہ

ہم اگر اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کر دیتے تو تم دیکھتے کہ پہاڑ خوف خدا سے لرزاں اور ٹکڑے ٹکڑے ہوا جا رہا ہے اور ہم ان مثالوں کو انسانوں کے لئے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ کچھ

غور وفکر کرسکیں (۲۱) وہ خدا وہ ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور وہ حاضر و غائب سب کا جاننے والا عظیم اور دائمی رحمتوں کا مالک ہے (۲۲) وہ اللہ وہ ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے وہ بادشاہ، پاکیزہ صفات، بے عیب، امان دینے والا، نگرانی کرنے والا، صاحب عزت، زبردست اور کبریائی کا مالک ہے۔ وہ ان تمام باتوں سے پاک و پاکیزہ ہے جو مشرکین کیا کرتے ہیں (۲۳) وہ ایسا خدا ہے جو پیدا کرنے والا، ایجاد کرنے والا اور صورتیں بنانے والا ہے اس کے لئے بہترین نام ہیں زمین و آسمان کا ہر ذرہ اسی کے لئے محوِ تسبیح ہے اور وہ صاحبِ عزت و حکمت ہے (۲۴)

تفسیر

قُدُّوْس: ''وہ ذات ہے جو ہر قسم کے عیوب اور آفات جو جہالت کا موجب ہو ان سے پاک و مبرا ہے''۔

السَّلَمُ الْمُؤْمِنُ: یعنی وہ مومنین کو عذاب سے سلامتی عطاء کرنے والا ہے۔

الْمُهَيْمِنُ: جو شاہد اور گواہ ہے۔

(هُوَاللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾)

''وہ ایسا خدا ہے جو پیدا کرنے والا ہے وہ ایجاد کرنے والا ہے وہ صورتیں بنانے والا ہے اس کے لئے بہترین نام ہیں۔ زمین و آسمان کا ہر ہر ذرہ اس کی تسبیح کرنے والا ہے وہ سب صاحب عزت و حکمت ہے''۔

حدثنا: علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن ابوعبداللہ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ مجھے محمد بن اسماعیل نے اور اس نے علی بن عباس سے اور اس نے جعفر بن محمد سے اور اس نے الحسن بن اسد سے اور اس نے یعقوب بن جعفر سے اور اس نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ بن جعفر کاظم علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔ (انه لا اله الا هوا الحی القیوم) اور پھر اس کو ان ناموں سے پکارا گیا

الرحمٰن، الرحیم، العزیز، الجبار، العلی العظیم۔ تو اس مقام پر لوگوں کی عقلیں پریشان ہوگئیں اور ان کے علوم خفیف ہوگئے اور انہوں نے خدا کے لئے مختلف مثالیں پیش کرنا شروع کردیں اور اس کے لئے شریک قرار دینا شروع

ہو گئے۔ اور اس کے لئے تشبیہ دینا شروع ہو گئے اس نے قرار دیا کہ وہ زائل ہوگا۔ وہ تبدیل ہوتا ہے ایک گہرے سمندر میں غرق ہونا شروع ہو گئے ہر غور کرنے والا اس کو ادراک نہیں کرسکا۔ اور اس کی کسی حقیقت کو نہ پاسکا۔ تو خدا نے یہ آیت نازل کردی۔